

Posted On Kitab Nagri

مرواریدا

از: اقصیٰ بتول حیات



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

مروارید اقصیٰ بتول حیات

انتساب۔

پہلی تحریر، پہلا تاثر اقصیٰ بتول حیات اور اس کے ہر پہلے قاری کے نام اس امید کے ساتھ کہ ہم سب

مثبت انسان بنیں۔ WWW.KITABNAGRI.COM



Posted On Kitab Nagri

پیش لفظ: مروارید میں نے سولہ اپریل دو ہزار چوبیس کو لکھنا شروع کیا تھا۔ اسے لکھنے پر ایک خیال نے اکسایا جو آج بھی دل کے بہت قریب ہے۔ کہانیاں ہمیشہ سے معاشرے کی ضرورت رہی ہیں اور مروارید بھی ایک ایسی ہی کہانی ہے۔ اس کو پڑھ کر ایک لمحے کے لئے سوچے گا ضرور کہ یہ کہانی آپ کو کیا دینا چاہ رہی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے اس کو پڑھ کر آپ کا وقت ضائع نہیں ہو گا۔ مروارید کا کوئی بھی کردار ایسا نہیں ہے جو حقیقت سے پرے ہو۔ ہر کردار کو میں نے دل سے لکھا ہے اور محبت سے سنوارا ہے۔ یہ زہریلے معاشرے میں انسانیت کو چننے والوں کی کہانی ہے۔ یہ ایسے لوگوں کی کہانی ہے جو میں کی بجائے ہم کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور میں پر ہم کو ترجیح دینا یہ ہر کوئی نہیں کر پاتا۔ سیدہ اسوہ زیدی آپ کا ہر مدد کے لئے شکریہ۔ ایشم بنت طاہراہ یہ وہ ہیں جو کہہ سکتی ہیں مروارید ان کا بھی ناول ہے۔ اگر میں نے اس کو لکھا ہے تو اس کے ایک ایک حرف کو پرکھنے والی ایشم ہیں۔ مجھے یاد ہے میں نے اللہ جی سے دعا کی تھی کہ اچھا سا الفاریڈر مل جائے اور اگلے دن یہ مل گئیں۔ یہ دعا سہ ملی ہیں۔ ان کے لئے میں خود کو اللہ جی کا اور مشکور پاتی ہوں۔ ایشم بنت طاہراہ آپ کا ہر اس مدد کے لیے شکریہ جس نے مروارید کو مکمل کیا۔ یہ وہ ہیں جو گھنٹوں کالز اور میسجز پر مجھے سمجھاتی تھیں۔ مجھے زندگی میں زیادہ اچھے لوگ ہی ملے ہیں اور ان سب کی اچھائی کے لئے میں شکر گزار ہوں۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے

بہت انتظار کروانے کا سبب بھی یہی وجہ ہے۔ WWW.KITABNAGRI.COM

Posted On Kitab Nagri

نہر کا شفاف پانی ہلکے شور کے ساتھ بہتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ پانی کا وہ ہلکا شور سماعت کو بھلا معلوم ہوتا تھا۔ یوں جیسے دلوں کو دھڑکانے کا باعث بنتا کوئی الگ سا ساز ہو۔
ڈھلتے آفتاب کی کچھ کرنیں اس کے چہرے پر بھی پڑ رہی تھیں، لیکن سرمئی آنکھیں چھوٹی کیے وہ ان کرنوں سے بے نیاز تھی۔

آسمان کی وسعتوں میں اڑتے پرندے رزق کے ساتھ واپسی کے لیے محو سفر ہو رہے تھے۔ بوڑھے برگد کے تنے سے کچھ دور ہلکی اگی گھاس پر بیٹھے، گود میں لیپ ٹاپ رکھے وہ تیزی سے کچھ ٹائپ کر رہی تھی۔ اس بوڑھے برگد کی شاخوں سے اسے خوف نہیں آتا تھا۔ بلکہ وہ جگہ اس کے لیے باعث سکون تھی۔ www.kitabnagri.com

چہرے پر شعاعوں سے بچنے کے لیے حفاظتی چشمہ تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ ڈھلتی شام میں سورج کی نارنجی کرنوں سے بوڑھا برگد اسے بچائے ہوئے تھا تو ایسا نہیں تھا۔
اس کی باریک شاخیں سورج کی کرنوں سے لڑنے کی جرات نہ کر سکیں۔

لیپ ٹاپ بیگ اس کے ساتھ ہی نیچے پڑا تھا۔ وقت کا احساس کرتے وہ مزید تیزی سے ٹائپ کرنے لگی۔ اس سے پہلے کے سورج مکمل چھپ کر اندھیرے کو غلبہ پانے کا موقع دے اسے اپنا کام مکمل کرنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے کچھ دور کھڑے شخص کو اس منظر نے جکڑا تھا۔ وہ منظر اسے زنجیر کرنے لگا۔ اس لڑکی کو دیکھتے ہی اس شخص کے قدم جمے تھے۔ ارد گرد سب غائب ہوتا محسوس ہوا۔ بس وہاں اسکی سبز آنکھیں تھیں جن کا ارتکاز سامنے موجود لڑکی پر تھا۔

اسے سب بھولنے لگا۔ یہ بھی کہ وہ وہاں کس مقصد سے آیا تھا۔ کچھ تھا جو اس لڑکی کو دوسری بار دیکھنے پر اس کے اندر بدل سا گیا تھا۔ کسی ادھورے رہ جانے والے خواب کی تعبیر سا، سنہرے جگنوؤں کی مدھم روشنی سا۔ www.kitabnagri.com

بوڑھے برگد کے بوڑھے سینے میں درج کئی رازوں کو کھنگالنے یا ماضی کی ادھوری داستان کو مکمل کرنے کوئی تو آیا تھا۔

جانے اب اس کا نصیب کیا ہوتا۔ "وہ مسافر بنتا یا مکیں ٹھہرتا۔۔۔"

برگد کی شاخیں ہلکی ہوا میں جھومنے لگیں۔
"یہ فرنگیوں کا ملک نہیں، یہاں آپ کسی کو اتنے اعتماد سے کھڑے ہو کر مسلسل گھور نہیں سکتے، یہ پاکستان کا چھوٹا سا ہری پور ہے۔۔۔"

لڑکی کی ترش آواز نے اسے ہوش دلایا۔ وہ حقیقتاً اسے مسلسل دیکھ رہا تھا۔
"i m sorry" اسے شرمندگی نہیں ہوئی تھی پھر بھی اسے سر جھٹکتے کہہ دیا۔
"آپ شرمندہ تو نہیں ہیں۔" شاید وہ جان گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اب اپنا لپ ٹاپ بیگ میں واپس رکھ رہی تھی۔

اس کا کام مکمل ہو چکا تھا۔

"کیا کسی کو دیکھنا گناہ ہے؟" سامنے کھڑے شخص کا لہجہ سوالیہ ہوا۔ جانے اب وہ سوال تھا یا مزید گفتگو کا

بہانہ۔ www.kitabnagri.com

"نا محرم کو مسلسل گھورنا گناہ ہے۔" جواب بھی فوراً آیا تھا۔

"اور نا محرم کے ساتھ سفر کرنا۔۔۔؟" بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔

"وہ بھی گناہ ہے۔" بیگ اس نے اپنے کندھے پر ڈالا۔ یعنی اب وہ جانے لگی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ واقعی چلی جاتی، وہ چند قدم مزید آگے آیا۔

"کیا اب ہم کچھ دیر کے لیے بھی بات نہیں کر سکتے؟"

جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ خفا سا ہوا۔

اس کی آنکھوں میں خفگی کا تاثر دیکھ کر اس لڑکی کی آنکھیں پھیلیں۔ وہ چند قدم چل کر اس کے سامنے

آئی۔ پھر تھوڑا مزید آگے ہوئی، عین اس کے سامنے۔

"ہم بات کر سکتے تھے، لیکن آپ نے اعتماد قائم ہونے سے پہلے ہی کھو دیا۔" اس کا لہجہ زخمی ہوا۔

"آپ مجھے دس منٹ تو دے ہی سکتی ہیں۔" اس نے التجا کی۔

کئی سال پہلے وہ اسکی امید تھا، وہ اسے برا نہیں لگتا تھا لیکن اب اچھا بھی نہیں لگتا۔

Posted On Kitab Nagri

اور مومنوں کی امیدیں نہیں مرتیں۔ وہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔
"کیا وہ اسے مایوس کر دے، وہ جو کبھی واحد امید تھا۔"
"کیا وہ اسے واقعی دس منٹ دینے والی تھی؟"

تاناگہ ہچکولے کھاتا ہری پور کی کچی سڑک پر رواں تھا۔ تاناگہ کی پچھلی طرف بیٹھی وہ لڑکی اپنے گرد سفید چادر پھیلائے ہوئے تھی۔ گود میں سفری بیگ رکھے وہ دلچسپی سے گزرتے کھیتوں کو دیکھ رہی تھی۔ موسم خزاں کا تھا اور وقت ڈھلتی شام کا۔ خزاں کا موسم گاؤں کی سرزمین کو اپنے رنگ میں پوری طرح نہیں رنگ پایا تھا۔ وہاں کی ہریالی موسم خزاں میں بھی کسی حد تک قائم تھی۔
سب کتنا بدل گیا تھا، بس کچھ نہیں بدلا تو ہری پور کا نصیب۔ اسنے دکھ سے سوچا۔
بس اسٹیشن سے وہ شریف کوچوان کے تاناگہ پر سوار ہوئی تھی۔ گوکہ رکشہ یا ٹیکسی بھی مل جاتی تھی لیکن اسے بس اسٹیشن سے گھر تک کا سفر ایسے ہی تاناگہ پر سوار ہو کر کاٹنا پسند تھا۔
اس کا گھر آگیا۔ سفر تمام ہوا۔

شریف کوچوان نے گھوڑے کی باگ کھینچی۔ تاناگہ رکا اور وہ مسکراتے ہوئے نیچے اتری۔

Posted On Kitab Nagri

بیگ کو ایک ہاتھ میں پکڑے وہ پچھلی طرف سے ہو کر اب ان کے سامنے آکھڑی ہوئی۔
شریف کو چوان اب بوڑھا ہو چکا تھا۔ سکول کے زمانے میں وہ اسی کو چوان کے ساتھ اسی تانگے پر سفر کرتے جایا کرتی تھی۔ www.kitabnagri.com

"آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔" کو چوان کو دیکھتے وہ شرارت سے ہنسی تھی۔

"کیوں کہ اب تم بڑی ہو گئی ہو۔" وہ بھی شرما کر ہنس دیے۔

بیگ سے کرایہ نکالتے اسنے ان کی طرف بڑایا۔ جسے انہوں نے تھام لیا۔

"شکریہ چچا، گھر ضرور آئے گا، نانا کے ساتھ آپ کو چائے پلاؤں گی۔"

کو چوان نے اثبات میں سر ہلایا۔ آنے کا عہد کیا۔ گھوڑے کی لگامیں دوبارہ کھینچیں، اور واپسی کے لیے مڑا۔

وہ بھی اپنا بیگ اٹھائے گھر کی سمت بڑھی۔

اب اگر پیچھے مڑ کر دیکھا جائے تو دور دھول اڑاتے ہوئے شریف کو چوان کا تانگہ نظر آئے، جو آہستہ

آہستہ نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا۔

اسنے دروازے کو ہاتھ لگایا تو وہ چرچراتا کھل گیا۔

"ایک تو یہ لڑکی بھی نا، کتنی بار سمجھایا ہے اندر سے کنڈی لگالیا کرو۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے اندر داخل

ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک آسودہ سی نگاہ گھر پر ڈالی۔ کتنا پر سکون ہے ان کا گھر، گہری سانس لیتے وہ آگے بڑھی۔ ان کا گھر بہت بڑا نہیں تھا لیکن وہاں آنے والا ہر شخص پر سکون ہو جایا کرتا تھا۔

گھر کا صحن کافی کشادہ تھا۔ دو کمرے ایک طرف تھے جن کے سامنے برآمدہ تھا۔ برآمدے سے باہر نکلتے ہی دائیں طرف باورچی خانہ تھا۔ اور زرا فاصلے پر غسل خانہ تھا۔ صحن کے بائیں طرف رنگ برنگے پھول اور پودے بھی لگائے گئے تھے۔ جن کو لگانا نانا اور اس کا مشترکہ شوق تھا۔

اپنے پودوں کو دیکھتے وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔

"تم آگئی، زنجبیل۔" وہ صحن میں بیٹھے چاول صاف کر رہی تھیں۔ کیوں کہ صبح ہی پتا چل گیا تھا، آج وہ آرہی ہے تو چاول لازمی بنیں گے۔ ماں کی نظر سب سے پہلے اس پر پڑی۔ وہ اسکی کی طرف لپکیں۔

"ماں" اسنے محبت سے پہلے ماں کے ہاتھوں کو چوما، پھر انہیں گلے لگایا۔

"کتنے دن بعد آئی ہو۔ تمہارے نانا اور بہن تو ساتھ ملے ہوئے ہیں، میرا کیا ہے۔" وہ رونے لگیں۔

"ماں روتے ہوئے آپ اچھی نہیں لگتی۔ اب مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" ان کے آنسو پوچھتے وہ خفا

ہوئی۔ www.kitabnagri.com

ماں اکثر ایسے ہی جذباتی ہو جایا کرتی تھیں۔

"تم ایسا ہی کرتی ہو۔" وہ آنکھیں صاف کرتیں، پھر اسے گلے لگا گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے، ہم آپ، سے معافی چاہتے ہیں لیکن اب شہر لاہور سے دغا کر آئے ہیں۔" اسنے ان کے کان میں سرگوشی کی۔

وہ حیران ہوئیں، پھر ہنس دیں۔ "شکر ہے"

"ایک چھوٹی لڑکی ہوتی تھی ہمارے گھر آج وہ نظر نہیں آرہی۔"

وہ ان کے گرد اپنے بازو لپیٹے اندر بڑھی۔

وہ جانتی تھی وہ چھوٹی لڑکی اگر گھر میں ہوتی تو دروازہ کھلنے کی آواز سن کر بھاگتے ہوئے آتی، لیکن کہاں تھی یہ بھی پوچھنا چاہتی تھی۔

"کہاں جاسکتی ہے؟" انہوں نے سوال کے بدلے سوال ہی کیا۔

وہ ماں کی طرف دیکھتے مسکرا دی۔

کچھ لوگوں کا آنا ایسے ہی سب بھلا دیتا ہے جیسے چاولوں کی ٹرے پیچھے صحن میں ہی پڑی رہ گئی۔

www.kitabnagri.com

"آج تو یہ نہیں دوں گی، چاہے جو کر لو، ابراہیم۔"

وہ دونوں راہدار یوں میں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں دیتی۔" وہ بھی اس کے پیچھے چلایا۔

ہاہاہا! "پکڑ کر دیکھاؤ تو مانوں۔"

اسنے ستون کے پیچھے سے منہ چڑھایا اور دوبارہ بھاگنے لگی۔

دونوں بہن بھائیوں کی کھکھلاہٹیں حویلی کے درودیوار میں گونج رہی تھیں۔

اس تین منزلہ حویلی کی کئی راہداریاں، کئی کھڑکیاں اور کئی دروازے تھے۔

وہ دونوں مسلسل چلاتے ہوئے بھاگ رہے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے، شادان؟"

وہ سخت، تلخ سی آواز تھی جس کے باعث وہ دونوں رکے۔ قدموں کو جیسے زمین نے جکڑ لیا ہو۔

وہ سیدھا چلتی ہوئیں عین ان دونوں کے سامنے آئیں۔

سادہ سی سفید شلوار قمیض پہنے، سلیقے سے جما سر پر دوپٹہ، چہرے پر سخت تاثرات لیے وہ ان دونوں

بہن بھائیوں کو گھور رہی تھیں۔ www.kitabnagri.com

ان کی شخصیت بارعب تھی جو مقابل کو سہمنے پر مجبور کر دیتی تھی۔

وہ دراصل میں اور شاندا ان ہم، چھبیس سالہ اس شخص کا لہجہ بتاتے ہوئے ہلکا سا لڑکھٹایا۔

"تم سے پوچھا ہے، ہم نے؟" انہوں نے تیوری چڑھائی۔

"نہیں" وہ سر جھکا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کس سے پوچھا ہے، ہم نے؟"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

"شادان سے" لڑکے نے آہستگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماں جی وہ" اب کی بار لڑکی نے بولنے کی کوشش کی تھی۔ اپنے دونوں ہاتھ اسے پیچھے کی طرف باندھے ہوئے تھے۔

ماں کی نظر اس کے ہاتھوں پر پڑی۔

"ہاتھ دیکھائیے اپنا۔"

جھجھکتے ہوئے اس نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر دیے۔ اس کے ہاتھ میں پاسپورٹ تھا۔

"یہ پاسپورٹ تمہارے پاس کیا کر رہا ہے؟" وہ اسی کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"میں بس ابراہیم کو تنگ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔" وہ بھائی واپس جا رہی ہیں تو، تو اسے ہکلاتے ہوئے وضاحت دی۔

"ہزاروں ملازمین ہیں گھر میں، کیا سوچیں گے کس قدر بد تہذیب گھرانہ ہے۔" وہ خفا ہوئیں۔

"یہ زیب دیتا ہے تم دونوں کو، اپنی عمریں دیکھو اور حرکتیں دیکھو تم دونوں۔" غصے کی جگہ خفگی نے لے لی۔

www.kitabnagri.com

"ایسے اچھل کود کرتے ہمیں آئندہ نظر مت آنا۔" انہوں نے انگلی اٹھا کر سختی سے تنبیہ کی۔

"یہاں سے جاؤ، اور ابراہیم فلائٹ کے لیے سامان پہلے پیک کر لو۔ دیر نہ ہو جائے۔" اب ان کے لہجے

سے ہلکی فکر مندی جھلکتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی فلائٹ نہ مس ہو جائے۔

وہ دونوں سر جھکائے اندر کی طرف بڑھے۔

Posted On Kitab Nagri

دور کھڑی کنیز فاطمہ اور اس کی بوڑھی ماں نے ان دونوں کی قسمت پر افسوس کیا تھا۔

"ماں ایسی کیوں ہیں، ابراہیم۔۔۔؟" زندگی یوں ہی کٹ جائے گی۔ اسنے اداسی سے کہا۔
وہ دونوں حویلی کی تیسری منزل پر بنے طویل برآمدے کے ستون سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔
"آپ بھی واپس چلے جائیں گے تو میرا وقت بہت ٹھہر کر گزرے گا، ابراہیم۔۔۔۔۔"

"وقت نہیں ٹھہرا کر تا شادان۔۔۔، یہ ہم انسان ہوتے ہیں جو جمود کو کو پسند کر لیتے ہیں۔" ماں نے بہت تکلیفیں سہی ہیں، شائد حالات نے ان کو ایسا بنا دیا ہے۔

"تمہیں تو ان کے رویے کی عادت ہو جانی چاہیے تھی۔"

"عادت ہی تو نہیں ہوتی، ہر دفعہ یوں محسوس جیسا یہ سب پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔" افسردگی سے کہتے وہ سر جھکا گئی۔

"ہمارا بچپن تم بھول گئی ہو، ہم شروع سے ایسی ہی زندگی جی رہے ہیں۔" تم تکلیف محسوس کرتی ہو تو مجھے یہاں تکلیف ہوتی ہے۔ اسنے دل کے مقام پر اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہی تو نہیں بھولتا۔ "اب یادیں ہی تو ہیں جو بعض دفعہ ناسور بن کر پک جاتی ہیں دماغ میں، انسان جان ہی نہیں چھڑا پاتا پھر ان سے۔" اس نے تلخی سے کہا۔
"آج تم کچھ زیادہ ہی دکھی ہو رہی ہو۔"

میں نے تمہارا ایڈ مشن بھی کروا دیا ہے۔ اپنی تعلیم پر توجہ دو، اسنے سمجھانے والے لہجے میں کہا۔ پھر قاری احمد صالح ہیں، ان کی بیٹی ہے۔ تم جب چاہو انکے گھر بھی جاسکتی ہو ابکہ اسنے پیار سے بہن کے گال کو کھینچا۔ www.kitabnagri.com

بھائی۔۔۔۔۔! اسنے آنکھیں دکھائیں۔

"اگر کبھی مجھے آپ کی بہت ضرورت ہوئی اور آپ نہ آسکے تو آپ کیا کریں گے؟" تھوڑی پر ہاتھ رکھے اسنے دلچسپی سے پوچھا۔

"ایک تمہارے لیے میں کہیں سے بھی آ جاؤں گا۔" اسنے شادان کی ناک دبائی۔
وہ دونوں ایسے ہی تھے۔ زندگی میں کبھی وہ پکارے گی تو جانتی تھی سب سے پہلے شادان عباسی کے لیے آنے والا ابراہیم عباسی ہو گا۔

"چلو شہابش اب نیچے چلیں۔" ورنہ ماں اب ہمیں سچ میں ماریں گی۔ اسنے شرارت سے کہا۔
وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے نیچے کی جانب لپکے۔

حویلی کی راہدایوں نے دونوں کی نوک جھوک کو اداسی سے دیکھا تھا۔ وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کھٹ کھٹ کھٹ۔۔۔۔۔کسی نے زور سے دروازہ بجایا تھا۔

سپارے پر سبق دیتا اس کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"جاؤ دیکھو کون ہے باہر۔۔۔"

پاس بیٹھے بچے کو اشارہ کیا۔"کوئی مرد ہو تو بتا دینا والد کام سے شہر گئے ہیں۔"

وہ بچہ اٹھا اور دروازے کی جانب بڑھا۔

"کون ہے؟"

"میں شانداں ہوں، قاری احمد کی شاگردہ۔"باریک نسوانی آواز گونجی۔

اس سے پہلے کے بچا صالح احمد کی موجودگی سے انکار کرتا۔ وہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی۔

"دروازہ کھول دو۔" دروازے پر لگے پرانے پردے کی اوٹ سے اسنے بچے سے کہا۔

اس بچے نے کنڈی تیزی سے نیچے کی۔

خود کو سیاہ چادر سے ڈھانپنے سامنے ایک اٹھارہ، انیس سالہ لڑکی کھڑی تھی جس کی آنکھیں سبز تھیں۔

وہ سبز رنگ کے ہی شلوار قمیض میں ملباس تھی۔ آنکھوں کی نسبت کپڑوں کا رنگ گہرا سبز تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شادان!!!! مقابل لڑکی کا چہرہ پر جوش ہوا۔ اس کے پیچھے نظر آتے منظر کو نظر انداز کرتے وہ ایک طرف ہوئی۔

"آ جاؤ اندر۔۔۔۔"

پیچھے گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے سرمئی سی پی کیپ پہنے، سیاہ شلوار قمیض میں لباس لڑکا دھندلا گیا۔

وہ اس سے گلے مل رہی تھی۔

"اتنے دن بعد آئی ہو، میں نے تو شادان عباسی کو بہت یاد کیا۔"

"میں نے بھی آپ کو یاد کیا۔"

اچھا۔۔۔! وہ مسکرائی تھی۔۔۔"بیٹھ جاؤ"

اسنے نے برآمدے میں بچھی چارپائی کی طرف اشارہ کیا جس پر ساداسی پھول پتیوں سے مزین چادر بچھی تھی۔

www.kitabnagri.com

شادان نے ایک پرسکون نظر سے اطراف میں دیکھا۔

باہر صحن میں فرش پر کچھ چادریں بچھی تھیں جن پر بچے بیٹھے قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔ اگر بتیوں کی خوشبو اطراف میں پھیلی تھی۔ امینہ صالح مسجد کے علاوہ اکثر گھر میں بھی بچوں کو پڑھا دیا کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

صالح احمد کے گھر آنے والا ہر پریشان حال یوں ہی پر سکون ہو جایا کرتا تھا۔ جیسے وہ تھی۔ اس گھر میں کچھ ایسا تھا جو آنے اجنبیوں کو بھی پر سکون کرتا تھا، لیکن اس کا شمار اجنبیوں میں نہیں تھا۔ ایک روشن، پر نور گھر، صالح احمد کا گھر۔ اس نے نظریں جھکا لیں۔

"تو پھر بتاؤ کیسی ہے، ہماری شادان؟" وہ لڑکی اس کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئی۔

"میں ٹھیک ہوں آپ۔۔۔۔۔"

اس کے سامنے وہی پر خلوص چہرہ تھا۔ ہلکی سانولی رنگت، بڑی بڑی سیاہ آنکھیں، چہرے کے گرد نفاست سے لپٹا دوپٹہ۔

ایک سادہ لیکن مہربان چہرہ۔ وہ باپ بیٹی شائد اس پر ہمیشہ سے مہربان تھے۔ ایک دفع پھر اس نے نظریں جھکا لیں۔

"آپ کیسی ہیں، آپ؟"

"میں تو ہمیشہ کی طرح بہت اچھی ہوں۔" اس نے دبی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

"میں نے بلا وجہ آکر آپ کو پریشان کر دیا۔" اس نے باہر کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ہے، "میں بچوں کو چھٹی ہی دینے والی تھی۔ اور تمہارے آنے سے ہم کبھی پریشان نہیں ہو سکتے۔"

"میرے ہاتھوں سے بنی چائے پیو گی۔"

Posted On Kitab Nagri

نہیں، آپ آج دل نہیں ہے۔ "اور دل کے ساتھ وقت بھی نہیں۔ بھائی باہر ہیں، انہیں بھی ملنا تھا لیکن قاری احمد مسجد بھی نہیں تھے، گھر بھی نہیں ہیں۔"
"وہ تو شہر گئے ہیں، کل واپس آئیں گے۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"میں پھر آؤں گی، امینہ آپ۔ آپ بس انہیں میرا بتا دیجیے گا۔" ابراہیم بھائی نے واپس جانا ہے۔
انہیں دیر ہو رہی ہے۔

"میں آپ کے ہاتھ کی چائے پینے دوبارہ آؤں گی۔"

ابراہیم کے نام پر کانچ جیسا کچھ امینہ صالح کے اندر چبھاتا تھا۔ یہ نام دنیا میں واحد تھا جسے سنتے ہی صالح احمد کی بیٹی کے لیے زماں و مکاں تھم سے جاتے تھے۔ ایک لمحے کو چہرے کا رنگ بدل سا گیا تھا۔
"چلو میں تمہیں چھوڑ دوں۔" وہ دروازے تک اس کے ساتھ آئی تھی۔

خدا حافظ، امینہ آپ!

خدا حافظ۔۔۔۔۔!

وہ کنڈی لگانے لگی۔ لیکن بے اختیار نظر پھر اٹھ گئی۔ وہ شادان کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔
اسنے کیپ درست کی اور ایک لمحے کو مڑ کر دیکھا تو وہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔
گاڑی اب شائد مڑ رہی تھی۔ ٹائروں کے چرچرانے کی آواز مدھم ہو گئی۔
دروازے کی اوٹ سے ٹیک لگائے اسنے چند گہری سانسیں لیں۔
"مجھے کسی سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"میں صالحہ احمد کی بیٹی ہوں۔ مجھے صبر دے یا خدا۔" خود کو سنبھالتے وہ اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور کچھ خاموش محبتیں دلوں میں ہمیشہ باقی رہ جانے والے ناسور چھوڑ جاتی ہیں۔
ایک بے نام آنسو اسکی آنکھ سے ٹپکا اور دوپٹے کے ہالے میں جذب ہو گیا۔

"کیا ساری زندگی پردیس میں کاٹیں گے؟"

"مجھے پتا ہے جرمنی آپ کو مجھ سے زیادہ عزیز ہے۔" اس کی سبز آنکھوں میں آنسو دیکھ کر سامان پیک
کرتا اس کا ہاتھ رکا۔ www.kitabnagri.com

وہ شرتس کو واپس رکھتے اس کے پاس آیا، شادان کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

"تم سے زیادہ عزیز تو کوئی نہیں ہے، شادان۔"

"لیکن اچھی طرح یہ بھی جانتی ہوں، مجھے کبھی یہاں رہنے کی اجازت نہیں دیں گی۔ میرے لیے ان

کی مرضی اہمیت رکھتی ہے اور پھر میں وہاں کام کرتا ہوں۔ سب چھوڑ کر یہاں تو نہیں بیٹھ سکتا۔"

"اور جب انسان ایک عرصہ گزار لے تو شہر عزیز ہو جاتے ہیں۔ بس تم یہ سمجھو کہ مجھے بھی جرمنی

عزیز ہو گیا ہے لیکن تم سے کم۔"

"ایک بات کہوں؟" ابکہ وہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کب سے اجازت کی طلب گار ہونے لگی۔"

"کیا آپ سچ میں ان سے محبت کرتے تھے، آپ کے نام پر آج عرصے بعد بھی انکی آنکھوں کا رنگ بدل ساجاتا ہے۔"

ایک لمحے کو وہ رکا تھا، جانے کیا یاد آگیا تھا۔ پھر اسنے آہستگی سے کہا۔

"میری محبت کا رنگ بہت کچا تھا، جلد اتر جانے والا، جو تم نے آج دیکھا وہ کچھ اور ہو گا۔" کتنا عجیب سا

لہجہ تھا۔ www.kitabnagri.com

"آنکھوں میں در آنے والے رنگ جھوٹ نہیں بولا کرتے، آپ شادی کر لیں ان سے، دونوں خوش رہیں گے۔"

"یہ ممکن نہیں ہے اور نہ ہی کبھی ہو گا۔" ایسی باتیں سوچنا چھوڑ دو، شادان۔

"آپ ان سے آج بھی محبت کرتے ہیں اور میں جانتی ہوں وہ بھی چاہتی ہیں آپکو لیکن۔۔۔، لیکن مجھ سے انکی تکلیف دیکھی نہیں جاتی۔" اسکی آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔

"اب جاؤ تو کہ دینا اس لا حاصل محبت کو بھول جائے۔ شادی کر لے خوش رہے گی۔"

"آپ یہ سب خود کیوں نہیں کہتے۔۔۔۔۔" وہ ادا سی سے کہتے اس کا سامان سمیٹنے لگی۔

"میں نے اس کی طرف نہ دیکھنے کی قسم کھائی تھی شادان اور ابراہیم عباسی کم از کم قسم نہیں توڑا

کرتا۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اسکے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

پھر کچھ یاد آیا، ماضی کا کوئی درد، کوئی یاد یا کوئی قصہ۔۔۔۔۔

"بہت پچھتائیں گے آپ، ی۔"

وہ اس سے کہہ نہ سکا زندگی میں اتنا کچھ ہوتے دیکھا ہے کہ اب پچھتانے کا بھی وقت نہیں ملتا۔

ان کی زندگی ایسی نہیں تھی ہاں جب تک بابا زندہ تھے۔ پھر جانے کیا ہوا، کیسی ہوا چلی کہ ماں بھی بدل گئیں۔

باپ کی وفات کے بعد وہ دونوں بہن بھائی بہت بچپن سے ہی نظر انداز ہوتے آئے تھے۔
اپنے اندر کی تنہائی سے لڑتے وہ دونوں بہت بچپن میں ایک دوسرے کے قریب ہو گئے تھے۔
اس وقت شادان کی عمر پانچ برس اور ابراہیم کی عمر گیارہ برس تھی۔۔۔

وہ گاؤں کی واحد مسجد تھی جسے ان کے والد نے تعمیر کروایا تھا۔ شادان عباسی اور ابراہیم عباسی نے
قرآن پڑھنا وہیں سے شروع کیا۔

وہ مسجد حویلی سے کچھ فاصلے پر واقع تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور یہاں سے انکی زندگی کا ایک نیا باب شروع ہوا تھا۔
"قاضی صالح احمد اور امینہ صالح کا باب۔۔۔۔۔"

"میں امینہ آپ کے ساتھ والی جگہ پر بیٹھوں گی، ورنہ میں تمہیں دوبارہ یہاں نہیں آنے دوں گی۔"
سات سالہ اس بچی نے تلخی سے اپنی ہم عمر بچی سے کہا۔
"تم یہاں نہیں بیٹھو گی، ساری جگہ تم لوگوں کی نہیں، یہ اللہ کی جگہ ہے۔"
بچی نے بھی نفرت سے اس کا بازو پرے جھٹکا تھا۔
"ہم نے بنوائی ہے تو یہ جگہ اور مسجد دونوں ہمارے ہیں۔" اس بچی نے گویا اس دوسری بچی کی نفی کی تھی۔

www.kitabnagri.com

"لا الہ الا اللہ محمد ار رسول اللہ۔۔۔۔۔"

اب وہ اپنا بایاں پاؤں دھونے لگے۔

گہری سرمئی آنکھیں، لمبی سفید قمیض، شلوار ٹخنوں سے تھوڑا اوپر پہنے، سفید داڑھی جن سے وضو کے بعد کا پانی ٹپک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نبلی جالی دار ٹوپا اب انہوں نے سر پر پہنی روشن چہرے والے۔

"خدا اور مخلوق خدا کے پیارے صالح احمد۔۔۔۔۔!"

مسجد سے ملحقہ یہ چھوٹی سی جگہ تھی جہاں گاؤں کے بچے انکے پاس قرآن پاک پڑھنے آتے تھے۔

وضو کے دوران دونوں کی آواز ان کی

سماعت تک آرہی تھی۔

نماز کے بعد وہ قرآن پاک پڑھانے سے پہلے ہمیشہ دوبارہ وضو کیا کرتے تھے۔ انہیں بار بار وضو کرنا اچھا

لگتا تھا۔ www.kitabnagri.com

"تم دونوں کیوں لڑ رہی ہو۔۔۔؟" وہ ان کے پاس جا کر کھڑے ہوئے۔

وہ دونوں انہیں دیکھتے ایک لمحے کے لیے چپ سی ہو گئیں، پھر وہ دوسری بچی بولی۔

"قاری احمد، یہ کہتی ہے یہ انکی جگہ ہے اور یہ امینہ آپ کے ساتھ پہلی قطار میں آپ کے ساتھ بیٹھے گی جبکہ

میں ان سے پہلے آئی ہوں۔"

www.kitabnagri.com

وہ حیرانی سے شادان کی طرف دیکھنے لگے۔ "کیا آمنہ نے درست کہا؟"

جی۔۔۔۔! اسنے ہلکا سا اثبات میں سر ہلایا۔

"ایسا کیوں کہا؟"

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

www.kitabnagri.com

"مجھے امینہ کے ساتھ بیٹھنا تھا، اس لیے۔" وہ ہلکی آواز میں سر جھکائے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تقریباً بارہ سے پندرہ بچے تھے، جن کی عمریں پانچ سال سے لیکر بارہ برس تک تھیں۔ وہ سب روزانہ عصر کی نماز کے بعد مسجد سے ملحقہ اس حصے میں قرآن پاک پڑھنے آتے تھے۔ وہاں آمنے سامنے دو صفیں بچھائی گئی تھیں، جن کے آغاز میں ایک چھوٹی سی چادر نمادری پر قاری صالح احمد بیٹھا کرتے۔ درمیان میں لکڑی سے بنی لمبی پٹھی رکھی تھی جس پر بچوں کے سپارے رکھے ہوئے تھے۔ www.kitabnagri.com

قاری صالح احمد کا بنایا گیا اصول تھا۔ جس ترتیب سے بچے آتے تھے اسی طرح وہ بیٹھا کرتے تھے۔ جو جلدی آتا وہ پہلے نمبر پر بیٹھتا۔ وہ سب بچے قاری صالح احمد کو اس قدر پسند کرتے تھے کہ ہمیشہ جلدی آنے کی کوشش کرتے تاکہ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

آج ابراہیم کو بخار تھا جس کی وجہ سے وہ ملازم کے ساتھ آئی تھی۔ تھوڑی دیر ہو گئی۔
"کیا یہ آمنہ کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔؟" وہ نرمی سے بولے۔

"خدا کے گھر میں خدا کے بندوں کے ساتھ خدا کا کلام پڑھتے ہوئے کیا تم نا انصافی کرنا چاہو گی۔۔۔۔۔"
الفاظ کافی ثابت ہوئے۔۔۔۔۔

"کل جلدی آکر امینہ کے ساتھ بیٹھ جانا۔ تمہارا تو گھر بھی ساتھ ہے۔ جس سے تم جھگڑ رہی ہو وہ کتنا دور سے چل کر آئی ہے۔"

"ٹھیک ہے" اس نے اثبات میں سر ہلایا اور بے دلی سے پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی دوران صف پہ پہلے نمبر پر بیٹھی امینہ صالح احمد نے خاموش سامع کا کردار ادا کیا تھا۔
"چلو، آج کا سبق شروع کرتے ہیں۔" وہ اپنی جگہ پر بیٹھے۔
بچے اب قائدے اور سپارے کھولنے لگے تھے۔

والد، آپ نے آج شادان کو ایک بات تو سمجھائی ہی نہیں۔"
تھوڑی پرہاتھ جمائے دس سالہ امینہ نے تعجب سے سوال کیا۔
تاروں بھرے آسمان تلے صحن میں بچھی دو چار پائیوں پر وہ دونوں باپ بیٹی لیٹے تھے۔
"اور ہم نے ایسا کیوں کیا؟" انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔
"میں جانتی ہوں وہ مجھے پسند کرتی ہے، لیکن وہ آج دیر سے آئی تھی جبکہ آمنہ پہلے۔ اسنے کہا مسجد انکی
جگہ ہے، کیوں کے اسے انہوں نے تعمیر کروایا ہے۔"
امینہ بتاؤ پھر۔۔۔۔۔" میں نے ایسا کیوں کیا، کیا کچھ سمجھ آیا؟"
کروٹ اس کی طرف لیتے وہ مسکرائے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں زیادہ تو سمجھ نہیں سکی والد، لیکن آپ لوگوں کے سامنے تبصرے نہیں پیش کرتے۔ آپ محسوس کرتے ہیں لیکن خاموش رہتے ہیں۔" ہو سکتا ہے، آپ نے شاید اسے کسی اور وقت میں سمجھایا ہو۔
آہ! صالح احمد کی سمجھدار بیٹی۔۔۔۔۔،

دو بچے صفحیں سمیٹنے لگے۔ مغرب کا وقت ہونے والا تھا۔ ان دو تین بچوں کے علاوہ باقی تقریباً سب جا چکے تھے۔ www.kitabnagri.com

وہ ملازم کی منتظر تھی، چھٹی ہو گئی تھی لیکن آج ابھی تک کوئی لینے نہیں آیا تھا۔
انہوں نے قرآن پاک بند کیا اور شادان کو اشارہ کیا۔

وہ آہستگی سے چلتی ان کے پاس آئی۔ پھر نیچے چٹائی پر ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔
"مسجد خدا کے بندوں کے لیے بنائی گئی عبادت گاہ ہے۔ اور تمہیں معلوم ہے عبادت گاہوں کی طرف آنے سے کون روکتا ہے۔۔۔۔۔؟" وہ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوئے نرمی سے سوال کرنے لگے۔

www.kitabnagri.com

"شیطان۔۔۔۔۔" اسنے جوش سے جواب دیا۔

پھر اسے کچھ یاد آیا تھا۔ پر جوش چہرہ لمحوں میں بجھ گیا۔

"میں نے غلط کہا، عبادت گاہوں سے شیطان روکتے ہیں اور۔۔۔ اور ہم شیطان نہیں ہو سکتے، کبھی بھی نہیں۔" اسنے دوبارہ سر جھکا لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم شیطان نہیں ہو شادان، یہ بس تمہیں سمجھانا ہے انسان افضل ہے وہ شیطان نہیں ہو سکتا، ہاں وہ اسکی پیروی کرتے ہوئے شیطانی اعمال ضرور اپنا سکتا ہے۔"

"وہ تم سے واقعی پہلے آئی تھی، اگر سب کے سامنے تمہیں ٹوکا جاتا تو یہ تمہیں برا لگتا، تم میری بہت پیاری بیٹی ہو، اور میری پیاری بیٹی آئندہ کسی کو ناحق کچھ نہیں کہے گی۔"

وہ جانتے تھے اگر اسے سب کے سامنے اس بات پر ٹوکتے تو شاید وہ دوبارہ یہی غلطی کرتی۔ بچوں میں بھی عزت نفس ہوتی ہے جیسے ہم بڑے محفل میں ٹوکا جانا برامانتے ہیں، بچے بھی برامانتے ہیں۔ بس انہیں سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

"میں سمجھ گئی قاری صالح، وہ سراٹھائے مسکرا رہی تھی۔ اس کی سبز آنکھیں مسکراتے ہوئے چمکتی تھیں۔"

ملازم اسے لینے آگیا تھا۔ انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ بہت سی باتیں تھیں جو اس بچی کو زندگی میں سیکھنے کی ضرورت تھیں۔ اور وہ انہیں سیکھنے والی تھی۔

"امینہ بعض دفعہ بچوں کو بھی علیحدہ سمجھا دینا چاہیے، سب کے سامنے ٹوکنا یا بے عزت کرنا مسائل کا حل نہیں ہوتا۔"

جیسے تم غلطی کرتی ہو تو پھر تمہیں سمجھایا جاتا ہے۔ شادان تم سے محبت کرتی ہے، وہ ایک تنہائی کی شکار لیکن معصوم بچی ہے۔ نظر انداز ہونے والی، والدین کی محبت سے محروم بچی۔

Posted On Kitab Nagri

"چھ، سات سال کی عمر میں بھی اسکا دل زخمی ہے۔ ایسے بچے وقت سے بہت پہلے بڑا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ انہیں وقت، توجہ اور محبت چاہیے ہوتی ہے۔ اسکے پاس صرف ایک بھائی ہے۔"

"اور جو رشتے نہ نبھائیے جائیں وہ اپنی موت آپ مر جایا کرتے ہیں۔ نام کے رشتے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔"

"تم بھی اس سے اچھے سے پیش آیا کرو۔"

"میں اچھے سے پیش آؤں گی، والد۔۔۔۔۔"

انہیں دو سال ہوئے تھے اس گاؤں کی مسجد میں آئے اور ان دو سالوں میں بہت کچھ تھا جو ان کے حوالے سے وہ جان چکے تھے۔

"انسان یا تو مرہم بن سکتا ہے یا زخم، اور انسانوں کو مرہم بننا چاہیے، زخم نہیں۔"

www.kitabnagri.com

جب تم زخم بنو گے تو مرہم نہیں بن سکو گے اور زخم بغیر مرہم کے پک کر ناسور بن جایا کرتے ہیں۔ پھر ان ناسوروں سے مخلوق خدا کو تکلیف ہوتی ہے۔"

"تم مرہم بننا، امینہ۔"

"میں مرہم بنوں گی، والد۔"

Posted On Kitab Nagri

"آپ بہت سمجھدار ہیں والد۔" وہ کھکھلا کر ہنسی۔
تاروں بھرے آسمان کے نیچے اس کی ہنسی کی آواز گونجی تھی۔
"ہماری پاس ایک امینہ ہے، وہ بھی بہت سمجھدار ہے۔" وہ بھی ہنس دیے۔
ان کے اس انداز پر وہ فخر سے مسکرا دی۔

چلو اب سو جاؤ۔۔۔۔۔!

سو گئی۔ اسنے آنکھیں موند لیں۔

"ابراہیم بھی بہت اچھا ہے۔ شادان اور ابراہیم دونوں کتنے اچھے دوست ہیں۔"
سونے سے قبل زہن کی سکرین پر جو آخری خیال آیا تھا۔
وہ شادان عباسی اور ابراہیم عباسی کا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ابراہیم، میں اب اکیلی کہیں نہیں جاؤں گی۔ کل قرآن پاک پڑھنے بھی تنہا گئی تھی اور آج اسکول
بھی۔"

"اب ٹھیک ہو جاؤ نا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے بستر پر ہی چو کڑی مارے بیٹھی تھی۔

اس کا بھائی پہلے سے کمزور ہو گیا تھا۔ بخار کے باعث اس کا رنگ زرد ہو چکا تھا۔ اور پچھلے دو دنوں سے وہ ہر جگہ اکیلے جا رہی تھی کیوں کہ ساتھ ابراہیم عباسی نہیں تھا۔
ماں نے دروازے سے جھانکا۔ وہ دونوں ابھی تک جاگ رہے تھے۔

وہ اندر آئیں۔ www.kitabnagri.com

"وقت دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے۔ بھائی کو آرام کرنے دو اور خود بھی سو جاؤ۔"

"جی ماں" وہ دونوں پکڑے گئے تھے۔ ماں کو رات دیر تک جاگنا پسند نہیں تھا۔

"اٹھو، اپنے بستر پر واپس لیٹو۔"

اس سنگل بیڈ کے ساتھ ایک اور سنگل بستر بھی لگا تھا۔ وہ اٹھ کر اس پر لیٹ گئی۔

وہ مڑیں دروازے تک گئیں، کچھ لمحے وہیں کھڑی رہیں۔ پھر ان کے سونے کا یقین کرتے وہ واپس چلی گئیں تھیں۔

www.kitabnagri.com

اس نے لحاف سے سر باہر نکالا۔

"ابراہیم، ماں چلی گئیں۔" سرگوشی میں پوچھتے وہ سر لحاف سے دوبارہ نکال چکی تھی۔

"بری بات شادان" اب سو جاؤ۔ صبح تو تم پھر اٹھتی نہیں ہو۔" ماں واپس آئیں تو اس دفعہ سچ میں مار

پڑے گی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ میں سوہی رہی ہوں۔"

اسنے دوبارہ لحاف اپنے اوپر لیا۔ اب وہ واقعی سونے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو حقیقت میں جارہے ہو، یا میرے ساتھ مزاق کر رہے ہو؟"
کچن کے دروازے کے ساتھ ایستادہ اس لڑکی نے اداسی سے پوچھا۔
"یہ مذاق نہیں ہے لیکن ویسے میں تو تمہارے لیے پریشان ہوں۔"
"میرے لیے کیوں۔۔۔۔۔؟" اس نے حیرانی سے استفسار کیا۔
"میری غیر موجودگی میں تم بہت اداس ہونے والی ہو۔" لہجہ شرارتی ہوا۔
"میں اور اداس بھول ہے تمہاری، میں اہل مصر ہوں اور اہل مصر جلد بھول جانے والوں میں سے
ہیں۔"

اوہ! ہونٹ مصنوعی حیرانگی کے باعث گول ہوئے۔
"تم تو تیار ہو کر آئی ہو۔ تو مصر کی عظیم داریا، بتایے آج آپ کہاں جانا چاہیں گی؟" اس نے اس کے حلیے پر
سر سری نظر ڈالتے ہوئے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا۔
نیلی جینز پر سرمئی لانگ کوٹ پہنے بظاہر وہ کہیں جانے کے لیے تیار ہی نظر آتی تھی۔
"The Berlin wall" چلتے ہیں۔

وہ کیچن میں اس وقت Schnitzel (شٹیزل) بنا رہا تھا۔
جرمنوں کی مشہور زمانہ ڈش، عالیار شاہ جہاں کا پسندیدہ کھانا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم ہم! "پہلے کچھ کھالیں پھر چلتے ہیں۔ کھانا تیار ہو چکا تھا۔"
وہ آگے بڑھی، پلیٹس نکال کر کچن میں موجود چھوٹی میز پر رکھیں۔
اسنے شنیزل کو دو پلیٹس میں نکالتے اس چھوٹی ٹیبل پر رکھا تھا۔
دونوں رغبت سے کھانے لگے۔ اگر عالیار کو

"schnitzel" کھانا پسند تھا تو داریا کو کھاتے ہوئے اس کا ساتھ دینا اچھا لگتا تھا۔
"ایک بات بتاؤ تمہیں پاکستان میں

"Schnitzel" کھانے کو نہ ملی تو زندہ کیسے رہو گے؟"

"وہاں سب مل ملتا ہے۔" وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے اٹھا۔

اب کیا یہ جرمنوں کا ایک پکوان پاکستان سے نہیں ملے گا۔ اسنے ہنستے ہوئے پلیٹس واپس رکھیں۔ بعد
میں دھونے کے ارادے سے۔ لاؤنج سے جیکٹ اٹھاتے وہ باہر کی جانب بڑھا تھا۔
وہ بھی اسکے پیچھے لپکی۔
www.kitabnagri.com

اس ہاؤسنگ سوسائٹی میں بنے اس سبزے سے ڈھکے گھر سے "The Berlin wall" تھوڑے
واکنگ ڈسٹنس کے بعد شروع ہوتی تھی۔
کچھ دیر میں وہ پہنچ گئے تھے۔

"تم بغیر کسی پلان کے آئی ہو۔ اس لیے تمہیں جرمنوں کی تاریخ سے بہت بور کرنے والا ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"اور تم یہ تو جیسے جانتے ہی نہیں ہو تاریخ سے داریا مہوا کی دلچسپی کبھی ختم نہیں ہوگی۔" وہ مسکراتے

ہوئے بولی۔ www.kitabnagri.com

"ایک بات پوچھوں؟" وہ وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے رک گئی۔

"کیا یہ سب آسان ہے، اتنا کچھ چھوڑ کر کسی گاؤں میں جا کر رہنا۔"

وہ اس کے لیے فکر مند تھی۔ وہ دیکھ سکتا تھا۔

"آسان کچھ نہیں ہوتا داریا، اور مجھے تو شروع سے پتا تھا واپس ایک نہ ایک دن جانا ہی ہوگا۔"

"مجھے ان کی سچ میں بہت یاد آتی ہے۔ اتنے سالوں سے میں پاکستان نہیں گیا۔"

"اور وہ جو تم ہر تیسرے سال پاکستان جا رہے ہوتے تھے؟"

"جاتا تھا لیکن ان سے ملنے تو کبھی نہیں گیا۔" اس کے چہرے پر زخمی سا تاثر پھیلا تھا۔

اسے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیں۔ وہ ادا اس ہو رہا ہے۔

"عالیار، چلو آگے چلتے ہیں۔" اس نے قدم آگے بڑائے۔

یہ جرمنز اور ان کے ڈرامے۔ اس نے ناک چڑائی۔ "ویسے تاریخ گواہ عالیار، برلن ہمیشہ سے انگریزوں

کی سازشوں کا گڑ رہا ہے۔"

"Berlin wall" کو جرمن ڈیموکریٹک ری پبلک نے سرد جنگ کے دوران تعمیر کروایا تھا

Posted On Kitab Nagri

تاکہ سویت کنٹرول والے مشرقی برلن سے مغربی برلن کو روکا جاسکے۔ جس پر بڑے مغربی اتحادیوں کا قبضہ تھا۔

اس دیوار نے برلن شہر کو جسمانی اور نظریاتی طور پر دو متضاد حصوں میں منقسم کر دیا۔ اگر کوئی ان دیواروں کو پھلانگ کر جانا چاہتا تو اسے گولی مار دی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں دیواروں کی درمیانی جگہ کو ڈیوڈ زون بھی کہا جاتا تھا۔ بہت سے لوگوں نے آزادی کے حصول کیلئے اس کو عبور کرنا چاہا اور مارے گئے اور کئی کامیاب بھی ہوئے۔

برلن جرمنی کا دار الحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ تاریخ میں دلچسپی لینے والے ہوں یا فن و ثقافت کے دلدادہ، ہر سیاہ کو برلن یوں ہی خوش آمدید کہتا ہے۔ آزادی کے بعد ایک خوبصورت شہر۔۔۔

"کتنے ظالم ہیں یہ لوگ بھلا شہروں کو بھی کوئی اس طرح توڑتا ہے، لوگ اپنے پیاروں سے ملنے میں کس قدر تکلیف محسوس کرتے ہوں گے۔"

وہ جب بھی یہاں آتے داریا، عالیار کو برلن وال کی تاریخ سنانے کا کہتی اور وہ کئی دفعہ کی بتائی گئی باتیں دوبارہ بتانا شروع کر دیتا۔ لیکن ہر دفعہ کچھ نیا بھی شامل ہوتا تھا۔

"ان لوگوں نے بھی بہت قربانیاں دی ہیں داریا، یہ ایک محنتی اور ایماندار قوم ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد یہاں بستی ہے اور بہت آزادی کے ساتھ وہ اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ اسے اب کئی بار کی دی گئی معلومات دوبارہ دے رہا تھا اور وہ بغیر بوریت محسوس کیے سننے لگا۔

"اتنے بھی ایماندار نہیں ہیں۔ چھوڑو انہیں، اسنے سر جھٹکا تھا۔" سرخ بال اس جھٹکے سے اگلی طرف ہو گئے۔ www.kitabnagri.com

یہاں پر دونوں کا اتفاق ہوتا جرمن پولیس ان دونوں کو ناپسند تھی۔
"آؤ عالیار تم اور میں آج ماضی دہرائیں، آج سے جتنے دن یہاں ہو، ہم اپنے ماضی کے اوراق کھولیں گے۔ وہ اوراق جو ہماری دوستی سے روشن ہیں۔"
دیوار پر بنے آرٹ کو دیکھتے ہوئے وہ بول رہی تھی۔ برلن وال بہت عجیب سی تھی لیکن جگہ جگہ سے اس پر کئی نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔

"مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔" اسنے ہنستے ہوئے سر ہلایا۔
"تمہیں یاد ہے ہم پہلی دفعہ کب ملے تھے؟" یہ تمہارا پہلا سوال ہو گا۔

"تم اسی دیوار کے ساتھ کھڑی رو رہی تھی۔ اور روتی ہوئی داریا مہوا کسی چڑیل جیسی لگ رہی تھی۔"
"کیا یہ تم سننا چاہو گی؟" وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے اس کے چہرے پر در آنے والا وہ تاثر غائب ہو چکا تھا۔

"جی میں سننا چاہوں گی۔"

Posted On Kitab Nagri

سر تسلیم خم کیا گیا۔

برلن وال کی ایک سائیڈ سے لگی وہ لڑکی بے آواز رو رہی تھی۔
اس کا وجود ہلکا ہلکا ہچکولے کھا رہا تھا۔ وہ قدرے رے رے کم رش والی جگہ پر کھڑی تھی۔ ارد گرد اکاد کا سیاہ
تھے جو اپنی تصویریں بنانے میں مگن تھے۔

وہ کب سے اس لڑکی کو نوٹ کر رہا تھا۔ اسنے بے چینی سے اس طرف دیکھا۔
وہ ابھی بھی رو رہی تھی۔ اس کے بال ہاں وہ عجیب سے تھے۔ ہلکے سرخ لیکن اس پر اچھے لگتے تھے۔
اس نے کیمرہ واپس گلے میں لٹکایا۔ توجہ اب بٹ چکی تھی۔ ایک نظر پھر اس لڑکی کی طرف دیکھا۔
قدموں کا رخ اب اس کی طرف ہوا تھا۔
www.kitabnagri.com

"کیا تم ٹھیک ہو؟" روکیوں رہی ہو؟
وہ اس سے انگلش میں سوال کرنے لگا۔ شاید اسے انگریزی آتی ہو۔ لیکن شکل سے تو وہ مقامی نہیں
لگ رہی تھی۔

سرخ گھنگرالے بالوں والی لڑکی نے سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

گلے میں کمیر الٹکائے سیاہ پینٹ پر سیاہ ہوڈی پہنے، کانوں میں ایرپوڈز، ہاتھ میں واٹر بوتل پکڑے وہ کوئی مقامی ٹین اتج سیاہ لگتا تھا۔

"تم جرمن بہت برے ہو، اللہ تم لوگوں کو پوچھے گا۔" وہ شائد بہت غصے میں تھی۔
"ایک منٹ بھی یہاں اور رکے تو پولیس کو کال کروں گی۔" اسنے نخوت سے سر جھٹکا۔
انگی اٹھا کر سامنے کھڑے لڑکے کو تنبیہ کی۔

وہ تو اس کی مدد کے لیے آیا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہوا۔
"لڑکی، کیا تم پاگل ہو؟"

"ہاں پاگل ہوں، اور حال ہی میں میں پاگل خانے والوں نے چھوڑ دیا ہے اور کچھ"
وہ حاضر جواب تھی۔

"نہیں اور تو کچھ نہیں، بس یہیں کھڑی رہنا جب تک پاگل خانے والے آکر واپس نالے جائیں۔"
عجیب ہیں لوگ، ہمدردی کا زمانہ ہی نہیں ہے۔ وہ واپس مڑ گیا۔
اس لڑکی نے آنسو صاف کرتے منہ بنایا تھا۔

"یہاں سب ایسے ہی ہیں، مغرور اور بد دماغ۔"

دور سیاہ ہیولا جاتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

یہ عالیار شاہجہاں کی اہل مصر کی معزز داریا مہوا سے پہلی ملاقات تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلے برے تجربے کے بعد آج وہ پورے ایک ہفتے بعد ہو سٹل سے باہر آئی تھی۔
اسنے پارک میں ارد گرد دیکھا۔ دور اسے ایک درخت کے نیچے بیٹھ نظر آیا تھا۔
اس بیٹھ کے قریب پہنچتے وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی۔
دوسری طرف کوئی نوجوان بیٹھا تھا جس نے سر جھکایا ہوا تھا۔
وہ غور سے ارد گرد دیکھنے لگی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

آج ویکینڈ تھا اور بہت سے بچے اپنے والدین کے ساتھ پارک میں نظر آرہے تھے۔
"کاش اُم بھی یہاں ہوتی اسنے اداسی سے سوچا۔" ارد گرد نظر دوڑاتے اس نے اب کہ ساتھ بیٹھے شخص کی طرف دیکھا تھا۔ اس کا سر جھکا تھا اور سر پر پی کیپ تھی جس کے باعث چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ بیٹھا بھی تھوڑا ترچھا تھا۔ اس کا جائزہ لیتے نظر اچانک ہاتھوں پر پڑی۔
وہ تیزی سے اٹھی اور اسکے پاس آئی۔ اسے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہلایا۔
"خون، آپ کا خون بہ رہا ہے۔"

مقابل نے چہرہ بلند کیا۔ www.kitabnagri.com

اسے دھندلے سے سرخ بال نظر آئے تھے۔
سامنے وہی کل والا لڑکا تھا۔ ایک لمحے کو وہ ٹھٹکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

قدرے پریشان حال حلیہ۔۔۔۔۔

"خون بہ رہا ہے۔" وہ ایک دفعہ پھر ہاتھ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے انگریزی میں مخاطب ہوئی۔ اس کا ہاتھ زخمی تھا لیکن کیا اسے تکلیف نہیں ہو رہی۔ اسے حیرت ہوئی۔
خون کے کافی قطرے نیچے بھی گرے تھے۔

اب کی بار اس نے اپنے بیگ سے کچھ ٹشو نکال کر اسکی طرف بڑائے۔
اس لڑکے نے خاموشی سے تھام لیے۔

"تمہیں ہسپتال جانا چاہیے۔"

"نہیں، اسکی ضرورت نہیں۔"

وہ تیزی سے ٹشو ہاتھ پر لپیٹنے لگا۔

"تم کسی بات پر پریشان ہو؟" دیکھو، میں کل کے لیے سوری کہوں گی۔ مجھے تم سے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا، اتنے لوگوں میں صرف تم نے پوچھا تھا اور غصے کی وجہ سے میں نے ایسا کہہ دیا۔" وہ شائد شرمندہ تھی۔

وہ اسے پہلی نظر میں ہی پہچان گیا تھا۔

"تمیں سوری کرنی بھی چاہیے۔"

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا ہے؟" وہ دوبارہ اس کے ساتھ بیچ پر بیٹھ چکی تھی۔ آج سردی پہلے کی نسبت کم تھی۔

"یہ پرسنل ہے، میں کیوں بتاؤں؟" اور تم اتنی فکر کیوں کر رہی ہو۔ وہ تھوڑا تلخ ہوا۔

وہ اس کا ہم عمر تھا یا شاید اس سے ایک دو سال بڑا ہو۔ www.kitabnagri.com

"جب میں رو رہی تھی تو وہ بے آواز آنسو تھے، بہت سے لوگوں میں سے صرف تم مجھ سے پوچھنے آئے۔" اور میں نے برا رویہ اپنایا۔ اس کے لیے دل سے معذرت۔ لیکن تم نے میری فکر کی، اور مجھ سے پوچھنے آئے تو یہ قرض ہوا۔

"اور ہم اہل مصر قرض نہیں رکھتے۔"

تو وہ مصر سے تھی۔۔۔۔۔

"ویسے میرا نام داریا مہوا ہے، عظیم مصر سے۔" اس نے اپنا ہاتھ لڑکے کی طرف بڑھایا۔

"میں عالیار ہوں۔ پاکستان سے۔ ناچاہتے ہوئے بھی اسنے لڑکی سے ہاتھ ملا لیا تھا۔"

"واقعی لیکن مجھے لگا تم جرمن ہو گے۔"

اسے واقعی میں اس کے مقامی لہجے سے گو کہ وہ انگریزی میں بات کر رہا تھا یہی لگا۔

"میری والدہ پاکستان سے ہیں اور بابا مصر سے۔"

Posted On Kitab Nagri

"اردو بھی اچھے سے آتی ہے لیکن تمیں یقیناً عربی نہیں آتی ہوگی" پاکستان کا نام سنتے ہی وہ اب اردو میں بول رہی تھی۔ www.kitabnagri.com

وہ اس سے اتنا فری کیوں ہو رہی ہے۔ ہم دوست تو نہیں ہیں۔ اسنے دل میں سوچا۔
"تم سے مل کر اچھا لگا۔" تمیں بھی اچھا لگا ہو گا، نا۔
"مجھے عربی نہیں آتی اور آپ سے دوبارہ مل کر مجھے بالکل اچھا نہیں لگا۔
"خدا حافظ!"

وہ اٹھا اور پارک کے خارجی دروازے کی طرف بڑھا۔
عظیم مصر کی معزز داریا کا منہ کھلا تھا لیکن مقابل وہ جاچکا تھا۔



ریڈن برگ گیٹ جو کہ اٹھارہویں صدی میں تعمیر کروایا گیا تھا اس کے قریب یہ انکی غالباً تیسری ملاقات تھی۔

اور یہیں سے ہوا تھا ایک لازوال دوستی کا آغاز۔
عالیار شاہجہاں اور عظیم مصر کی معزز داریا مہوا کی دوستی کا آغاز۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ویڈیو کال پر کسی کو ریڈن برگ گیٹ کی تاریخ کے متعلق ہاتھ ہلا کر بتا رہی تھی۔ آہ تاریخ کی

دلدادہ لڑکی۔ www.kitabnagri.com

اسکی نظر سامنے سے گزرتی نوجوان پر پڑی۔

اسنے پہچان لیا تھا۔ وہ وہی تھا۔ جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے تیزی سے گزرتا ہوا۔ وہ اسے سیاحوں کے ہجوم میں پہچان گئی تھی۔

"رکو عالیار۔۔۔" کال کاٹتے وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی۔

وہ قدرے بہتر موڈ میں تھا۔ اس کی توقع کے برخلاف وہ اس کے پکارنے پر رک بھی گیا تھا۔

"جی" وہ رکا تھا اور سرخ بالوں والی لڑکی بھاگ کر اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"دیکھو مجھے لگتا ہے ہم حساب کلیئر کر چکے ہیں تو کیا اب ہم بات کر سکتے ہیں۔"

وہ اسے اب اچھا لگا تھا۔

وہ بھی اب اسے بری نہیں لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

گیٹ کے اطراف میں دونوں طرف کمرہ نمابر آمندے سے تھے جن کے اونچے پلرتھے۔ وہاں رش کم

تھا۔ وہ سر ہلاتے دائیں طرف بڑا۔

وہ بھی سیدھا اسکے پیچھے چلتی ہوئی ایک ستون کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں نے اب کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔ اور یہ پہلا موقع تھا جب مصر کی سیاہ آنکھوں نے ان سبز آنکھوں میں دیکھنے کی جسارت کی تھی۔

جانے کتنے سال لگتے ان آنکھوں کے سحر سے خود کو نکالنے میں، یا عمر بھر یہ ناممکن ہو جاتا۔
"تم نے پارک میں کیسے جواب دیا اور اٹھ کر چلے گئے۔"

وہ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ خفا کیوں ہو رہی ہے جبکہ وہ دوست تو کیا نام اور ملک کے علاوہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہیں۔

"جب میں واپس جاؤں گی تو کیا بیس سال بعد میں اپنے بچوں کو یہ کہتی اچھی لگوں گی، میری ماں کے ملک کے لوگ تہذیب سے آشنا نہ تھے۔"

ایک عرصے بعد بے ساختہ مسکراہٹ نے اس کے چہرے کو چھوا۔ اس کی بات سنتے وہ ہنسنے لگا۔
"نہیں، تم یہ بھی بتا سکتی ہو تیسری ملاقات میں میری ماں کے ملک کے لوگ تہذیب اور شائستگی سے ملتے تھے۔"

www.kitabnagri.com

وہ آج پھر اردو میں بات کر رہے تھے۔

وہ لڑکی دلچسپ باتیں کرتی تھی۔

"اس دن میری mimi کا انتقال ہوا تھا۔ میں پندرہ سال کی عمر سے ہر سال پندرہ اکتوبر کو اس کی قبر پر پھول رکھنے جاتی تھی۔ لیکن اس سال میں برلن ہوں۔ میں غم زدہ تھی کیوں کہ جا نہیں پائی۔ اور

Posted On Kitab Nagri

میرے بھائی حکمت علی نے کہا ہے کہ جہاں mimi کی قبر تھی وہاں اب کوئی گھر بن رہا ہے۔ وہ پھر افسردہ ہوئی۔

Mimi کون؟

"وہ صرف ایک cat نہیں تھی میری محبت تھی، دوست تھی، ہم اچھے ساتھی تھے۔" تو کیا وہ ایک بلی کے لیے رو رہی تھی۔ وہ مسکراہٹ دبا گیا۔

"سن کر بہت افسوس ہوا۔ میری دعا ہے کہ خدا اسے جنت میں اونچا مقام دے۔" آمین! "تمہارا mimi کے لیے دعا کرنے کا شکریہ، لیکن تم نے بتایا نہیں اس دن تمہیں کیا ہوا تھا۔" ہم اب دوست بھی تو ہیں۔"

وہ بدستور پیچھے سامنے گزرتے ہوئے سیاہوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا تمہارے مصر میں لوگ اسی طرح راہ چلتے دوستیاں کر لیتے ہیں؟" "اہل مصر ایسے نہیں ہوتے۔ بس تم اچھے لگے ہو تو میں تم سے دوستی کر رہی ہوں۔"

"وہ بس ہاتھ پرکٹ لگا تھا تو خون بہنے کا پتا نہیں چلا۔"

"تم یہاں سٹوڈنٹ ہو؟"

"ہاں" اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

"کس کالج میں؟" ایک دفعہ پھر سوال پوچھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹیکنیکل یونیورسٹی آف برلن میں فرسٹ ایئر آرکیٹیکٹ پڑھ رہی ہوں۔"

"اور تم؟"

میں "ٹی یو" میں سیکنڈ ایئر بزنس کاسٹوڈنٹ ہوں۔

"واؤنٹس۔" وہ اتفاق اچھا تھا۔ بے ساختہ پر جوش سی آواز اس کے منہ سے خارج ہوئی۔

ان دونوں کی یونیورسٹی ایک ہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knoofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"تم کس جگہ رہتے ہو۔ فیملی کے ساتھ یا ہوسٹالائز سٹوڈنٹ ہو۔ لیکن لگتے تو یہیں کے ہو۔"

لفظ خاندان پر ایک لمحے کو اس کے تاثرات بدلے تھے۔

"اپنی موم کے ساتھ رہتا ہوں۔" پھر آہستگی سے جواب دیا۔

"میں ہوسٹل سٹوڈنٹ ہوں۔ کچھ مہینے پہلے ہی آئی ہوں۔"

"مجھے ابھی جانا ہوگا، ورنہ وارڈن واٹ لگائے گی۔ تم سے مل کر اچھا لگا۔"

اسنے چچھلی ملاقات والا لفظ پھر سے دوہرایا تھا۔

"مجھے بھی اچھا لگا۔" وہ مسکرایا۔

پھر ملتے ہیں وہ کہتی ہوئی اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

داریا کے پاس دنیا جہاں کی معلومات ہوتیں تھی۔ وہ دونوں ذہین تھے۔ دونوں کو کم دوست بنانے کی عادت تھی لیکن ان دونوں کی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

اکثر یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا میں، لائبریری میں، کبھی ٹی یو کے پچھلے حصے کی طرف بنے باغ میں بھی وہ اسے اچانک نظر آجاتا پھر وہ گھنٹوں باتیں کیے جاتی جو کہ زیادہ تر مصر اور الیگزینڈرا شہر کے متعلق ہوتی تھیں۔ اسے اپنے ملک سے بے تحاشا محبت تھی۔ اس کا خواب تھا کہ وہ مصر کے لیے ایسی عمارتیں ڈیزائن کرے کہ دنیا حیران ہو جائے۔

اور وہ بنا تھکے اسے سنے جاتا۔

داریا کو آرٹ کے ساتھ دوسری زبانوں کو جاننے میں بھی گہری دلچسپی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جرمن، اردو ہو یا انگریزی زبان وہ دونوں اکثر گھنٹوں ایک دوسرے سے مختلف زبانوں میں بحث کیا کرتے۔

داریا کی کوشش تھی وہ عربی کو سمجھے لیکن عالیار ہمیشہ غلط تلفظ بول دیا کرتا جس پر وہ چڑ جاتی۔

ٹیکنیکل یونیورسٹی کی سائیڈ پر بنی سیڑھیوں پر بیٹھے وہ دونوں ایک دوسرے کو دنیا جہان کے قصے سناتے۔ کبھی کبھی وہ اسے کوئی ایسی بات بتا دیتی کہ وہ ہنستے ہنستے وہیں سیڑھیوں پر گر جاتا۔ وہ تین دفعہ واپس مصر جا چکی تھی۔ اُم اور حکمت علی سے ملنے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے برلن آئے ہوئے یہ چوتھا سال تھا۔ اکثر وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاتا۔ اس کی ماما داریا کو اچھی لگتی تھیں۔ داریا کے علاوہ اسکے بہت کم دوست تھے۔

تعلیم مکمل ہونے کے بعد وہ دو سالوں سے اپنے شاپنگ پلازہ میں کام کر رہا تھا۔ وہ اس کے بابا کا بہت محنت سے بنایا گیا بزنس تھا جواب اس کے پاس تھا۔

وہ اس سے خاندان کے بارے میں نہیں پوچھتی تھی۔ ہاں کبھی کبھی اسے حیرت ہوتی تھی۔ جب وہ ان کے گھر جاتی اور مختلف تصاویر دیکھتی لیکن ان تصاویر میں موجود انسانوں میں سے کسی کو بھی اس نے کبھی آتے جاتے نہیں دیکھا تھا۔

اس دن اسے کسی آرکیٹکٹ کمپنی کے متعلق معلومات چاہیے تھی۔

اور اس شہر میں عالیار شاہ جہاں کے علاوہ اسکی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ یوں بھی اسکے تعلقات بہت وسیع تھے۔ عالیار کے دوست بہت کم تھے لیکن اس کے جاننے والے بہت تھے۔ اس کے کنٹیکٹس کافی ہوتے تھے۔ اور اکثر اپنے کام کے حوالے سے وہ اس کی مدد لے لیا کرتی تھی۔

اس نے عالیار کو خود ہی پارک میں ملنے کا کہا تھا۔

اس کے آفس جاتی تو مزید دیر ہوتی۔

سیاہ پینٹ پر اس نے آف وائٹ شرٹ پہنی تھی، قدرے فارمل ساحلیہ۔ وہ چلتا ہوا اسکے ساتھ بیچ پر تھوڑا

فاصلہ رکھتے بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے تم اتنا جلدی آگئے، مجھے دیر ہو رہی تھی عالیار۔" اسنے خفگی سے کہا۔

"سوری داریا، بس آفس سے نکلتے نکلتے دیر ہو گئی تھی۔"

"تم ہی آفس آ جاتی۔" اسنے ایک نظر گھڑی پر ڈالی۔ وہ واقعی تھوڑا لیٹ ہو گیا تھا۔

"میرے اپارٹمنٹ سے تمہارا آفس بہت دور ہے اور یہ پارک ہم دونوں کے راستے میں پڑتا ہے تو سوچا یہی پر بلا لوں۔"

"اچھا بتاؤ، کیا مسئلہ ہے؟" تمہارے توفائیلز شروع ہونے والے ہیں۔

"مجھے ایک آرکیٹکٹ سے ملنا تھا، لیکن اسکے اسٹنٹ نے انکار کر دیا۔"

کچھ تیہوریز کے متعلق انفارمیشن چاہیے تھی۔"

"تم نمبر وائس اپ کرو اور دوسری ڈیٹیلز بھی، میں دیکھتا ہوں۔" یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔
داریا کے فون کی گھنٹی بجی تھی۔

"کچھ گھنٹیاں ایسی ہوتی ہیں جن سے انسان ہمیشہ خوف زدہ ہوتا ہے۔ یہ وہ گھنٹیاں ہوتی ہیں جن سے گھر سے دور پردیس میں رہنے والے بچے خواہ کسی بھی قوم سے ہوں خوف کھاتے ہیں۔ شاید یہ بھی ان گھنٹیوں میں سے ایک تھی۔"

آج صبح سے ہی اسکا دل عجیب ہو رہا تھا جانے کیوں۔

حکمت علی کا نمبر دیکھتے اسنے کال کاٹی۔

Posted On Kitab Nagri

فون دوبارہ بجاتھا۔

"ایک تو اس حکمت علی کو آرام نہیں۔" وہ کھڑے ہوتے بولی۔

وہ کچھ ڈیٹلز عالیار کو ای میل کر رہی تھی۔ بار بار آتی کال کی وجہ سے وہ سینڈ نہیں ہو پار ہی تھیں۔

"ہاں حکمت علی، میں باہر ہوں یار کام سے آئی ہوں۔ بعد میں کال کرتی ہوں نا۔"

حکمت کو بولنے کا موقع دیے بغیر وہ تیز تیز عربی میں کچھ کہہ رہی تھی۔

"داریا سنو" دوسری طرف شائد حکمت رو رہا تھا۔ اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔

اسکی آواز کا بھیگا پن محسوس کرتے وہ ٹھٹھکی۔

"اُم مرچکی ہیں داریا، تم واپس آ جاؤ۔"

وہ زور سے ہنسی۔

"پاگل انسان اب تم مصر بلوانے کے لیے اتنا برا مذاق کرو گے۔"

"حکمت علی داریا مہوا کے ساتھ

www.kitabnagri.com

ایسے مذاق نہیں کرتا۔"

ہنسی تھمی۔ چہرے پر بے یقینی پھیلی اور فون ہاتھ سے پھسلنے لگا۔ ہر چیز اسے گھومتی محسوس ہوئی۔ کان

سن سے ہو گئے۔ چہرے کا رنگ نچڑ گیا تھا۔

اسے اس طرح ساکت بیٹھے دیکھ کر عالیار نے اس کا کندھا ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ٹھیک ہو۔ کیا ہوا، داریا۔"

کال شائد کٹ چکی تھی۔

گھنٹی دوبارہ بجی تھی۔ وہ خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

عالیار نے کال اٹینڈ کی۔ دوسری طرف حکمت علی روتے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا۔ داریا اور اس کی ماں کی وجہ سے تھوڑی بہت اردو اسے آتی تھی لیکن انگلش اسے بالکل سمجھ نہیں آتی تھی۔

عالیار کی آواز سنتے اس نے اُم کا بتایا تھا۔ کال کاٹتے وہ داریا کی طرف مڑا۔ وہ بڑبڑا رہی تھی۔

"ٹھیک ہیں وہ، حکمت نے جھوٹ کہا۔ جھوٹ ہے سب، لیکن حکمت علی داریا مہوا سے جھوٹ نہیں بولتا۔"

"یہاں سے چلو۔" وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔ اور چہرہ خطرناک حد تک زرد پڑ رہا تھا۔

ارد گرد سے کافی لوگ اب متوجہ ہو رہے تھے۔ وہ اسے ایک ہاتھ سے تھامے گاڑی کی طرف بڑھا۔

پچھلی طرف اسے بیٹھا کر اسے تیزی سے دروازہ لاک کیا تھا۔

گاڑی ریورس ہوئی اور تیزی سے سڑک پر بھاگنے لگی۔

پچھے صدمے کی حالت میں پڑا وجود ابھی تک ہلکی آواز میں بڑبڑا رہا تھا۔

اُم ٹھیک ہوں گی، وہ بالکل ٹھیک ہوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہوش میں آچکی تھی۔ خالی الزہنی سے وہ کچھ لمحے لیٹی رہی۔ پھر اس نے تیزی سے کمبل ہٹا کر اٹھنے کی کوشش کی۔

"لیٹی رہو، داریا۔" سامنے کرسی پر بیٹھی خاتون نے کہا۔
وہ جیسمین آغا تھیں۔ عالیار شاہ جہاں کی جیسمین ماما۔
چکراتے سر کے ساتھ وہ وہیں دم سادھے گرنے کے انداز میں بیٹھی۔
"میں یہاں کیوں ہوں؟" بے ساختہ وہ بڑبڑائی۔

بجلی کے کوندے سا ایک خیال ذہن کے خالی پردے پر لہرایا۔
"میری اُم، میری سب سے پیاری اُم۔" کئی آنسو گالوں پر بہنے لگے۔
ماؤں کا جانادلوں کو مار جاتا ہے۔

وہ اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔ داریا کا سر سینے سے لگایا۔
"صبر کرو، داریا۔ میں جانتی ہوں یہ لفظ صبر کہنا بہت آسان سا لگتا ہے، لیکن انہوں نے گہری سانس لی
اسکو خود پر لاگو کرنا نہایت مشکل ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"عالیار ٹیکٹس کنفرم کر رہا ہے۔"

"وہ تمہارے ساتھ جائے گا۔" وہ اس کا سر تھپتپا رہی تھی۔

ساری دنیا بے معنی ہو گئی تھی، سارے رنگ بے رنگ ہو گئے تھے، اس کا وجود گویا خلا میں معلق تھا اُم نہیں ہیں اب، وہ مرچکی ہیں۔ اسے حکمت علی کے الفاظ خود پر ہتھوڑے کی مانند برستے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ کیا کہہ رہی ہیں سماعت سمجھنے سے محروم ہوئی۔

وہ اس کے ساتھ تھا۔ اپنے سارے اہم کام ایک طرف کیے وہ اس کے ساتھ تھا۔ وہ ایئرپورٹ سے گھر تک مسلسل روروتی رہی تھی۔ عالیار نے اسے رونے دیا۔ وہ پہلی دفعہ اس کے ساتھ مصر آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

گھر کے سامنے ٹیکسی رکتے ہی وہ بھاگ کر اندر آئی۔

وہاں صرف حکمت علی اور اس کا خاندان تھا۔

اسے دیکھتے ہی وہ بھوری آنکھوں والا لڑکا آگے آیا اور زور زور سے رونے لگا۔

وہ دونوں رورہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی میں بہت کچھ ایسا ہوتا ہے جو ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اس کا آخری سال تھا۔ وہ سوچتی تھی پھر وہ اُم کو جر منی بلوالے گی یا خود مصر آجائے گی۔

لیکن اب وہ نہیں تھیں۔ ماں نہیں تھیں تو مصر ویران تھا۔ ماں نہیں تھیں تو الیگزینڈرا شہر بھی ویران تھا۔ ماؤں کے بعد گھر کے ساتھ اپنے شہر بھی ویران سے لگتے ہیں۔

عالیار نے دکھ سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ اس کی ماں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا۔ کبھی کبھی دار یا اپنی اُم سے اس کی بات بھی کروادیا کرتی۔

(اُم عربی میں ماں کو کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔)

وہ اس سے ہمیشہ بہت محبت سے بات کرتی تھیں۔

وہ چودہ، پندرہ سالہ بھوری آنکھوں والا لڑکا اس نے آج پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ سن بہت رکھا تھا اس کے بارے میں۔

حکمت علی کا ہاتھ تھامے وہ ماں کے پاس نیچے بیٹھی۔ کتنے سال گزر جائیں گے لیکن اُم آپ واپس نہیں آئیں گی۔

"مجھے اس طرح چھوڑ کیوں دیا۔ دنیا میں کوئی آپ جیسا نہیں ہے۔ مصر بھی اب خوش آمدید نہیں کہے گا۔"

آنکھوں سے بہتے آنسو اس کے چہرے کو مکمل بھگو چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ مائیں زندگی سے اتنی جلدی کیوں چلی جاتی ہیں۔۔۔؟"

اسے الیگزینڈرا شہر آئے آج تیسرا دن تھا۔ وہ گھر کی پچھلی سائیڈ پر بنے چھوٹے باغچے میں زمین پر بیٹھی تھی۔

لباس کی پرواہ کیے بغیر وہ چلتا ہوا اسکے ساتھ نیچے بیٹھ گیا۔

"تم ٹھیک ہو، داریا" اسنے اس کا ہاتھ سہلایا۔

"جن کی مائیں مرجائیں وہ بچے کبھی تندرست نہیں ہو پاتے، عالیار۔"

اس کی آنکھیں ویران تھیں۔

"میں یہ نہیں کہوں گا وقت سب سے بڑا مرہم ہے، لیکن یقیناً جانو ایک دن تم اس غم کے ساتھ جینا

سیکھ جاؤ گی۔ وقت تمہیں اس غم کو پروس کرنا سیکھا دے گا۔"

اسنے سراٹھایا۔ "بعض زخم بھرنے میں زمانے لگ جاتے ہیں۔ میں بہت چھوٹی تھی جب میرے ڈیڈ کی

ڈیڈ تھ ہوئی تھی۔ ہم بہت امیر نہیں تھے۔ میری ام کی فیملی پاکستان سے تھی اور وہ بہت امیر تھے۔"

لیکن وہ اور ڈیڈ جب ازبکستان میں تھے تو انہوں نے پسند کی شادی کر لی۔

Posted On Kitab Nagri

اُم اپنے خاندان کی پہلی لڑکی تھیں جو اس طرح پڑھنے باہر گئی تھیں۔ ڈیڈ بتاتے تھے انہوں نے اُم کے خاندان والوں کو منانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ نہیں مانے تو ڈیڈ کی محبت کے سامنے اُم ہار مان گئیں۔

اُم کے خاندان والوں نے ان سے ہر رشتہ ختم کر لیا۔

بہت عجیب سے لوگ تھے۔

وہ بہت روتی تھیں لیکن پھر کبھی پاکستان نہیں جاپائیں۔

دور کہیں خلا میں دیکھتے وہ یاسیت سے کہہ رہی تھی۔

"مجھے لگتا تھا وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ وہ ان سب کو بہت مس کرتی تھیں عالیار۔ اپنی فیملی کو۔"

"یہاں ہمارے ارد گرد بہت سے انسان ہیں داریا، ہر انسان کی ایک کہانی ہے اور ہر کہانی میں دکھ بھی کہیں نہ کہیں جھلکے گا۔"

www.kitabnagri.com

"لیکن سب کی کہانیوں میں دکھ ماں کے مر جانے جتنا نہیں ہوتا، یہ تکلیف دنیا کی ہر تکلیف سے بڑی ہے، اس تکلیف کا خنجر سیدھا دل میں گڑ جاتا ہے، عالیار۔"

Posted On Kitab Nagri

"جو ہاتھ آپ کو چلنا سکھاتے ہیں، آپ کو کھلاتے پلاتے ہیں، جو محبت سکھاتے ہیں، ان ہاتھوں کا مٹی کے نیچے دبے ہونے کا تصور روح فنا کر دیتا ہے۔" میری اُم نے میرے لیے ہر چھوٹا بڑا کام کیا، اپنی محنت سے انہوں نے مجھے بڑے اداروں میں پڑھایا۔

وہ کبھی اپنے خاندان کے پاس نہیں گئیں اس ڈر سے کہ وہ ہمیں نقصان پہنچادیں۔ ہم ماں بیٹی نے بہت کچھ سہا ہے، عالیار۔ محبت کرنا جرم تو نہیں ہوتا لیکن تمہارے ملک کے لوگ اسکو جرم کیوں سمجھتے ہیں، پسند کی شادی میری اُم کا حق تھا۔
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_03357500595](https://www.whatsapp.com/channel/00299a03357500595)

"آخر پاکستان میں لوگ ناراضگیاں قبر تک کیوں لے جاتے ہیں؟" انکو کو خدا سے شرم نہیں آتی۔

پاکستان میں لوگ ناراضگیاں قبر تک کیوں لے جاتے ہیں؟

اس جملے نے اسے ساکت کیا تھا۔

پاکستان میں لوگ ناراضگیاں قبر تک کیوں لے جاتے ہیں؟

اس جملے سے بہت کچھ یاد آگیا تھا۔

"میری اُم کئی سال اپنے خاندان کے لیے تڑپتی رہیں ہیں۔ کئی دفعہ انہوں نے کنٹیکٹ کرنے کی

کوشش بھی کی لیکن کبھی وہ ان کو منا نہیں پائیں۔

ڈیڈ تو بہت پہلے چلے گئے تھے۔ اُم نے بہت کچھ کیا ہے میرے لیے۔

"جب ویکنڈ پر لوگ الیگزینڈرا بیچ پر انجوائے کر رہے ہوتے تھے ہم تب بھی کام کیا کرتے تھے۔"

وہ بہت خدار تھیں۔ "تم اچھے ہو لیکن تمہارے ملک کے لوگ نہیں اچھے، اگر وہ میری اُم کو معاف

کر دیتے تو وہ سکون سے مر تو جاتیں نا۔"

بہت سے آنسو اس کی گالوں پر لڑک آئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پھر سے بے آواز رونے لگی تھی۔

اسے تکلیف ہوئی تھی، وہ اتنے سالوں میں پہلی بار اس کے سامنے روئی تھی۔

"اب بس کرو، داریا میرے ملک کے لوگ ایسے ہی ہیں۔ کیوں ہیں میں نہیں جانتا، کیوں کہ کبھی میں ان کے ساتھ رہا نہیں۔"

اس تکلیف سے ایک دن تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔

"انسان کو اللہ نے بہت طاقت دی ہے، غموں سے کوئی نہیں مرتا، داریا۔"

تم میری سب سے اچھی دوست ہو۔

"میں عالیار شاہ جہاں، ہر مشکل میں ساتھ کھڑا ہوں گا۔ داریا مہوا کے لیے دوست زندہ ہیں ابھی۔ تمہاری آنکھوں کی نمی مجھے اچھی نہیں لگتی۔"

اپنے ہاتھوں سے اسے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

دور کہیں اندر اسے واقعی تکلیف ہوئی تھی اسکے رونے سے۔ وہ دونوں پچھلے چار سالوں سے دوست

تھے اور اسے کبھی پتا ہی نہیں چلا کہ داریا کی زندگی میں اتنے مسائل تھے۔

"میں نے ٹیکس کنفرم کر دی ہیں۔ تمہارے فائنلز بھی تو شروع ہونے والے ہیں۔"

"میں واپس نہیں جانا چاہتی۔ اس کے باوجود کے مصر کی ہواؤں میں اب میرے لیے سانس لینا مشکل

ہو گا۔" وہ مزید آنسو ضبط کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسے مت کرو، داریا۔ تمہاری اُم نے تمہیں یہاں تک لانے کے لیے بہت محنت کی ہے۔ وہ تمہیں کامیاب انسان دیکھنا چاہتی تھیں۔ تم اس طرح ان کے خوابوں کو توڑتے ہوئے اپنا دل بھی زخمی کر لو گی۔"

"ہم کل واپس چلیں گے۔ ٹکٹس ہو چکی ہیں۔"
وہ مزید کچھ نہیں بولی تھی۔

"دوست ہمیشہ مدد کے لیے آنے والوں میں سب سے آگے ہوتے ہیں، انہیں آگے ہی ہونا چاہیے۔"



"تم واپس جا رہی ہو، داریا۔" حکمت علی کی آنکھیں آج بھی نم تھیں۔

"جانا تو ہو گا نا۔ مصر میں اب کیا رکھا ہے۔"

www.kitabnagri.com

وہ کہہ نہ سکا کہ مصر میں حکمت علی بھی تو ہے۔

"میں تمہیں بہت یاد کروں گا" کیا تم مجھے یاد کرو گی، داریا؟

"میں تمہیں بھولوں گی ہی نہیں حکمت علی۔"

Posted On Kitab Nagri

"پھر یہ وعدہ کرو ایک دن تم واپس آؤ گی، اور میں مصر میں تمہارے ہاتھوں کی ڈیزاین کردہ عمارات دیکھوں گا۔"

"بچپن کی طرح ہم الیگزینڈرا بیچ پر چہل قدمی کریں گے۔" اس عراقی لڑکے کی بھوری آنکھوں میں التجا تھی۔

"میری والدہ کا خیال رکھنا حکمت علی، میں آؤں گی۔ مصر، ہاں کبھی آؤں گی تو تم سے ملنے ہی آؤں گی۔" وہ اس کے گال پر چٹکی کاٹ رہی تھی۔

دھندلی آنکھوں سے حکمت علی نے اسے دور ہوتے دیکھا۔

وہ دونوں اب ایئر پورٹ کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اسنے ایک اداس نظر سرزمین مصر پر ڈالی۔
"میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں عظیم مصر، تم ہمیشہ مجھے اچھی یادوں میں یاد رہو گے۔ یہاں رہنا بھی چاہتی ہوں اور نہیں بھی، لیکن اُم کے بعد میں یہاں آئی تو میرا زخمی دل مزید زخمی ہو جائے گا۔"
اسنے ایک الودائی نظر ایئر پورٹ پر ڈالی تھی۔

وہ دونوں جہاز میں سوار ہو رہے تھے۔

اسنے آنکھوں میں نمی لیے مصر کے بادلوں کو شاید آخری بار دیکھا تھا۔

کون جانے یہ آخری بار تھا، کیا واقعی یہ آخری بار تھا؟

Posted On Kitab Nagri

ایئرپورٹ سے سیدھا وہ عالیار کے ساتھ اس کے گھر آئی تھی۔ زندگی ایک عجیب سے دورا ہے پر آکر گویا رک سی گئی ہو۔ وہ کافی دن وہیں رہی۔

اسی دوران اس کے فائنلز بھی ہو گئے تھے۔

"میں واپس اب اپارٹمنٹ جانا چاہتی ہوں، جیسمین آنٹی۔"

اس دن اس کا آخری پیپر تھا جب اس نے واپس آکر کہا۔

"یہاں کوئی مسئلہ ہے؟"

ان کی سہولت کے لیے وہ ان سے اردو یا جرمن میں بات کر لیا کرتی تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ بس میرا دل نہیں لگ رہا، اپارٹمنٹ واپس جا کر کچھ عرصہ اکیلے رہوں گی تو مجھے

لگتا ہے بہتر محسوس کروں گی۔"

"عالیار آجائے پھر اس کے ساتھ چلی جانا۔"

وہ لاؤنج میں کوئی میگزین پڑھ رہی تھیں لیکن اب اس کی طرف متوجہ تھی۔

"ابھی تو وہ آفس ہے۔ میں اس سے بتا دوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔ اپنا بہت سا خیال رکھنا۔"

ان سے مسکرا کر ملتے اپنا کچھ سامان لیے وہ باہر آ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پتا تھا تم یہی ہو گی اور اسی جگہ بیٹھی ملو گی۔"

وہ اس کے ساتھ کچھ فاصلہ رکھ کر بیٹھ گیا۔

"اور مجھے بھی پتا تھا تم پیچھے ضرور آنے والے ہو۔"

"اگر پتا تھا تو آ کیوں گئی تھی، داریا۔" اس نے خفگی سے کہا۔

"تم نہیں تھے، ورنہ بتا کر آتی۔"

"میں نہیں تھا۔ ٹھیک ہے۔" لیکن تمہیں اتنی جلدی تھی تو مجھے کہا ہوتا میں واپس آ کر چھوڑ دیتا۔"

"جیسمین ماما نے رات کو ڈنر پر تمہارے جانے کا بتایا تھا۔"

"بس میرا وہاں دل نہیں لگا، اور یہ برلن ہے، تمہارا پاکستان نہیں اور مجھے تنہا بیچ کرنا آتا ہے۔" اس نے

تھوڑا تلخی سے کہا۔ عموماً وہ تلخ نہیں ہوتی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ ایک دفعہ پھر پاکستان کو بیچ میں لائی تھی۔

"آج ایک بات کلیئر کر لو، داریا۔ باوجود یہ کہ میں پچھلے بیس سالوں سے یہاں ہوں، لیکن پاکستان میرا

وطن ہے، اور وطن سے محبت انسان کے خون میں شامل ہوتی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

اس دن تم صدمے میں تھی اور تمہاری باتیں کسی حد تک ٹھیک تھی تو میں نے تمہیں غلط نہیں کہا تھا۔" لیکن جس طرح تمہیں مصر پیارا بلکل ویسے مجھے میرا ملک پاکستان پیارا ہے اور وہ تو تمہاری اُم کا بھی وطن ہے۔"

"ٹھیک میرے ملک کے لوگ غلامانہ سوچ رکھتے ہیں وہ پرانی روایات پر جان لے بھی سکتے ہیں اور دے بھی سکتے ہیں۔"

میرا ملک قرض میں جکڑا ایک پریشان حال خطہ لگتا ہو گا۔ اس کی جڑوں کو کئی غدار کھوکھلا بھی کر رہے ہوں گے لیکن میں نے تمہیں کبھی اس بات کا طعنہ نہیں دیا اور نہ ہی بتایا ہے، "تمہارے لوگ یا حکومت وہ اس قدر لالچی اور بے رحم ہیں کہ وہ اپنے فلسطینی بھائیوں کو کہتے ہیں اگر بارڈر کر اس کرنا ہے تو اتنی رقم ادا کرو ورنہ وہیں بمباری میں مرو۔"

ٹھیک ہے سارے ایسے نہیں ہوں گے جیسے سارے لوگ پاکستان میں ایک جیسے نہیں۔ لیکن کچھ ایسے ہی ہیں یہ بھی فیکٹ ہے۔

www.kitabnagri.com

جب افغانستان کو امریکا تباہ کر رہا تھا تب بھی میرا ملک تباہ حال اور قوم وہ قرض میں جکڑی قوم تھی لیکن عالمی طاقتوں کے دباؤ کے باوجود میرے ملک کے لوگوں نے ہزاروں مہاجرین کی مدد کی، ان کے لیے بغیر ویزا کے بارڈر کھول دیے گئے اس وجہ سے بعد میں پاکستان کو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا لیکن تمہارے مصر کی طرح اہل پاکستان نے اپنے مسلمان بھائیوں کا اس وقت فائدہ نہیں اٹھایا تھا، داریا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے تو پاکستان میں کبھی رہنا نصیب نہیں ہوا، بلکل میرے بابا کی طرح لیکن یقین جانو سارے پاکستانی برے نہیں ہیں کچھ اچھے بھی ہیں، ایماندار اور بہادر بھی ہیں۔"

"وہاں وطن سے وفا اور دغا کرنے والے دونوں طرح کے لوگ ہیں۔"

وہ ساکت بیٹھی اسکی باتیں سن رہی تھی۔ اتنے سالوں میں اسنے پہلی دفعہ اس طرح اپنے ملک کا ذکر کیا تھا۔ ورنہ وہ دونوں دانستہ اس موضوع پر بات نہیں کرتے تھے۔

"تم گھر سے آگئی وہ تمہارا فیصلہ تھا لیکن تم میری دوست ہو تمہیں مجھے کم از کم بتانا تو چاہیے تھا۔"

"مائیں مر جاتی ہیں، داریا، بہت سے بچوں کے ماں باپ مر جاتے ہیں۔" اور مجھے تو اپنی ماں کا آخری لمس بھی صحیح سے یاد نہیں ہے۔ لیکن انسان کو غم سے نکلنا پڑتا ہے۔"

میں جانتا ہوں تمہارا دل زخمی ہے تمہیں گلٹ بھی ہے کہ تم آخری وقت میں اپنی اُم کے پاس نہیں تھی۔ لیکن اپنے زخم کی وجہ سے تم دوسروں کو زخمی نہیں کر سکتی۔"

"جیسمن آنٹی وہ تمہاری ماما۔" اس کے ہونٹوں سے سرسراتی آواز نکلی۔

آنکھیں وہ بے یقینی سے کھلی تھیں۔

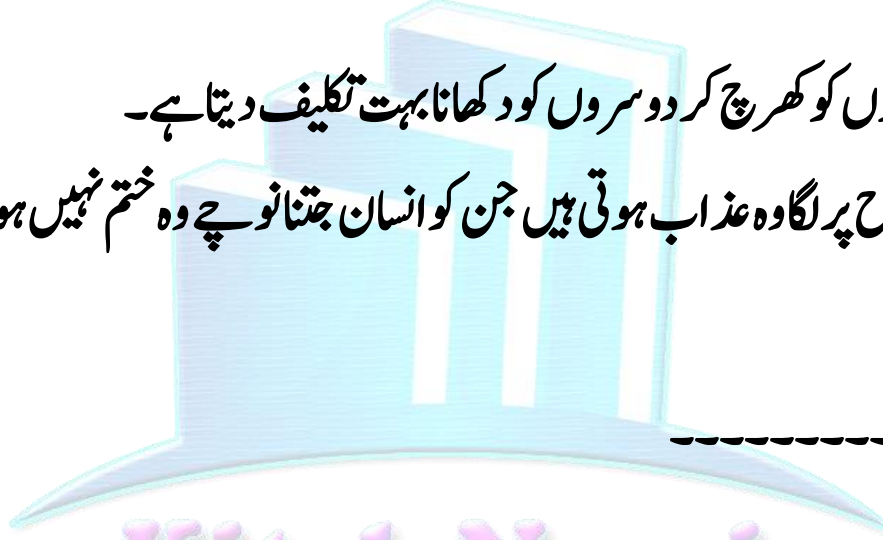
"وہ میری ماما جیسی ہیں میرے لیے اتنی ہی قابل احترام جتنی ایک ماں ہوتی ہے، لیکن وہ میری سگی ماما نہیں ہیں۔"

"ماں ہونے اور ماں جیسی ہونے میں بہت فرق ہے، داریا۔"

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے مجھے پیدا نہیں کیا لیکن خدا گواہ ہے مجھے کبھی احساس نہیں ہوا کہ میں ان کا بیٹا نہیں ہوں۔
آج میں تمیں اپنی کہانی سناتا ہوں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں تم ہمیشہ سے میری فیملی کے بارے میں متجسس
تھی۔ وہ ساری تصویریں جو تم ہمارے ڈرننگ روم میں دیکھتی ہو وہ سب لوگ مرچکے ہیں۔
"نانو کے علاوہ ماما، بابا، ابراہیم بابا وہ مرچکے ہیں داریا۔ اور میں نے ان کی موت کے بعد سروائیو کیا
ہے۔"

اپنے دل پر لگے زخموں کو کھرچ کر دوسروں کو دکھانا بہت تکلیف دیتا ہے۔
لیکن بعض یادیں روح پر لگاؤ عذاب ہوتی ہیں جن کو انسان جتنا نوچے وہ ختم نہیں ہو پاتی۔



کل کی نسبت وہ دونوں بہن بھائی آج جلدی آئے تھے۔
وہ سیدھی قطار میں دوسرے نمبر پر بیٹھی تھی۔ امینہ صالح احمد کے ساتھ۔
قاری صالح احمد نے سبق پڑھایا اور دونوں نے محبت جیسی بلا سے انجان مل کر اس سبق کو پڑھا تھا۔
وہ مسجد میں ساتھ پڑھتے، پھر سبق ختم ہوتے ہی، نہر کنارے لگا بوڑھا درخت ان کا مسکن ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی کی تلخی سے دور، گاؤں کی کچی نہر کے ساتھ لگے برگد کے اس بوڑھے درخت نے امینہ صالح احمد اور ابراہیم عباسی کی کھلا ہٹوں کو ہمیشہ کے لیے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔
اس یقین کے ساتھ کہ شاید کئی دہائیوں بعد اس کا بوڑھا سینا کریدنے، ماضی کو دہرانے کوئی تو آئے گا۔

شادان برگد کے سائے میں بیٹھے انکو ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے دیکھتی اور ہنستی جاتی یہاں تک کہ دور کھڑی ملازمہ انکو پکڑ کر حویلی واپس لے جاتی۔
"زندگی گزرتی رہی کچے مناظر کی پکی یادوں کے ساتھ وقت بھی آگے بڑتا گیا۔"
اتنا آگے کہ بچپن کی جگہ لڑکپن نے لے لی۔
امیراں عباسی ویسی ہی سخت گیرماں رہیں لیکن واحد بات یہ تھی کہ وہ صالح احمد کے گھر جانے سے ان دونوں کو کبھی نہیں روکتی تھی۔ جانے کیوں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ بھی ایک عام سادہ تھاجب اسے پہلی دفعہ احساس ہوا، امینہ کے لیے اسکے دل میں کچھ خاص جذبات ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ عام سادہ پھر اس کی زندگی کا سب سے تلخ دن ثابت ہوا تھا۔
ماں نے ابراہیم کو قسم دی اور پاکستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اسے تعلیم سے غرض تھی لیکن اتنی دور
جانے کا اسنے کبھی نہیں سوچا تھا۔
وہ انیس سال کا تھا لیکن ماں کے سامنے اسنے کبھی آواز بلند نہیں کی تھی۔ پردیس کی ہوا اس آئی تھی یا
نہیں اس کی عادت ضرور ہو گئی تھی۔
پہلی دفعہ وہ شادان کے اسکول ختم ہونے پر چار سال بعد جرمنی سے پاکستان آیا تھا۔ اور دوسری دفعہ
اسکی گریجوشن کرنے پر۔
بنیادی طور پر وہ کوئی بہت سخت خاندان سے تعلق نہیں رکھتے تھے لیکن ماں کی سختی اور رعب بچپن
سے لیکر اب جوانی تک قائم تھا۔ اور وہ ان کے حکم کے خلاف نہیں جاتے تھے، یہ ان کی عادت تھی۔
اور کئی سال پہلے اس پر ابراہیم عباسی اور امینہ صالح کی محبت کا راز افشاں ہو گیا۔
تب اسے سمجھ آ گئی تھی کہ ماں کو کیا خوف ہے۔ وہ ابراہیم کو کبھی یہاں نہیں رہنے دیں گی۔
یہ خوف امینہ صالح احمد کا تھا۔ یہ خوف ہر اس ماں کا تھا جو بیوہ ہو کر ساری زندگی بچوں کے ساتھ ایک ہی
جگہ رہتے گزار دیتی ہے۔
اسے یہی لگا تھا۔ نا جانے اب یہ حقیقت تھی یا انہیں کوئی اور وہم ستاتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی واپسی طے تھی۔ ہجر مقدر تھا تو پردیس قسمت۔ اسے جانا تھا سو وہ چلا گیا۔ زندگی چل رہی تھی۔ اس کا سفر جاری تھا۔

"زندگی کا سفر نہیں رکنا وہ جاری ہی رہتا ہے، مسافر بدلتے رہتے ہیں لیکن مسافروں کا بدلاؤ زندگی پر اثر نہیں کرتا وہ پھر بھی وقت کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھتی ہے۔"

کافی عرصے بعد آج وہ استاد صالح کے گھر آئی تھی۔

"کھانا کھاؤ گی یا صرف چائے لو گی؟"

اس کی طرف نرمی سے دیکھتی اس لڑکی نے مسکرا کر پوچھا۔ چاہے کتنے سال گزر جائیں، بیچ میں کتنا وقت آجائے اس لڑکی کے چہرے پر ہمیشہ ویسی ہی مسکراہٹ ہوتی تھی۔ نرم سی، مہربان سی۔۔۔

"میں چائے لوں گی، لیکن ابھی آپ کچھ دیر کے لیے میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔"

"چائے میں قاری صالح کے ساتھ پیوں گی۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"تم کتنی جلدی بڑی ہوتی جاری ہو، شادان۔" وہ شرارت سے ہنسی تھی۔

وہ ٹین ایج شادان نہیں تھی۔ وہ واقعی بڑی ہو گئی تھی۔ اب وہ چمکتی سبز آنکھوں والی تینیس سالہ لڑکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ بھی تو بڑی ہو گئی ہیں۔"

"ہاں میں بھی بڑی ہو گئی ہوں۔"

"آپی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ تھوڑا قریب ہوئی۔ چہرہ سنجیدہ ہوا۔ تاثرات بدلے تھے۔

"کرونا، میں تمہاری باتیں بہت یاد کرتی ہوں۔"

"آپ شادی کر رہی ہیں؟"

اسکے کی لہجے میں اب نئی تھی۔ چہرے پر دکھ بھرے تاثرات لیے وہ اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"ہاں" اسنے سر جھکا لیا۔

"آپ سچ میں شادی کر رہی ہیں؟" اس کا ہاتھ ویسے ہی تھا مے وہ مزید آگے ہوئی۔

"احمد، والد کے دوست کا بیٹا ہے۔ ان کے والدین کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے۔"

"میں نے یہ سب تو نہیں پوچھا۔"

www.kitabnagri.com

وہ کیا کہنا چاہتی تھی؟

"شادان، زندگی خوابوں کے سہارے گزرتی تو یقیناً مانو صالح احمد کی بیٹی نے بہت خواب دیکھے ہیں

لیکن زندگی خوابوں کے سہارے نہیں کھتی۔" شادی کسی ناکسی سے تو کرنی تھی نا۔

"آپ خوش رہ لیں گی؟" جانے وہ کیا سننا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ابھی بھی بہت خوش ہوں، کیوں کہ میری روح سکون میں ہے۔ روح کے سکون سے بڑ کر اور کیا چاہیے بھلا۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"کیا بیچ کی کوئی راہ نہیں نکل سکتی ہے؟"

"میرے والد مسجد کے امام ہیں، شادان۔"

میں صبح شام بچوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہوں، لوگ ہمارے گھر آکر سکون محسوس کرتے ہیں اور تمہیں لگتا ہے ایک ان چارہ رشتہ بنانے کے لیے صالح احمد کی بیٹی بیچ کی راہیں نکالتی پھرے گی۔" اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا جسے وہ ضبط کر گئی۔ پھر وہ دوبارہ کہنے لگیں۔

"سنو شادان، ہم یعنی تم اور میں دوست ہیں اور اچھے دوست وہ ہمیشہ دوست رہتے ہیں۔ وہ میرے بچپن کا دوست تھا اور بس دوست۔ لڑکپن کی محبت کب بنا میں نہیں جانتی۔ میں نے چار سال پہلے اسے چار سال بعد صرف دیکھا تھا اور اس سے ملے ہوئے زمانے کو بھی زمانے بیت گئے۔ آخری دفعہ میں اس سے دس سال پہلے ملی تھی۔"

لیکن میں ماضی دفنانا چاہتی ہوں۔ میں صرف اسے سوچتی سکتی ہوں کیوں کہ اس پر میرا اختیار نہیں۔ یقیناً جانویہ سب نکاح سے پہلے تک رہے گا۔ کیوں کہ تم جانتی ہو امینہ صالح خاں نہیں ہے۔ اس کے لہجے میں آنسوؤں کی آمیزش تھی۔

"کیا بھولنا آسان ہوتا ہے؟"

"نہیں یہ آسان نہیں ہوتا لیکن امینہ صالح خیانت کار نہیں ہے۔" وہ جلد بھول جائے گی کیوں کہ بھولنے کے لیے انسان کو بس نیت صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم مجھ سے ملنے آؤ گی نا، والد کہہ رہے تھے احمد کی نوکری کی وجہ سے شائد گاؤں چھوڑنا پڑے۔"
اس کے دل میں درد کی لہر اٹھی تھی۔ اتنا کچھ کھو دیا تھا لیکن زندگی کے سفر میں ملنے والے ان دو انمول
انسانوں کو وہ کھونا نہیں چاہتی تھی۔ کبھی بھی نہیں۔
"میں چائے بنا کر لاتی ہوں، والد بھی آگئے ہیں۔"

وہ اٹھ کر اندر چلی گئی۔ جبکہ وہ ابھی تک آنکھوں میں نمی لیے شل سی بیٹھی تھی۔ وہ آئے گی اسنے
جواب نہیں دیا تھا۔

"بیٹھی رہو" قاری صالح احمد کے آنے پر وہ اٹھنے لگی تو انہوں نے اشارہ کیا تھا۔
وہ واپس بیٹھ گئی۔ چہرے کے تاثرات پہلے کی نسبت نارمل ہو چکے تھے۔
"ٹھیک ہو، شادان؟"

"میں اچھی ہوں، ٹھیک بھی ہوں۔" آپ شائد گاؤں چھوڑ دیں اور مجھے پتا ہی نہیں، اس کی آنکھیں
شکوہ کناہوئیں۔"

"رزق یہاں سے ختم ہوا تو ہی جائیں گے۔ اس سے پہلے کوئی نہیں جاتا۔" چلے بھی گئے تو ملنے آتی
رہنا۔"

"اچھے شاگردوں کے لیے امینہ اچھی چائے ہمیشہ تیار رکھتی ہے۔"
وہ مسکرا بھی رہے تھے۔ انکی سرمئی آنکھیں مسکراتے ہوئے چھوٹی ہو جاتی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اسے کچھ یاد آیا۔ اسکا سوال۔

"ہم کسی چیز کے لیے خدا کے شکر گزار کیوں ہوتے ہیں، انسان صرف چیزوں کے لیے کیوں شکر گزار ہوتا ہے؟"

اسنے سوال کیا۔ اتنے دنوں سے وہ سوال اسے تنگ کر رہا تھا۔ اس کے ایسے الجھے سوالوں کے جوابات ایک ہی شخص دیتا تھا اور وہ سامنے بیٹھا تھا۔

"خدا کا شکر گزار ہونے کے لیے چیزوں کو گنا چھوڑ دو۔ شکر کرنا تو انسان کو اپنی ذات بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔"

کیا وہ جانتے تھے شکر گزاری کے لیے شادان عباسی اکثر چیزوں کو گنا کرتی تھی۔ ایسا کیا ہے اس کے پاس کے وہ شکر کرے؟
ہاں وہ جانتے تھے۔

"صبح ہوتی ہے سورج نکلتا ہے، دن کی روشنی کے لیے کتنے لوگ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں، بہت کم۔ پھر سانس لینے کو ہوا ہے وہ نہ ہو تو ایک منٹ سے پہلے ہر چیز تباہ ہو جائے، کتنے لوگ ہیں جو ہوا کے لیے خدا کا شکر ادا کرتے ہوں گے۔"

پھر پانی ہے اس کے بغیر کوئی زندہ نہ رہ پائے کتنے لوگ ہیں جو خدا کا دیا پانی پیتے ہیں اور شکر ادا کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بھی بہت کم ہوں گے۔ نہ شکر اپن تو انسان کی سرشت میں شامل ہے۔ شکر گزار ہوتا تو جنت سے کیوں نکالا جاتا۔ جتنا رب نے دیا تھا اسی پر راضی رہتا انسان۔ شکر کرتے رہنا چاہیے ہر چھوٹی بڑی نعمت کے لیے۔

"تو شکر گزار کیسے بنا جائے پھر؟"

"جب انسان چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناشکر ابن کر اور دل چھوڑ کر نہ بیٹھ جائے، جب وہ ہر چھوٹی نعمت کا شکر ادا کرنا شروع کر دے گا تو پھر شکر اسکے عنصر میں خود رب کریم شامل کر دیں گے۔" چھوٹی نعمت پر شکر ادا کریں گے تو بڑی نعمت کا شکر ادا کرنے کے عادی ہو جائیں۔ وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر نرمی اور ملائمت سے اسے سمجھا رہے تھے۔

اور اگلے کئی لمحے وہ انکی باتیں غور سے سنتی رہی تھی۔ بھرپور توجہ اور یکسانیت کے ساتھ۔ چائے بھی آئی تھی اور تینوں نے وہ چائے ہنستے ہوئے، باتیں کرتے ہوئے ساتھ پی تھی۔ شاید اس طرح ساتھ پی جانے والی وہ آخری چائے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ امینہ صالح احمد کی شادی تھی۔ اور زندگی میں پہلی دفعہ وہ دوستی نہیں نبھاپائی۔ وہاں جاتی تو ضبط کھو دیتی۔ لوگوں کے درمیان ہی رونے لگتی۔ اتنی بہادر شادان عباسی نہیں تھی۔ بہت چاہنے کے باوجود بھی وہ نہیں گئی تھی۔ اسے لگتا تھا وہ اپنی اس دوست کو کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی، جس کا دل وہ جانتی تھی۔ شفاف دل کی حامل امینہ صالح کے لیے وہ اپنے دل میں ہمت نہیں کرپائی تھی۔

اس شادی کے بعد شادان کبھی ان کے گھر نہیں گئی تھی اور نہ ہی اسے پھر کبھی کوئی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

اسے لگتا تھا اسے بھائی کے ساتھ اس زندگی کے سفر میں شامل ہونے والے دو اہم لوگ بھی کھو دیے ہیں۔ اب کوئی اس کے سوالوں کا جواب دینے والا نہیں تھا۔ وہ سوال بھی نہیں کرتی تھی۔ سول کرنا اسے چھوڑ دیا تھا۔

وہ واقعی چلے گئے تھے۔ اتنے سالوں کا ساتھ تھا۔ وہ ملنے نہیں گئی تو اس کے لیے خط آگیا۔ آخری خط۔۔۔۔۔

اور شادان عباسی کے پاس محض اب کچھ بچپن کی یادیں بچی تھیں۔ مدرسہ اور مسجد کی ذمہ داری بھی نئے آنے والے امام صاحب نے سنبھال لی تھی۔ برگد کے تنے سے دور کھڑے اس آخری خط کے الفاظ کو پڑھتے وہ رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

والد اور میری طرف سے پتھروں کی دنیا سے پرے ایک خاص مروارید کے لیے سلام۔
میں نے کہا تھا میں خائن نہیں ہوں اور ایسا ہی ہے۔ اب زندگی سہل سی لگنے لگی ہے، سراہوں کے پیچھے
بھاگنا جو چھوڑ دیا ہے۔ احمد بہت اچھے ہیں۔ والد تمہارا پوچھ رہے تھے۔ تم شادی پر بھی نہیں آئی۔ ہم تو
دوست ہیں پھر بھی تم نہیں آئی۔

مجھے دکھ ہوا۔ جانتی ہوں، ملنے بھی نہیں آؤ گی۔ اس لیے خط چھوڑ رہی ہوں۔
ہم دوبارہ ضرور ملیں گے، کسے اچھی جگہ، کسی اچھے دور میں۔ تمہاری محبت اور قدر دل سے کبھی ختم
نہیں ہو گی۔

میں تمہیں یاد نہیں کروں گی۔ ہاں کبھی والد اور میری یاد آئے تو پرانے برگد کو دیکھ کر دل کھول کر
ہنسنا۔ مجھے اچھا لگے گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دعاؤں کی طالب:-

ذو جہ امینہ احمد۔۔۔۔۔

اور وہ رودی وہ واقعی اسے یاد نہیں کرے گی کیوں کہ شادان عباسی امینہ کو کبھی بھولے گی ہی نہیں۔ پھر
یاد کیا کرنا۔

اسے کچھ بھی پہلے جیسا نہیں لگتا تھا۔ کچھ بھی پہلے جیسا کبھی بھی نہیں رہتا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں اسے لگتا تھا وہ موسم بہار کے دن تھے جو وہ کئی سالوں تک وہ مسلسل جیتی رہی تھی اور اب اس بہار کو ہمیشہ رہنے والی خزاں نے نکل لیا تھا۔

اسے سب بہت یاد آتا تھا اور اکثر نہر کے قریب بوڑھے برگد کو دیکھتے وہ ہنس دیتی، پھر ہنستے ہنستے رو دیتی۔

ماں اب سب جاننے لگی تھی، اسی لیے اس کے کہیں آنے جانے پر ٹوکتی بھی نہیں تھیں۔

"تم نے یہی بتانے کے لیے فون کیا ہے؟" کئی لمحے خاموشی سے کٹے پھر دوسری طرف سے ہلکی آواز ابھری تھی۔

"مجھے پتا ہے آپ اس بات سے لاکھ انکار کریں، لیکن آپ سب جانتے ہیں، آپ کو سب پتا ہوتا ہے معلومات تو مل ہی جاتی ہیں۔" زندگی میں پہلی بار ابراہیم عباسی کے لیے اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"بس یہی بتانے کے لیے فون نہیں کیا، ماں میری شادی کر رہی ہیں اور میں امید کرتی ہوں اس دنیا میں اب واحد دوست جو بچا ہے، وہ ضرور آئے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

پچھلے کچھ سالوں میں اسنے بارہا کوشش کی تھی پاکستان آنے کی لیکن امیراں عباسی نے اسے کبھی پاکستان نہ آنے دیا تھا لیکن اب کچھ عرصے سے خود وہ چاہتی تھی کہ وہ آجائے۔ لیکن اب وہ نہیں چاہتا تھا۔

ابراہیم کارویہ تھوڑا بدل گیا تھا۔ وقت کے ساتھ اسنے حویلی فون کرنا بھی بہت کم کر دیا۔ سوائے شادان کے اب وہ زیادہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔
"تم خوش ہو؟"

"پتا نہیں بس آپ جائیں۔" لہجے کی سختی غائب ہو چکی تھی۔
"شادان، میں ضرور آؤں گا۔" کم از کم میں اپنے لیے نہ سہی لیکن تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb / Pg / Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

پھر بہت دیر ان دونوں نے باتیں کیں۔ مل کر ہنسنے تھے اور مل کر آنے والے وقت کے بارے میں منصوبے بناتے رہے۔

وہ اسے شادی کے نام پر تنگ کر رہا تھا اور وہ ہو بھی رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ شادان عباسی کی شادی تھی جس کے لیے ابراہیم عباسی آخر کار پانچ سال بعد پھر سے پاکستان آہی گیا تھا۔ لیکن وہ اس کے فوراً بعد ہی واپس چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت سال گزر گئے تھے۔ زندگی جیسے آگے بڑگی ہو۔

ماں کے بہت بار بار اسرار کرنے پر بھی جب وہ پاکستان نہ آیا تو دونوں ماں بیٹے کے درمیان ایک سرد جنگ کا آغاز ہو گیا۔

جس نے طول اس وقت پکڑا جب ابراہیم نے وہیں مقیم کسی پاکستانی نژاد جرمن لڑکی سے شادی کر لی تھی۔ شادان کے لیے بھی یہ ایک دھچکہ تھا لیکن جانے کیوں اس نے کبھی یہ نہیں پوچھا کہ اس شادی کی وجہ کیا تھی۔ وہ یہ پوچھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

دونوں ماں بیٹے کے درمیان بات چیت بالکل بند ہو گئی۔ اتنے سالوں میں بھی اگر کچھ ایک جیسا تھا تو وہ شادان اور ابراہیم کے درمیان کی دوستی اور محبت تھی۔ وہ دونوں آج بھی پہلے کی طرح گھنٹوں باتیں کرتے، شادان کا شوہر بہت اچھا تھا اور وہ اپنے گھر خوش تھی۔

ان دونوں بہن بھائیوں کے درمیان رابطہ آج بھی پہلے دن کی طرح قائم تھا۔ لیکن وہ دونوں اب ماضی کے کسی قصے نہیں دہراتے تھے۔ یوں جیسے کوئی ان کی زندگیوں میں کبھی تھا ہی نہیں۔

شادان کا بیٹا پیدا ہوا تھا۔ وہ اب پہلے سے زیادہ خوش رہنے لگی تھی۔ عالیار شاہ جہاں کی وجہ سے زندگی سے شکوے گویا ختم ہی ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن اسنے ابراہیم سے بہت کچھ شیئر کیا عالیار کے حوالے سے۔ اپنے خوابوں کے حوالے سے۔ وہ اسے وہ سب دینا چاہتی تھی جو ان دونوں کو نہیں ملا۔

وہ ایک غیر متوقع فون کال تھی۔ جس نے بہت کچھ بدل دیا تھا۔ جس نے ابراہیم عباسی کی زندگی کو تکلیف کے ایک لامتناہی سلسلے سے روشناس کروایا۔

جیسمین آغا کے ساتھ کئی سالوں بعد اسے پاکستان آنا پڑا۔ اس کے لیے جس کے بلانے پر وہ ہر دفعہ آجایا کرتا تھا۔ وہ جو بچپن کی دوست اور پہلا سا تھی تھی۔

لیکن اس بار اس کا دل زخمی تھا وہ تکلیف سے چور تھا۔ اس دفعہ وہ نہیں تھی۔ کتنے دن ہوئے وہ نظر نہیں آئی۔ اس کی آواز بھی نہیں سنی۔

شادان اور اس کے شوہر کی ایکسیڈنٹ میں اچانک ڈیبتھ ہو گئی تھی جس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔ کئی دن اسی بے یقینی میں گزر گئے۔

حویلی آئے ہوئے آج اسے دو ہفتے ہو گئے تھے لیکن ایک عجیب سی ویرانی تھی جو ہر طرف چھائی تھی۔ وہاں ہر طرف بھاگتی شادان نظر آتی، باتیں کرتی، تنگ کرتی، مسکراتی، روتی اور زور سے ہنستی ہوئی، لیکن وہ خیال ثابت ہوتی وہ اب کہیں نہیں تھی۔

اسنے زندگی میں دوست کم بنائے تھے۔ شاید ابراہیم عباسی کو لگتا تھا اس کی زندگی میں رشتے زیادہ دیر نہیں ٹھہرتے۔

Posted On Kitab Nagri

کسی بچے کے رونے کی مسلسل آواز گونج رہی تھی۔ ملازمہ اسے اٹھائے اندر آئی۔
وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور گود میں لے لیا۔ وہ تین ساڑھے تین سالہ بچہ
خوف زدہ سا تھا۔

کئی آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے ہوئے اس بچے کے چہرے پر گرے تھے۔ وہ روتے ہوئے ایک دم چپ سا
ہو گیا۔

ابراہیم نے بہت بار اسے تصویروں میں دیکھا تھا۔ کچھ دنوں سے وہ سامنے تھا، لیکن گود میں آج پہلی
دفعہ لیا تھا۔

"اسے کچھ کھلا دو، جیسمین۔" اس نے تین سالہ بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ملازمہ سے بسکٹ اور چند چاکلیٹس منگو کر انہوں نے بچے کو دیں۔ اسے بھوک لگی تھی۔ بسکٹ کھاتے
ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دو چاکلیٹس اور چند بچے ہوئے بسکٹس پلیٹ میں ایسے ہی رکھے تھے۔ اس
بچے کا سر جیسمین کی گود میں تھا۔

اپنا سر اس نے جیسمین کے کندھے سے ٹکایا۔ ہاتھ اس بچے کے بالوں میں چلنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"جب میں شائد چھ سال کا تھا، تو ہمارے بابا فوت ہو گئے تھے۔"

"انہیں مجھ سے، شادان سے بہت محبت تھی، ہمیں لگتا تھا ان جیسی محبت ہم سے پھر کوئی نہیں کر پائے گا۔ ماں نے ہمیشہ سے بہت زیادہ سختی کی ہم پر، لیکن وقت کے ساتھ ان کا رویہ ہمارے ساتھ بہت عجیب ہوتا گیا۔ میں نے شروع سے ہی اسے ہر شے سے پروٹیکٹ کیا تھا، جیسمین۔"

لیکن میں اس کے لیے ماں یا باپ نہیں بن سکتا تھا۔

"یہ واحد کردار ہے دنیا کا جو کوئی کسی کے لیے نہیں ادا کر سکتا، چاہے آپ لاکھ محبت کے درجوں پر قائم ہو جائیں لیکن آپ ماں، باپ کی کمی کو تو نہیں پورا کر سکتے نا جیسمین۔"

اور جیسمین آغا نے زندگی میں پہلی بار کسی اٹھتیس سالہ مرد کو اس قدر ٹوٹا ہوا دیکھا تھا۔ وہ رو بھی رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا اس کی زندگی میں اتنے مسائل رہے ہیں؟

"ہم دونوں ساتھ تھے، ہمیشہ سے بہت بچپن سے، پھر ہماری زندگیوں میں وہ دونوں آئے تھے۔ قاری صالح احمد اور ان کی بیٹی، کئی برس بعد بھی اس نے نام لینے سے گریز کیا تھا۔ ہم تینوں قرآن پاک ساتھ پڑھتے تھے۔ وہ بہت معصوم اور معزز لوگ تھے۔"

اس کے ہلکے میں کچھ اٹکا تھا۔ شائد کوئی ماضی کی یاد۔۔۔۔۔ کوئی ادھورا قصہ۔

Posted On Kitab Nagri

کئی سال ہم ساتھ کھیلتے رہے اور پھر اچانک وقت نے ہمیں بڑا کر دیا، پتا ہی نہیں چلا کب بڑے ہو گئے۔ وہ سمجھتی تھی مجھے اس کی خاموش محبت کا نہیں پتا لیکن اس نے گہری سانس لی میں سب بہت پہلے جان گیا تھا۔

میری بہن بہت پیار کرتی تھی اس سے، "صرف اس کے ساتھ بیٹھنے کے لئے وقت سے پہلے مجھے مسجد کھینچ کر لے جاتی تھی وہ ہماری واحد مشترکہ دوست تھی۔ اس کے بعد ہم نے کبھی دوست نہیں بنائے۔"

اور جیسمین آغانے یہ نہیں پوچھا تھا، کہ آپ بھی اس کی محبت میں مبتلا تھے۔
شائد یہ پوچھنے کی ضرورت بھی نہ تھی، ہے نا۔ صرف بہن نہیں تھی وہ اس دنیا میں میری واحد دوست تھی اور آج میں خالی ہاتھ ہوں۔

"میں نے وعدہ کیا تھا میں جلد آؤں گا۔ لیکن میں نے آنے میں بہت دیر کر دی۔ ہم ہمیشہ ساتھ تھے باوجود یہ کہ ہم پچھلے کئی سالوں سے ساتھ نہیں رہتے تھے۔ وہ نہیں ہے تو یوں لگتا ہے پاکستان میں اب کچھ بھی نہیں رہا۔"

"جب کوئی آپ کا اپنا مر جائے اور آپ پوری دنیا کو دے کر بھی اسے واپس نہ پاسکتے ہوں تب جو اذیت اور درد محسوس ہوتا ہے اس کو دنیا کا کوئی پیمانہ ماپ نہیں سکتا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بولتا گیا اور جیسمین آغا سے سنتی گئی۔ اسے ابراہیم عباسی کو سننا اچھا لگتا تھا چاہے وہ کوئی درد سنائے یا کوئی پُرمسرت قصہ۔ اسے بس سننا اچھا لگتا تھا۔
جانے کتنے زمانوں کی نگہن اس کے لہجے میں عود آئی تھی۔
پوری دنیا میں کوئی ایک تو ایسا بھی ہونا چاہیے کہ آپ بس بولتے جائیں اور وہ سنتا جائے۔۔۔۔۔"
ہونا چاہیے نا۔۔۔۔۔!

آج وہ پورے ایک ہفتے بعد ماں کے کمرے میں آیا تھا۔ وہ جنازہ کے بعد سے کمرے میں ہی بند تھیں۔
ایک عجیب سی ویرانی تھی جس نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔
وہ جائے نماز پر آنکھیں موندے بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی۔
دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز پر بھی ان کی کیفیت میں کوئی خلل نہیں پڑا تھا۔
وہ چلتا ہوا اسی جائے نماز کے ساتھ خاموشی سے نیچے بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ایسی کیوں تھی، ہم دونوں کبھی نہیں سمجھ پائے۔ بابا چلے گئے اور شاید اسی دن ہماری ماں بھی چلی گئیں تھیں۔ بہت بعد میں سمجھ آئی تھی کہ اس دن ہمارے بابا اور ماں دونوں ہمارے لیے ختم ہو گئے تھے۔

اور اس بات پر سامنے بیٹھی عورت نے پہلو بدلہ تھا۔ چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

"آپ نے ہمیں پیسہ دیا اور آسائشات بھی دیں لیکن ہمیں وقت اور محبت نہیں دی۔"

"آپ بھول گئیں تھیں ماں، پیسہ کبھی بھی محبت اور دیئے گئے وقت کو رپیٹس نہیں کر سکتا۔ ان کا تو کوئی متبادل نہیں ہوتا۔

"ہم دونوں کو جب جب آپ کی ضرورت تھی تب تب آپ نہیں آئیں۔ کسی حد تک شادان کے لیے تو میں موجود تھا لیکن میرے لیے کوئی نہیں تھا۔

"میں اکیلا ہو گیا تھا ماں، دس سال کی عمر سے تنہا ہوں۔"

اب کے ان کی آنکھیں کھلی تھی اور تسبیح پڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا تھا۔ سامنے ان کا اڑتیس سالہ بیٹا سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا۔

جانے کیوں انہیں محسوس ہوا تھا کہ وہ رو رہا تھا۔ جھکے ہوئے سر کے باعث وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائیں۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ شروع سے ہی جانتی تھی، آپ سب جانتی تھی لیکن آپ نے مجھ سے محبت کا حق بھی چھین لیا تھا۔ میں نے جس دن آپ کو امینہ صالح احمد کا بتایا تھا، اس دن آپ نے قسم دے کر مجھے یہاں سے بھیج دیا۔"

آپ نے مجھے اور میری بہن کو ہمیشہ محروم رکھا۔

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ میری بہن چلی گئی، اس کا شوہر بھی مر گیا اور آپ آج بھی ویسی ہی ہیں۔" آپ کو ہمارا احساس کیوں نہیں ہوتا۔ زندگی اچھی ہو سکتی تھی لیکن آپ کے مسائل نے اسے ہمارے لیے اچھا رہنے ہی نہیں دیا۔

اس نے جھکا ہوا سر اٹھایا تھا۔ اور امیراں عباسی نے دیکھا تھا کہ اس کا چہرہ آنسوؤں سے لبریز تھا۔ تو یہ وہم نہیں حقیقت تھی۔ وہ رو رہا تھا۔

"میرا دل کرتا تھا میں ان سب زمینوں کو، اس حویلی کو اور ہر چیز کو آگ لگا دوں جو آپ کو ہم سے دور کرتی تھیں۔"

www.kitabnagri.com

"آج میں آپ سے کہنے آیا ہوں کہ عالیار کا شاہ جہاں اور شادان کے بعد میں وارث ہوں، اور وہ میرے ساتھ جائے گا۔"

آپ اس کھوکھلی حویلی میں ملازموں کی فوج کے ساتھ حکومت کریں، اپنی زندگی جی لیں اور ہمیں ہماری جینے دیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کم از کم میں اس بچے کو ایک اور ابراہیم یا شادان کی طرح جیتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔"
"کل ہم چلے جائیں گے۔"
"خدا حافظ، ماں"

وہ ان کا بیٹا تھا۔ اس نے کبھی سراٹھا کر ماں کو جواب نہیں دیے تھے۔ لیکن آج اسے سوال کیا تھا اور جواب سنے بغیر چلا گیا۔

شائد یہ آخری دفعہ تھا جب اسے ماں کہا تھا۔
وہ ساکت بیٹھیں ہلتے ہوئے دروازے کو دیکھ رہی تھیں، جہاں سے ابھی وہ باہر نکلا تھا۔
اور وقت نے جیسے ان کی قسمت پر گہرا افسوس کیا ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو یہ تھی اس کے حصے کی کہانی وہ ابھی تک شل سی بیٹھی تھی۔
"ایسا ہی ہوتا ہے ناجن لوگوں کو آپ سمجھ رہے ہوں کہ زندگی میں سب سے زیادہ خوش اور مطمئن تو یہی ہیں لیکن کسی دن وہ آپ کو اپنے حصے کی تکالیف جب دیکھا دیں تو آپ حیران رہ جائیں گے،

Posted On Kitab Nagri

در حقیقت ہر انسان کو اپنے حصے کے امتحان سے خود ہی گزرنا ہوتا ہے۔ سب کی زندگی میں مشکلات آتی ہیں۔"

"ابراہیم بابا مجھے ساتھ لے کر جرمنی آگئے تھے۔ کچھ سال پہلے ہارٹ اٹیک سے ان کی ڈیبتھ ہو گئی تھی۔" ماما کی ڈیبتھ کا بہت ڈپریشن لیا تھا انہوں نے، اس لیے انہیں ہارٹ پر اہلم ہو گیا۔

"اور تمہاری گرینڈ موم، وہ کہاں ہیں؟"

اس نام پر وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہوا تھا۔

"نانو، وہ کبھی جرمنی نہیں آئیں، میں بھی کبھی نہیں ملا، لیکن جیسمین ماما جاتی ہیں پاک اور میں ان سے فون پر کبھی کبھار بات کر لیتا ہوں۔۔۔۔"

"تمہیں یہ سہی لگتا ہے کہ تم ان سے صرف موبائل کے ذریعے کنٹیکٹ میں رہو؟"

"یہ ان کی طرف سے ہے۔ وہ نہیں چاہتی میں آؤں تو میں نہیں جاؤں گا۔ بابا نے کہا تھا جب تک وہ پاکستان نابلائیں مجھے ان کے پاس نہیں جانا۔۔۔۔"

اگر اپنی مرضی سے چلا بھی جاؤں تو وہ ملیں گی نہیں۔ بہت ضدی ہیں وہ۔

"یہ سب چھوڑو تمہارے فائنل ہو گئے ہیں تو جاب کے لیے اپلائی کر دو۔" وہ موضوع بدل رہا تھا۔

"ہاں، کچھ ایسا ہی سوچ رہی ہوں۔"

"سنو داریا، ہر چیز سے بڑھ کر ہم دوست ہیں اور عالیار شاہ جہاں دوست بہت کم بناتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

تم مجھ سے کچھ بھی کبھی بھی کہہ سکتی ہو لیکن تم دوبارہ ایسا مت سمجھنا کہ تم جیسمین ماما اور مجھ پر بوجھ ہو۔ ہم ایسا بالکل نہیں سوچتے۔ دوست بوجھ نہیں ہوتے۔ لیکن میں تمہاری رائے کا احترام کرتا ہوں۔"

وہ ہنس دی۔ ہاں اسنے ایسا ہی سوچا تھا لیکن اب وہ ایسا نہیں سوچ رہی۔
"کیا اب آپ ہمارے ساتھ چلیں گی، یا پھر میں تمہیں تمہارے اپارٹمنٹ چھوڑ دوں۔"
کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس نے ڈوبتے نارنجی سورج کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"میں اپنے اپارٹمنٹ جانا چاہوں گی۔" کچھ کام ہے۔
"اوکے۔۔۔"

وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے باہر کی طرف بڑھے تھے۔

"عالیار" وہ چلتے ہوئے رکی۔
"ہر چیز کے لیے شکریہ۔"
www.kitabnagri.com

"میں شکریہ ڈیزرو بھی کرتا ہوں۔"

وہ اس کے اس طرح کہنے پر پھر ہنسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp _ 0335 7500595

موجودہ دن۔۔۔۔۔

"ہاں تو اب تمہیں یاد آیا۔"

Posted On Kitab Nagri

تمہاری میموری اچھی ہی، عالی۔

وہ کبھی بہت موڈ میں ہوتی تو اکثر اسے عالی کہہ دیتی تھی۔

"اب اسی دیوار کی تاریخ پر لیکچرز ہوں گے کیا۔" اس لہجہ اکتا گیا تھا۔

"تم عمارتوں سے سچی محبت کرنے والے ایک انسان کے سامنے کسی تاریخی جگہ کی گستاخی نہیں کر سکتے۔

اور اگر میرے سامنے کر لی ہے تو کسی پورے جرمن کے سامنے مت کرنا، وہ برا مان جاتے ہیں۔"

"شائد ہماری آرکیٹیکٹ داریامہوا کا دماغ عظیم نیوٹن نے ادھار پر لیا ہے، اسی لیے وہ بھول رہی ہیں کہ

اس وقت وہ کسی تاریخی عمارت کے سامنے نہیں بلکہ ایک باسیدہ دیوار کے سامنے کھڑی ہیں۔" اسنے

بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تم جرمنوں کی شان میں گستاخی کر رہے ہو۔ اور تم بھی یہ بھول رہے ہو کہ تم بھی یہاں کے ہی

نیشنل ہو۔"

"کسی ملک کی نیشنلسٹی رکھنے سے کوئی وہاں کا سچا شہری نہیں بن جاتا۔ جرمن اچھے لوگ تھے لیکن روس

اور برطانیہ کی چالوں نے ماضی میں کئی دفعہ ان کی اچھائوں کو دندھلا دیا تھا۔"

وہ تھوڑا سنجیدہ ہوا تھا۔

ٹھیک ہے اب ان کی تاریخ پر روشنی ڈالنا بند کرتے ہیں۔ جیک ملا تھا کچھ دن پہلے کہہ رہا تھا "عالیٰ سب

کچھ واسنڈاپ کر رہا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"مجھے لگتا ہے اب کر لینا چاہئے۔"

اس نے کندھے اچکائے۔

"میں چاہتا ہوں یہ مال کسی اچھی کمپنی کو بیچ دوں۔ کیوں کے میرے وہاں کرنے کو بہت کچھ ہے۔"

"میں تو کہتا ہوں تم بھی ساتھ چلو۔ پاک کو ایک اچھی آرکیٹیکٹ مل جائے گی۔"

وہ دونوں اب برلن وال کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

وہ مسکرائی تھی، "مجھے یقین ہے وہاں مجھ سے آچھے آرکیٹیکٹ ہوں گے، لیکن پاکستان کی قسمت میں

میں نہیں ہوں۔"

"لیکن ان میں سے کوئی بھی میرے لیے داریا مہوا تو نہیں ہوگا۔"

وہ بے ساختہ رک گئی۔ "اسے تعریف سمجھوں یا کچھ اور۔۔۔"

"آف کورس یہ سچی والی تعریف ہی تھی۔ اس کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔"

ایک لمحہ ٹھہرنے کے بعد وہ سر جھکائے تیز تیز چلتے ہوئے بائیں طرف مڑی۔

وہ اس کے پیچھے لپکا تھا۔

"اب اتنی جلدی جارہی ہو، آتے ہوئے تم اتنی ایکسائٹڈ تھی۔ اب کیا ہوا۔" اس نے اس کے چہرے کی

طرف دھیان دیے بغیر پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تمہاری طرح امیر نہیں ہوں، نقشے بنا کر گزارا کرنے والی ایک غریب آرکیٹیکٹ ہوں۔ باس کے ساتھ ایک میٹنگ تھی تین بجے میں بھول گئی تھی۔"

"ہر دفعہ جب تم میرے ساتھ آتی ہو تو یہ اپنے شیڈول کیوں بھول جاتی ہو؟"

"پھر ملیں گی۔ ہائے"

سوال کا جواب دیے بغیر وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"یہ آرکیٹیکٹ کب سے غریب ہونے لگے۔" اس نے زیر لب کہا تھا۔

وہ تین دن بعد دوبارہ اس سے ملنے آئی تھی۔ ریڈن برگ گیٹ سے بس تھوڑا دور دیوار سے ٹیک لگائے اس نے دور سے ہی عالیار شاہ جہاں کو اپنی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔

سیاہ جینز پر اس نے سیاہ ہڈی پہنی تھی۔ اسے جیکٹس اور ہڈیز بہت پسند تھیں۔

اسے کچھ یاد آیا تھا۔ وہ سیاہ ہڈی پہنے ایک نو عمر سالٹر کا اور روتی ہوئی سرخ بالوں والی لڑکی۔

جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ چلتا ہوا، اس کے پاس آکر رک گیا۔

"ہائے" وہ اس کے کچھ کہنے سے پہلے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میرا دل تو تمہیں بائے کہنے کا بول رہا ہے۔" اس نے جیب سے اب کہ موبائل نکالتے ہوا کہا تھا۔
"اور وہ کیوں؟" اس نے ایک ابرو اٹھائے استفسار کیا۔

"مذاق کر رہا تھا چلو کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہیں۔"

"آج کوئی ایسی ڈش جو اہل مصر کو بہت دل سے پسند ہو۔"

"تم اہل مصر کی پسند کو چھوڑ دو، اپنی پسند سے کھاؤ۔ کیوں کہ ہم دوسروں کی پسند کا احترام کرتے ہیں۔"

وہ ہنستے ہوئے کہتی اس کے بلکل سامنے آکھڑی ہوئی۔

"چلیں ٹھیک ہے، یہ ہمارے حق میں بہتر ہو گیا۔" اس نے کندھے اچکائے۔

موبائل واپس جیب میں ڈالتے وہ آگے بڑھا۔

وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے قریبی ریسٹورنٹ میں داخل ہو رہے تھے۔

اس ریسٹورنٹ کے اوپن ایریا میں وہ قدرے کونے والی ٹیبل کی طرف بڑا تھا۔

آج ویکینڈ تھا اور معمول سے ہٹ کر رش زیادہ تھا۔ ویکینڈ پر عموماً ایشیائی ملکوں کی طرح وہاں بھی

ریسٹورنٹس، پارکس اور دیگر جگہوں پر رش پہلی کی نسبت زیادہ ہوتا تھا۔

"بیٹھو۔۔" اس نے کرسی کھینچنے کے بعد اسے اشارہ کیا۔ "شکر یہ کہتے وہ آرام سے بیٹھ گئی۔

وہ مقابل کرسی کی طرف بڑھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک بات کہوں۔؟" مینیولسٹ پر سرسری سی نظر ڈالتے اسنے سراٹھایا۔

"ہاں بس رحم کرتے ہوئے ایک ہی کہنا۔"

عالیار نے سر جھکائے کارڈ کی طرف دیکھتے کچھ مصروف سے انداز میں جواب دیا تھا۔

ایک ہی کہوں گی، وہ خفگی سے بڑبڑائی۔

"جب آرڈر ہمیشہ کی طرح "سٹیزل" کا ہی کرنا ہے تو ہر دفعہ یہ مینیولسٹ اس قدر غور سے کیوں دیکھتے ہو۔"

"میں تمہاری چوائس کا انتظار کر رہا تھا، کیوں کہ وہ ہمیشہ کی طرح مختلف ہوتی ہے۔" وہ لسٹ کو اب پرے کر رہا تھا۔

اس نے سراٹھایا بے ساختہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔ اوہ!

"تو کیا لوگی؟" اس کی مسکراہٹ کے جواب میں اس نے نرمی سے پوچھا۔

"اہل مصر کی مرغوب کوئی ڈش نہیں ہاں پر میں "schnitzel" ٹرائے کروں گی۔"

"نائس چوائس۔" زیر لب مسکراتے ہوئے اسنے ویٹر کو اشارہ کیا۔

اب وہ آرڈر نوٹ کر وارہا تھا۔

وہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"تم وہاں جا کر آخر کرو گے کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

اس نے ویٹر کے پلٹتے ہی ایک دفعہ پھر سوال کیا تھا۔

"نانو سے ملوں گا۔" پلان ہے لیکن فائنل کچھ نہیں ہے۔

"مجھے حیرانی ہو رہی ہے، تم کیریئر کے اس اسٹیج پر سب کچھ چھوڑ کر مینج کیسے کرو گے۔"

"وہ سب میرا بنایا ہوا نہیں ہے داریا، وہ بابا کا بنایا ہوا تھا۔ وہ نانو کے بیٹے ہیں۔ یہ سب پہلے سے یا ہمیشہ

سے میری قسمت میں لکھا تھا۔ اب میں سب کچھ سیل آؤٹ کر رہا ہوں، تو یقیناً جانو مجھے اس پر کوئی

افسوس نہیں ہو گا۔"

بابا نے جیسمین ماما کو کئی سال پہلے کہا تھا، ایک دن نانو بلائیں گی اور تب اگر وہ نہ بھی ہوئے ہمیں پھر بھی

جانا ہو گا۔

"لیکن تم تو وہاں جانا نہیں چاہتے تھے۔" کہنیوں کو میز پر ٹکائے وہ آگے ہوئی۔

"وہ کئی سال پہلے کی بات ہے اور انسانوں کی

ترجیحات وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں، پہلے میں نہیں جانا چاہتا تھا لیکن اب میں جانا چاہتا ہوں۔ سمجھو

اب ترجیحات بدل گئیں ہیں۔"

اس کے لہجے میں کچھ تھا، کچھ عجیب لیکن ادھوراسا، وہ اس کے لہجے پر چونکی تھی۔

ویٹر کھانا سرو کرنے لگا۔ وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کھانا ختم کرتے بل پے کرنے کے لیے کاؤنٹر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اب سست قدموں سے فٹ پاتھ پر چلتے وہ دونوں ہنستے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

"ویسے بہت سال پہلے مجھے لگتا تھا، داریا مہوانامی لڑکی اس شہر میں زیادہ عرصہ نہیں ٹکنے والی۔"

وہ واقعی صحیح کہہ رہا تھا۔ اسے اپنے ملک سے شدید محبت تھی۔ وہ ایک اچھی حب الوطن تھی۔

"ہاں شاید ایسا ہی ہوتا اگر اس کے پاس عالیار شاہ جہاں جیسا ہینڈ سم لڑکا نہیں ہوتا۔"

وہ اچانک رکا، پورا اس کی طرف پلٹا۔ "تو تم نے مان لیا میں تمہیں ہینڈ سم لگتا ہوں۔"

وہ بھی رکی اور عین اس کے سامنے آئی، سامنے دیکھو وہ رہا برلن ٹی وی ٹاور (Berlin TV Tower)

ہاتھ کی اگلی سے اسے دور سے نظر آتے اس ٹاور کی طرف اشارہ کیا۔

"اسے میں پچھلے پچیس سالوں سے دیکھ ہی رہا ہوں، اس میں نیا کیا ہے۔" اس نے کندھے اچکائے

تھے۔

"تمہیں ہینڈ سم مان لوں اس سے بہتر میں یہاں سے کو دنا پسند کروں گی۔"

وہ دو قدم مزید آگے آیا۔ چہرہ اس کے قریب کیا۔

"تو تمہیں تو پھر آٹھ سال پہلے کو د جانا چاہیے تھا۔"

"عالیار" وہ چلائی۔

اور پھر اہل جرمن کے ساتھ سیاحوں نے بھی ان دونوں کو پاگلوں کی طرح شاہراہ برلن کے فٹ پاتھ پر

بھاگتے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لکڑی کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔ وہ تیرہ چودہ سالہ لکڑی بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔
صحن میں پڑھی کچے چاولوں کی ٹرے اس کے پاؤں کی ٹھوکر سے الٹ گئی تھی۔
"زنجبیل" وہ باہر سے ہی آوازیں لگاتی ہوئی اندر بھاگی۔
زنجبیل۔۔۔۔۔"

وہ سامنے چارپائی پر بیٹھی تھی۔ وہ چھوٹی لڑکی بھاگ کر اس کے گلے لگی۔
"آرام سے سونا۔" لڑکی نے اس کے گرد بہت محبت سے حصار باندھتے ہوئے کہا۔
اب وہ دونوں ایک ساتھ چارپائی پر بیٹھی تھیں۔
"زنجبیل، سونا نے تمہیں بہت یاد کیا دیا۔" اس کی گود میں سر رکھتے وہ خوشی سے اپنی اداسی کا بتا رہی تھی۔ وہ اب سامنے جو تھی۔

"سونا احمد، زنجبیل نے بھی تمہیں بہت یاد کیا۔"
اس چھوٹی لڑکی کا چہرہ یہ سنتے ہی کھل اٹھا۔ وہ اٹھ کر دوبارہ اس کے سامنے بیٹھی۔
ایسے جیسے یہ ایک جملہ سننے کے لیے وہ بہت، عرصے سے انتظار کر رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"امی جان" سونانے تیز آواز میں پکارا۔

وہ کمرے سے باہر آئیں۔ ان کے ہاتھوں میں کچھ مصالاجات کے ڈبے تھے۔

"آج آپ ہمارے لئے سفید چاول بنائیے گا۔" سفید چاولوں کے نام پر وہ چونکی، بغیر کوئی جواب دیے تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھیں۔

ان کے ساتھ صحن کو ایک نظر دیکھا جائے تو وہاں ضعیف العمر بوڑھا آدمی زمین سے چاول چن کر واپس اسی تھالی نمائے میں رکھتا نظر آئے۔
اس گھر میں رزق کی بے حرمتی نہیں ہو سکتی تھی۔



ہ آفس میں ریو الونگ کرسی پر برجمان تھی۔ سامنے میز پر مختلف آلات کے ساتھ کاغذات بکھرے تھے۔

وہ انتہائی مصروف انداز میں ایک کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ رہی تھی۔
موبائل کی بجتی گھنٹی نے اس کے انہماک میں خلل ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے کوفت سے موبائل کی طرف دیکھے بغیر کال کاٹ دی۔ اب کی دفعہ پھر ہلکی سی وائبریشن ہوئی تھی۔ وہ میسج ٹون تھی۔

بغیر کوئی توجہ دیے وہ دوبارہ پہلے کی طرح لکیریں کھینچنے لگی۔

پھر ہاتھ ایک لمحے کے لیے رکا اور وہ بری طرح چونکی۔

کسی خیال کے تحت اس نے سر اٹھایا اور تیزی سے موبائل کو اٹھالیا۔

سکرین آن کرتے ہی اس کی نظر جس میسج نوٹیفکیشن پر پڑی تھی اس نے اس کی کچھ دیر پہلے والی ساری کوفت اور بے زاری کو زائل کر دیا تھا۔

بیگ میں موبائل ڈالتے، اسنے چیئر کی پشت سے لٹکے کوٹ کو اتارا اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگی۔

پہلے سے ٹائپ کیا گیا نوٹ پیڈ اسنے اسسٹنٹ کی طرف بڑھایا تھا۔

پیچھے تھوڑی دیر پہلے بنایا جانے والا کسی عمارت کا نقشہ ایسے ہی ٹیبل پر دھرا اپنی قسمت پر افسوس کر رہا

تھا کیوں کے ایک عظیم آرکیٹیکٹ نے اسے ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

"تم جانے سے پہلے مجھے جاب لیس اور کنگال کر کے چھوڑو گے۔" فرنٹ ڈور کھولتے وہ دھپ سے اندر

بیٹھی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر برجمان شخص نے ایک نظر اسے دیکھا پھر آرام سے پوچھا۔

"اور وہ کیسے؟"

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کے یہ اس ہفتے میری تیسری ہاف لیو ہے اب اگلی دفعہ میں فور پور لیو پر ہی بھیجی جاؤں گی۔"
اسنے ہنستے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

پارکنگ لاٹ سے کار اب باہر نکل رہی تھی۔

"اوہ کم آن داریا، تمہارا باس وہ مجھے اتنا بے وقوف بلکل نہیں لگتا۔"

"یقین کرو وہ تم جیسی آرٹ سے عشق کرنے والی پروفیشنل آرکیٹیکٹ کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔"

"خوش فہمی ہے تمہاری وہ ایک پروفیشنل باس ہے، اور ان پروفیشنلز م اسے نہیں پسند۔"

"تمہارا باس بہت اچھا آدمی ہے، رولز کے لیے جان دینے والا، اب تم کچھ دیر چپ رہنا۔" اس نے یوٹرن لیتے کہا۔

کچھ دیر بعد وہ گاڑی سبزے سے ڈھکے اس خوبصورت ڈبل سٹوری گھر کے ڈرائیوے میں رکی تھی۔ بمشکل زبان کو عین دانتوں کے درمیان دبائے ہوئے وہ تیزی سے باہر اتری۔

"اگلی دفعہ تم بھول جانا میں تمہارے لیے کوئی لیو ہوں گی۔" اس نے وارن کرنے والے انداز میں کہا۔ اس کی عادت تھی جب بھی کوئی خاص بات ہوتی، وہ یوں ہی اسے آفس سے پک کر لیتا۔ پھر گھر،

spree river یا برلن کا کوئی ہوٹل وہ دونوں گھنٹوں باتیں کرتے اور پھر ہنستے ہوئے اکثر لڑ بھی پڑتے

تھے۔ داریا مہوا کو مصر کی برائی ہر گز نہیں پسند اور وہ اسے چڑانے کے لیے کچھ ناکچھ کہہ دیا کرتا۔

"اس کی نوبت اب کبھی نہیں آئے گی۔" وہ آہستگی سے کہتے نیچے اترا، گھوم کر اس کے سامنے آیا۔

اب کہ اس کا جوش ماند پڑا، تیز تیز بولتی زبان کو اچانک بریک لگی۔ دل کو دھکا سا لگا تھا۔ مطلب؟

Posted On Kitab Nagri

"ویسے یہ آج کا سر پرانز تھا۔" اب اندر چلو یار، وضاحت کرتا ہوں۔
وہ اس کے پیچھے چلتی ہوئی، لاؤنج میں داخل ہوئی۔ وہ پچھلے کئی سالوں سے اس گھر میں آرہی تھی۔ لیکن
آج کچھ عجیب سا لگا تھا۔

اگر اس گھر کو دیکھا جائے تو تین کمرے اور لاؤنج نیچے تھا جب کہ لاؤنج کے ایک طرف سے سیڑھیاں
اوپر جاتی تھیں۔ چار کمرے، سٹڈی روم اور ایک چھوٹا دفتر اوپر والے حصے میں تھے۔
وہ گھر آج سارا بکھرا ہوا تھا۔ اور وہ صوفے پر اس کے سامنے بیٹھی تھی۔
"کافی ہی لوگی؟"

"ہاں" سر اثبات میں ہلایا۔
وہ درمیانی عمر کی افریکن ملازمہ نینسی تھی، پر خلوص اور مہربان سی۔
کافی کا سنتے وہ واپس کچن میں آئی گئی تھی۔
"میری اسی ہفتے شام چھ بجے کی فلائٹ کنفرم ہوگئی ہے۔" میں نے سوچا اس سے پہلے کہ تم دیر سے
بتانے پر چلاؤ۔ میں آج ہی بتا دوں۔ ہنستے ہوئے اس نے کشن اٹھا کر گود میں رکھا۔

"ویسے سب سے پہلے میں یہ تمہیں ہی بتانا چاہتا تھا۔"
تو یہ تھا آج کا سر پرانز۔۔۔ اسے واپس جانا تھا یہ طے تھا لیکن پھر بھی اندر کہیں تکلیف سی اٹھی محسوس
ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"واؤ، بہت مبارک ہو۔" نہایت ہلکی آواز میں کہا گیا۔

ملازمہ ٹرالی دھکیلتی پاس آئی، دو کافی کپ، سینڈوچز اس چھوٹی سیاہ میز پر رکھے جو لاؤنج میں تھی اور واپس مڑ گئی۔

"اتنی جلدی کیسے؟" اونر شپ کی منتقلی تو ہوئی نہیں۔

ابھی کچھ دن پہلے ہی تو اس نے کہا تھا دو یا تین دنوں لگیں گے پھر اتنی جلدی کیسے۔ وہ اپنے شاپنگ پلازہ کو بیچ رہا تھا۔

"کیا خوابوں کو بیچنا آسان ہوتا ہے؟"

"ہاں لیکن اب جلدی ہو رہا ہے۔ فلائٹ میں بھی کچھ دن رہتے ہیں۔ بس کورٹ کا ہی کچھ پروسیجر رہتا تھا۔"

"ہاں، بتایا تو تھا۔" اس نے کچھ غائب دماغی سے جواب دیا۔ گھر کی بکھری حالت کی بھی اب سمجھ آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"تم جانے کی تیاری کر رہے ہو تو گھر بھی سیل آؤٹ کرو گے؟"

"اس گھر سے وابستہ بہت کچھ ہے۔ کسی اور کی ملکیت میں نہیں دے سکتا۔"

"پھر یہ سب سامان کیوں نکال رہے ہو؟"

"کچھ سامان تھا جو جانے سے پہلے میں چیرٹی کر رہا ہوں، گھر میں اب اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔"

Posted On Kitab Nagri

ہمم ہم۔۔۔! سرد سانس خارج کرتے وہ اسے سننے لگی۔
وہ اب اسے اپنی روانگی کے بارے میں بتا رہا تھا۔
کافی کے دونوں کپوں سے دھواں اٹھنا بند ہو گیا تھا۔

"والد، میں کر لیتی۔" والد کو اس طرح نیچے بیٹھے چاول چنتے دیکھ کر وہ بہت شرمندہ ہوئی۔
"امینہ، رزق کی ناقدری ہوتی، اگر دیکھ کر آگے گزر جاتا تو خود کو مغرور پاتا۔
لیکن وہ مغرور نہیں تھے۔"

وہ نیچے ہوئی۔ پھر ان کے ساتھ اسی انداز میں بیٹھ گئی۔ وہ دونوں اب نیچے بیٹھے ایک ساتھ چاول چن رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

وہ جانتی تھی ان مٹی میں ملے چاولوں کا
وہ اب کیا کریں گے۔

زمین پر بکھرے سارے کچے چاول چن لیے گئے۔
برتن اٹھائے وہ برآمدے کے سامنے سے ہٹ کر صحن کے کشادہ حصے کی طرف بڑھے۔

Posted On Kitab Nagri

آ آ آ۔۔۔ کی صدا بلند ہوئی۔ آسمان میں اڑتے، ارگرد آوارہ گردی کرتے کئی پرندے ر کے اور اپنی پرواز کا رخ صالح احمد کے گھر کی طرف کیا۔ وہ آواز متوجہ کرنے والی تھی۔ رزق کی تلاش میں بھٹکتے پرندے شاید ایسی ہی کسی آواز کے منتظر تھے۔

اب دیکھو تو اس صحن میں دانا چنتے کئی طرح کے پرندے نظر آئیں گے۔ دانے کے طور پر اچھالے گئے چاولوں کے ساتھ عین درمیان میں مٹی کے ایک برتن میں پانی بھی رکھا تھا۔

"اس رب کا شکر جس نے شمار میں بھی نہ آنے والی کئی بے شمار نعمتوں سے نوازا اور ان کے لیے اپنا شکر ادا کرنے کی حاجت دی۔ یعنی حاجتوں میں بڑی حاجت شکر کی حاجت۔

اور یہ صالح احمد کا گھر تھا یہاں شام کے وقت پرندوں کے غول منڈلاتے ہوئے آئے روز نظر آتے ہیں۔

شائد انسانوں کے ساتھ پرندے بھی وہاں آکر خوش ہوا کرتے تھے۔ وہ بھی سکون محسوس کرتے ہوں گے۔

www.kitabnagri.com

کافی کے دونوں کپ ٹھنڈے ہو چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ دونوں باتوں میں مگن تھے۔

یہ پہلی دفعہ نہیں تھا۔ ان کی باتوں کے دوران ایسے ہی اکثر کافی کپ ٹھنڈے ہو جایا کرتے تھے۔ پہلے کی نسبت اس کے چہرے پر اب کچھ پرسکون سا تاثر تھا۔ یا شاید وہ خود کو پرسکون اور خوش ظاہر کر رہی تھی۔

"میں گھر کو بلکل نہیں بچ سکتا، یہاں تو آنا جانا رہے گا، بلکہ تم چاہو تو اپنے اپارٹمنٹ سے یہاں شفٹ ہو جاؤ۔"

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ اب میں وہاں کرائے دار نہیں رہی۔" کرائے دار ہوتی تو سوچا جاسکتا تھا۔

"اوکے، جیسے تمہاری مرضی۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"ویسے تمہارا کیا پلان ہے؟" کافی سالوں سے تم مصر نہیں گئی، ایک وقت تھا جب تم سمیسٹر بریک کا اتنی بے چینی سے انتظار کیا کرتی تھی۔

www.kitabnagri.com

"اس وقت کوئی تھا جو انتظار کرتا تھا اور اب وہاں صرف خاموش قبریں ہیں اور کچھ نہیں بچا۔

"حکمت تمہارا بھائی، وہ تو ہے نا؟"

اس نام پر وہ ایک لمحے کور کی، پھر مسکرائی۔

دوستوں کے حوالے سے وہ واقعی بہت خوش قسمت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر اتوار کو وہ فون کال پر دو گھنٹے سرکھاتا ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ کالز سے مجھے الجھن ہوتی ہے۔" اب تو یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہے، کیوں کہ اسے میرے نقشے قدم پر چلتے ہوئے مصر کو بڑی اور خوبصورت عمارتوں سے بھرنا ہے۔

"ویسے وہ بہت کیوٹ ہے۔" تم اتنے سالوں سے اس سے نہیں ملی، حیرت ہے ابھی بھی وہ اتنا یاد رکھے ہوئے ہے۔ "وہ حیران ہوا تھا۔ بھوری آنکھوں والا روتا ہوا لڑکا یاد آ گیا تھا۔

"وہ تمہاری طرح ہے کیوں کہ تم دونوں کے پاس داریا جیسا اچھا دوست ہو ہی نہیں سکتا، ہم سالوں بعد بھی ملیں گے تو بھی میں اسے یاد ہوں گی۔" رہی ملک سے محبت کی بات تو وہ آج بھی قائم ہے۔ "میں فخر کرنے والوں میں شامل ہوں کیوں کہ میں مصر سے ہوں۔ مصر میری روح ہے اور الیگزینڈرا اس روح کا دروازہ۔" وہ تفاخر سے مسکرائی۔

آہ مصر سے اسکی محبت۔

وہ بے اختیار بہت زور سے ہنسا تھا قہقہہ لگا کر۔ سالوں بعد وہ آج بھی پہلے والے ہی جوش اور ولولے کے ساتھ اپنے ملک کا ذکر کیا کرتی تھی۔ وہ واقعی بہت حب الوطن تھی۔

"تو تمہاری روح اور دل فتح کرنا تو بہت آسان ہوا، بندہ الیگزینڈرا بیچ سے ہو آئے اور مصر کا جھنڈا لہرا دے تو تمہیں آسانی سے فتح کر لے۔"

اب کہ اس نے شرارت سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں، لیکن تمہارے لیے یہ آفر نہیں ہوگی۔" مسکراہٹ دبائے وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔
"تمہیں میں آٹھ سالوں سے جھیل رہا ہوں مزید کوئی ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی میں یہ گناہ کروں گا۔"
جواب حسب توقع ہی آیا تھا۔ لیکن جانے کیوں اسے سن کر تکلیف سی ہوئی تھی۔ حالانکہ وہ بھی جانتی تھی وہ مزاق کر رہا تھا۔

"رہنے دو تم سے ہو گا بھی نہیں۔" لہجے میں افسوس ظاہر کرتے اس نے ہاتھ جھلایا۔
دونوں کی نظریں کافی کے ان دو کپوں پر ایک ساتھ پڑیں، پھر دونوں زور سے ہنس دیے۔
"نینسی" ٹھنڈی کافی کو دیکھتے اس نے ملازمہ کو آواز دی۔
اس سے پہلے کے وہ دوبارہ کافی لانے کا کہتا۔ وہ کہنے لگی۔
"میں کھانا بھی کھا کر جاؤں گی۔"

کھانے کا سنتے، نینسی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے واپس کچن کی طرف چلی گئی۔

"عالیار، فلائٹ کس ایرپورٹ سے ہے۔۔۔۔؟"

اب وہ اسے ایرپورٹ کے متعلق بتانے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ میں لکڑی کی چھڑی پکڑے وہ عمر رسیدہ عورت تخت نمالکڑی سے بنے چوڑے پٹھے جس پر گدا بچھا تھا پاؤں نیچے کی جانب لٹکائے بیٹھی تھیں۔

حویلی میں ہر طرف گویا فرافراف پھیلی تھی۔

رنگ و روغن کرنے والے اپنے کام میں مگن تھے۔ ملازمہ صفائی میں مگن تھی۔ وہاں کئی سال پہلے کی طرح ڈھیروں ملازم نہیں تھے۔

وہ دونوں ٹانگوں کو جھلاتی ہوئی ان سے کچھ فاصلے پر لیکن اسی تخت پر بیٹھی تھی۔ لباس کارنگ سبز تھا۔ سبز شلوار قمیض۔

”بی بی ماں“ اس کے پکارنے پر وہ جو رنگ و روغن کرنے والوں کی طرف پوری طرح سے متوجہ تھیں چونکی اور اس کی طرف دیکھا۔

ان کا چہرہ جھریوں زدہ لیکن آج بھی بے حد رعب و دبدبے والا تھا۔
”کیا ہو؟“

”سب صحیح اور اچھے سے تو کام کر رہے ہیں۔ لیکن آپ اس طرح کیوں نگرانی کر رہی ہیں، کب سے آپ ان بیچاروں کی طرف خطرناک نظروں سے دیکھے جارہی ہیں۔“

ہم پچھلے باغ میں یا اندر چلتے ہیں۔ پاؤں جھلاتے وہ رکی اور اپنا مدعا بیان کیا۔

انہوں نے اپنا چہرہ پوری طرح اب اس کی طرف موڑا پھر اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سامنے دیکھو وہ دونوں آدمی جو رنگ کر رہے ہیں، وہ باتوں کے بہت شوقین لگتے ہیں۔ ایک اس سے سوال کرو گی نا تو وہ برش رکھ کے دس طرح کے جواب سنانے لگ جائیں گے۔" لہذا جب تک یہ کام ختم نہیں کر لیتے ہم تو یہیں برجمان رہیں گے۔

"اس طرح تو آپ تھک جائیں گی۔" وہ بے ساختہ بولی۔

"عالیاء شاہ جہاں آرہا ہے سونا۔ زندگی میں پہلی دفعہ وہ ہمارے سامنے ہو گا، یہ احساس تھکاوٹ کو غالب نہیں ہونے دیتا، اس احساس کے آگے سب بے معنی ہو جاتا ہے۔ دنیا میں وہ واحد ہمارا خونی رشتہ بچا ہے۔ اور اسکے لیے ہم کئی دن تک بیٹھ کر بغیر تھکے تیاریاں کر سکتے ہیں۔" سونا کو ان کے لہجے میں نمی سی محسوس ہوئی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ چڑ گئی۔

"اور میں" انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"میں تو کچھ بھی نہیں آپ کی، ہے نا وہ ہی آپ کا واحد پیارا ہے۔"

وہ ناراضگی سے اٹھی اور حویلی کے داخلی دروازے کی طرف بڑھی۔

"اب نہیں آؤں گی۔" اس نے دور سے کہا اور آگے بڑھی۔

اور روغن والوں نے بے حد حیرانی سے اس چھوٹی لڑکی کو دیدہ دلیری سے کہہ کر باہر جاتے اور بوڑھی عورت کو اس کے پیچھے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔

ان کے ساتھ بھی کوئی ایسے بات کر سکتا ہے، ہم تو جب سے آئے ہیں غصہ ہی کر رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے پیچھے سے نہیں پکارا تھا۔ شائد وہ جانتی تھی ایک دوسرے کے بغیر وہ دونوں نہیں رہ سکتیں۔

"اب تو نہیں جاؤں گی"

وہ بڑبڑاتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔

زنجبیل کے پاس آتے اس کے بیڈ پر گری تھی۔

لیپ ٹاپ پر تھرکتی اس کی انگلیاں رکیں۔

"کیا ہوا؟" بی بی ماں نے اتنی جلدی کیسے تمہیں آنے دیا۔ مصروف سا انداز تھا۔

"کہتی ہیں دنیا میں موجود واحد خونی رشتہ آرہا ہے اور اس کے لیے دن رات جاگ کر تیاری کر سکتی

ہیں۔"

www.kitabnagri.com

"زنجبیل، اس ولایتی خونی رشتے سے، کیا میں بی بی ماں کو کم پیاری ہوں؟" اس کی آنکھیں آنسوؤں سے

لبریز ہونے لگیں۔

وہ پھر سے کچھ محسوس کرنے لگی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

لیپ ٹاپ پر تھرکتی اس کی انگلیاں ساکت ہوئیں۔ پھر اسے بند کرتے سائیڈ پر رکھا اور پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"تو بی بی ماں نے ایسے الفاظ کہے ہیں؟" تھوڑی پرہاتھ رکے اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔
انہوں نے کہا وہ دنیا میں ان کا واحد خونی رشتہ ہے۔

"اوہ، لیکن اس میں تو کچھ غلط نہیں ہے سونا، وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔"
"یہ کیا بات ہوئی، اسنے خفگی سے بہن کی طرف دیکھا۔"
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
www.kitabnagri.com
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_03357500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

اپنا ایک ہاتھ اسنے سونا کے گال پر رکھا۔

"تم ان کی خونی رشتے دار نہیں ہو، یہ حقیقت ہے لیکن انہوں نے یہ بھی نہیں کہا کہ وہ تم سے پیار نہیں کرتی۔"

"تم جب بہت چھوٹی تھی تو ماں بیمار ہو گئیں تب وہ تمہیں اپنے ساتھ لے گئیں تھیں۔ تم اتنی چھوٹی اور ٹرامازڈ تھی کہ کسی سے نہیں سنبھلتی تھی، ہمارا تو ان کی طرف آنا جانا بھی کم تھا لیکن اس دن وہ پہلی دفعہ ہمارے گھر آئیں اور پہلی نظر میں انہیں تم اچھی لگی تھی۔"

وہ بوڑھی ہونے کے باوجود تمہارے لیے جاگتی تھیں۔ ان دنوں ہم کچھ دن کے لیے ان کے پاس بھی رہے تھے۔ گھر کی مرمت ہو رہی تھی یاد ہے نا۔

وہ تمہارے اندر اپنی بیٹی کا بچپن تلاش کرتی ہیں۔ نانا جی، امی اور میرے علاوہ اگر کوئی سچے دل سے تمہیں پسند کرتا ہے تو وہ بی بی ماں ہیں۔ جانتی ہونا سچے دل سے لوگ کم ہی پسند کرتے ہیں۔

"کیا تمہیں لگتا ہے وہ تم سے محبت نہیں کرتیں؟"

اس کا سر نفی میں ہلا، آنکھ سے بہنے والا آنسو وہی اٹک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سمجھ رہی میں کیا کہنا چاہتی ہوں۔"
"جی، سمجھ گئی۔" اس نے سر اثبات میں ہلایا۔ آنکھوں سے آنسو غائب ہو چکے تھے۔
"اب چلو اپنی کتابیں اٹھاؤ اور پڑھائی کرو، شاباش۔"
وہ باتوں کو سمجھ جاتی تھی آسانی سے،
لیکن شائد رشتوں کو کھونے کا خوف وہ آج بھی قائم تھا۔

موسم سرما کی جاتی ہوئی ٹھنڈ دنیا کے کسی کونے میں کسی کو اداس کر رہی تھی۔
توہری پور کے مکینوں کے لیے سالوں بعد خوشیاں بھی لانے والی تھی۔
وہ دونوں زمین پر بیٹھے تھے، یہ ان کے چھوٹے سے گھر کا پودوں والا حصہ تھا۔ جس کے ساتھ کچھ خالی
کچی جگہ تھی جس کو بچا کر رکھا گیا تھا۔ سرخ، سفید، سیاہ گلاب، سفید ٹیولپس، موتیا، رات کی رانی وہاں
بہت سے پھول لگے تھے۔ بلکہ زیادہ تر پودے پھولوں کے ہی تھے کیوں کہ نانا اور اسے دونوں کو
پھول بہت پسند تھے۔ جب وہ نہیں ہوتی تھی تو صالح احمد پھولوں کی دیکھ بھال اپنے بچوں کی طرح کیا

Posted On Kitab Nagri

کرتے۔ کیوں کہ یہ پھول ان کے پاس زنجبیل احمد کی غیر موجودگی میں اس کی امانت بن جایا کرتے۔
لیکن اب وہ تھی۔

ان دونوں کے درمیان ایک پیالہ نما برتن رکھا تھا، جس میں کچھ دانے اور روٹی کے چھوٹے ٹکڑے
تھے۔ ان سے تھوڑا آگے کئی پرندے صحن میں جمع تھے۔ برتن میں سے ایک دانا اٹھا کر ڈالتا تو دوسرا
کچھ وقفے بعد روٹی کا ٹکڑا اچھالتا جسے پرندے ہوا میں ہی تھام لیتے تھے۔

"میں مدرسہ میں پڑھانا چاہتی ہوں، نانا جی۔ مجھے لگتا ہے میں یہ کر سکتی ہوں۔ دین کے ساتھ انہیں دنیا
کی تعلیم بھی ملتی رہے گی۔ اسکول تو قصبے میں ہے لیکن سفر اور اخراجات کی وجہ سے وہاں بہت کم بچے
جاتے ہیں۔"

وہ دھیمی آواز میں بات کر رہی تھی۔ اس کی رنگت بہت سفید نہیں تھی بلکہ گندمی تھی۔ وہ بہت
خوبصورت بھی نہیں تھی لیکن اس کی شخصیت بہت جاذب تھی، جیسی کسی بھی وقار والے انسان کی
ہوتی ہے۔

www.kitabnagri.com

اس کی آنکھیں گہری سرمئی تھیں اور چہرہ بھی کسی سے بہت ملتا تھا۔ ساتھ بیٹھے بوڑھے آدمی سے، ان
دونوں کی آنکھوں کا رنگ ایک سا تھا اور چہرے کے نقوش میں بھی مماثلت پائی جاتی تھی۔
ایک بار پھر روٹی کا ٹکڑا اچھالا گیا، اس بار کوئے نے اسے ہوا میں ہی تھام لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر علم والے پر ایک علم والا ہوتا ہے۔ زنجبیل، اگر دل کہتا ہے کہ پڑھاؤ، دل سے آواز آئی ہے تو اس صدا پر لبیک کہنا تو فرض بنتا ہے۔"

وہ اسے زیادہ تر زنجبیل کہا کرتے تھے کسی صابقے یا لاحقے کے بغیر، بہت کم میری جیبیل کہہ کر پکارا کرتے۔

"اگر لاہور سے انگریزی میں "ایم۔ اے" کرنے کے بعد تم نے اپنے لوگوں کو فائدہ دینے کا سوچا ہے، اپنی جگہ لوٹی ہو، تم نے اس مٹی کا زیادہ سوچا کیوں کے تم یہاں رہتی ہو تو یہ فخر ہے اور فخر ماتھے پر سجا کر نہیں پھرا کرتے۔"

اسے ایک لمحے ان کی بات سمجھ نہیں آئی تھی پھر وہ مسکرائی۔

"ناناز زنجبیل احمد ماتھے پر فخر سجا کر پھرنے والوں میں سے نہیں ہے۔"

اسنے شہر سے تعلیم حاصل کی تھی، پچھلے دو سالوں سے وہ وہیں رہ کر مختلف اینجیوز کے ساتھ کام کرتی رہی تھی پھر واپس آگئی کیونکہ اسے بھی واپس آنا تھا۔ اس ادھورے رہ جانے والے خواب کی تعبیر کے لیے۔ واپسی تو بنتی تھی۔

برتن میں ہمیشہ کی طرح دانا پہلی ختم ہو گیا تھا۔ وہ اٹھے اور اندر کی طرف بڑھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

سونا احمد جی، اب آپ سامنے آسکتی ہیں۔" بغیر پیچھے مڑے اسنے کہا تھا۔ کیوں کہ وہ اسکی موجودگی کا احساس پہچان جایا کرتی تھی۔

اور عین سرخ گلابوں کے درمیان سر نیچے گھسائے، ٹانگیں فولڈ کیے چھپی سونا شرافت سے باہر آئی۔ آہستگی سے قدم اٹھاتی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ عین صالح احمد کی چھوڑی گئی جگہ پر، جہاں کچھ لمحے قبل وہ بیٹھے تھے۔

"تم یہاں ہمارے ساتھ بیٹھ سکتی تھی، لیکن تم نے ہمیشہ کی طرح میری اور نانا کی باتیں چھپ کر سننا پسند کی، کیوں؟"

لہجے سے خفگی عیاں تھی۔ تم ایسی تو نہ تھی۔

سونا کا سر اس قدر جھک چکا تھا کہ تھوڑی سیلے سے لگنے لگی۔

"ہمیشہ کی طرح کیا یہ ضروری ہوتا ہے تم پرندوں کے لیے پانی رکھ دو اور پھر جا کر پودوں کے بیج چھپ جاؤ۔ ایسا کیوں؟" وضاحت کرو۔

www.kitabnagri.com

وہ جب بھی گھر ہوتی تھی تو بغیر ایک دوسرے سے کہے سر شام نانا ایک برتن میں دانا، وہ روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے اور سونا ایک پیالے میں پانی لیکر صحن میں آجاتے تھے سونا پانی رکھ کر چلی جاتی جبکہ نانا اور وہ جب تک روٹی کے ٹکڑے یا دانا ختم ہوتا بیٹھے رہتے تھے۔ لیکن نانا کے ہاتھ سے دیا گیا دانا جانے کیوں پرندے پہلے کھاتے تھے جس وجہ سے وہ جلد ختم ہو جاتا، اور وہ اٹھ کر اندر چلے جاتے۔ ہاں لیکن

Posted On Kitab Nagri

جب زنجبیل نہیں ہوتی تھی تو پرندوں کے لئے پانی رکھنا اور روٹی ڈالنا بغیر کہے سونا کی زمینداری ہوتی تھی۔

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہونے لگیں تھی۔ اور یہاں آکر زنجبیل کا دل پگھل جاتا تھا۔ اسے دنیا میں کسی چیز سے بے انتہا تکلیف ہوتی تھی تو وہ اسکی چھوٹی بہن سونا احمد کے آنسو تھے۔ "اچھا رونا بند کرو۔" میں کچھ نہیں کہتی چپ کرو سونا۔ اسنے بے چارگی سے کہا۔

"مجھے اچھا لگتا ہے، دور رہ کر سننا۔"

"تو ساتھ بیٹھ جایا کرو۔" ہم نے کبھی منع تو نہیں کیا۔

"بس دور سے سننا زیادہ پسند ہے۔" ہلکی آواز سے کہتے اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی وہ دوبارہ اس بارے میں ضرور بات کرے گی۔

زنجبیل کے لہجے میں اپنے لیے ہلکی سی خفگی بھی نظر آتی تو وہ رونا شروع کر دیتی تھی۔

www.kitabnagri.com

رنگ و روغن نے گویا اس حویلی کے اداس درودیوار کو چھپانے کی کوشش کی تھی۔ جس نے کئی سالوں سے کسی امر بیل کی طرح اسے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

امیر عباسی ہوا میں دھواں بن کر کب کی اڑ چکی تھیں۔ یہاں تو اب ایک خالی وجود تھا جو کئی دکھ اور پچھتاوے اپنے سینے کے نہا خانوں میں سموئے ہوئے بی بی ماں کے نام سے موجود تھا۔

وہ حویلی کی دوسری منزل پر موجود کمروں میں سے ایک میں موجود تھیں۔ سامنے دو خالی سنگل پلنگ نما بستر تھے، جو کافی بوسیدہ سے معلوم ہوتے تھے۔ یوں جیسے کئی سالوں سے انہیں استعمال نہ کیا گیا ہو۔ وہ کمرہ ایسا تھا جیسے کئی سالوں سے بند رکھا گیا ہو۔ درودیوار پر جالے سے لٹکے تھے۔ بند رہنے کی وجہ سے اندر عجیب سی بو تھی جو انہیں محسوس تک نہیں ہو رہی تھی۔

بھلا مرچکے بچوں کے کمرے سے بھی بو آتی ہے اس ماں کو جس نے انہیں کھو دیا ہو۔ نہیں نا۔۔۔ بستر پر کئی پرانے خستہ حال ٹوٹے ہوئے کھلونے رکھے تھے۔ کچھ تھا جو ان کی آنکھوں میں آسمایا تھا، ماضی کی کوئی یاد، ادھورا سا قصہ۔

"ابراہیم میں تمہارے ساتھ جاؤں گی کل سے۔"
"ماں چلی گی نا۔"

www.kitabnagri.com

بستر پر ہلکی گرد جمی تھی۔ اپنا ہاتھ اس پر پھیرتے وہ آنسو روک نہیں پائیں۔ کتنے سالوں بعد وہ ہمت کر کے آج یہاں آئیں تھیں۔

"آج تو یہ پاسپورٹ نہیں ملے گا۔"

"راہداریوں میں بھاگتے دو بچے،

Posted On Kitab Nagri

"راہداریوں میں بھاگتے دو لڑکپن کو چھوتے بچے۔"

"ماں آپ بھائی کو کہیں اب تو وہ ہمارے ساتھ رہیں۔"

ہاتھ چھپاتی لڑکی، اس کی جگہ جواب دیتا وہ لڑکا۔

بہت سی دل کی خاموش زمین کو جھنجھوڑنے والی یادیں، تلخ ماضی کی کچھ اچھی یادیں ان کے سامنے کسی سکیرین کی طرح چل رہی تھیں۔ بوڑھی آنکھیں آنسوؤں کی وجہ سے منظر کو دھندلا ہوا محسوس کرنے لگیں۔

"میرے بچے" ہونٹ غم کی شدت سے پھڑپھڑائے کر رہ گئے۔

"بی بی ماں" ملازمہ دروازہ دھکیل کر اندر آئی، ہلکا زنگ آلود دروازہ چرچرایا تھا۔

آنسو پوچھتے وہ اٹھیں، آج آنسوؤں کو چھپانے کی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی۔

"کنیز بیٹی، اس کمرے کی صفائی کر دو۔ ساتھ والے دونوں کمروں کی بھی۔" اور ہاں باہر جاتے جاتے وہ رکیں۔

www.kitabnagri.com

"یہ کھلونے صندوق میں ڈال کر یہاں تالا لگا دینا۔" بوڑھا ہو چکا وجود لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھ گیا۔

اور کنیز فاطمہ نے دکھ سے ارد گرد کی دیواروں اور سامنے پڑے چند ٹوٹے، گرد آلود سے کھلونوں کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جمعہ کی وجہ آج سکول کی ادھی چھٹی تھی۔
وہ بھی سکول عزیز چچا کے ساتھ آتی تھی۔

ان کا تانگہ روز گاؤں کی بچیوں کو قریبی قصبے میں قائم سکول چھوڑ بھی آتا تھا اور لے بھی آتا۔
بیگ ہاتھ میں لیے وہ چپکے سے گھر میں داخل ہوئی۔ اندر کی طرف بڑھتے اسکے قدموں کو باورچی خانے
سے آتی آوازوں نے روکا تھا۔ کچھ لمحے رکنے کے بعد وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔
زنجبیل کی کل والی ناراضگی جو یاد آگئی تھی۔

یونی فارم بدل کر وہ وہیں کمرے میں بچھے سنگل بیڈ پر لیٹ گئی۔ اسکا اور زنجبیل کا کمرہ ایک ہی تھا۔
دروازہ کھلنے کی آواز پر اسنے تیزی آنکھیں بند کر لیں۔

"آہ امی، سونا تو سو رہی ہے، یہ سفید چاولوں کی آخری پلیٹ بچی تھی۔ میں پھر ہمسائی کے گھر بھیجا دیتی
ہوں ورنہ سونا کے اٹھنے تک خراب ہو جائیں گے۔"
اس نے دروازے کی طرف منہ کرتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کے وہ باہر کی طرف قدم بڑھاتی، بند آنکھیں پٹ سے کھلیں اور وہ چھلانگ لگا کر بستر سے نیچے اتری۔

"اب ایسی بھی بات نہیں میں تو ویسے آرام کر رہی تھی، ایمن کے گھر کیوں بھیجوائیں گی۔" زنجبیل نے خاموشی سے پلیٹ وہیں بستر پر رکھی اور خود کمرے میں موجود اکلوتی الماری کی طرف بڑھی۔ اس کمرے میں دو سنگل بیڈ تھے۔ باہر کھیتوں کی طرف کھلتی کھڑکی پر سادہ پردے لہرا رہے تھے۔ اسی کھڑکی کے نیچے ایک سادہ سٹڈی ٹیبل رکھی تھی۔ وہ کمرہ چھوٹا اور سادہ تھا لیکن صفائی اور نفاست کے باعث خوبصورت لگتا۔

"چچ بھی نہیں ہیں مطلب ابھی بھی ناراض ہیں۔ کہا تھا ناراض نہیں ہیں لیکن ہیں۔" وہ بے دلی سے واپس بستر پر بیٹھ گئی۔

"پلیٹ اٹھا کر نیچے آ جاؤ۔" وہ ہاتھ میں چھوٹا سادہ ستر خوان لیے نیچے بیٹھ رہی تھی۔ اسے لگا تھا وہ اس کے ساتھ نہیں کھائے گی۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

وہ دونوں اب چٹائی پر بچھے ایک چھوٹے دسترخوان پر آمنے سامنے بیٹھی تھی۔
"کھانا کھاؤ، سونا۔"

سونا بھی تو کہا ہے مطلب زیادہ ناراض نہیں ہیں۔

"یہ مت سوچو کہ میں تم سے ناراض ہوں، کھانا کھاؤ۔"

بغیر حیران ہوئے اسنے پلیٹ میں موجود واحد چمچ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

زنجبیل احمد اس کے بولنے سے پہلے اکثر جان جاتی تھی کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔

پلیٹ ایک تھی اور چمچ بھی ایک، لیکن کھادونفوس رہے تھے۔ ایک ہاتھ سے اور ایک چمچ سے۔

Posted On Kitab Nagri

چاول ختم کرتے ہی سونانے پلیٹ اٹھائی اور کمرے باہر نکل گئی۔

وہ واپس آئی تو دسترخوان سمٹا ہوا تھا۔

اپنے اور اس کے بستر کی درمیانی جگہ پر کرسی رکھے زنجبیل بیٹھی تھی۔

وہ خاموشی سے آکر سامنے بیٹھ گئی۔

"تم جانتی ہو میں تم سے پیار کرتی ہوں، ہم سب تم سے پیار کرتے ہیں اور تم یہ بھی جانتی ہو میں تم سے ناراض نہیں ہوتی۔"

لیکن۔۔۔۔۔اس نے گہری سانس لی۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ ایک چودہ سالہ ٹین ایج چند پودوں کے پیچھے چھپ کر ہماری باتیں سن رہی ہوگی

تو ہمیں پتا نہیں چلے گا؟"

وہ لفظ ہمیں پرچونکی تھی۔

"نانا جی، سب جانتے ہیں لیکن وہ رازوں کو عیاں نہیں کرتے وہ یہی تاثر دیتے ہیں جیسے ان کو نہیں پتا تم

وہاں چھپی ہو لیکن وہ جانتے ہیں اور شاید وہ تمہیں کبھی بلا کر وجہ بھی پوچھ لیں۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اس دن کی وضاحت آج مانگ رہی تھی۔ مطلب اس جواب سے اسکی تسلی نہیں ہوئی تھی۔
"اب تم بتاؤ تم وہاں کیوں چھپتی ہو؟ جبکہ تمہیں معلوم ہے اگر تم ہمارے ساتھ بھی بیٹھتی تو ہم منع نہیں کرتے۔"

پہلے بھی تو ایسا ہوتا تھا، ہم دونوں ناناجی کے ساتھ بیٹھ کر پرندوں کو دانا ڈالتے تھے لیکن تم اب پانی رکھ کر غائب ہو جاتی ہو اور یہ آج جھٹی دفعہ تھا۔
"اس سب کی وضاحت کرو۔"

اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح بہت دھیمّا تھا۔ وہ چیخ نہیں رہی تھی غصہ بھی نہیں کر رہی تھی وہ اس پر غصہ کرتی ہی نہیں تھی کیوں کہ وہ اس کی زنجبیل تھی۔ سونا کی زنجبیل۔

"مجھے لگتا ہے میں جس کے ساتھ زیادہ رہوں گی وہ مر جائے گا، اگر نانا اور تمہارے ساتھ میں بیٹھنے لگی تو کیا پتہ نانا مر جائیں۔" اس نے سر جھکائے شکستگی سے جواب دیا۔

اور زنجبیل احمد جواب سن کر ساکت رہ گئی۔
www.kitabnagri.com

دل ایک لمحے کو کانپ سا گیا تھا۔

"ایسا کیوں لگا؟" اس نے بے حد حیرت سے پوچھا۔

"وہ سکول میں ایک لڑکی کسی کو بتا رہی تھی کہ جب وہ پیدا ہوئے تھی تو اس کی امی اس کی وجہ سے مر گئیں تھی، جب بابا اور بھائی مرے تھے میں ان کے ساتھ تھی نا۔ وہ میری وجہ سے مرے تھے۔"

Posted On Kitab Nagri

اسے یوں لگا کسی نے اسکا دل چیر ڈالا ہو۔ وہ دھندلی دوپہر آج بھی ان کی زندگیوں میں کہیں ناکہیں موجود تھی۔

بہت مشکل سے اڈتی نمی کو قابو کیا۔ کرسی سے اٹھتے وہ اس کے پاس آئی۔ بہت محبت سے اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔

"کیا تم یقین رکھتی ہو کہ، کہ زنجبیل تم سے جھوٹ نہیں بولتی؟"

اسنے سونا کے چہرے کو اب دونوں ہاتھوں سے چھوا تھا۔

"زنجبیل اس دنیا کی سب سے سچی لڑکی ہے، وہ کسی سے جھوٹ نہیں کہتی۔" وہ جواب بھی یقین سے بھرپور تھا۔ وہ جواب حقیقت تھا۔

"تو پھر میں تم سے کہتی ہوں جس کے ساتھ سونا احمد ہوگی وہ انسان خوش قسمت ہو گا کیوں کہ وہ زیادہ عرصہ جیئے گا اور ہمیشہ خوش رہے گا، کیوں کہ کوئی اسکی وجہ سے نہیں مرتا۔"

اس کا مر جھایا چہرہ کھل اٹھا۔

www.kitabnagri.com

اس بات پر یقین کرنا بنتا تھا کیوں کہ یہ زنجبیل نے کہا تھا۔ وہ یقین کر لیتی تھی لیکن کچھ دن بعد وہ سڑک کنارے گرتی دو خون آلود لاشیں پھر سے یاد آ جاتی تھیں۔

وہ دونوں اب مسکرا رہی تھیں۔ لیکن دور کہیں اندر سے زنجبیل کا دل دکھی ہوا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا وہ ابھی تک اسی ٹراما میں ہے؟"

جرمنی:-

پاکستان روانگی سے ایک دن قبل:-

آج پھر وہ دونوں اپارٹمنٹ کی فرنٹ ڈور سیڑھیوں پر ہاتھوں میں کافی کے مگ لئے بیٹھے تھے۔

وہ اس سرخ گھنگرالے بالوں والی لڑکی سے ایک اسٹیپ اوپر بیٹھا تھا۔

"وقت کتنی تیزی سے گزر جاتا ہے، نا۔"

"وقت تو اس سے بھی تیزی سے گزرتا ہے داریا، لیکن ہم انسانوں کو اس کی تیزی کا مقابلہ کرنا کبھی

نہیں آیا، یا شاید ہم کرنا بھی نہیں چاہتے۔"

اچھا، وہ پھیکا سا مسکرا دی۔

"میں داریا اور برلن کو بہت مس کروں گی۔" یہ جملہ بہت دل سے کہا گیا تھا۔

اس کے چہرے پر ایک لمحے کیلئے زخمی سا تاثر پھیلا تھا، پھر وہ سنبھل گئی اسے سنبھلنا آتا تھا۔

"میں عالیار اور اس سے جڑی ہر شے کو ہمیشہ مس کروں گی۔"

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے لیے پاکستان کے دروازے بند ہوں یا کھلے، عالیار شاہجہاں کی حویلی کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔"

"وہ حویلی جو اسکی گرینڈ موم کی ہے۔" وہ اب کہ کھل کر ہنسی تھی لیکن آج اس کے قہقہے میں خالی پن سادر آیا تھا۔

"ہاں، وہی حویلی جو اسکی گرینڈ موم کی ہے۔"

"کافی ختم کرو اور گھر جاؤ۔" ہنسی تھم چکی تھی۔

"اس طرح مت کہو، ہو سکتا ہے ہم آخری دفعہ ساتھ کافی پی رہے ہوں۔" اس کی ہنسی تھمی تھی۔

"ہاں، ہو بھی سکتا ہے۔ ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔" اس کے ہونٹوں نے بے آواز جنبش کی۔

"لیکن یہ مزاق تھا، آف کورس میں برلن آتا ہی رہوں گا۔"

عالیار، کیا پاکستان جرمنی سے بھی اچھا ہے؟ وہاں تم صرف پیدا ہوئے لیکن جرمنی میں تمہیں اتنا کچھ ملا پھر بھی جانا ہے۔

"پاکستان جرمنی سے لاکھ درجہ بہتر ہے داریا۔" "سارے ملک کے لوگ ایک جیسے تو نہیں ہوتے،

وہاں بہت کچھ ہے لیکن جب کسی پر ظلم ہو رہا ہو تو لوگ مظلوم کی آواز بن جاتے ہیں۔" وہاں میرا اچھا

Posted On Kitab Nagri

فیوچر ہو سکتا ہے کیوں کہ میں اسے خود بناؤ گا۔ ہم یہاں کے بھی شہری تھے۔ لیکن وہ احتجاج والا واقعہ کتنا برا کیا یہاں کی پولیس نے۔۔۔"

دو ہفتے پہلے برلن میں ایک بڑی ریلی نکلی تھی، فلسطین کے لیے۔

وہ فلسطین جہاں بہت آگ ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان، خواتین سب کو مارا جا رہا ہے، فلسطینیوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ اس کے لیے وہ ریلی نکلی تھی۔ دریا اور عالیار بھی اس میں شامل تھے۔ جرمن پولیس نے وہاں بہت ظلم کیا۔ عورتوں کو تھپڑ مارے، پرامن عوام پر تشدد کیا تھا۔ اتنا بھی عظیم نہیں ہے جرمنی۔

اس کی کافی ختم ہو چکی تھی۔ وہی سیڑھیوں پر کپ اسنے نیچے رکھا، اور کھڑا ہوا۔
"کل ملتے ہیں پھر۔" وہ پارکنگ ایریا کی طرف جا رہا تھا۔

داریانے اسے نظروں سے اوجھل ہو جانے تک دیکھا تھا۔
رات قطرہ قطرہ بھیگ رہی تھی۔

کافی دیر بعد وہ افسردگی سے کپ اٹھائے اندر کی طرف بڑھی تھی۔

اس کے ہاتھ میں ایک خالی اور دوسرا سرد ہو چکا کافی کا آدھا کپ تھا۔

سرد ہو چکا کافی کا آدھا کپ۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ایئرپورٹ روانگی سے کچھ گھنٹوں پہلے کا منظر ہے۔

وہ چھوٹا سا قبرستان تھا، جہاں گھٹنوں کے بل وہ نیچے بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے سنگ مرمر سے پختہ کی گئی دو قبریں تھیں۔

"بابا، جیسمین ماما دیکھیں میں واپس جا رہا ہوں۔ ہاں، بابا وہیں جہاں سے سب شروع ہوا تھا۔" آپ کو پتہ ہے گھر کے علاوہ میں نے سب کچھ بیچ دیا ہے، کیوں کہ۔۔۔۔۔

کیوں کہ اس کے ہلکے میں آنسوؤں کا گولا اٹکا، "کیوں کہ اس دفعہ انہوں نے خود بلایا ہے۔ نانوں نے بلایا ہے جانا تو بنتا ہے۔"

وہ انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو کچھ بتا رہا ہو اور سامنے والا بہت توجہ سے اسے سن بھی رہا ہو۔

اسے کون بتائے قبریں خاموش رہتی ہیں اگر وہ سننا اور جواب دینا شروع ہو جاتی تو پھر کیا غم تھا۔

"میں ان کا اب بہت خیال رکھوں گا، میں جانتا ہوں وہ بدل چکی ہوں گی بعض دفعہ انسان بدل بھی جاتے ہیں۔"

"وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

اسنے ہمیشہ والی یقین دہانی بھی کروائی تھی وہ انتیس، تیس سالہ مرد رو رہا تھا۔ آنسو اب پلکوں کی باڑ توڑتے لڑکتے ہوئے تھوڑی تک پہنچ چکے تھے۔

وہ کچھ دیر تک اسی طرح باتیں کرتا رہا، پھر اسنے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے۔

"میں دوبارہ آؤں گا بابا، ہم پھر ملیں گے، وعدہ رہا میں واپس آؤں گا، میں اور نانو آئیں گے۔ آپ سے ملنے۔"

چہرے پر ہاتھ پھیرتے اسنے آنسو صاف کیے۔ آخری خاموش نظر سے سامنے دیکھا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔

دو خاموش قبروں نے اسے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ جاتا دکھ سے دیکھا تھا۔ وہ جارہا تھا تو برلن میں درخت، فضا، زمین، آسمان ہر شے گویا اداس ہونے لگی تھی۔ لیکن جو آتا ہے اسے جانا ہی ہوتا ہے، ایک نا ایک دن ضرور جانا ہوتا ہے۔

www.kitabnagri.com

جرمنی:-

فرینکفرٹ (fran-kfur-t) ایئرپورٹ:-!

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ایئرپورٹ کی حدود میں داخل ہوئے۔ اسنے آج سیاہ جینز پر سیاہ شرٹ پہن رکھی تھی۔ ایک ہاتھ میں جیکٹ تھامے دوسرے ہاتھ سے وہ ٹرائی بیگ کو دھکیل رہا تھا۔ اس کے ساتھ چلتی سرخ بالوں والی لڑکی کے بال آج کھلے نہیں تھے بلکہ وہ اونچی پونی ٹیل میں بندھے تھے جو اس کی گردن پر جھول رہی تھی۔ ہاں اس لڑکی کی گہری سیاہ آنکھوں میں گہری اداسی چھائی تھی۔

وہ دونوں covid 19 test center سے تھوڑا دور رکے۔ یہ الوداع کا وقت تھا، اسے آنا ہی تھا۔ اور الوداع کبھی اچھے نہیں ہوتے۔ اسے بھی سامنے کھڑے شخص کو الوداع کہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"اپنا خیال رکھنا داریا مہوا۔" اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

اس کی پر جوش سبز آنکھوں کے برعکس مقابل کی سیاہ آنکھیں اداس رہیں۔

"تم بھی اپنا خیال رکھنا، عالی۔" بہت عرصے بعد اسنے پھر سے عالی کہا۔

"تم مجھے عزیز ہو اور میں ہمیشہ یاد رکھوں گا کہ میری زندگی میں آنے والے چند دوستوں میں سب سے

خاص، سب سے بہتر دوست داریا مہوا ہے اور وہ ہمیشہ رہے گی۔"

وہ بہت نرمی سے کہہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"برلن میں داریا کو جب بھی میری ضرورت ہوگی میں آؤں گا۔ عالیار شاہ جہاں داریا کو کبھی بھی کسی چیز کے لیے انکار نہیں کر سکتا۔ میں ہمیشہ تم سے کنٹیکٹ میں رہوں گا۔"

"بابا اور جیسمین ماما کے بعد اگر کسی کیلئے میں کبھی برلن آنا چاہوں گا تو وہ داریا مہوا ہوگی۔"

اس کے الفاظ سن کر اس لڑکی کی آنکھوں میں نمی سی جھلکی تھی۔ دوست واقعی بہت خاص ہوتے ہیں۔
"نہ کرو میں رونے لگ جاؤں گی۔" ہلکا تھپڑ اس کے کندھے پر مارتی وہ ہنس رہی تھی۔

"ہم دوست تھے، ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔" پاکستان کے لوگ بہت اچھے اور پر خلوص ہیں، لیکن وہ خوش قسمت ہیں کیوں کہ ان کے پاس عالیار واپس آ رہا ہے۔"

آج میں اپنی رائے بدلتی ہوں کیوں کہ کسی بھی جگہ کبھی بھی سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔" میں تمہیں کبھی بھولنا نہیں چاہوں گی، عالیار۔"

یہ ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔۔۔

"your one loyal friend is still waiting for you"

اب وہ مسکرا رہی تھی۔ ان دونوں کے کہے الفاظ میں خلوص تھا، دوستی تھی، محبت تھی وہ الفاظ خالص تھے سیدھا دل پر اثر کرنے والے۔ ان الفاظ میں پھر سے ملنے کی امید لیے اعتماد تھا۔

وہ اسکی مسکراہٹ کے جواب میں ایک دفعہ پھر مسکرایا۔

"الوداع داریا۔۔۔!" عالیار نے اپنے ایک ہاتھ کو بند مٹھی کی صورت سامنے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"الوداع عالیار۔۔۔۔۔!" اس نے بھی بند مٹھی کا پیچ اس کے ہاتھ سے ملایا تھا۔

"پھر ملیں گے۔" یہ آخری الفاظ تھے جو اس نے کہے تھے۔ وہ بیگ تھامے کلیئر نس کی طرف بڑھ گیا۔
کون جانے وہ دونوں پھر کبھی ملیں گے بھی یا نہیں۔

کون جانے آخر۔ اس نے ادا سی سے سوچا۔

وہ نم آنکھوں کے ساتھ اسے نظروں سے اوجھل ہونے تک دیکھتی رہی تھی۔ تب تک جب تک جہاز
نے سرزمین برلن کو الوداع نہ کہا۔

بلا آخر بہت سے لوگ تو ہماری زندگیوں سے جانے کیلئے آتے ہیں۔ کیا وہ بھی جانے کے لیے آیا تھا۔
اس نے سر جھٹکا۔

اور کیا وہ اس کے لیے لوگ تھا۔۔۔۔۔؟

دوستیاں اتنی جلدی ختم نہیں ہوتی، نہ بھولتی ہیں اور نہ ہی وہ سرحدوں کے باعث ٹوٹتی ہیں۔
وہ دونوں ہمیشہ سے اچھے دوست تھے۔ وہ آج بھی اچھے دوست ہیں۔

پچھلے آٹھ سالوں سے، اچھے دوست۔

بعض دوستیوں کو فاصلے نہیں نگل پاتے۔ فاصلوں میں اتنی ہمت ہی نہیں ہوتی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کنیز فاطمہ!!!!!!۔۔۔۔۔کنیز۔۔۔۔۔!

جی، بی بی ماں! کنیز ہاتھ صاف کرتے ہوئے اندر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

“انصر کو تو بلاؤ” صبح سے ہمیں نظر نہیں آرہا۔

انصر کنیز فاطمہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اپنی ماں کی وفات کے بعد سے مستقل طور پر شوہر اور بیٹے کے ساتھ کنیز فاطمہ حویلی میں ہی رہائش پذیر تھیں۔ بہت پہلے اس کی ماں اسی حویلی میں ہی کام کرتی تھی، اور شوہر (اکبر) بھی وہیں ڈرائیور تھا۔ پہلے وہ اپنے گھر چلے جاتے لیکن پچھلے بہت سے سالوں سے وہ سب اسی حویلی میں مکین تھے۔

”وہ منشی کے ساتھ چلا گیا تھا، ابھی پانی پی رہا ہے، میں بھیجتی ہوں۔“

کچھ لمحوں بعد وہ مودب سا سامنے کھڑا تھا۔

”آپ نے بلایا، بی بی ماں۔“

”عالیاء کی تصویریں تو تم نے دیکھ رکھی ہیں کنیز بتا رہی تھی اکبر بیمار ہے تو عالیاء کو لاہور سے لینے ہمارا خیال ہے تم چلے جاؤ۔“

ایک نظر اسنے سامنے دیکھا پھر مسکرا دیا۔ لاہور کے نام پر انصر کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ اسے قوی امید تھی بی بی ماں ابا کو ہی لینے بھیجے گئیں۔ لیکن اس کی خواہش تھی کہ وہ باہر سے آنے والے مہمان کو خود لینے جائے۔ اسی طرح اس کی تھوڑی ٹور بن جاتی، جب سارے ہری پور کو پتا چلتا بی بی ماں کا انگریزی پوتا لاہور سے اس کے ساتھ آیا ہے۔ اور وہ خواہش پوری ہونے والی تھی۔

جی جی!“ میں ضرور لے آؤں گا۔ آپ فکر نہ کریں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔“

Posted On Kitab Nagri

"پریشانی نہ ہو اسی لیے تو ہم تمہیں بھیج رہے ہیں۔"

وہ چھوٹی باتوں پر بڑے دل سے خوش ہونے والوں میں سے تھا۔ اثبات میں سر ہلاتے وہ انہیں یقین دلا رہا تھا کہ وہ کوئی غلطی نہیں کرے گا۔

"ہم نے تمہاری تصویر بھی بھیج دی ہے۔ نیازی (منشی) سے پوچھ لینا باقی وہ تمہیں سمجھا دے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" اس نے ایک دفعہ پھر سے سر اثبات میں ہلایا۔

"جاؤ اب تیاری کر لو، وقت پر جانا ہے، صبح سویرے نکلو گے تو ہی پہنچ پاؤ گے۔"

وہ باہر کی جانب بڑھا۔ وہ واقعی خوش تھا لاہور جانا اسے پسند تھا۔ لاہور، وہ بہت پہلے ایک دو دفعہ بی بی ماں کے کہنے پر زنجبیل کو بھی لینے گیا تھا لیکن اب وہ خود آتی جاتی تھیں۔

اور ہاں بورڈ پر نام لکھ کر ایئر پورٹ پر کھڑا ہونا ہے یہ منشی نے بھی نہیں بتاتا تھا یہ محمد انصر نے کسی فلم میں دیکھا تھا۔ پھر اسنے سوچا اگر وہ جا ہی رہا ہے تو یہ طریقہ بھی کر لے گا۔

آہ مزہ آئے گا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

لاہور ایئر پورٹ: (پاکستان)؛

Posted On Kitab Nagri

مختلف پروازوں کی روانگی اور آمد کے اعلانات بار بار نشر ہو رہے تھے۔ ارد گرد بے حد شور تھا۔ یہ منظر ایئرپورٹ کا تھا جہاں کئی چہرے الوداع کہتے ہوئے اداس تھے، تو بہت سے ایسے چہرے بھی تھے جو ہاتھوں میں پھول تھامے مسرور تھے۔

اب وہاں کسی انٹرنیشنل پرواز کے بارے میں بتایا جا رہا تھا جو کہ شاید کسی وجہ سے موخر کر دی گئی تھی۔ کلئیرنس کے بعد وہ ارد گرد سے بے نیاز باہر آ رہا تھا۔

اس کے ہاتھ میں موبائل تھا اور وہ کسی تصویر کو دیکھ رہا تھا۔ سفر کی تھکاوٹ کے برعکس اس کا چہرہ پرسکون تھا۔

ایک ہاتھ سے ٹرائی بیگ تھامے وہ باہر آ کر رکا۔ موبائل اپنی بھوری جیکٹ کی جیب میں ڈالا۔ گہری سانس خارج کرتے متلاشی نظروں سے وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

پھر وہ نظر آ گیا جس کی اسے تلاش تھی۔ تھوڑا دور کھڑے لڑکے کو دیکھ کر وہ مسکرایا، مدھم سا۔ سفید شلوار قمیض میں لباس وہ انیس بیس سالہ لڑکا تھا جس کے ہاتھوں میں اسی کے نام کا پھول پتیوں سے مزین بورڈ تھا۔

اس لڑکے کی نظریں کلئیرنس کی طرف تھی جیسے ابھی کوئی باہر آنے والا ہو۔ لیکن شاید وہ انجان تھا کہ جس کا انتظار ہے وہ تو کب کا باہر آ چکا۔

اس نے اپنے قدم لڑکے کی جانب بڑھائے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لڑکا اب بھی سیدھا دیکھ رہا تھا۔ وہ چلتا ہوا عین اس کے پیچھے جا کر رکا۔
کندھے پر کسی کے ہاتھوں کا دباؤ محسوس کرتے انصر جھٹکے سے پیچھے مڑا۔
چہرے پر شدید حیرت در آئی۔ ایک نظر کندھے کو چھونے والے کی طرف دیکھا، پھر سامنے دیکھا پھر
واپس اپنے ساتھ کھڑے آدمی کی طرف۔۔۔

وہ وہی تھا۔ سبز آنکھیں، سیاہ پینٹ پر سیاہ شرٹ کے ساتھ جیکٹ پہنے ہوئے، اس کا رنگ گورا تھا لیکن
چہرے پر سرخی نہیں تھی۔

"اسلام علیکم، میں عالیار شاہ جہاں۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔
"آپ کی فلائٹ کا تو ابھی اعلان نہیں ہوا۔" بجائے سلام کا جواب دینے کے اس کے منہ سے بے اختیار
نکلا تھا۔

"ابراہیم بابا کہا کرتے تھے پاکستان میں ملنے والوں کو سب سے پہلے سلام کیا جاتا ہے، لیکن اب شاید
لوگ بدل گئے ہیں۔ پہلے سوال کرتے ہیں، خیر۔۔۔۔۔"

اس نے کندھے اچائے۔

اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ واپس پلٹتا مقابل لڑکے نے مصاحفے کے لیے بڑھایا گیا ہاتھ جھینپتے ہوئے جلدی
سے تھام لیا۔

"میں محمد انصر ہوں۔ بیبی ماں نے بھیجا ہے۔" اس کی نظر سامان پر پڑی تو وہ تھامنے کیلئے آگے بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

”آپ چلیں، میں اپنا سامان خود کیری کر سکتا ہوں۔“

اس کے دو ٹوک انداز پر اس نے بیگ پکڑنے کے لیے بڑایا گیا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

”وہ آپ کو انتظار تو نہیں کرنا پڑا۔ پارکنگ کی طرف جاتے اسے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

نہیں۔۔۔۔۔! ایک لفظی جواب دیتے اس نے ایک اچھتی سی نگاہ لڑکے پر ڈالی۔

بی بی ماں کو پتا چلا تو میری خیر نہیں، اسی بورڈ کو لکھوانے میں دیر ہو گئی۔ کیا تھا میں زیادہ پڑھ لکھ جاتا۔ تو

خود ہی اچھے سے لکھ لیتا۔ یہ انگریزی بھی نا بہت مشکل ہے۔

وہ بورڈ اور سامان پیچھے رکھتے واپس ڈریونگ سیٹ پر برجمان ہوا۔

عالیار شاہ جہاں خاموشی سے پچھلی نشست پر بیٹھ چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گاڑی ایئر پورٹ کی حدود سے باہر نکل چکی تھی۔

”کتنا سفر ہے لاہور سے، ہری پور کا۔“

گاڑی کی پچھلی نشست سے ٹیک لگائے موبائیل پر گوگل میپ کھولتے اس نے پوچھا۔

”چار گھنٹے اور پچپن منٹ جناب، بیک ویو مرر سے دیکھتے جواب دیا گیا۔“

Posted On Kitab Nagri

گوگل میپ پر ہری پور نہیں تھا۔

ہم ہم !!! اور سیکنڈ زان کا کیا۔ "اب کہ اس نے دلچسپی سے پوچھا۔

"وہ تو اوپر نیچے ہو جاتے ہیں اب میں آپ کو یہ کہتا کہ "چار گھنٹے، پچپن منٹ اور تیس سیکنڈ" تو یہ جھوٹ

ہوتا کیوں کے پچپن منٹ پر تو ہم پہنچ جاتے، اور سیکنڈز آگے یا پیچھے ہو جانے تھے۔ "حلا نکہ سب سے

زیادہ اہمیت سیکنڈز والی سوئی کی ہونی چاہیے تھی، محنت تو زیادہ اس کی ہے اور باقی دونوں سوئیوں کو بھی

اسی کی وجہ سے آگے بڑھنے میں مدد ملتی ہے۔

شائد وہ لڑکا بولنے کا بہت شوقین تھا۔ اس لیے لمبی وضاحت دے رہا تھا۔

عالیاء کو اس کی منتق پر بے حد حیرت ہوئی۔

"ایماندار، پیور، دو تاثر اس کے دماغ کی لہروں نے اخذ کر لیے۔"

"ہونا تو ایسا ہی چاہیے، سیکنڈز کی قدر زیادہ ہو۔" یہ کہتے ہوئے عادتاً اس نے کندھے اچکائے تھے۔

جی، لڑکے نے ونڈوا سکرین پر نظریں مرکوز کیے مودب سا جواب دیا۔

عالیاء کو وہ دلچسپ لگا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی میں مکمل خاموشی چھائی تھی۔ موبائل واپس جیب میں ڈالتے اسنے سر سیٹ کے ساتھ

لگایا اور آنکھیں موند لیں۔

ذہن الجھا تھا جس کے پردے پر کئی مناظر لہرا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ گھنٹوں بعد۔۔۔۔۔

ہری پور۔۔۔۔۔!

"ہم بیس منٹ تک پہنچ جائیں گے۔" گاڑی میں انصر کی آواز گونجی تھی۔

وہ گاڑی اب کچے رستے سے گزر رہی تھی، ہری پور کے کچے راستے سے۔

انصر کی آواز سنتے اس نے آنکھیں کھول لیں۔ وہ سویا نہیں تھا لیکن شاید وہ آنکھ کھولنا بھی نہیں چاہتا

تھا۔

ایک دفعہ پھر خاموشی چھا گئی۔

اس کی نظریں تیزی سے گزرتے مناظر پر تھیں۔ کافی کھیتوں کے گزرنے کے بعد اب ارد گرد کچھ

بڑے، کچھ چھوٹے، کچے اور پکے مکانات شروع ہو رہے تھے۔

گاڑی ایک زیلی سڑک پر مڑی اور کچھ دیر بعد آگے جا کر ایک جگہ رک گئی۔

"ہم پہنچ گئے۔" انصر پر جوش آواز میں کہتے اپنی طرف سے اتر آیا تھا۔ تیزی سے آکر اسکی طرف کا

دروازہ کھولا۔

شکریہ!" لیکن میں اپنے لیے دروازے کھول سکتا ہوں۔" نرمی سے کہتے وہ گاڑی کی پچھلی طرف رکھے

اپنے سامان کی طرف گیا۔ بیگ کا ہینڈل پکڑے اسنے سامنے دیکھا۔

بلند محرابی نمالکڑی کے دروازے کے سامنے دو پودے رکھے تھے۔ سبز پودے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے چہرے کو اداس مسکراہٹ نے چھوا تھا۔ جانے کیا تھا جو یاد آیا تھا۔
گاڑی حویلی کے اندر نہیں جاتی تھی اس کے لیے باہر ہی گیراج نما کمرابنا تھا۔
گاڑی رکنے کی آواز اندر تک گئی تھی۔ تبھی دروازہ کسی نے تیزی سے کھولا تھا یوں جیسے انہیں کا انتظار ہو۔

وہ ایک ہاتھ میں بیگ کا ہینڈل تھامے ہوا تھا دوسرے ہاتھ میں جیکٹ تھی جسے وہ کار میں ہی اتار چکا تھا۔
اس نے سرسری نظر سے چاروں طرف دیکھا۔
وہ خوبصورت حویلی تھی جس سے تازہ پینٹ کی خوشبو آرہی تھی۔ جیسے کچھ دن قبل ہی وہاں رنگ و روغن کیا گیا ہو۔
آہستگی سے اسنے قدم آگے بڑھائے۔

ایک باغیچہ تھا اور اس سے تھوڑا آگے چل کر جاؤ تو داخلی دروازہ جس کے کھلتے ہی کئی راہداریاں اور دروازے تھے جیسے کسی راجہ کی بنائی گئی پرانی حویلی ہو۔
داخلی دروازہ کھلا اور اسنے اندر قدم رکھے۔ وقت رکتا سا محسوس ہوا۔ حویلی کو دیکھتی نظریں ساکن ہو چکی تھی۔ ہر چیز پس منظر میں چلی گئی، بس کچھ تھا تو سامنے کھڑا بوڑھا وجود۔
نانو۔۔۔۔۔! ہونٹوں نے بے آواز جنبش کی۔

عالیار، ابراہیم۔۔۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

دونوں کے لبوں سے مختلف نام ایک آہ بن کر نکلے اور شفا بن کر دل پر برسے تھے۔

اس کی آنکھوں کا رنگ ماں جیسا تھا۔ چہرے کی ساخت بھی ان سے ملتی تھی لیکن بھورے بال وہ بال ماموں جیسے تھے۔

وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگے۔

عالیار! وہ اس کے ہاتھوں کو چوم رہیں تھیں۔ اب وہ اس کے گالوں کو ٹٹولنے والے انداز میں چھو رہی تھیں۔

"ابراہیم، تم آگئے۔۔۔۔۔"، دلوں کو چیرنے والا درد تھا اس پکار میں اتنا کہ سنو تو رو دو۔ وہ اب ابراہیم کہہ کر پکار رہی تھیں۔

اسنے نام کی تردید نہیں کی، یہ نہیں کہا میں ابراہیم نہیں ہوں، میں عالیار ہوں، عالیار شاہ جہاں ہوں، آپ کی مرچکی بیٹی کا بیٹا۔"

اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے گرد باندھتے وہ رونے لگیں۔

ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹپکا اور گریبان میں جذب ہو گیا۔

"میرا ابراہیم، میرا پیارا بیٹا۔" وہ کتنے وقت بعد اس طرح رو رہی تھیں۔ کسی چیز کی پرواہ نہیں رہی۔ وہ رہ رہی تھیں اور بے تحاشا رو رہی تھیں۔

جانے یہ آنسو تکلیف کے تھے، خوشی کے، یا پھر کسی پچھتاوے کے۔

Posted On Kitab Nagri

پچھے پڑا بیگ اٹھاتے انصر آہستگی سے ماں کے ساتھ چپ چاپ اندر چلا گیا۔

"نانو، بس کریں۔" اس نے ان کی نم آنکھوں کو اپنی ہتھیلی سے صاف کیا۔

بہت دیر بعد انہیں احساس ہوا تھا وہ ابراہیم نہیں تھا ہاں وہ اس جیسا تھا بالوں کا رنگ اس جیسا ہی تھا

لیکن سبز آنکھیں کسی اور کی تھی ہاں وہ آنکھیں شادان کی تھیں۔

بہت محبت سے انہوں نے اس کی آنکھوں کو چوما تھا۔

کچھ گھنٹوں بعد:-

کھانے کے بعد نانو نے انصر کے ساتھ اسے اوپر کمرادیکھنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس تین منزلہ حویلی کی

بہت سی کھڑکیاں اور دروازے تھے۔ لیکن تیسری منزل پر صرف ایک برآمدہ تھا یہ سب اسے انصر

بتا رہا تھا۔ وہ خاصا باتونی قسم کا لڑکا معلوم ہوتا تھا۔

"آپ کا کمرہ یہ رہا، اس نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔"

Posted On Kitab Nagri

اس کمرے کے ساتھ تین اور کمرے تھے اور دو بالکل آمنے سامنے جن میں سے ایک پر بڑا ساتالا لگا تھا جو دور سے دیکھنے پر بھی نظر آجاتا۔ وہ اسی کمرے کے ہی سامنے تھا جس کی طرف انصر نے اشارہ کیا تھا کہ یہ اس کا ہے۔

وہ ایک لمبی سی لابی محسوس ہوتی تھی جیسے کسی ہوٹل کی ہو۔

اور عالیار کو کبھی ہوٹلز میں آرام محسوس نہیں ہوتا تھا۔ لیکن یہ جگہ غیر آرام دہ نہیں کر رہی تھی۔ وہاں آکر اسے بہت کچھ یاد آرہا تھا، اس کی اس جگہ سے کوئی بہت یادیں نہیں تھی۔ لیکن اس نے بہت بچپن سے ہی یہاں کے قصے اس قدر سنے تھے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے وہ کئی سال قبل یہاں کئی سالوں کے لیے رہتا رہا ہو اور پھر اچانک چلا جائے۔

ایک عجیب سا سکون تھا جو اس جگہ اسے محسوس ہو رہا تھا۔

"وہ آپ کا سامان میں نے اندر رکھ دیا ہے۔" انصر نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

اسے یاد تھا کہ عالیار نے اسے پہلے ہی بیگ اٹھانے سے منع کیا تھا۔

اُس اوکے۔۔۔۔! انصر کی توقع کے برعکس وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

اسے دروازے کے سامنے چھوڑ کر وہ واپس نیچے چلا گیا۔

دروازہ دکھیل کر اندر داخل ہوتے اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سونا اس وقت سکول تھی۔ وہ ماں اور نانا کے ساتھ بیٹھی تھی۔ یہ دوپہر کا وقت تھا اور صالح احمد مسجد سے گھر آچکے ہوتے تھے۔

نانا کی گود میں سر رکھے وہ اداسی سے کہہ رہی تھی۔

"وہ بچی ہے نانا اور بہت ڈری ہوئی ہے۔ وہ کہتی ہے جس کسی کے ساتھ وہ ہوگی وہ مر جائے گا یا اسے چھوڑ دے گا۔"

"وہ آج بھی اس ٹراما سے باہر نہیں آئی، اسی لیے وہ بہت دنوں سے ہمارے ساتھ نہیں بیٹھتی۔"

میں نے کل اس سے پوچھا تو اس نے یہ جواب دیا تھا۔ زنجبیل کا لہجہ کرب میں ڈوبا ہوا تھا۔

میرا دل جلتا ہے والد۔ "وہ ٹھیک کیوں نہیں ہوتی، اس کی وجہ سے ہم نے بہت کچھ چھوڑا ہے، اور وہ

اب پھر پرانی باتیں سوچ کر خود کو کیوں پریشان کر رہی ہے۔"

وہ ماں تھی اور اولاد کی تکلیف سے ان کا دل دکھ رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/ Pg/ Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)



"اتنے سال ہو گئے، والد ہم نے شہر بدلا، لوگ بدلے لیکن اس کاڑا آج بھی ویسے ہی قائم ہے۔"

نانا نے زنجبیل کے سر پر نرمی سے ہاتھ رکھا، پھر پرسکون نظروں سے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا۔

"ہم نے جو کیا وہ ہمارا فرض اور اس کا حق تھا تم فرائض کو ادا کر کے دہرانا چھوڑ دو۔"

"وہ شفا یاب ہو جائے گی، ہر شے کی طرح شفاء کا بھی ایک وقت ہوتا ہے، تم دعا کرتی رہو جب اس کی

شفاء کا وقت ہو گا، وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

وہ بہت تحمل سے سمجھا رہے تھے۔ ان کا انداز نرمی لیے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جانتی ہوں شاید وہ ایسا کیوں کر رہی ہے۔" آہستگی کہتے زنجبیل اٹھ کر سامنے بیٹھی۔
"تم کیسے جانتی ہو؟" ماں نانا کے برعکس حیرت زدہ تھی۔
صالح احمد حیران نہیں ہوتے تھے، زنجبیل سے انہیں ایسی ہی توقع تھی۔
"آپ بھی پریشان نہ ہوں۔ کچھ نہیں ہوگا۔ میں اسے فکس کر لوں گی۔"
وہ نرمی سے کہتے نانا اور ماں کو دلا سہ دے رہی تھی۔
اگر وہ کہہ رہی تھی تو واقعی سب ٹھیک ہو جائے۔ انہیں یقین تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔
اس کمرے کا انٹیرنر ہلکا نیلا تھا۔ دونوں کھڑکیوں پر بھاری دبیز پردے لٹکے تھے، وہ بھی ہلکے نیلے ہی تھے۔

خوبصورت لیکن جدید سہولیات سے آراستہ کمرہ۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہ تھی۔ اس کمرے کی ایک دیوار خطاطی اور دوسری تصویروں سے بھری تھی، بہت سی تصویروں سے، کسی کے بچپن کی، سکول کی، لڑکپن کی، ہائی سکول کی، جوانی کی، اس کی گرجو لیشن کی، ابراہیم بابا کی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ اس کی جیسمنی ماما کے ساتھ وہ تصویریں بھی تھی، جو وہ اکثر کہیں جاتے تو بابا لازمی بنواتے تھے۔
اس کے جیسی سبز آنکھوں والی لڑکی کی، وہ اس کی ماں تھی۔ دل کی دھڑکن سست سی ہوتی محسوس
ہوئی۔

وہ تصویریں زیادہ اسی کی تھیں۔ عالیار شاہ جہاں کی تھیں۔
اس کے دل کو دھکا سا لگا۔ نانوان کے پر نٹس نکلوا کر تھیں۔ حیرت، افسردگی، خوشی، افسوس سب
تاثرات آپس میں مکس ہونے لگے۔

وہ پچھلے کئی سالوں سے نانو کے ساتھ رابطے میں تھا۔ بہت سی تصاویر اس نے خود بھیجی تھیں۔ جبکہ باقی
وہ کسی اور کی طرف سے پہنچائی جاتی تھیں۔ مطلب وہ کبھی غافل نہیں رہیں۔
ابراہیم بابا ہر ایونٹ پر تصویریں بنواتے تھے اور جیسمنی ماما، وہ ان تصویروں کو نانو کی طرف بھیجا کرتی
تھیں۔

وہ آگے بڑھا، حسرت سے سبز آنکھوں والی لڑکی کی تصویر کو چھوا۔
وہ آنکھیں اس کی ہم رنگ آنکھیں تھیں۔

ماما۔۔۔۔۔! اس کے لبوں سے بہت ہلکی آواز میں یہ نام نکلا تھا۔
ماتھا اس تصویر کے ساتھ ٹکائے وہ کتنے لمحے گہری سانسیں لیتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

دودن بعد:-

وہ نانو کے باہر ساتھ تخت پر بیٹھا تھا۔ ہلکی دھوپ چہرے کے نیم رخ پر پڑتے اسے روشن کر رہی تھی۔ ہلکی سبز جرسی شرٹ پہنے وہ پرسکون تھا۔ پاکستان میں سردی جرمی کی بانسبت بہت کم پڑتی ہے۔ "نانو میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"کہو بیٹا۔" انہوں نے نرمی سے جواب دیا۔ بوڑھے چہرے پر آنکھوں کی چمک بہت بھلی لگ رہی تھی۔ ان کا چہرہ بھی پرسکون سا تھا یوں جیسے سالوں بعد روح کو آرام ملا ہو، دل کو تازگی ملی ہو۔ "مجھے قبرستان جانا ہے۔" شکستگی سے کہتے اسنے اپنا چہرہ موڑا۔ اپنے چہرے پر پڑتی سورج کی کرنیں شائد اسے بھلی نہیں لگیں تھیں۔

لیکن وہ ہلکی دھوپ پھر بھی ڈھیٹ تھی۔ شائد ان کرنوں کو ادب سے سبز آنکھوں کو چھونا محبوب لگ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

قبرستان یہ لفظ موت جیسا سناٹا پھیلانے کو کافی تھا۔ کئی لمحے خاموشی کے نظر ہوئے۔ پھر اس کے مڑے چہرے پر نظر جمائے وہ آہستگی سے بولیں۔ "انصر کے ساتھ چلے جاؤ۔"

نانو، آپ قبرستان نہیں جاتیں؟ وہ سوال بے ساختہ نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عورتیں قبرستان نہیں جاتیں۔" بہت آہستہ سے، شکستہ انداز میں کہتے وہ واپس چہرہ پھیر گئیں۔ یوں کہ یہ سوال مزید نہ ہو۔

اور جن کا سب کچھ قبرستانوں میں ہو وہ؟ سوال بھی لہجے میں نمی لیے ہوئے کیا گیا۔
"انہیں صبر بھی خدا دیتا ہے۔ ابھی ہمت نہیں ہوئی۔ تم آگئے ہو تو شاید سامنا کرنے کی ہمت ہو جائے۔"

کیا وہ تھک رہی تھیں، ایسے سولوں سے بے چین ہو رہی تھیں۔ ان کی طرف دیکھتے اس پر عیاں ہوا۔
ہاں وہ واقعی بے چین ہو رہی تھیں۔
"ایک دو دن تک مجھے کچھ سپرورک کیلئے لاہور جانا ہے۔" گاڑی میں ڈرایو کر سکتا ہوں لیکن اس سے پہلے لائسنس وغیرہ کا کچھ پروس ہو گا۔

موضوع بدل دیا گیا۔ اسے موضوعات بدلنا بہت اچھے سے آتا تھا۔
"لاہور انصر کے ساتھ زنجبیل کو لے جانا، انصر اچھی گاڑی چلاتا ہے۔"
انہیں بھی موضوع بدلنا اس آیا تھا۔ فرار پسند ٹھہری۔

"زنجبیل، کون۔۔۔۔۔؟"

وہ ایک لمحے کو چپ ہوئیں۔ "ہماری بیٹی ہے، ملو گے تو تعارف بھی ہو جائے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"اس کی ضرورت نہیں، نانو۔" لاہور میں میرے کافی کنٹیکٹس ہیں، جرمنی میں کچھ کلاس فیلوز یہیں لاہور اور اسلام آباد سے تھے۔ بس انصر کی موجودگی کافی رہے گی۔

"انصر کو لاہور کے راستے یاد ہیں عمارتیں نہیں۔ اسے تو لاہور کے ککھ بھی نہیں جانتے، ہم کہہ رہیں ناتو وہ ساتھ جائے گی۔"

(انصر سن لیتا تو بے موت مرجاتا شائد۔۔۔۔۔)

ککھ کا مطلب نہ سمجھتے ہوئے بھی وہ مسکرایا۔

کون تھی وہ لڑکی، وہ متجسس نہیں ہوا۔

"زنجبیل کو آپکے لاہور کے ککھ جانتے ہیں۔"

"لاہور ہمارا نہیں بنتا، وہ بڑا شہر ہے اور بڑے شہروں کے بڑے نخرے ہوتے ہیں۔ ہماری سلطنت تو

ہری پور پر ختم ہو جاتی ہے۔"

زنجبیل وہی سے پڑھتی رہی ہے، اسے معلوم ہے شہر کے نخرے کیا ہوتے ہیں۔

شادان نے بھی بی۔ اے وہیں سے کیا تھا، تمہارے بابا اور وہ لاہور کے نخروں پر بڑا ہنسے کرتا تھے۔

وہ چونکا۔ دل میں درد سا اٹھا، چہرے پر زخمی تاثر پھیلا۔

میری ماما اور بابا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بعض نام ایسے ہوتے ہیں جن سے ہمیں بہت محبت ہوتی ہے لیکن ان ناموں کا ذکر سنتے ہی تکلیف ہونے لگتی ہے۔ اس تکلیف کا رنگ بچھڑ جانے والے کبھی ملیں تو جانیں۔"

اپنی رو میں بتاتی وہ رکیں۔ سبز آنکھوں میں در آتے زخمی تاثرات کو دیکھتے ان کے چہرے کے تاثرات بھی بدلے تھے۔

دونوں کی آنکھوں میں بے بسی در آئی۔

آسمان ہلکا ابر آلود تھا۔ ہری پور کی ہلکی سردی، ٹھنڈی ہوا، اڑتے پرندے، نم کچی مٹی کی خوبصورت خوشبو، ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش میں لگے تھے۔

وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ انصر مسلسل اسے گاؤں کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اسے ہری پور سے محبت تھی یہ اس کے جوش سے عیاں تھا۔ شائد وہاں کے ہر مکین کو اپنے مسکن سے بہت محبت تھی اور وہ مسکن ہری پور تھا۔

ہلکی بھوری پینٹ کے ساتھ ہلکی بھوری شرٹ پہنے وہ سر جھکائے خاموشی سے سنتے چل رہا تھا۔ شرٹ کی آستینیں پیچھے کو مڑی ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

برلن کی سردی کے برعکس یہاں زیادہ سردی محسوس نہیں ہوتی تھی۔

جانے کیوں اس کا دل خاموش سا تھا۔

"پہنچ گئے۔" اس کے سامنے قبرستان تھا اور انصر اسے اشارے سے کچھ بتا رہا تھا۔

لیکن وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ سماعت الفاظ کو سمجھنے کے بوجھ سے آزاد ہونا چاہتی تھی۔

"تم جاؤ۔" میں واپس خود آ جاؤں گا۔ اسنے وہیں رکتے ہوئے کہا۔

وہ لڑکا چہرہ شناس نہیں تھا لیکن جذبات شناس ضرور تھا، وہ وہیں رک گیا۔

"آپ ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔۔۔۔؟"

اس نے انصر سے یہ نہیں پوچھا تھا کیا۔ اسے یہ پوچھنے کی ضرورت بھی نہ تھی۔

اس کی خاموش نظروں کو خود پر جے محسوس کرتے انصر نے اپنے قدم وہیں روک لیے۔

زندگی میں پہلی دفعہ والدین سے ملنے آؤ۔ وہ بھی جو مرچکے ہوں اور تم قبرستان کے بعد قبر بھی نہ

تلاش کر سکو تو وہ والدین بد قسمت اور اولاد بد قسمت ترین ہوگی۔ لیکن بد قسمتی کے سائے اس سے دور

ہوئے۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھا۔ مختلف قبروں کے کتبوں کو پڑھتے ہوئے وہ چل رہا تھا۔ سر

جھکائے، بمشکل قدموں کو گھسیٹتے۔ کتبے پڑھنا تکلیف دہ ہے۔

یہ چہرہ پچھلے دنوں سے مختلف تھا۔ آج اس چہرے پر مثبت ہر رنگ گہری ازیت کا پتا دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"دنیا میں جن سے بہت محبت کی جائے، وہ آپ سے بچھڑ جائیں اور کئی سالوں بعد پھر انسان ان کی قبروں کی تلاش میں کتبے پڑھتا پھرے اس سے بڑ کر تکلیف دے منظر کوئی اور ہو سکتا ہے، نہیں نہ۔" کوئی منظر اس سے بڑھ کر انسان کے لیے تکلیف دہ نہیں ہو سکتا۔

کچی قبروں کی پہلی رو کے بعد وہ دوسری قطار کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ وہاں زیادہ تر قبریں کچی اور کتبے یکے تھے۔

تیسری قطار کے آخر میں دو قبریں باقی کی نسبت تھوڑا زیادہ آگے تھیں۔ لیکن وہ ایک دوسرے کے قریب تھیں۔ ان دونوں قبروں کے عین درمیان ایک بوڑھا درخت قدرتی طور پر سایا فگن تھا۔ وہ آگے بڑھا۔ نظر کو یقین سے بے یقین ہونے میں ایک پل لگا۔

شادان عباسی ذوجہ شاہ جہاں میر،

عمر آٹھائیس سال،

تاریخ وفات ۳ ستمبر ۱۹۹۸

اس نے دوسری قبر کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔!

شاہ جہاں میر بن کرامت میر

عمر پینتیس سال

تاریخ وفات ۳ ستمبر ۱۹۹۸

Posted On Kitab Nagri

ان دو کتبوں نے اس کا دل ہزار ٹکڑوں میں کاٹا تھا۔ ایسے کہ ان ٹکڑوں سے بہتے لہو کی ازیت رگوں کو چیرتے روح کو زخم زخم کر دے۔

ٹانگیں خود ہی جھکتی چلیں گئیں، اتنی کے سہارا زمین نے دیا۔ زمین سب کو سہارا دیتی ہے۔ دنیا میں سب سے اچھی بعض دفعہ زمین بن جایا کرتی ہے۔ وہ ہر کسی کے لیے ایک سی رہتی ہے۔

عمر کے سال گھٹ گئے۔ وہ تین سال کا وہی بچا بن چکا تھا جو کئی سال پہلے اپنے والدین سے بچھڑ گیا تھا۔ وہ رو رہا تھا بہت زور زور سے آواز کے ساتھ۔ ہاں زندگی میں پہلی دفعہ آواز کے ساتھ، آنسو آستین سے صاف کرتے وہ پھر سے رونے لگتا۔ پہلی دفعہ وہ یوں ابراہیم بابا کے مرنے پر رویا تھا اور دوسری دفعہ آج۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

اگر کوئی اسے روتا دیکھے تو دعا کرے خدا اس کی سبز آنکھوں کو پھر سے یوں رونے سے محفوظ کر دے۔ لیکن شاید زندگی میں ایک دفعہ اور یوں رونا مقدر تھا۔ پھر سنا ہے مقدر سے کوئی نہیں لڑ سکتا۔

"میں نے آپ دونوں کو بہت یاد کیا، میں آپ کو آج بھی یاد کرتا ہوں۔"
ماما۔۔۔ بابا، دیکھیں کون آیا ہے میں عالی ہوں۔
www.kitabnagri.com

اس انتیس سالہ مرد کو دھندلا سا بہت ہلکا سا کچھ یاد آیا تھا۔ ایک گھر، اس کے باغیچے میں بھاگتا بچہ اور بچے کے پیچھے دوڑتی ہوئی وہ عورت، ہلکی سی دھندلی یاد، مٹی ہوئی یاد۔
"عالی گر جاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

عالی رک جاؤ، وہ بچہ شاید گر گیا تھا اور اس کی آنکھ کے ساتھ چوٹ آئی تھی۔ منظر دھواں بن کر تحلیل ہوا اور اسکی جگہ سامنے موجود قبروں نے لے لی۔

دائیں آنکھ کے ساتھ وہ مدھم سا چوٹ کا نشان آج بھی موجود تھا۔

"ماما، بابا۔۔۔۔۔! مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے، آپ دونوں بہت جلدی چلے گئے، مجھے آپکے ساتھ جانا تھا۔ آپ نے مجھے گھر کیوں چھوڑا، وہ چھوٹے عالی کا بڑا شکوہ تھا۔"

ہم سب جتنے بڑے ہو جائیں، جتنا مرضی آگے چلے جائیں۔ ماں باپ کی محبت کو پھر بھی ریپلیس نہیں کر پاتے، شاید یہ ممکن ہی نہیں ہوتا۔

وہ مختلف منظر تھا۔ لیکن اس بار زیادہ نہیں لیکن ہلکا سا واضح تھا۔ ایک بچہ، جو کہ مرد اور عورت کے ساتھ کہیں جانے کی ضد کر رہا تھا۔ لیکن وہ منع کر رہے تھے۔

یہ ایک اور منظر تھا لیکن پہلے سے

تکلیف دہ تھا۔ خون، شور اور پھر دوا ٹھتے جنازے۔

زندگی کی مہلت ختم ہوئی۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ یادیں اتنی ہی تھیں۔ منظر ختم ہوئے۔ وقت ساکن اور دل وہ پہلے زیادہ زور سے چیخ پڑا، رو پڑا۔

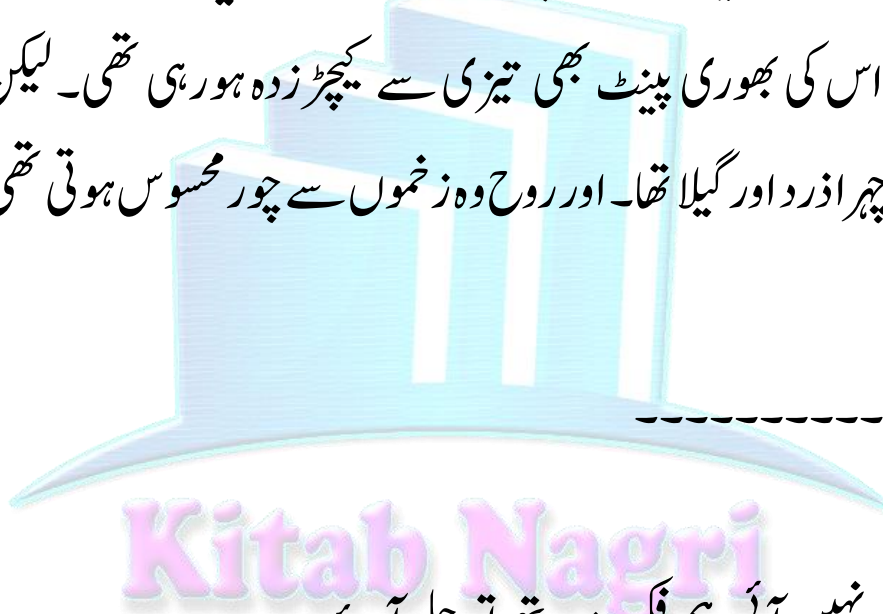
دل کے ساتھ آنکھ نے بھی آنسو پلکوں سے نیچے دھکیلے۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے رونا ہی تھا۔ جو روتے نہیں وہ پتھر بن جاتے ہیں، پتھروں کے برعکس اسے مروارید بننا تھا۔ چمکتا ہو مروارید، ہر حال میں اپنی چمک برقرار رکھنے والا مروارید۔۔۔۔۔"

موسم نے خطرناک تیور بدلے۔ بادلوں نے خود کو بارش کے قطروں میں سمویا اور پھر تیز بارش نے دھرتی کو گیلا کرنا خود کے لیے باعث فخر سمجھا۔

بارش اور سردی نے اس کی کیفیت کو نہیں بدلا تھا۔ وہ ابھی بھی ویسے ہی گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا۔ تیز برستی بارش میں اس کی بھوری پینٹ بھی تیزی سے کیچڑ زدہ ہو رہی تھی۔ لیکن اسے اس کیچڑ کی پروا نہ تھی۔ اس کا چہرہ اذرد اور گیلا تھا۔ اور روح وہ زخموں سے چور محسوس ہوتی تھی۔



"سوناتنے دنوں سے نہیں آئی، ہم فکر مند تھے تو چلے آئے۔"

"وہ دوسرے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی ہے، بی بی ماں۔" جواب زنجبیل کی طرف سے آیا تھا۔ وہ امینہ صالح کے ساتھ دوسرے کمرے میں بیٹھی تھیں۔ اور سامنے زنجبیل کرسی پر برجمان تھی۔ اس کے گود میں کتاب تھی لیکن وہ اسے بند کر چکی تھی۔

باہر بارش ہونے کے قوی امکانات تھے لیکن ابھی تک بارش شروع نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"عالیار واپس آگیا ہے۔"

یہ نام سنتے امینہ صالح ہلکا سا مسکراہیں تھیں۔ لیکن وہ بے تاثر چہرہ لیے چپ رہی۔

"اسے لاہور کچھ کام ہے۔" زنجبیل تم ساتھ چلی جانا۔

لاہور۔۔۔ اسے تعجب ہوا۔ پھر کچھ یاد آیا۔

"میں ان کے ساتھ کیسے لاہور جاسکتی ہوں۔"

وہ۔۔۔! اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کہے۔

"انصر بھی ساتھ ہو گا اور سونا کو بھی بے شک ساتھ لے جانا وہ خوش ہو جائے گی۔ لیکن اس سے پہلے تم

سب حویلی تو آؤ کافی دن ہو گئے ہیں، سونا بھی نہیں آئی۔"

ان کے لہجے سے فکر مندی جھلک رہی تھی۔

"سونا پڑھ رہی ہے، اس کے پیپر ز ہونے والے ہیں اسی لیے آجکل تھوڑا مصروف سی ہوتی ہے۔"

جواب امینہ کی طرف سے آیا تھا، لیکن اس جواب میں سادگی تھی۔

زنجبیل کو ڈھونڈنے سے بھی ان کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں ملا تھا۔ وہاں بس سادگی ہی تھی۔

"بی بی ماں مجھے اور ماں کو آپ سے بات کرنی تھی۔ میں آنا چاہ رہی تھی لیکن مدرسہ کی کلاس سر شام لگ

جاتی ہے۔" سونا کے سکول والوں کو استاد کی ضرورت ہے۔ ماں اور میں کل وہاں چلے گئے ورنہ آپ کی

طرف ہی آنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ کی طرح بہت دھیمابول رہی تھی۔

گہری سانس خارج کرتے وہ آگے ہوئی۔

"سونا آپ کے پوتے کی وجہ سے خود کو غیر محفوظ سا سمجھ رہی ہے، مطلب اسے لگتا ہے

بی بی ماں اسے چھوڑ دیں گی اور نئے دوست بنالیں گی۔" آپ جانتی ہیں وہ ایسا کیوں سوچ رہی ہے۔

اور امینہ احمد کا وجود نمک کا مجسمہ بن گیا تھا، بہت سالوں بعد انہیں بہت کچھ یاد آیا تھا، تو وہ واقعی ابھی ٹھیک نہیں ہوئی۔

"وہ ڈری ہوئی ہے، ہم سب سے چھپتی پھر رہی ہے اور۔۔۔۔۔ اور وہ رکی۔

"اور تمہیں کیا لگتا ہے۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی، انہوں نے اچانک پوچھا۔

"میں آپ پر کوئی تبصرہ نہیں دے رہی، لیکن ہمارے معاشرے میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کے

اپنے بچے نہیں ہوتے، ایسے لوگ اپنے ارد گرد موجود کسی ایک بچے سے بہت پیار کرتے ہیں وہ اپنی

تنہائی اس بچے کے ساتھ گزارے گئے لمحات سے بانٹتے ہیں۔"

لیکن۔۔۔ اسنے سر مزید اوپر اٹھایا۔

"جب ان کی کوئی اپنی اولاد ہوتی ہے تو وہ اس بچے کو بھول جاتے ہیں پھر واپس اپنی دنیا میں گم ہو جاتے

ہیں، اسی دوران وہ بچہ ان سے اس قدر مانوس ہو جاتا ہے کہ وہ خود سے پیار کرنے والے انسان کا اچانک

بدلنا سروائیو نہیں کر پاتا۔" بعض دفعہ تو ایسے بچوں کی شخصیت کئی کیسز میں مسخ ہو جاتی ہے۔ برائی

Posted On Kitab Nagri

دوسرے بچوں سے پیار کرنے میں نہیں ہے لیکن اس میں اعتدال ہونا چاہیے۔ جو بڑا ہوتا ہے اسے پتا ہوتا ہے کہ ایک دن اسے یہ سب چھوڑنا بھی پڑ سکتا ہے یا تو وہ اگر اس بچے سے سچی محبت کرتا تھا تو اسے بدلنا نہیں چاہیے اور اگر وہ سب جھوٹ ہوتا ہے، اچھا وقت گزارنے کا محض بہانہ ہوتا ہے تو اسے شرم آنی چاہیے کیوں کہ وہ ایک بچے کے جذبات سے کھیل رہا تھا۔"

وہ سانس لینے کو رک کی پھر مزید گویا ہوئی۔ مجھے یقین ہے آپ ایسی نہیں ہیں لیکن اس بات کا یقین اسے صرف آپ دلا سکتی ہیں۔ اس کاڑا آج بھی ویسا ہے۔

بعض چیزوں اور ان کے خوف سے نکلنے سالوں لگ جاتے ہیں لیکن ان سے انسان کو نکلنا ہی ہوتا ہے ورنہ وہ خوف ایک دن پورا انسان نکل جاتا ہے۔ اسے ساتھ لے کر جانا چاہیں تو لے جائیں۔ شاید اس دفعہ یہ خوف آخری خوف ثابت ہو۔

امینہ احمد کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی۔ انہوں نے بہت حیرت سے اپنی بڑی بیٹی کی طرف دیکھا تھا۔

www.kitabnagri.com

بی بی ماں کے چہرے پر نرم مسکراہٹ تھی۔

"ہم اسے کچھ دنوں کیلئے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ اور یہ ہمارا وعدہ ہے وہ ٹھیک ہو کر واپس آئے گی۔"

"نانا اور مجھے یقین ہے، وہ واقعی ٹھیک ہو جائے گی۔ میں لاہور چلی جاؤں گی، لیکن انصر کو ساتھ ضرور

ہونا چاہیے۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ ساتھ ہی ہو گا۔" وہ جانتی تھیں زنجبیل کبھی اکیلے نہیں جائے گی۔
کتاب بند کرتے اسنے پرے رکھی۔ مسکراوٹ دبائے باہر جھانکا۔ آوازیں یہاں تک آرہی تھیں۔
"بی بی ماں میرے لیے آئی ہیں۔۔۔۔۔"

وہ پودوں کو پانے دے رہی تھیں۔ اور زنجبیل موتیا کے پھولوں کے پاس کرسی رکھے بیٹھی تھی۔ ہلکی
ہوا سے اس کے کھلے بال اڑ رہے تھے۔ ہاتھ میں آج بھی کوئی کتاب تھی۔
زنجبیل۔۔۔!

"جی، ماں" کتاب کو بند کرتے اسنے سر اوپر اٹھایا۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

www.kitabnagri.com

"مجھے لگا آپ خود جان جائیں گی۔" وہ بغیر پوچھے جانتی تھی کہ کس بارے میں پوچھا گیا ہے۔

"سونانے بتایا تھا۔۔۔۔۔؟" وہ بالٹی نیچے رکھ چکی تھیں پانی ختم ہو چکا تھا اور پودے وہ بھی سراب
ہو چکے تھے۔

"وہ پریشان سی تھی، بس ایک دفعہ اسنے کہا

Posted On Kitab Nagri

بی بی ماں کا بیٹا آرہا ہے، تو مجھے لگا وہی ہوں گے، جس کی وجہ سے اس نے ایسا کہا۔"

"سب کتنا بدل سا گیا ہے نا، لیکن ہماری سونا اس حادثے کو نہیں بھولی۔"

"بھولنا آسان نہیں ہوتا امی، جو اس نے دیکھا وہ واقعی بہت دردناک اور یاد رہ جانے والا منظر تھا۔"

"شادان کا بیٹا آیا ہے۔" آنکھ میں کچھ چمکا سا تھا۔

"آپ کو اپنے دوست یاد آرہے ہوں گے، شادان خالہ۔"

ہاں!" وہ روشن سبز آنکھوں والی ہر نی تھی، وہ میرے لیے وہ پھول تھی جسے دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک

ہو۔" میں اسے نہیں بھولی۔

لیکن وہ رکیں،

پھر ایک نے ایک نظر بیٹی کی طرف دیکھا۔

"تمہاری ماں کی زندگی میں کھلنے والے پھول زیادہ تر جلد مرجھا جاتے ہیں۔ دور اندر کچھ چبھا تھا۔"

لاہور میں اسکی ہر ممکن مدد کرنا، پردیسیوں کو دیس میں تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

وہ نرمی سے کہہ کر اندر کی طرف چلی گئیں۔

زنجبیل احمد کو کچھ عجیب لگا تھا کچھ بہت عجیب سا۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے پھر جانے کیوں نیچے کر لیے تھے۔

اب وہ آنکھیں موندے کچھ پڑھ رہا تھا۔ تیز برستی بارش پہلے سے بھی تیز ہو رہی تھی۔

"بیٹا بارش تیز ہو رہی ہے، اٹھو یہاں سے۔" کسی مہربان ہاتھ نے اسکے کندھے کو چھوا۔

"یہ سب بھی تو بھیگ رہے ہیں۔" وہ ہولے سے بڑبڑایا۔

"یہ سب مر چکے ہیں اور مر چکے لوگوں پر موسم اثر نہیں کیا کرتے۔" اس کے ساتھ بارش میں بھیگتے

بوڑھے وجود نے جواب دیا۔

"وہ جنازہ گاہ ہے۔" پر دیسی لگتے ہو، آؤ تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ پھر اپنے رستے کی طرف چلے جانا۔"

انہوں نے کچھ دور کھڑی عمارت کی طرف اشارہ کیا۔

وہ اٹھا بغیر کیچڑ زدہ جوتوں کی پرواہ کئے بوڑھے آدمی کے پیچھے چل پڑا۔ بھوری پینٹ پر بہت جگہ کیچڑ

لگ چکا تھا۔

اسنے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔ جانے کیوں لیکن نہیں دیکھا تھا۔

وہ ایک برآمدہ نما لیکن صاف عمارت تھی۔ اندر ترتیب سے صفحیں رکھی تھیں۔

بوڑھے آدمی کے پیچھے وہ اندر داخل ہونے سے تھوڑا جھجھکا تھا۔ اسے اپنے جوتوں کا خیال آیا۔

سفید جوگرز پر بارش کی وجہ سے گیلی مٹی لگی تھی۔ اگر انہیں اتار بھی دیتا تو اس کی پینٹ پر ہلکا کیچڑ

پھر بھی لگ چکا تھا۔ اور وہ اس حالت میں ان صفحوں پر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بوڑھا آدمی اسے پیچھے کھڑے دیکھ کر رکا۔

"جوتے اتار دو اور آ جاؤ۔۔۔۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ ہدایت پر عمل کرتے اندر داخل ہو گیا۔ صف کو ایک جگہ سے سمیٹ کر انہوں نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ خاموشی سے نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔ صف سمٹی ہوئی اس سے تھوڑا فاصلے پر پڑی تھی۔ اس دفعہ اس نے ایک نظر بوڑھے آدمی کو دیکھا تھا۔

وہ کافی ضعیف لگتے تھے، ان کے چہرے پر سب سے نمایاں سفید داڑھی تھی اور اس کے بعد آنکھیں، ہاں وہ آنکھیں گہری سرمئی تھیں۔ ان کے چہرے سے کوئی ان دیکھی روشنی سی پھوٹی محسوس ہو رہی تھی جو سامنے والے کو پرسکون کرتی جا رہی تھی۔

(وہ آنکھیں صالح احمد کی تھیں۔۔۔۔۔ گہری سرمئی آنکھیں۔)

اس قدر ضعیف سے آدمی کی قبرستان میں موجودگی سے اسے حیرت ہوئی تھی۔

"اتنی تیز بارش، شام کے اندھیرے بھی پھیلنے لگے تھے۔

"آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں؟" ناچاہتے ہوئے بھے اس کے منہ سے نکل گیا تھا۔

لوگ قبرستان کیوں آتے ہیں؟ وہ دھیمسا مسکرا پئے۔ پھر خود ہی بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنے پیاروں سے ملنے، یہاں موجود سب میرے پیارے ہیں، اسی لیے میں یہاں ہوں۔" آج جن کے لیے آیا تھا وہاں کوئی پہلے سے ہو گیا۔

پاس رکھے پیلے کولر سے انہوں نے پانی کا ایک گلاس نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔ جسے اسنے خاموشی سے تھام لیا۔ اسے واقعی میں پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ایک ہی سانس میں پانی ختم کرتے گلاس واپس ان کی طرف کیا۔ جسے انہوں نے مسکراتے ہوئے تھاما تھا۔ اب وہ خود پانی پی رہے تھے۔

دوسروں کو پہلے دے کر خود بعد میں لینے والی عادت۔۔۔۔۔! عالیار کی توقع کے برعکس انہوں نے اس سے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ خاموشی سے کچھ پڑھ رہے تھے۔ پھر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb / Pg / Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"تم بھی دعا کر لو۔" اچانک انہوں نے کہا۔

وہ جو بہت غور سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا چونک گیا۔

میں۔۔۔۔۔! اس نے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں تم! دعاؤں میں لوگوں شامل کر لینا چاہیے۔ یہ اچھا ہوتا ہے۔

وہ خاموشی سے دعا مانگتے رہے ان کی دعا زیادہ لمبی تھی نہ بہت چھوٹی، بعض الفاظ کی اسے سمجھ نہیں

لیکن پھر بھی وہ آمین کہتا رہا۔ وہ عربی کے کچھ دعایہ لفظ تھے۔

بارش اب رک چکی تھی۔

انہوں نے دعا ختم کی اور اٹھ کھڑے ہوئے، وہ بھی ان کے ساتھ اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بارش رک چکی تھی۔ لیکن ہوا میں خنکی اب پہلے کی نسبت زیادہ تھی۔

چلے جاؤ گے؟

جی! اس نے سر ہلایا۔

سنو۔۔۔۔۔! باہر کی طرف اس کے بڑتے قدم رکے۔ گردن واپس موڑی۔

"جن دعاؤں کے مطلب نہ پتا ہوں ان پر آمین نہیں کہتے۔"

قدم جامد ہوئے۔ نظر جم سی گئی۔ وہ اسکے پاس سے گزرتے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

کیا وہ کوئی جادوگر تھے؟



وہ حویلی میں داخل ہوا تو ہر طرف خاموشی تھی۔ تاریکی کے سائے پھیل چکے تھے۔ بارش کی وجہ سے

شائد سب اندر ہوں۔

اسنے جوتے وہیں داخلی دروازے پر ہی اتار دیے اور خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

فریش ہونے کے بعد بستر پر لیٹتے گہری سانس خارج کی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرہ ہیٹر کی وجہ سے گرم تھا۔ کسی خیال کے تحت وہ ایک بار پھر اٹھا اور دور پڑی جیکٹ کی طرف تیزی سے بڑا تھا۔

جیکٹ واٹر پروف تھی اور اس کا موبائل گیلیا ہونے سے بچ چکا تھا۔ اس نے گہری سانس لی اور واپس مڑا۔ اب اس کی انگلیوں نے ای میل کے آپشن کو چھوا تھا۔ داریا زیادہ تر ای میلز کرتی تھی۔ اسے وائس نوٹس یا کالز سے چڑھوتی تھی لیکن لمبی ای میلز وہ شوق سے ٹائپ کیا کرتی تھی۔

وہاں ان باکس میں چھ میلز تھیں، تین جرمنی کے وقت کے حساب سے صبح کے وقت بھیجی گئی تھیں اور تین شام میں۔

بہت تھکے ہونے کے باوجود ایک ہلکی سی اداس مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔ اس نے وہ ساری میلز نہیں پڑھی تھیں۔

بلکہ جواب میں اس نے دو جملے ٹائپ کیے تھے اور موبائل سائنڈ ٹیبل پر رکھتے، آنکھیں بند کر لیں۔

خیال کے پردے پر پھر دو جنازے، مرد،

عورت اور بچے کا بے حد دھندلا سا عکس چھایا تھا۔

اس نے آنکھیں ایک دفعہ پھر کھولیں تھیں۔

کچھ دیر اسی طرح پڑے رہنے کے بعد نیند خود ہی اس پر مہربان ہو گئی، وہ سو گیا تھا۔ آنکھیں بند تھیں

اور کمرے میں بے حد خاموشی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور ای میل نے سینکڑوں میل کا سفر سیکنڈ میں طے کرتے ہوئے ایک موبائل تک رسائی حاصل کی تھی۔

میسیج بپ کی وجہ سے اس لڑکی کا سامنے کاغذ پر لکیریں کھینچتا ہاتھ رکا تھا۔
نوٹیفیکیشن دیکھ کر وہ مسکرائی۔ چہرے پر نرم سا تاثر پھیلا۔ نظریں سکریں پر ٹھہر سی گئیں۔ سرخ گھنگھرالے بالوں والی لڑکی نے ای میل ایپ کھولنے کی بجائے اسی نوٹیفیکیشن کو پریس کیا تھا۔
وہ شورٹ سا میسیج نوٹ اسکے سامنے تھا۔ وہ اسے پڑھ کر تھوڑا چونکی، مسکراتے ہوئے ہونٹ سکڑ گئے۔
تھوڑی دیر خاموشی سے ان دو جملوں کو دیکھنے کے بعد اس نے موبائل آف کر کے پرے رکھ دیا۔
توجہ بھی بٹی، خیال بھی الجھا لیکن شاید وہ جانتی تھی ابھی اسکی طرف سے کی جانے والی جوابی میل کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

کاغذ پینسلز، سکیلز ہر چیز کو پرے کرتے اسے میز پر سر رکھتے آنکھیں بند کر لیں۔

کیا وہ ٹھیک تھا؟ الجھن سی تھی۔

اس میل میں کیا درج تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صبح اس کی آنکھ جلدی کھلی تھی۔ فریش ہونے کے بعد وہ ناشتہ کیلئے نیچے آیا۔

اس کی نظر سب سے پہلے سربراہی کرسی کے ساتھ والی کرسی پر پڑی۔ وہاں تیرہ چودہ سالہ چھوٹی لڑکی بیٹھی تھی۔ شلوار قمیض میں ملبوس وہ ہاتھ ہلا ہلا کر کچھ بتا رہی تھی۔ اس کے اس طرح ہاتھ ہلانے کی وجہ سے گردن بھی ہلتی تھی۔ ساتھ اونچی پونی میں مقید اس کے بال بھی جھول رہے تھے۔ اس کے گلے میں مفطر تھا جو شائد سردی سے بچنے کے لیے لیا گیا تھا۔ وہ اسی کرسی پر برجمان تھی جہاں بیٹھ کر وہ پچھلے دو دنوں سے ناشتا، لنچ اور ڈنر کر رہا تھا۔

ایک لمحے کو وہ وہیں دروازے پر رکا۔ پھر گلا کھنکھارتے آگے ہوا۔
حویلی میں کھانے کے لیے ایک کمرہ مخصوص تھا جہاں میز اور چند کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ وہ کمرہ روشن اور کشادہ تھا۔ کھڑکی سے پردے سر کے ہوئے تھے اور اس سے پچھلے حصے کی طرف لگے پھول پودے یہاں سے بھی نظر آرہے تھے۔ وہ منظر اچھا تھا۔

آؤ عالی۔۔۔۔۔! سب سے پہلے نانو کی نظر اس پر پڑی تھی۔ پھر اسکی نظر پڑی۔ وہ بچی اسے دیکھتے ہی فوراً چپ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

بغیر کوئی تاثر دیے اس نے خاموشی سے دائیں طرف پڑی کرسی کو کھینچا۔
"تمہارے جوتے انصر کو باہر دروازے پر ملے تھے، کھانا بھی نہیں کھایا اور رات کو جلدی سو گئے۔
ضرور باہر بھگتے رہے ہو گے۔"
انصر کو بھی تم نے بھیج دیا۔ ہم پریشان ہو گئے تھے۔ نانو خفا سے لہجے میں کہتی اسی کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

آپ پریشانی نہ ہوں۔" بس تھوڑا تھک گیا تھا۔ بھوک نہیں تھی، ورنہ کھانے کے لیے بھی آجاتا۔"
اس چھوٹی سی لڑکی کی خود پر مسلسل جی نظروں کو محسوس کر کے اس نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ شاید نہیں یقیناً اس کی آنکھوں میں ہلکی سی تپش تھی۔
نانو نے اب ان دونوں کی طرف دیکھا تھا۔
"یہ سونا احمد ہے، اسے اپنی بہن سمجھو۔"
"اور سونا یہ عالیار ہے۔"

www.kitabnagri.com

نانو سیکنڈز میں ان دونوں کو متعارف کروایا۔
اسنے یہ نہیں پوچھا تھا کہ کون سونا احمد۔
وہ مسکرایا۔ یہ مہربان مسکراہٹ تھی۔ "تم بہت cute ہو سونا۔"
"لیکن آپ بالکل بھی کیوٹ نہیں ہیں۔" سپاٹ سے انداز میں جواب دیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

فوراً آنے والے جواب نے کسی کی یاد دلائی اور مسکراہٹ پہلے سے مزید گہری ہو گئی۔

بمشکل قہقہہ ضبط کیے اس نے ایک دفعہ پھر اس کی طرف دیکھا۔

"لیکن تم پھر بھی کیوٹ ہو۔" اب کہ لہجے میں دلچسپی تھی۔

"بی بی، ماں انڈا۔" اس لڑکی نے اس دفعہ کوئی جواب دینے کی بجائے انڈے کی طرف اشارہ کیا۔

برامت منانا عالیار، سونا حویلی میں نئے آنے والوں کو زیادہ پسند نہیں کرتی۔ نانوکے مسکرا کر بتانے پر

اس نے کندھے اچکائے۔

"ناشتہ کرو پھر زنجبیل آتی ہی ہوگی۔"

وہ انڈا سونا کی طرف بڑھاتے ہوئے بولیں۔

وہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔ اس سے اس چیز کا تجسس نہیں تھا کہ یہ نانوکے کون سی بیٹیاں تھیں۔

اسے لوگوں کو کریدنا پسند نہیں تھا۔

ہاں نانوجب ضروری محسوس کریں گی وہ خود بتا دیں گی۔

ہاں اس چھوٹی لڑکی کی آنکھوں میں اپنے لیے تپش دیکھ کر اسے حیرانی ضرور ہوئی تھی۔ لیکن برا نہیں

لگا۔

"لیکن آپ بالکل بھی کیوٹ نہیں ہیں۔"

وہ چھوٹی لڑکی دلچسپ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ناشتے کے بعد وہ کچھ ضروری ڈاکو منٹس لینے کمرے میں گیا۔ اس کی واپسی پندرہ منٹ بعد ہوئی۔
وہ نانو کے کمرے کی طرف بڑھا۔

زنجبیل، تم دیکھنا میں اس دفعہ کتنی اچھی طرح پاس ہوں گی اور۔۔ وہ اسی چھوڑی لڑکی کی آواز تھی۔
دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔
سونا کے ساتھ وہاں کوئی اور بھی بیٹھا تھا۔

وہ لڑکی سونا کے برعکس جو بیڈ پر بیٹھی تھی سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس نے سفید شرٹ کے ساتھ
سفید ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ سر پر دوپٹہ تھا اور سیاہ چادر کو اس نے اپنے گرد پھیلا دیا ہوا تھا، اس نے اجنبی
نظروں سے لڑکی کی جانب دیکھا۔
www.kitabnagri.com

وہ بھی اسی کی طرف دیکھنے لگی۔ اس لڑکی کی آنکھوں میں بھی کچھ تھا۔
کیا؟

دونوں میں سے تعارف کے لیے کوئی آگے نہیں بڑھا۔ لیکن اس لڑکی کی آنکھیں، وہ سبز آنکھوں پر
جمی تھیں۔ اور وہ خود کو حیرانی سے دیکھتی سر مئی آنکھوں کے تاثر کو سمجھنے میں ناکام رہا۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں آکر ڈسی خاموشی طاری تھی۔

نانو واشروم سے باہر آئیں تو دونوں کو حیرانی سے ایک دوسرے کو تکتا پایا۔

"تم تیار ہو گئے، عالی؟ نانو نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا۔

سفید پیٹ کے ساتھ سفید دھاری دار شرٹ پہنے وہ واقعی تیار تھا۔ آج اس کے جو گرز بھی سفید تھے۔

"یہ زنجبیل احمد ہے سونا کی بڑی بہن

اور زنجبیل یہ عالیار شاہ جہاں ہے، شادان اور شاہ جہاں کا بیٹا۔"

تعارف بس دو جملوں پر مشتمل تھا۔

اس لڑکی کو اس تعارف کی ضرورت نہ تھی۔ وہ سامنے کھڑے شخص کو کئی سال پہلے سے جانتی تھی۔

لیکن وہ اس سے انجان تھا۔

ماں، باپ کے نام پر اسے حیرانی سے لڑکی کی طرف دیکھا وہ ابھی بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

اس کی آنکھیں گہری سرمئی تھی اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر

تھا۔ جو اسے محسوس کر لیا۔ رنگ جھوٹ نہیں بولتے۔

عالیار چہرہ شناس تھا۔ ان آنکھوں کا رنگ کسی پرانی یاد نے یا کسی اور وجہ نے بدلہ تھا۔ گہری سرمئی

آنکھوں سے کچھ اور بھی تھا جو اسے یاد آیا تھا۔

قبرستان والا بوڑھا آدمی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسلام علیکم! لڑکی نے سلام میں پہل کی۔

وعلیکم اسلام! اس نے سلام کا جواب دیتے نظروں کا رخ بدلا۔

Posted On Kitab Nagri

"انصر بیچار اکب سے گاڑی میں انتظار کر رہا ہے۔"
خیر سے جاؤ، زنجبیل کو راستے میں بتا دینا کدھر کدھر کیا کام ہے۔
نانو اسے ہدایات دے رہی تھیں۔ وہ ان کی فکر مندی دیکھتے مسکرا دیا۔
"اب جاؤ انصر باہر ہی ہے۔"

خدا حافظ بی بی ماں!

خدا حافظ سونا! عالیار نے اسے بہت مدھم آواز میں بولتے اور پھر اس دوسری چھوٹی لڑکی کے گال چومتے دیکھا۔

دونوں ایک ساتھ باہر کی جانب بڑھے۔

وہ لڑکی اس کے بالکل ساتھ ساتھ چلتے ہوئی سے باہر آئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہاں کی سڑک اس طرح کیوں ہے، کیا یہاں روڈ تعمیر کرنے کی کسی نے کبھی کوشش نہیں کی؟
موبائل ڈیش بورڈ پر رکھتے اسے انصر سے پوچھا۔
گاڑی اب ہری پور کی کچی سڑک پر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے اندر طاری خاموشی کو عالیار کے سوال نے توڑا تھا۔

"یہاں دیہاتوں میں سڑکیں نہیں بنتیں، بنتیں بھی ہیں تو بہت کم اور شاید چند ایک بڑے دیہات میں۔"

جواب خلاف توقع انصر کی بجائے پچھلی طرف سے آیا تھا۔

اور ایسا کیوں؟ اس نے دلچسپی سے پوچھا۔

"کیوں کہ گورنمنٹ کو لگتا ہے ہم اچھے روڈز ڈیزرو نہیں کرتے۔ اسی لیے ان کی زیادہ توجہ شہروں پر ہوتی ہے۔"

پاکستان کی ستر فیصد آبادی تو دیہاتوں میں رہتی ہے پھر ایسا کیوں؟ اسکی معلومات اچھی تھیں۔

"کون سی ستر فیصد آبادی، اب سروے کروائیں تو پتہ چلے گا اس دیہاتی آبادی میں سے بہت سے لوگ شہروں کی طرف موو کر گئے۔ یہاں زندگیاں سسکتی ہیں۔ وہ تلخی سے مسکرائی۔

"لوگ شہروں کو دیکھیں، اور حکومت کو داد دیں ہم دیہات والوں کی طرف کون آتا ہے، پاکستان کے دیہاتوں کی ترقی میں بھلا حکومت کو کیا دلچسپی۔"

"لیکن گورنمنٹ کیلئے تو سب شہری ایک جیسے ہیں۔" پھر یہ تضاد کیوں؟ وہ حیران ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"جہاں انسانوں کو بنیادی انسانی حقوق کے لیے بھی ایک جنگ لڑنی پڑے، وہاں یہ برابری یعنی ایکویلیٹی محض ایک فینسی ماڈرن لفظ لگتا ہے، جس میں غریب لوگ زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے، ان کو بس تھوڑا بہت بھی مل جائے تو وہ سرکار کے شکر گزار ہوں گے۔"

اور بہت سوں کو تو اس ایکویلیٹی ٹرم کا ہی نہیں معلوم۔ اس کی آواز دھیمی لیکن مضبوط تھی۔
"خاصی مایوس لگتی ہیں آپ۔۔۔۔۔"

اس تبصرے پر اس کی مسکراہٹ سمٹی۔ "مایوس نہیں ہوں، حقیقت پسند ہوں۔" آپ بھی تو یہیں ہیں، جلد سب جان جائیں گے۔

خیر اس ٹاپک کو رہنے دیں، آپ کو ایمبسی کے ساتھ ایک دو اور جگہ جانا ہے اسی لیے ہم جلدی نکل آئے تھے۔ "مجھے بی بی ماں نے بتایا تھا۔"

"کیا آپ کے پاس مکمل ڈاکو منٹس ہیں؟"

جی! اسنے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ گردن ابھی تک ترچھی تھی۔

"نانو بتا رہی تھی آپ نے بھی لاہور سے سٹڈیز کمپلیٹ کی ہیں۔"

جی! اسنے یک حرفی جواب دیا۔

"کیا سبجیکٹ تھے آپ کے؟"

Posted On Kitab Nagri

انگلش لٹریچر! اس دفعہ وہ نرمی سے مسکرائی۔ تھی اور رخ کھڑکی کی جانب کر لیا۔ گویا گفتگو اب ختم ہوئی۔

گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی چھائی تھی۔

تقریباً ساڑھے بارہ بجے وہ لاہور کی حدود میں داخل ہوئے تھے۔

گاڑی جو ہر ٹاؤن کی سیاہ لمبی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

زنجبیل کی توجہ "وائس اپ" پر موصول ہونے والے پیغام کی طرف تھی جو چند سیکنڈز پہلے کسی نے بھیجا تھا۔

انصر! "تم واقعی میں اچھے ڈرائیور ہو۔" جو صبح تمہیں لوکیشن بھیجی تھی وہ یہی کی ہے۔

انصر سادگی سے مسکرا دیا۔

گاڑی تقریباً اس سرمئی بھوری سی عمارت کی پہلی سیکیورٹی چیک پوسٹ پر پہنچ چکی تھی۔

وہ موبائل پر ملے پیغام کی وجہ سے کچھ سوچنے میں محو تھی۔ اسکی توجہ مسلسل موبائل سکرین کی جانب تھی۔

"میں اکثر زنجبیل باجی کے ساتھ بھی لاہور آتا تھا۔" انصر نے فخر سے جواب دیا۔

اپنا نام سن کر وہ چونکی، مسلسل سکرین پر کچھ ٹائپ کرتے اس کا ہاتھ تھا، قدرے حیرانی سے اسے

باہر کی جانب دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایمپوریم مال! وہ بڑبڑائی۔

ہم "Emporium . Mall" کیوں جارہے ہیں؟

موبائل بیگ میں رکھتے اسنے حیرانی سے استفسار کیا۔

آپ کو تو سب سے پہلے ایمبیسسی جانا تھا۔

"ایکچولی مجھے یہاں کسی سے ملنا ہے۔" مختصر جواب دیتے وہ انصر کی طرف متوجہ ہوا۔ جو کہ چیک

پوسٹ سے گزرنے کے بعد پارکنگ ٹکٹ کے لیے ٹرن لے رہا تھا۔

"انصر، گاڑی کو شش کرنا P_1 میں ہی پارک ہو۔"

اس کے لہجے سے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اس جگہ کو جانتا تھا یا پھر اسے کسی نے مکمل معلومات دی ہوں۔

گاڑی پارکنگ ایریا کی جانب بڑھی تھی اور خوش قسمتی سے "P_1" ایریا میں بہت سی سبز روشنیاں

جل رہی تھیں۔

اس پارکنگ ایریا میں بہت سی سرخ اور سبز روشنیاں جل رہی تھیں جو کہ گاڑیاں پارک کرنے والوں

کیلئے بہت مفید تھیں۔ اگر کسی جگہ سبز روشنی ہوتی تو وہ اس بات کی نشاندہی کر رہی ہوتی، یہاں گاڑی

پارک کرنے کے لئے جگہ خالی ہے جو کہ گاڑی پارک ہوتے ہی سرخ رنگ میں تبدیل ہو جاتی تھی۔

اس سہولت کی وجہ سے وہاں آنے والوں کو پورے فلور پر پارکنگ تلاش کرنی نہیں پڑتی تھی اور دور

سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں پارکنگ فری ہے۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی ایک قدرے خاموش اور کم رش والی جگہ رکی تھی۔
وہ تینوں باہر آئے۔ بیگ کی سٹرپ کندھے پر درست کرتے، وہ خاموشی سے ان کے پیچھے سیکورٹی
گیٹ کی طرف بڑھی۔

"یہ لاہور کا سب سے بڑا شاپنگ مال ہے، جس میں تقریباً دو سو سٹورز، فائوسٹار ہوٹلز، سینما، فوڈ
کورٹ، کیفے اور کئی دوسری تفریحی اشیاء موجود ہیں۔

پاکستان کے سارے بڑے دوست نما حریف برینڈز یہاں ایک قطار میں موجود نظر آئیں گے۔ اس
مال کو بین الاقوامی معیار کے عین مطابق بنایا گیا تھا۔ ایک تحقیق کے مطابق روزانہ قریباً چوالیس ہزار
کے قریب لوگ اسے وزٹ کرتے ہیں۔

خود سے دو قدم آگے چلتے سفید جوگرز والے نوجوان کے ساتھ وہ بمشکل قدم ملانے کی کوشش کر رہی
تھی۔ اس کا چہرہ کسی بھی قسم کے تجسس سے پاک تھا۔

اور انصروہ بے حد حیرانی سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خوشی تھی، کسی جگہ کو پہلی بار
دیکھنے کی خوشی۔

Posted On Kitab Nagri

نوجوان کارخ فوڈ کورٹ میں بنے مختلف کیفیز کی جانب تھا۔ اگر غور کیا جائے تو اس کی چال بتاتی تھی وہ یہاں آچکا ہے اور کئی بار آچکا ہے۔ "Coffee Planet" جہاں بڑا سا تحریر تھا وہ اس کے سامنے رکا۔
"یہاں چلتے ہیں، ان کی کافی بہت اچھی ہے۔"

اسنے ساتھ چلتے ہوئی لڑکی اور لڑکے سے کہا، یوں جیسے وہ یہاں اپنی پسند کی کافی پینے آئے ہیں۔
لیکن اسے کیسے معلوم یہاں کی کافی اچھی ہے۔ زنجبیل نے حیرت سے سوچا۔
وہ دونوں بہت خاموشی سے اس کے ساتھ بھوری کرسیوں کی طرف بڑھے۔
ہاں، تو انصر تم کیا پیو گے، اور زنجبیل آپ؟

اسنے مسکراہٹ دبائے باری باری دونوں سے پوچھا تھا۔
"جو آپ پیے گے، میں وہی لوں گا۔" انصر شرماتے ہوئے بولا۔

(ضرور انگریزوں کی کوئی مشہور چائے ہی منگوائیں گے)
اور آپ مس زنجبیل؟ مخاطب کا انداز یوں بے تکلف تھا جیسے صدیوں کی آشنائی ہو۔
"حیرت ختم ہوئی، آنکھوں میں نرم تاثرات مدوم ہوئے پھر ہلکی سی تپش ابھری۔

"میں آپ کے ساتھ پانچ گھنٹوں کا سفر طے کر کے کافی پینے نہیں آئی۔"
"کافی کے بعد کھانا بھی ساتھ کھالیں گے اور ہاں تردید کر دیں پانچ نہیں چار گھنٹے پچپن منٹ،" کیوں
انصر؟" تم نے یہی کہا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

"جی جی" انصر نے اثبات میں سر ہلایا۔
اس نے ساتھ نبھانے کی گویا قسم کھائی تھی۔
گندمی چہرہ سرخ ہوا۔ سختی سے مٹھیاں بند کرتے اس نے خود کو کچھ بھی کہنے سے روکا۔
اسے کے تاثرات کو نظر انداز کرتے عالیار نے تین بلیک کافی اور ایک چاکلیٹ کیک کا آرڈر دیا۔
"اگر آپ کو نہیں یاد تو میں کروا دیتی ہوں، مجھے بی بی ماں نے تمہارے ساتھ چاکلیٹ کیک
اور۔۔۔۔۔"

"اب ہم آخر پر کولڈرنک بھی پی لیں گے۔" اس نے تیزی سے بات کاٹی تھی۔
"جو تمہیں چھالگے۔" آپ نے تم تک کا سفر سیکنڈز میں طے کیا۔ "نرم دھیمی آواز تھوڑی اونچی اور
ترش ہو چکی تھی۔
ویٹر آرڈر سرو کرنے لگا۔

عالیار نے ہاتھ کافی کی طرف بڑھایا، انصر نے بھی خوشی سے کسی بہت اچھے انگریزی زائقے کی آس میں
آگے ہوتے کپ اٹھایا تھا۔ اس نے آرام سے پہلا گھونٹ بھرا۔ چہرے پر ہلکی مسکراہٹ تھی۔
اور بے اختیار اسے کھانسی کا شدید جھٹکا لگا۔

ایک چائے کے شیدائی کیلئے وہ بہت برا ذائقہ تھا یقین کریں بہت برا۔
"انصر، تم ٹھیک ہو۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں، زنجبیل باجی۔"

یہ تھوڑی گرم تھی۔ اسنے بہت ہلکی آواز میں کپ کی طرف اشارہ کیا۔

"اوہ خیال سے۔" وہ کہہ کر واپس بیٹھی۔

زنجبیل نے کافی نہیں لی تھی۔ سرد نظروں سے عالیار کی طرف دیکھتے، سینے پر ہاتھ باندھے وہ کچھ سوچ رہی تھی۔

جب کہ وہ بہت محضوظ سادونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ سرمئی آنکھوں کی ترشی دیکھ کر اس کی آنکھوں میں کچھ ابھر سا رہا تھا۔ انجانے میں کوئی نقش جو وہ حفظ کرنے لگا ہو۔

"عالیار" ایک سنجیدہ آواز نے ان کی توجہ منتشر کی۔

اپنی جگہ سے وہ تیزی سے اٹھا اور مخاطب ہونے والے لڑکے سے گلے ملنے لگا۔

نوار دحلے سے کوئی سو برس آدمی معلوم ہوتا تھا۔ ان کے انداز سے یوں لگتا تھا دونوں کے درمیان کافی بے تکلفی ہو۔

آپ دونوں کافی انجوائے کریں، میں کچھ دیر تک جوائن کرتا ہوں۔"

مدھم مسکراہٹ سے کہتے ہوئے وہ نوار د کے ساتھ مخالف سمت کی طرف بڑھا۔

"زنجبیل باجی، میں نے کیک سارا کھا لیا ہے لیکن یہ میں ختم نہیں کروں گا۔" اسنے کافی کپ کو

بے زاری سے پرے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

کافی دیر بعد وہ بڑبڑائی۔

"ہمیں بے وقوف بنا رہا ہے، وہ یہاں پہلے آچکا ہے، میں اتنے سال لاہور رہی ہوں یہاں کا پانی پیے بغیر کوئی یہاں کی جگہوں کے بارے میں نہیں جان سکتا۔"

لیکن اس نے گردن بلند کی، پھر وہ مجھے کیوں ساتھ لائے ہیں۔ وہ بہت آہستہ آواز میں خود کلامی سا انداز تھا۔

"میرا اتنا اہم کام، میں نے اس کی وجہ سے منع کیا۔" اسنے سب جھوٹ کہا وہ یہاں سب طے کر کے آیا تھا، اسے سب معلوم ہے۔"

"زنجبیل باجی، آپ ٹھیک ہیں؟" انصر نے فکر مندی سے پوچھا۔
"میں ٹھیک ہوں۔"

اس کی بڑبڑاہٹ انصر کے کانوں تک پہنچ چکی تھی۔

"آپ ان کو اس طرح کا نہ سمجھیں، وہ بہت اچھے ہیں۔" ہو سکتا ہے وہ واقعی میں پہلی بار آئے ہوں۔

"تم پہلی دفعہ emporium آئے ہو لیکن تم لاہور اکثر میرے ساتھ آتے تھے۔"

سارے رستے وہ تمہیں لیڈ کرتا رہا ہے، مجھے لگا وہ گوگل میپ استعمال کر رہا تھا لیکن وہ بس اسے استعمال کرنے کا تاثر دے رہا تھا۔

"اسنے مجھے استعمال کیا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ ہرٹ لگ رہی تھی۔

"ہم یہ آخر کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہر اجنبی مدد کے لائق نہیں ہوتا۔" آواز دھیمی تھی اور لہجے کی ترشی غائب ہو چکی تھی۔ ہاں اس کی جگہ تاسف نے لے لی تھی۔

اسے کوئی کام نہیں تھا تو منع کر دیتا، اس طرح ساتھ لانے کا کیا مطلب؟

کچھ دیر بعد وہ دونوں خاموش تھے۔ انصر کی ایمپوریم مال کو تھوڑا گھوم کر دیکھنے کی چاہ مرچکی تھی۔ وہ خاموشی سے بس اسے بولتے سن رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/00299a3357500595)

واپسی کے سفر میں گاڑی میں بے حد خاموشی تھی۔ انصر ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ اور وہ موبائل پر مصروف تھا۔ کسی ای میل کا تفصیلی جواب ٹائپ کرتے ہوئے اس کی نگاہ گاڑی کے شیشے شے باہر جاتی پھر واپس موبائل کی طرف پلٹ آتی۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھی لڑکی کا چہرہ بے تاثر تھا۔ اس کی گود میں دھرا فون خاموش تھا۔ سکرین مکمل تاریکی میں ڈوبی تھی۔ اور نظریں تیزی سے گزرتے بھاگتے، دوڑتے مناظر پر تھی۔

پچھلے چار گھنٹوں سے وہ سفر کر رہے تھے۔

چند لمحے پیچھے چلتے ہیں۔۔۔۔۔!

وہ دونوں کافی دیر سے اسی کیفے میں اسکا انتظار کر رہے تھے۔

تین پیسٹریز ایک چائے اور کافی کا آدھا کپ اب تک وہ ختم کر چکا تھا۔ زنجبیل نے کسی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ ویٹر ز اب پوری توجہ سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لڑکی کا چہرہ سپاٹ تھا اور لڑکے کا بیزار
ہاں چائے سے وہ لڑکا کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا۔
آہ چائے کے۔۔۔۔۔ شوقین!

سفید جو گرز والا نوجوان تیز تیز چلتا ان کے قریب آیا۔ اس کے ہاتھ میں دیکھو تو ایک فائل اور چند بیگز
تھے مختلف برینڈز کے شاپنگ بیگز۔

"ایم سوری آپ دونوں نے میرا کافی ویٹ کیا۔" کھانا کھا کر چلتے ہیں آؤ۔ "سب سے پہلے لڑکی نے اسکی
طرف دیکھا تھا۔

"میرے خیال میں آپ کام ہو چکا ہے تو اب چلنا چاہیے ہم بہت دیر سے یہاں بیٹھے بہت کچھ کھا اور پی
چکے ہیں۔"

"Thats good" اس نے کندھے اچکائے۔

بل پے کرتے وہ ان دونوں کی طرف مڑا۔
"چلیں"

وہ خاموشی سے اس کے پیچھے ایگزٹ ڈور کی طرف بڑھے تھے۔

کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد اب ہری پور کے کھیت شروع ہو رہے تھے۔ ان کھیتوں کے بعد گھر شروع
ہو جاتے۔

Posted On Kitab Nagri

اندھیرا کافی پھیل چکا تھا۔ لیکن مکمل طور پر رات ابھی نہیں ہوئی تھی۔
کچی سڑک پر بارش کے باعث جگہ جگہ پانی رکا ہوا تھا۔ وہاں کئی چھوٹے چھوٹے گڑے تھے، جو کہ بارش کے بعد کیچڑ سے بھر جاتے اور آنے جانے والوں کا جینا دو بھر کرتے۔
"پہلے مجھے گھر چھوڑنا انصر۔" گاڑی میں چھائی خاموشی کو اسکی آواز نے توڑا۔
عالیار نے ہلکا سا گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ کھڑکی سے باہر بھاگتے دوڑتے مناظر کی طرف متوجہ تھی۔
اس کا چہرہ بے تاثر لیکن آنکھیں اب نرم سا تاثر دیتی تھیں۔ ان کی ترشی غائب تھی۔
"آپ حویلی نہیں آئیں گی؟" انصر نے جواباً پوچھا۔
"نہیں۔۔۔" ایک لفظی جواب۔
کچھ تھا جو اسے اچھا نہیں لگا تھا، شاید اس کا انکار۔ اس نے گردن واپس موڑی اور سیدھا دیکھنے لگا۔
چند منٹوں بعد سیاہ کار ایک گھر کے سامنے رک رہی تھی۔
پچھلا دروازہ کھلا، گھوم کر دوسری طرف سے وہ آگے آئی۔ آہستگی سے کھڑکی پر ناک کیا۔
گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا۔
وہ تھوڑا مزید آگے ہوئی۔ وہ حیران ہوا۔
"میں آسانی سے معاف کر دینے والوں میں سے ہوں، بھول بھی جلدی جاتی ہوں۔" لیکن وہ ایک لمحے کو رکی، گہری سانس لی۔

Posted On Kitab Nagri

"جب مجھے کوئی استعمال کرنے کی کوشش کرے پھر اسے ہرگز معاف نہیں کرتی، نہ چھوڑتی ہوں اور نہ ہی آسانی سے بھولتی ہوں۔"

اسنے بیگ کی سٹرپ کندھے پر سیدھی کی، پیچھے ہٹی اور سامنے نظر آتے دروازے کی طرف مڑی۔ کچھ تھا اس کی آنکھوں میں کوئی الگ سا تاثر جس کو عالیار شاہ جہاں نے اس کے الفاظ سے زیادہ محسوس کیا تھا۔ ساکت کر دینے والے۔

اسے چہرے پڑھنے زیادہ نہیں آتے تھے۔ لیکن وہ تاثر وہ رنگ واضح تھا۔ وہ تاثر، وہ رنگ کیا تھا؟



Kitab Nagri

سونا گھر واپس آئی تھی؟ اسنے چادر اتار کر بستر پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تو نہیں آئی۔" لاہور بہت کم وقت لگا ہے۔

پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا گیا۔

جی! "ان کا کام پہلے ہو چکا تھا۔ کوئی دوست تھے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی۔" اسنے سرسری سا

جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پھر تمہیں کیوں بی بی ماں نے ساتھ بھیجا تھا۔"

"انہیں شاید اتنا پتا نہیں تھا۔ ورنہ وہ کیوں مجھے بھیجتی۔"

"ہاں یہ بھی ہے۔" خیر چھوڑو تم کھانا گی یا آرام کرنا ہے؟

"بھوک تو نہیں ہے لیکن نیند ضرور تنگ کر رہی ہے۔" نانا تو ابھی نہیں آئیں ہوں گے۔ تھکاوٹ اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

تم سو جاؤ، نانا سے صبح مل لینا۔"

نرمی سے کہتے وہ دروازے کی طرف بڑھیں۔

بستر پر گرتے ہی اسنے آنکھیں بند کیں تو دن کے سارے مناظر ایک دفعہ یاد آ گئے۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دودن بعد؛

اس کا سر نانو کی گود میں تھا۔ ہلکے بھورے بال ماتھے پر گرے تھے۔ بالوں میں مسلسل چلتی انگلیوں کے

باعث اسے سکون محسوس ہو رہا تھا۔ اسنے آنکھیں کھولیں اور اوپر دیکھا۔ بوڑھے چہرے پر تکان تھی۔

اس کے بالوں کا رنگ بالکل ابراہیم عباسی کے بالوں جیسا تھا، ہلکا بھور۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے ماما اور ابراہیم بابا کے بالوں کو ایسے کبھی چھو کر کیوں محسوس نہیں کیا۔۔۔؟
وہ سوال سادہ تھا، چبھتا ہوا نہ تھا پھر بھی انہیں سن کر تکلیف محسوس ہوئی تھی۔

"آپ نے ان کی مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔" نانو، میں نے اس ایک ہفتے میں سننے کے لیے انتظار کیا تھا۔

بالوں میں چلتی انگلیاں رکیں۔

نانو، وہ اٹھا۔ "آئیں آپ کے بچوں کے بارے میں بات کریں وہ اچھے بچے تھے نا۔" اس نے نانو کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں دبایا اور تصدیق چاہی۔

"کوئی تکلیف سی تکلیف تھی جس نے ان کے وجود کو گھیرا تھا۔ وہ پتھر کا مجسمہ ہونا چاہتی تھیں۔
"جب میں بہت ضد کرنے لگتا تو ابراہیم بابا بتاتے تھے، وہ دونوں آپ کی ساری باتیں مانتے تھے، پھر
میں ان سے کہتا کہ نہیں وہ اپنی شرارتوں سے آپ کو تنگ کرتے تھے۔"

www.kitabnagri.com

"شادان اور ابراہیم دونوں زیادہ شرارتیں نہیں کیا کرتے تھے۔"

"وہ بہت فرمانبردار تھے، ہم نے ان پر بہت سختی کی، ہماری بے جا سختی نے ہماری اولاد کو ہم سے چھین
لیا۔"

ہم نے انہیں باپ کے بعد ماں کی محبت کے احساس سے بھی محروم کر دیا۔ ہم نے یہ کیسے کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں مر گئے، ہم سے پہلے چلے گئے، شاید تھگ گئے تھے۔ ان کے لہجے میں درد ہی درد تھا۔ وہ دونوں مر گئے یہ کہتے ہوئے ان کی روح تک تکلیف سے چیخی تھی۔

آپ نے ایسا کیوں کیا نانو؟ بہت سالوں بعد کسی نے پوچھا تھا۔

"میں نے ایسا کیوں کیا؟ انداز خود کلامی سا تھا۔

بہت سالوں پہلے ہمارے ابا کی موت ہوئی تھی۔ تب ہم اور ہمارے بھائی بہت چھوٹے تھے۔ ماں نے ہمیں بہت محبت دی، پیسہ دیا، دنیا کی ساری ماؤں کی طرح ہمارے بہت لاڈ اٹھائے۔ لیکن بھائیوں نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھایا وہ ماں اور ہم پر حاوی ہو گئے۔ ابا کی ساری جائیداد ایک نے بیچ ڈالی تب بھی اماں کچھ نہ بولیں۔ ہمارے دونوں بھائی بچپن سے ہی ہر کسی کے ساتھ فساد ڈالتے تھے پھر ایک دن ایک لڑکی کو لیکر بڑے بھائی بھاگ گئے۔ اس کے گھر والوں نے بہت پوچھا لیکن اماں بہت محبت کرتی تھی بھائی سے انہوں نے بھائی کا پتہ نہ بتایا۔ کچھ دنوں بعد اس لڑکی کے گھر والوں نے بھائی اور اسے ڈھونڈ کر مار دیا۔ ہمارے چھوٹے بھائی نے ابا کی بچی واحد حویلی بھی بیچ ڈالی۔

ہماری ماں نے ہمیشہ ہمارے بھائیوں کی غلطیوں پر ان کا ساتھ دیا تھا۔

اگر وہ شروع سے ان پر سخت نگاہ رکھتیں تو ہمارا گھر اور جائیداد تباہ نہ ہوتے۔ اس خوف نے ہم سے بہت کچھ چھین لیا۔ ان کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اسکے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے نانا بہت اچھے انسان تھے۔ بہت پہلے وہ ہمیں چھوڑ گئے۔ وہ زندہ تھے تو ہمیں بہت سمجھایا کرتے تھے۔"

ان کا کوئی اور بھائی نہیں تھا۔ ہمیں ساری زمینیں اور کام تنہا دیکھنے پڑتے تھے۔ ہمیں ڈر تھا اگر ہم بھی اپنے بچوں کو محسوس کروائیں گے کہ ہم ان سے کتنی محبت کرتے ہیں تو ہمارے بھائیوں کی طرح وہ ہمیں اور اس گھر کو تباہ کر دیں گے۔ بہت بعد میں ہمیں سمجھ آئی تھی کہ ساری اولادیں ہم بہن بھائیوں جیسی بد نصیب نہیں ہوتی۔ میرے بچوں کی رگوں میں عباسی خاندان کا خون تھا۔ ان کے لہجے میں رنجیدگی تھی۔

کئی سالوں بعد سوال کرنے والے کو آج جواب ملا تھا۔ اسے دکھ ہوا تھا۔
"آج بھی معاشرے میں کتنے ہی ایسے بچے موجود ہیں جو قابل ترس حالت میں اپنے خوف و خدشات سے لڑ رہے ہیں۔ والدین کی اینٹارمل زندگیاں کی اینٹارمل غیر متوازن نسلوں کی بنیاد ہوتی ہیں اور یہ تباہی نسل در نسل منتقل ہو رہی ہے۔"

www.kitabnagri.com

ہر بچہ مختلف ہوتا ہے، نانو۔ آپ نے ماما اور ابراہیم بابا کے ساتھ جو کیا یا انہوں نے آپ کے ساتھ کچھ کیا وہ آپ کی اولاد اور آپ کا ذاتی مسئلہ ہے۔ مجھے جواب نہیں چاہیے تھا بس آپ کو جاننا تھا۔ وقت نے بہت کچھ بدل دیا ہے، بہت کچھ بدل گیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں، نانو! ہر شے سے بڑ کر اور ابراہیم بابا بھی آپ سے محبت کرتے تھے۔ ان کو آپ سے کوئی گلہ نہیں تھا۔" اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

جب وہ جانے لگے تھے گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ انہوں مجھے سب بتایا تھا۔ وہ آپ سے ناراض نہیں بلکہ خود سے شرمندہ تھے۔ اسے کئی سال پہلے کیا گیا وعدہ یاد آیا۔ جیسمین آغا اور ابراہیم ماموں کے ساتھ وہ جرمنی آگیا تھا۔ کئی سال وہ ڈسٹرب رہا۔ بہت مہینوں بعد وہ وہاں ایڈجسٹ کرنے لگا تھا۔

یہ ان دنوں کی بات تھی جب اسے ابراہیم ماموں نے کہا کہ وہ اسے بابا بلایا کرے۔ وہ اب خوش رہنے لگا تھا۔ بہت عرصے زیر علاج رہنے کے بعد بلا آخر اسے ہر رات خواب میں آنے والے دو جنازوں سے بھی جان چھڑ والی تھی۔

وہ ہائی سکول میں تھا جب ایک دفعہ پھر اسے وہی خواب ستانے لگے تھے۔ لیکن چاہ کر بھی وہ کبھی یہ نہیں کہہ سکا کہ مجھے پاکستان جانا ہے۔

دور اندر شائد اسکا دل کرتا تھا پاکستان جانے کیلئے۔

ان دنوں اس کا کالج ختم ہونے والا تھا۔ وہ کالج کے فائنلز سے پہلے اپنے کچھ جرمن کلاس فیلوز کے ساتھ ہیلی ایریاز آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غیر متوقع فون کال تھی جو اسے جیسمین ماما کی جانب سے موصول ہو نہیتی تھی۔ وہ لیکن اس کال کی وجہ سے اسے وہ ٹرپ چھوڑ کر اکیلے واپس آنا پڑا۔

یہ منظر برلن کے ایک بہت بڑے ہسپتال کا تھا۔ جہاں ابراہیم کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے لایا گیا تھا۔ اسکے سامنے موجود آدمی کے محض چند ہی بال سفید ہوں گے۔

تب اسے زندگی کی آخری سانسیں لیتے وجود نے بہت کچھ بتایا تھا جس نے اسے بے حد صدمے سے دوچار کیا۔ ڈاکٹر زبہت کوشش کے باوجود انہیں نہیں بچا سکے تھے۔

اس دن اسنے زندگی میں پہلی دفعہ نانو کو کال کی اور بابا کی موت کے بارے میں بتایا لیکن وصیت سن کر وہ کئی لمحوں تک چپ رہی تھیں۔ ان کے جواب نے اسے شدید حیرت زدہ کیا۔ اپنے بیٹے کے جنازے پر جرمنی آنے کی بجائے انہوں نے بس آخری رسومات کی تصاویر بھیجنے کا کہا تھا۔

ابراہیم کی وصیت کے مطابق اسے برلن ہی دفنایا گیا تھا۔ اور بہت ٹوٹے دل اور افسوس کے ساتھ اسنے تصاویر بھی بھیج دیں تھیں۔

www.kitabnagri.com

کئی دن تک وہ صدمے میں رہا۔

کچھ بچے دنیا میں دو دفعہ والدین کو کھوتے ہیں وہ بھی ان کچھ میں شامل تھا۔ پہلی دفعہ وہ بہت چھوٹا تھا لیکن دوسری دفعہ اسنے اس تکلیف کو محسوس کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اور جیسمین آغا کو اس تکلیف کو پروسس کرنے میں بہت وقت لگا تھا۔ لیکن پھر کبھی پاکستان سے اس کا رابطہ ختم نہیں ہوا۔ نانوں کی طرف کی جانے والی فون کالز بڑھ گئیں۔

"بابا نے مجھ سے عہد لیا تھا، نانوں۔"

"آپ کا خیال رکھنے کا عہد، آپ سے بات کرنے کا عہد، آپ کے بلانے پر واپس چلے آنے کا عہد اور میں ان کے ساتھ کیا گیا ہر آخری عہد اپنے دل سے نبھانا چاہتا تھا، نانوں۔"

"اسے تھا ہم سے گلا بھی، شکایت بھی، اسے سب تھا۔"

"شادان کہہ دیا کرتی تھی۔ لیکن وہ نہیں کہتا تھا۔ وہ باتیں دل میں رکھنے کا عادی تھا۔ جب وہ آخری دفعہ آیا تھا تو اس نے بہت کچھ کہا اور ہم نے سنا لیکن ہمارے کانوں میں وہ الفاظ آج بھی درد بن کر گونجتے ہیں۔"

"ہم وہ نہیں بھلا سکتے۔"

خوف تھا کہ ہم اسے کھو دیں گے اور اس خوف نے واقعی سب چھین لیا۔ ہم نے سب کھو دیا۔

نانوں۔۔۔۔۔! اس نے گیلی آواز میں پکارا۔

جو بھی تھا لیکن اسے ان کی باتوں سے، ان کے لہجے سے جھلکتی ازیت سے تکلیف ہو رہی تھی۔ اسنے اپنا سر دوبارہ ان کی گود میں رکھا، اور ان کے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر۔

Posted On Kitab Nagri

"سب کہ دیں آج سب کچھ لیکن وہ رکا۔۔۔۔۔پھر ہلکی آواز میں بولا۔"کل سے آپ ماضی کو نہیں جیں گی۔ ہم حال میں زندگی گزاریں گے۔ خزاں کو بھول کر بہار کی باتیں کریں گے۔ خزاں کو بھولنا کہاں آسان ہوتا ہے خصوصاً وہ خزاں جو زندگیوں پر تاری ہو۔ لیکن پھر ناممکن تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اسنے نانو کے ہاتھوں پر ہلکا سا داؤ ڈالا تھا۔

وہ دونوں ہلکی آوازوں میں کچھ دہرا رہے تھے۔ شاید بیت چکے وقت کو۔ رات کی سیاہی تیزی سے پگھل رہی تھی۔ روشنی کو آنے سے پہلے اس اندھیرے سے لڑنا تھا۔ روشنیوں کو ہمیشہ اندھیروں کو مات دینے کے لئے ان سے لڑنا پڑتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس صبح اسکی آنکھ کافی دیر سے کھلی تھی۔ وہ نانو کے بستر پر تھا۔ رات کو باتیں کرتے ہوئے، وہاں اتنا سکون محسوس ہوا کہ وہ وہی ان کی گود میں سر رکھے سو گیا تھا۔ بے اختیار مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا۔

سلیپر زپہنے وہ قدرے رف سے حلیے میں کمرے سے باہر آیا۔ اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فریش ہونے کے بعد اس نے صرف فریش جو س لیا۔ پھر گارڈن کی طرف چلا آیا۔ موسم یہاں بھی بدل رہا تھا۔

حویلی کا وہ باغ زیادہ وسیع نہیں تھا۔ لیکن وہاں بہت سے پھول پودے لگے تھے۔ جو آنکھوں کو بھلے معلوم ہوتے تھے۔ وہ دور سے اس چھوٹی لڑکی کو دیکھ چکا تھا۔ جو نکلتے ہوئے سرخ گلابوں کے پاس کھڑی سرگوشی میں کچھ کہہ رہی تھی۔ بغیر قدموں کی چاپ پیدا کیے وہ اس کے پاس جا کر گھڑا ہو گیا۔ پھول کی کے اوپر بالکل جھکے ہونے کے باعث وہ اسے نہیں دیکھ پائی تھی۔

"تم گلاب ہو لیکن زنجبیل تمہیں صرف اچھا سمجھتی ہے۔ پیار تو وہ سفید گلابوں اور مجھ سے کرتی ہے۔" اپنی ہی بات کا مزہ لیتے وہ پیچھے ہوئی اور ہنسنے لگی۔

عالیار نے بہت دلچسپی سے اسے دیکھا۔ وہ آگے ہوا، اس کے پاس پنجنوں کے بل نیچے بیٹھا۔ ہائے۔۔۔۔!

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے ساتھ بیٹھتے دیکھ کر اس کی ہنسی تھی۔
"میں اب تناخو فناک تو نہیں کہ مجھے دیکھ کر تم ہنسنا بند کر دو۔ مصنوعی خفگی سے کہتے اسنے بمشکل اڈتی شرارتی مسکراہٹ ضبط کی۔

"لیکن میں نے تو آپ کو جن نہیں کہا۔" اس نے حیرت سے دیکھتے جواب دیا۔

کیوں جن خوفناک ہوتے ہیں؟

Posted On Kitab Nagri

ہاں! اب کہ چہرے پر ہلکا سا غصہ جھلکا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔؟"

"پوچھیں" وہ خفگی سے اسے ہی گھور رہی تھی۔

"کیا میرا آنا تمہیں برا لگا ہے؟"

وہ چپ رہی۔

"سنو، جو آپ کا ہوتا ہے وہ کوئی چاہ کر بھی نہیں چھین سکتا۔ وہ ہمیشہ آپ کا ہی رہتا ہے۔"

کیا اب مجھ سے دوستی کرو گی؟ اس نے ہاتھ مٹھی کی صورت بند کرتے اس کی طرف بڑھایا۔
ویسے ہی جیسے وہ اور داریا کیا کرتے تھے۔

"زنجبیل کو لڑکوں سے دوستی پسند نہیں۔" آرام سے کہتی وہ دوبارہ پھولوں کی طرف دیکھنے لگی۔

اسے وہ لڑکی یاد آئی۔ تین دن بعد وہ اسے دوبارہ پوری جزائیت سے یاد آئی تھی۔ اور اس کی آنکھیں،
وہ آخری جملہ۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"لیکن میں تو تم سے دوستی کر رہا ہوں۔"

کچھ دیر وہ سوچتی رہی۔ پھر خاموش نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ اور بند مٹھی بنا کر ہاتھ اس کے
ہاتھ سے ملایا۔

"فرینڈز" دبی مسکراہٹ اب عود آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں لیکن تھوڑے سے۔ وہ اب اسی کی طرف متوجہ تھی یوں کہ آنکھوں میں اب خفگی کا تاثر نہیں تھا۔
"کوئی بات نہیں، زیادہ بھی بن جائیں گے۔"

آپ اب یہیں رہیں گے؟ جھجھکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"ہاں، لیکن تم کہو گی تو چلا بھی جاؤں گا۔" میں دوستوں کی باتیں مان لیتا ہوں، کیوں کہ دوستوں کے دل توڑنا اچھی بات نہیں ہوتی۔

"میں نے ایسا بالکل نہیں کہا کہ آپ جائیں۔" وہ جھینپتے ہوئے بولی۔
آج سکول نہیں گئی؟

"میرے پیپرز ہو رہے ہیں اس وجہ سے آج چھٹی تھی۔"
اوہ۔۔۔۔۔! اسے یاد آیا وہ پچھلے دو دنوں کم کم نظر آرہی تھی۔

کیا تمہاری بہن تمہیں دوست بنانے سے منع کرتی ہے؟
"نہیں، وہ منع نہیں کرتی۔" لیکن مجھے خود ہی دوست بنانا اچھا نہیں لگتا۔
اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟

وہ چپ رہی۔ شاید وہ اس سوال کا جواب دینا نہیں چاہ رہی تھی۔
"میں تمہیں گفٹ دوں۔"

سچ میں۔۔۔۔۔! وہ پر جوش ہوئی۔ لیکن سارا جوش ایک خیال آنے پر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میں تو ہر کسی سے گفتگو نہیں لیتی اور زنجبیل کہتی ہے اجنبیوں سے گفتگو نہیں لیا کرتے، یہ اچھی بات نہیں ہوتی۔"

"لیکن ہم تو دوست ہیں۔" اور دوست ہر کسی میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ اجنبی بھی نہیں ہوتے اگر وہ تحفوں کا کہہ رہے ہوں تو ان سے ضرور لے لیا کرتے ہیں۔

"ہاں ہم دوست ہیں، اور دوستوں سے گفتگو لے لیا کرتے ہیں۔" اب وہ اس کی تائید کر رہی تھی۔ وہ ہنس دیا۔

میج بپ نے ان کی گفتگو میں خلل ڈالا۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے موبائل نکالا۔
"ہم پھر ملتے رہیں گے اوکے۔" سکرین پر نظر پڑتے اس نے سونا کو بائے کہتے ہاتھ ہلایا۔
موبائل ہاتھ میں تھامے وہ اندر کی طرف بڑ گیا۔

"دوست اتنا برا بھی نہیں ہے۔" سونا نے گلاب کی پتی پر جھکتے سرگوشی کی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس ای میل میں ایک جملہ اور ایک ہی نام تحریر تھا۔

"میں ماما اور بابا سے ملنے گیا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

داریا۔۔۔!

دوسرا جملہ ادھورا تھا۔ اور ادھورے جملے دوست سمجھ جاتے ہیں۔ وہ ان کو مکمل بھی کر لیتے ہیں۔ ہاں اگر وہ واقعی میں دوست ہوں تو۔

آفس سے اپارٹمنٹ آج وہ جلدی آگئی تھی اور اب میلز چیک کرتے ہوئے اس کی نظر پھر دوبارہ اسی لائن پر پڑی تھی۔

تو وہ اداس تھا۔ اور درد میں تھا۔

ایک ہاتھ تھوڑی پرجمائے وہ سوچنے لگی۔

اب تین دن ہو چکے ہیں۔

اور زیب کے تھرو اسے فائلز بھی مل چکی ہوں گی۔

ہاں! اتنے دن میں وہ نارمل ہو چکا ہو گا۔

ایک لمبی میل اس نے کمپوز کرنا شروع کی۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

تیزی سے ہاتھ موبائل سکریں پر چل رہے تھے۔

زیب عالیار کا جرمنی میں کلاس فیلو تھا۔ ایک ہی یونیورسٹی کے باعث وہ دونوں بھی ایک دوسرے کو

جانتے تھے اور عالیار نے بتایا تھا وہ اس سے ملنے شہر لاہور جانے والا ہے۔

اسے کالز سے چڑھتی۔ اسے بہت لمبی میلز بھیجنا یا انسٹاگرام پر ڈی ایمز کرنا ہمیشہ سے پسند تھا۔

اور وہ اسی پسند کو دہرا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گارڈن سے وہ دوبارہ کمرے میں آیا تھا۔

آہ داریا آہ! اس نے کراہ کر آنکھیں میچیں۔ اتنی لمبی میل اور وہ بھی عربی میں۔ اس نے مسکراتے ہوئے ٹیکسٹ کو کاپی کیا۔ چہرے پر خوشی تھی وہاں کسی قسم کی جھنجھلاہٹ نہیں تھی۔

"وقت کے اچھے ساتھی ہمیشہ خوشی دیتے ہیں۔"

اب موبائل پر گوگل ٹرانسلیٹر کھلا تھا۔

اس میل میں پچھلے ایک ہفتے کی باتیں تھیں۔ وہ ساری تفصیلات فرصت سے پڑھنے لگا۔ پاؤں اوپر صوفے پر سمیٹے وہ آرام دہ حالت میں بیٹھ گیا۔ آنکھیں سکڑی ہوئی سکرین پر جمی تھیں۔ لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"میرا ڈیزائن پاس ہو گیا ہے۔ باس مجھے قطر بھیج رہے ہیں۔ ریڈن برگ گیٹ ہمیں یاد کر کے رو رہا ہے۔"

www.kitabnagri.com

بہت کچھ لکھا تھا لیکن کوئی شکوہ نہیں تھا جس میں درج ہوتا اتنے دن مجھے جوابی میسج کیوں نہیں کیا۔ میری میلز کا جواب کیوں نہیں دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

عالی، میری لڑائی ہوئی تھی۔ میں نے اس جرمن لڑکے کا سر پھاڑا ہے لیکن وہ شکایت نہیں کر سکتا۔ میرے پاس پورے ثبوت ہیں، کیسے اس جرمن منحوس نے مجھے تنگ کیا۔ ہاں آف کورس وہ پروف میں نے ڈیزائن کیا ہے۔ اب کیا ہم اہل مصر صرف نقشے بناتے پھریں گے۔

اور عالیار کا قہقہہ یہ پڑھتے ہوئے بہت اونچا تھا۔ اسے داریا کی بہت پہلے ہوئی لڑائی یاد آئی تھی۔ وہ اوائل سردیوں کے دن تھے۔ اور وہ دونوں آنسکریم کپ ہاتھوں میں تھامے فٹ پاتھ پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے۔

اچانک تیزی سے بھاگتا لڑکا ان سے ٹکرایا۔ وہ لڑکا شاید بہت جلدی میں تھا۔ لیکن وہ اس پر ایک نظر ڈالتے سمجھ گئی وہ جلدی میں نہیں تھا۔ ہیڈ فون لگائے وہ تیز موسیقی سنتے سڑک پر اپنی دھن میں چل رہا تھا۔

آنس کریم کپ نیچے گرا اور کریم اس کی فی شرٹ پر لگ چکی تھی۔ یو۔۔۔۔۔ باسٹرڈ! اسنے وہی کپ عالیار کے ہاتھ سے لیا (اس کا گرنے سے بچ گیا تھا) اور زمین پر جھک کر گری کریم اٹھائی اور سامنے مسلسل معذرت کرتے لڑکے کی شرٹ اور چہرے پر مل دی۔ چہرے پر گہرے صدمہ کے سے تاثرات لیے وہ لڑکا ساکن کھڑا تھا۔

"میں نے اتنے عرصے بعد کچھ اچھا پہنا اور تم نے میری ڈریس خراب کی۔ اب تم پے کرو گے۔ اس کا ٹیگ دیکھو، برینڈ چیک کرو اور پیسے نکالو۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اس لڑکے کے ساتھ جرمن میں مسلسل بحث کیے جا رہی تھی۔ اور عالیار وہ اس سے چند قدم دور ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

لڑکا مسلسل اپنے کپڑوں اور چہرے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ شاید وہ کہہ رہا تھا کہ میرا ڈریس خراب کر کے حساب پورا ہو چکا ہے۔

اپنے کوٹ سے فون نکالتے اسنے کچھ اس لڑکے کو دکھایا۔ غلطی اس لڑکے کی ہی تھی لیکن اس غلطی کے ساتھ وہ شاید بہت معصوم بھی تھا۔

آن لائن منگوائی شرٹ کی قیمت برینڈ کے ساتھ درج تھی۔ اس لیے اس جرمن لڑکے نے اب پے کر کے جان چھڑائی تھی۔

"اگلی بار اہل مصر نظر آئیں تو انہیں کم مت سمجھنا۔"

وہ لڑکا وارننگ سن کر بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ وہ اپنے پیسے لے چکی تھی۔

وہ دونوں ایک دفعہ پھر سے آنیسکریم خرید کر اسی فٹ پاتھ پر چل رہے تھے۔

"کھاؤ، بہت مزے کا فلیور ہے۔" وہ اس کے ساتھ مسلسل ہنستے ہوئے چل رہا تھا۔

آہ داریا، "تم نے اس بیچارے کی بینڈ بجا دی۔"

"وہ یہی ڈیزرو کرتا تھا۔ تم نے دیکھا وہ کیسے اندھوں اور بہروں کی طرح چل رہا تھا۔"

اگر میری جگہ کوئی بچی ہوتی یا کوئی بوڑھی وہیل چیئر و من تو وہ بھاگ جاتا لیکن مدد کے لیے نہ رکتا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کو آئندہ یہ بے عزتی پلس ہر جانا یاد رہے گا۔" اب تم بتاؤ تم نے میری ہیلپ کیوں نہیں کی۔ وہ مصنوعی خفگی سے اسے گھورتے بولی۔

"ویل داریا تمہارے اندریونو، مختلف خوبیاں ہیں۔ اتنی باصلاحیت ہو۔ اور تمہاری جن صلاحیتوں پر مجھے یقین ہو۔ وہاں میں کیا مداخلت کروں۔"

وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا۔

"مجھے تو ایک اچھا شو اور وہ بھی فری میں دیکھنے کو ملا۔"

"عالیار شاہ جہاں، اس میں کوئی شک نہیں آپ کی دوست داریا مہوا ملٹی ٹیلنٹڈ ہیں۔" اس نے فخر سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

ایسے واقعات اکثر پیش آتے تھے۔ اور وہ صرف انجوائے ہی کیا کرتا تھا۔

ماضی کا وہ واقعہ دھواں بن تحلیل ہو چکا تھا۔ حال میں وہ موبائل سکرین پر سر جھکائے، داریا کے ساتھ پیش آئے حالیہ واقعے پر ہنس رہا تھا۔

میں نے اس کا سر پھاڑا کیوں کے اس نے مجھے دو دن تنگ کیا اور میرے آفس میں رہ کر باس سے میری شکایت کی۔ اب اس پر میں نے کام کیا تو معلوم ہوا اس نے ایک جرمن بلی کا قتل کیا تھا۔ اس بلی کی مالکن سے اسکی خفیہ سیٹلمنٹ ہوئی تھی۔ لیکن وہ عورت جرمنی چھوڑ گئی ہے۔ وہ ویڈیو میں نے بہت محنت سے

Posted On Kitab Nagri

حاصل کی۔ پھر میرے وارن کرنے کے باوجود اس لڑکے نے میرا فائنل ڈیزائن خراب کیا۔ اور میں نے اسکا سر پھاڑ دیا اب وہ ویڈیو کی وجہ سے ڈر گیا ہے۔ پولیس سے سمجھونچ گئی۔
تم میرے قطر ج سے واپسی پر جرمنی آ جانا۔
وہ لمبا پروجیکٹ ہے، مسجد کاسٹر کچر فائنل کر کے میں واپس آؤں گی۔
دن سہ پہر میں ڈھلنے لگا تھا۔ وہ اسکی آج ریسو ہونے والی میل کے ساتھ پچھلی تمام میلز پڑھ رہا تھا۔
اور فرصت سے جواب بھی میلز بھیج رہا تھا۔

سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ کسی اچھے دوست کی سننے اور اپنی کہہ سنانے کی مسکراہٹ۔

www.kitabnagri.com

اس کا رخ نانو کے کمرے کی طرف تھا۔
وہ کچھ پرانے کپڑوں کو تہہ لگا رہی تھیں۔
اسلام علیکم، نانو!

وعلیکم اسلام! "آج ہمارا بیٹا ناشتے سے بھی غائب تھا، خیر ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"بس صبح دیر سے اٹھا تھا۔"

اسنے کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اسی کرسی پر تین دن پہلے کوئی اور بیٹھا تھا۔ کوئی نرم سا احساس تھا جس نے اس مزید مسکرا نے پر مجبور کیا۔

وہ آج دن میں دوسری دفعہ یاد آئی تھی۔

"لاہور والے تمہارے کام ہو گئے ہیں۔؟"

مستقبل کے حوالے سے اب کیا ارادہ ہے۔؟ وہ اس کے سامنے بیٹھیں۔ فرصت سے۔

"میں نے بزنس کو پڑھا ہے۔ جرمنی میں ابراہیم بابا کا شاپنگ پلازہ تھا۔ کافی عرصہ میں نے اسے ہی

سنجھا لایا ہے۔ لیکن اب وہ سب ختم ہو چکا۔"

بورنگ ورک تھا۔ کچھ نیا کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ آئیڈیاز پر کام کر رہا ہوں فائنل ہوتے ہی آپ کو بتاؤں

گا۔

www.kitabnagri.com

اسنے یہ کہنے سے گریز کیا کہ وہ اس کا محبوب کام تھا۔ وہ وقت گزر گیا۔ اب کہہ کر کیا کرنا۔

"انسان کو ایک دن اپنے اصل کی طرف لوٹنا ہی ہوتا ہے۔ تم جو بھی کرنا چاہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں

ہو گا۔" لیکن ہماری خاندانی زمینیں بھی ہیں۔ منشی دیکھتا ہے لیکن اب حساب کتاب لیتے ہم تھک چکے

ہیں۔ آخر یہ سب کچھ تمہارا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے بابا شاہ جہاں کی لاہور والی زمینیں بھی وارثوں کے بغیر رل رہی ہوں گی۔ ہم چاہتے ہیں ان سب کی خبر گیری بھی اب تم کرو۔" باقی جو مرضی کرو لیکن ایک دفعہ اس سب کا جائزہ لے لو۔ ان کے لہجے میں بیتے وقت کی تھکاوٹ عود آئی تھی۔

"منشی سے بات کر لی ہے، نانو۔" آپ پریشان نہ ہوں۔ میں سب دیکھ لوں گا۔

کل شام وہ نیازی سے ملا تھا۔ وہ دونوں حویلی کی بیٹھک میں تھے۔

پچھلے کئی سالوں کا ریکارڈ دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر ستائش تھی۔

چالیس سالہ نیازی کم پڑھا ہوا لیکن ایماندار آدمی تھا۔ اپنے والد کے بعد سے حویلی کی زمینوں کی دیکھ بھال اسی کے ذمہ تھی۔ زمینوں کے ٹھیکے، فصلوں کی آمدن وہ ایک ایک چیز کے بارے میں تفصیل سے بتا رہا کیوں کہ بہت سی چیزوں کی سمجھ عالیار کو نہیں تھی۔ ہاں اسے وقت لگتا یہ سب سمجھنے میں۔

"آپ گودام بھی دیکھ سکتے ہیں۔" میں بی بی جی کو ہر ماہ کا ریکارڈ پہنچاتا رہا ہوں۔

"میں کل وہاں کا چکر لگاتا ہوں۔" لیکن آپ کو میری مدد کرنی ہوگی۔ کیونکہ اس سب کو سمجھنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔

"آپ جلد سمجھ جائیں گے۔" مجھے نہیں لگتا آپ کو وقت لگے گا۔

انشاء اللہ! مسکرتے ہوئے اس نے نیازی کے یقین کی تصدیق کی تھی۔۔۔۔۔!

"عالیار" وہ نرمی سے آگے ہوئیں، اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم تمہیں کچھ بتانا چاہتے ہیں۔ سونا کے بارے میں۔

سونا اور زنجبیل صالح احمد کی پوتیاں ہیں۔ امینہ صالح کی بیٹیاں۔۔۔

وہ کئی سال پہلے ہری پور واپس آئے تھے۔ ان کی ماں شادان اور ابراہیم کے بچپن کی دوست تھی۔ شادان کا سارا بچپن، لڑکپن اور جوانی امینہ صالح احمد کے نام سے عبارت ہے، وہ اچھے دوست اور ساتھی رہے ہیں۔

اس کا وجود پگھلنے لگا، دل میں درد سا اٹھا۔ نانو کو اس خاندان کے بارے میں بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔

جیسمین آغا کئی سال پہلے اسے سب بتا چکی تھیں۔ وہ اپنی ماما کے بارے میں اکثر ان سے پوچھا کرتا اور وہ ابراہیم سے سننے قصے اسے بتایا کرتیں۔

شادی کے بعد بیٹی اور داماد کے ساتھ وہ کہیں چلے گئے تھے۔ لیکن پھر سالوں بعد ان کی یہیں واپسی ہوئی۔

www.kitabnagri.com

سونا بہت چھوٹی تھی۔ اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ اس کی گہری وابستگی تھی۔ لیکن اس نے ان دونوں کو مرتے دیکھا ہے۔ اور اس کے دماغ سے چپک گیا کہ ان کی موت کی ذمہ دار وہ خود ہے۔

اس دن وہ ہاتھ چھڑا کر سڑک کے کنارے کسی چیز کے لیے بھاگی تھی۔ اس کا باپ اور بھائی اس کے پیچھے بھاگے تھے۔ تیزی سے آتی کار نے دونوں کو زندہ نہیں چھوڑا۔ سونا کے بہت سے خوف ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دکھ کیا سونا احمد ساتھ۔ عالیار کا بچپن، دو جنازے، سونا کا بچپن دو جنازے۔
بہت اچھا خاندان ہے۔ ماضی میں ہم سے غلطی ہوئی۔ لیکن ہم نے اس کو قبول کیا۔
"سونا تھوڑا ڈرتی ہے کیوں کہ اسے لگتا ہے کہ تم ہمیں اس سے چھین لو گے۔"

ہم دونوں نے تنہائی ساتھ بانٹی ہے۔ وہ میرے لیے میری بچی ہے جیسے ابراہیم تھا، جیسے شادان اور
جیسے تم۔"

نانو۔۔۔۔!

پتھر ہو چکے وجود میں جنبش ہوئی۔
"میں، میں اسے سمجھ سکتا ہوں۔"

پوری کائنات میں وہ واحد ہی تھا جو اس لڑکی کو سمجھ سکتا تھا۔
دو جنازے۔۔۔۔۔ اور خون۔۔۔۔۔ گہری مماثلت تھی۔

کیا میں ان کے گھر جاسکتا ہوں؟ اس نے سر جھکائے پوچھا۔
"ضرور ملنے جانا۔"

وہ باپ، بیٹی بہت سادہ اور محبت بانٹنے والے لوگ ہیں۔ تمہیں دیکھ کر انہیں خوشی ہوگی۔

Posted On Kitab Nagri

اگلی دن بہت روشن سا تھا۔ سونا انصر کے ساتھ سکول جا چکی تھی۔ نانو صفائی کروانے میں حد سے مصروف لگ رہی تھیں۔

کچے راستے پر چلتے اس کے قدموں کا رخ اسی گھر کی طرف تھا جہاں کچھ روز قبل وہ خفاسی لڑکی اتری تھی۔

"زنجبیل احمد" یہ نام سوچتے اسے ایک انجانا احساس ہوا جسے وہ نام دینے سے کاثر تھا۔ ہاں لیکن لبوں کو مسکراہٹ چھوتی اور اچھا لگتا۔

اسے سوچنا برا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ بہت عجیب سی تھی۔

لکڑی کا دروازہ پہلے کی طرح زنگ آلود سا نہ تھا۔ اس کی شاید مرمت کروائی گئی تھی۔ اب وہ اچھی حالت میں تھا۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو بے اختیار دروازہ کھٹکھٹاتے محسوس کیا۔

بند دروازہ کھل چکا تھا۔ وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

سبز آنکھیں، سر پر کیپ، دونوں ہاتھ اب جیکٹ کی جیبوں میں تھے۔

کئی سال گزرنے کے بعد بھی ایک دھندلا سا منظر یاد آگیا۔

پی کیپ، سبز آنکھیں، کچھ ادھورا سا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں ہستیوں کو تعارف کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن الفاظ نکل چکے تھے۔
اسلام علیکم، آنٹی! "میں عالیار شاہجہاں ہوں۔"
وعلیکم اسلام!

"اندر آ جاؤ۔" وہ اس کے سامنے سے ہٹ چکی تھیں۔
وہ ان کے پیچھے سر جھکائے چلتا ہوا اندر آ گیا۔

"بیٹھ جاؤ، بیٹا۔" انہوں نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔
وہ دونوں اب آمنے سامنے تھے۔ کئی لمحے خاموشی کے نظر ہوئے۔
گفتگو کا آغاز انہوں نے کیا تھا۔

"آپ کی مامیری چائے بہت شوق سے پیتی تھیں۔"
آپ چائے پیو گے؟

"میں آپ کے ہاتھ کی چائے ضرور پیوں گا۔"
اسے چائے نہیں پسند تھی۔ لیکن ماما کا نام سنتے اس کا دل اب پینا چاہ رہا تھا۔

"میں چائے بناتی ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے اٹھیں۔
شیور۔۔۔! وہ بھی جواباً مسکرا دیا۔

اس گھر میں کچھ تھا عجیب سا لیکن آرام دہ کرتا، وہ گھر پہلی دفعہ آنے والوں کو غیر آرامدہ نہیں کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے سرسری سی نظر سے ارد گرد دیکھا۔ وہاں کتابیں تھیں، بہت کتابیں، ایک کونے میں لکڑی کی چھوٹی سی الماری تھی لیکن وہ کتابوں سے بھری تھی۔ بہت نفاست سے کسی نے وہاں کتابوں کو ترتیب دیا تھا۔

وہ خاموشی سے اٹھا۔ قدم اس کتابوں سے بھری الماری کی طرف بڑھے۔ جیب سے ایک چٹ اور پھول نکالتے سب سے اوپر پڑی ادھ کھلی کتاب میں رکھ دیا۔ وہ پھول ٹہنی کے بغیر تھا، جس کی کچھ پتیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔

حویلی کے باغیچے سے توڑا گیا سفید گلاب۔

کچھ دیر وہ وہیں کھڑا ان خاموش کتابوں کو دیکھتا رہا۔ پھر دل میں خیال آیا۔
بھلا اتنی کتابیں کون پڑھتا ہے؟

"میری بڑی بیٹی اور والد کتابیں بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔"

آواز پر وہ مڑا اور اپنی کرسی کی طرف واپس آیا۔

اچھا! اسنے چائے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

پہلے کبھی چائے پی ہے؟

"نہیں، لیکن آج پینا چاہتا ہوں۔"

وہ پھر سے وہی بچہ بن گیا جو کئی سال بعد اپنی مری ہوئی ماں کی سب سے اچھی ساتھی سے ملنے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما، وہ آپ سے بہت اٹیچ تھیں۔"

چائے کا پہلا گھونٹ ہلک سے اتر۔ وہ اچھی تھی یا نہیں اسے اس دنیا کی ہر اچھی کافی سے بڑ کر اچھی لگی تھی، ماما کو پسند تھی شاید اس لیے۔

"وابستگی تو چھوٹا لفظ ہے، اسے مجھ سے محبت تھی۔ اور میرا دل ایک دوست کی محبت کیلئے مخلص۔"

"میں تین سال کا تھا شاید لیکن مجھے آج بھی یاد ہے، آخری بار وہاں آپ نہیں تھیں۔"

پہلا شکوہ۔۔۔۔۔!

"میری پہلی بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ بیمار تھی۔ ہم دونوں کا رابطہ میری شادی پر ختم ہوا تھا لیکن ایک وقت بعد پھر سے جڑ گیا۔"

جب یہ حادثہ ہوا، اس دن وہ دونوں مجھ سے ملنے آرہے تھے۔ ہم چھ سال بعد مل رہے تھے لیکن وہ ملاقات ادھوری رہ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ شروع سے مجھے پسند کرتی تھی۔

"ہری پور کی فضا ہماری یادوں سے بو جھل ہے۔"

"کئی سال مجھے بھی گلٹ رہا، لیکن اس وقت میں ہاسپٹل میں تھی، بہت بعد میں پتا چلا۔"

اس کا شکوہ دھول بن کے ہوا میں اڑا۔

"ماما آپ سے ملنے والی تھیں لیکن وہ اس دن مجھے ساتھ نہیں لے گئیں۔"

Posted On Kitab Nagri

میں نے بہت ضد کی تھی۔ سبز آنکھوں میں نمی چمکی۔ ہلکا سا گیلہ اپن جھلکا۔
"مر جانے والوں کو اتنا یاد نہیں کیا کرتے۔ اگر ان سے کچھ شکوے ہوں بھی تو ختم کر لینا چاہیں۔"
"کیا آپ یاد نہیں کرتیں؟"

"عالیار۔۔۔" ان کے دل میں درد کی لہر اٹھی۔

میں، لب پھڑ پھڑائے۔ سر جھکا اور ایک آنسو ٹوٹ کے گرا۔

وہ کرسی سے اٹھا۔ ان کے سامنے نیچے بیٹھا۔ ان کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما۔

"مجھ سے کچھ وقت کے لیے میری ماما کی باتیں کریں، پلیز۔ اس کے لفظوں نے التجا کی۔

اجنبیت دور کسی کونے میں جاسوئی۔ آج وہاں کسی ابراہیم کا ذکر نہ تھا۔ بس ساتھ بیٹھنے کی ضد کرتی وہ

سبز آنکھوں والی، ہر نی کی مانند معصوم لڑکی اسی کا ذکر تھا۔

وہاں ایک دوست اپنے دوست کا بچپن دہرا رہا تھا، گیلی سے مسکراہٹ کے ساتھ۔

زندگی میں دوسری دفعہ وہ کسی سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔ باتیں اور بہت سی باتیں۔

ایک کتاب اپنے سینے میں کچھ چھپائے چپ سی دور پڑی تھی۔

وہ بھی شائد دو لوگوں کا ماضی دلچسپی سے سن رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ وہاں کافی دیر بیٹھا رہا تھا۔

امینہ صالح سے لمبی گفتگو نے اس کے دل کو پرسکون کیا تھا۔ ہاں صالح احمد سے وہ نہیں مل پایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کافی دیر قبل وہ واپس آچکا تھا۔ اب باہر سورج ڈھل رہا تھا۔ کھڑکیوں سے نیلے پردے سر کے ہوئے تھے۔ کمرے میں ہلکی خنکی تھی۔ وہ لیپ ٹاپ سکرین پر کسی عمارت کا نقشہ بہت توجہ سے دیکھنے میں محو تھا۔ جسے وہ فائل کرنے سے پہلے کسی اور کو بھی فارورڈ کر رہا تھا۔

دروازے پر ہونے والی آہٹ نے اسکے انہماک میں خلل ڈالا۔

"آجائیں" مصرف سے انداز میں کہا گیا۔

"کیا کر رہے ہو؟" آواز پر اس نے سر اٹھایا۔

نانو، آپ مجھے بلوالیتی۔" یہ سیڑھیوں پر واک آپ کی صحت کیلئے اچھی نہیں۔"

وہ شرارت سے کہتا سیدھا ہوا۔

"ہم نے سوچا ہم خود مل آئیں، اپنے بیٹے سے۔" وہ کہتے ہوئے اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھیں۔

لیپ ٹاپ آف کرتے وہ سائیڈ پر کرچکا تھا۔

اچھے لوگوں سے ملنے کے بعد بھی اچھا محسوس ہوتا ہے۔

"میں ان کے گھر پہلی دفعہ گیا تھا لیکن وہ جگہ اجنبی نہیں لگی۔"

"صالح بھائی اور زنجبیل بیٹی تو اپنے کاموں میں لگے ہوں گے۔" جس وقت تم گئے تھے وہ گھر نہیں

ہوتے۔

کام؟ اس نے اچھنبے سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ نانا، نواسی بہت مصروف ہوتے ہیں۔" خدمت خلق کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کا بھرا ہے۔
زنجبیل صبح سکول پڑھاتی ہے، شام میں مدرسے کے بچوں کو پڑھاتی ہے۔ لاہور کے بڑے اخبار میں
بھی کچھ لکھتی ہے۔ "اس کے نانا مسجد میں امام ہیں۔ وہ بھی زیادہ وقت وہی ہوتے ہیں۔"

"تمہارے ماموں اور ماں نے بھی انہیں سے قرآن پاک پڑھا تھا۔"

اسے واقعی میں اچھا لگا تھا کوئی تو یہاں لوگوں کی بھلائی کے لیے کام کر رہا تھا۔

"نانو، یہ دیکھیں۔" اس نے لیپ ٹاپ سکرین کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں کسی عمارت کا رنگین نقشہ تھا۔
"میں یہاں ایک سکول بنوانا چاہتا ہوں۔ ہری پور کے بہت سے بچے سکول کی دوری کے باعث تعلیم
حاصل نہیں کرتے۔"

میں نے اپنے دوست کے ساتھ ریسرچ کی ہے۔ یہاں کی سڑکیں بھی بہت خراب ہیں۔ سب کی عجیب
سی زندگی ہے۔ مجھے لگتا ہے ہمیں ان لوگوں کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔

www.kitabnagri.com

"تم، زنجبیل سے بھی پوچھو اس کے پاس بہت معلومات ہوں گی۔"
دو سال پہلے اس نے بھی سکول کھلوانے کی کوشش کی تھی پھر جانے کیوں اس نے اپنی کوشش ترک کر
دی۔

"وہ مجھ سے بات کریں گی؟"

Posted On Kitab Nagri

کیوں نہیں کرے گی۔ جب تم جر منی تھے تو وہ اکثر تمہارا مجھ سے پوچھتی تھی۔
"وہ کیا پوچھتی تھیں؟"

اسے حیرت ہوئی۔ وہ لڑکی میرے بارے میں کیا اور کیوں جاننا چاہے گی۔
"کچھ زیادہ نہیں لیکن تین چار سال پہلے وہ تمہاری واپسی کے بارے میں بہت پوچھا کرتی تھی۔" کہتی
تھی بی بی ماں اگر عالیار واپس آجاتا ہے تو شاید وہ اس سب میں کوئی مدد کرے لیکن اس وقت ہمیں لگتا
تھا بھلاہری پور میں تمہیں کیا دلچسپی ہوگی۔

تین چار سال پہلے۔۔۔ سکول۔۔۔ عمارت۔۔۔ اوہ مائے گوڈ۔۔۔!
اس کی یادداشت بہت اچھی تھی۔

"وہ مجھے جانتی ہیں؟" اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

ہاں، وہ بھلا کیسے نہیں جانے گی۔ بہت شروع میں اس نے ایک بار ہم سے کہا تھا وہ تم سے کوئی بات کرنا
چاہتی ہے شاید اسی سکول کے حوالے سے۔ ہم سے نمبر بھی منگوایا تھا۔ پھر جانے کیا ہوا وہ خود ہی پیچھے
ہٹ گئی۔

اسے اس کی آنکھوں میں پہلی ملاقات پر آنے والا تاثر پھر سے یاد آیا تھا۔ اس لڑکی کی آنکھوں میں
سنشائی کی تپش تھی، وہاں کوئی پرانا شکوہ تھا۔ وہ پہلے دن سے سب جانتی تھی۔

اسے کئی سال پہلے انسٹاگرام پر موصول ہونے والا وہ میسج یاد آیا۔ اس کی یادداشت واقعی بہت اچھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن وہ بہت تھکا ہوا گھر آیا تھا۔ ان دنوں وہ بزنس کو بڑھانے کے چکروں میں تھا اور اکثر یوتھ کو لیکچر دیتے ہوئے ٹی۔ وی پروگرامز میں بھی اسے دکھایا جاتا تھا۔ انسٹاگرام پر اس کے مداح لاکھوں میں ہو چکے تھے۔ ان دنوں وہ یوتھ میں بہت مشہور تھا۔ اسنے افریکہ اور کئی دوسرے ممالک میں ترقیاتی کام شروع کروائے۔

وہ ایک لمبا میج تھا۔ جس میں اس پاکستانی نژاد جرمن شہری سے کسی کام کی درخواست کی گئی تھی۔ گاؤں کا نام ہری پور تھا۔ اس نے میج پورا پڑھے بغیر ریکویسٹ ڈیلیٹ کر دی تھی۔ تب اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ میج اس کے اپنے آبائی گاؤں سے بہت سی امیدوں کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ تو وہ اسنے بھیجا تھا۔ اسے گلٹ ہوا۔ وہ آج بھی نہیں بھولی۔ اسے سب یاد تھا۔ وہ spam سمجھتے ریکوسٹ زیادہ نہیں پڑھتا تھا۔

"سونا، حویلی میں ہی ہے؟"

"ہاں، اسکے پرچے ہو رہے ہیں تو وہ نیچے پڑھ رہی ہے۔"

کھانے کیلئے نیچے جلدی آجانا۔ وہ کہتے ہوئے اٹھنے لگیں۔

"عالیار" وہ دروازے کے پاس پہنچ کر رکیں۔

جی، نانو۔

"زنجبیل بہت اچھی لڑکی ہے۔ اس کا دل سفید ہے۔" وہ کہہ کر آگے بڑھ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

لمحے میں اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

"نانو، آخر کیا کہنا چاہتی تھیں؟"

رزق کی تلاش میں اڑتے پرندوں نے اپنا رخ بدلا۔ منظر وہی پرانا تھا۔ پرندے آج بھی صحن میں جمع تھے۔

صالح احمد دانا ڈال رہے تھے اور وہ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر اچھال رہی تھی۔ بعض نیچے گر جاتے، بعض کو پرندے ہوا میں تھام لیتے۔ کافی دیر سے یہ جاری تھا۔ ہوا کے دوش سے اس کے گیلے بال اڑ رہے تھے۔

اس سے تھوڑا دور کتاب رکھی تھی جسے اس نے ابھی کھولا نہیں تھا۔ کتاب کا سینہ خود میں کچھ مدفن کیے کھولے جانے کے لیے بے تاب ہوا۔

"نانا، ایک انسان کو دوسرا انسان کیوں استعمال کرتا ہے۔۔۔؟" بار بار چہرے پر آنے والے بالوں کو وہ پیچھے اڑستی۔ وہ شرارتی بن کر پھر آگے آجاتے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شادان کے بعد ان کی دوسری شاگردہ تھی جو بہت سوال لے کر آتی تھی۔ وہ سوال جو اسے الجھاتے ان کو صالح احمد سلجھالیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ فن محنت سے کمایا تھا۔ ہر مشکل سوال کا آسان جواب دینے کا حل۔

کیسے استعمال کرتا ہے یہ سوال کل کا تھا اور جواب بھی کل مل گیا تھا۔
"زنجبیل، لوگ تو ہمیں استعمال نہیں کرتے۔ ہم لوگوں کو خود کو استعمال کرنے کی اجازت دیتے ہیں تو ہی استعمال ہوتے ہیں۔"

"کوئی پیسے کے لیے، کوئی مفاد کے لیے، کوئی شہرت اور مقام کے لیے، ہر انسان کا دوسرے انسان کو استعمال کرنے کا مقصد مختلف ہوتا ہے۔"

"نانا، پھر کیا ہمیں ایسے لوگوں کو معاف کر دینا چاہیے؟"

دانا ختم ہو رہا تھا، اگر اس کے مقابل روٹی کے مزید ٹکڑے کیے جائیں تو وہ دانے سے زیادہ ہوں گے۔

www.kitabnagri.com

"یہ ہر انسان کا ذاتی فیصلہ ہوتا ہے۔"

"معاف کر دینے کا ظرف ہر کسی کا نہیں ہوتا، اسے کمانا پڑتا ہے۔ محنت سے۔ انا، ضد، لالچ ان پر پیر

رکھ کر ہی معاف کر دینے کا ظرف کمایا جاتا ہے۔"

"زنجبیل، معاف کرنے والے عظیم لوگ ہوتے ہیں۔ اور عظمت کو پانا پھر اسے قائم رکھنا ہر ایک کے

بس میں نہیں ہوتا۔"

Posted On Kitab Nagri

دانا ختم ہوا۔ وہ ہر بار کی طرح پہلے اٹھے اور اندر کی طرف بڑھے۔ کچھ دیر بعد اسکی روٹی بھی ختم ہوئی۔ پرندے دعادیتے اپنے آشیانوں کی طرف واپس اڑ گئے۔ اور پرندوں کی دعائیں ہر ایک کو لینی چاہیں۔ وہ ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی۔

کرسی پر رکھی کتاب اٹھائی۔ کل بھی اسے نہیں چھو پائی تھی۔ اسے کھولتے ہاتھ رکا، کتاب سے کچھ پھسل کر اس کے قدموں میں گرا۔

وہ سفید گلاب تھا، جو مر جھا چکا تھا۔ اس کے دل کو دھچکا لگا۔ اس کے ساتھ کچھ اور بھی گرا تھا اس نے دونوں کو جھک کر اٹھایا۔

وہ ایک چٹ تھی جس پر کچھ لکھا تھا۔ انجانی زبان کے چند انجانے الفاظ۔۔۔۔۔

گھر میں تو پھول کوئی نہیں توڑتا یہ کہاں سے آیا۔ اسنے حیرت سے سوچا۔ حیرت بجا تھی۔

پھول ہاتھ میں لیے وہ اٹھی اور اپنے پودوں کے درمیان کیاری میں دبا دیا۔ باوجود یہ کہ وہ پھولوں کی دیوانی تھی لیکن ہمیشہ پھولوں کو توڑنا اسے تکلیف دیتا تھا۔

اس چٹ کو اسنے نہیں پھینکا تھا۔

وہ اسے پھینک ہی نہیں سکی جانے کیوں۔ چٹ کو کتاب کے درمیان اٹکا کر اسنے اپنی آخری ریڈنگ دوبارہ سے پڑھنا شروع کی تھی۔

دماغ کی الجھن اپنی جگہ قائم تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پھول اور چٹ کون رکھ کر گیا۔۔۔۔۔؟"

وہ کتاب پر جھکی شاید کچھ حل کر رہی تھی۔ اسے دیکھتے وہ مسکرایا۔ پھر آگے آیا۔
عالیاء شاہ جہاں اور سونا کا بچپن شاید کچھ ملتا تھا۔ لوگوں کو کھونے کا خوف وہ اس خوف کو شکست دے
چکا تھا۔

جو واقعی اپنے ہوتے ہیں وہ چھوڑا نہیں کرتے، زندگی میں آنے والے ہر مسئلے پر وہ سینہ تان کر ساتھ
دیتے ہیں۔ باقی پھر جو چھوڑ جاتے ہیں وہ لوگ صرف لوگ ہی ہوتے ہیں پھر ان کے کھونے کا کیا
خوف۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہائے، تھوڑی سی فرینڈ۔"

اس نے بند مٹھی اس کی طرف بڑائی۔

ہائے! اس کے انداز مخاطب پر وہ ہنس دی۔ پھر جو ابنا اس نے بھی ہاتھ مٹھی کی صورت بڑھایا۔

"کیا پڑھ رہی ہو؟"

"میتھس حل کر رہی ہوں۔" سامنے پڑے کیلکولیٹر کی طرف اشارہ کرتے اس نے منہ بنایا۔

Posted On Kitab Nagri

او کے او کے! "لیکن کیا میں کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاؤں؟"

"جی، آپ بیٹھ جائیں۔" اس نے کتابیں سمیٹتے اس کے لیے جگہ بنائی۔

"میری طرف سے یہ تھوڑی سی فرینڈ کے لیے۔" اس نے ایک بیگ اسکی طرف بڑھایا۔

اس میں کیا ہے؟ بہت جوش سے اس نے پوچھا۔

"تم بعد میں دیکھ سکتی ہو۔"

ابھی کیوں نہیں؟ حیرانی۔۔۔۔۔تعجب

"ابھی ہم تھوڑی دیر کیلئے باتیں کر لیتے ہیں۔" ویسے تمہارے پیپرز ختم کب ہو رہے ہیں؟

"کل آخری والا ہے۔" پھر میں گھر چلی جاؤں گی۔

"وہ کیوں؟"

"میری بہن، امی اور نانا اس ہوں گے۔" مجھے اب جانا ہے۔ بی بی ماں کے پاس تو آپ ہیں۔

"لیکن وہ بتا رہی تھیں ان کی واحد دوست تو صرف تم ہو۔"

www.kitabnagri.com

"دوستوں کو کون چھوڑتا ہے۔" اور اگر تم نہیں رہو گی تو میں بھی کوئی اور دوست بنالوں گا۔ انصر کو مجھ

سے دوستی کا بہت شوق ہے۔

اس کے چہرے کا رنگ نچڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھ سے دوستی ختم کر لیں گے۔ آپ نے تو کہا تھا ہم دوست ہیں، دوستوں کو تو چھوڑا نہیں جاتا۔" وہ رنجیدہ ہوئی تھی۔

عالیار مسکراتے تاثرات بدلے۔

"سوری سونا، لیکن میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" اسے محسوس ہوا وہ ہرٹ ہوئی ہے۔
"میں تو مذاق کر رہا تھا، یار۔"

"چلو بیگ کھولو۔" وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

بیگ کھولتے اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ اس میں ڈھیر ساری چاکلیٹس تھیں۔
"آپ کو کیسے معلوم ہوا مجھے چاکلیٹس پسند ہیں؟"

"بس دیکھ لو دوستوں کے بارے میں عالیار شاہ جہاں کو سب پتا ہوتا ہے۔" اس نے کندھے اچکائے۔
وہ واقعی لوگوں کو کھونے کے خوف میں مبتلا تھی وہی خوف جسے اس نے ہرایا تھا۔

"سوسونا، ویسے تو تم میری آنی ہوتی لیکن خیر اب بہن بن جاؤ۔"

"دوست تو پہلے ہو، اب اتنی چھوٹی آنی پر سب کیا کہیں گے۔"

چاکلیٹس کی طرف بڑتا اس کا ہاتھ تھا۔

"میں آپ کی آنی کیسے ہوں؟"

Posted On Kitab Nagri

"نانو تمہاری بی بی ماں ہیں، وہ کہہ رہی تھیں سونا ان کی بیٹی ہے تو اس حوالے سے تم آنی ہوئی۔" وہ پھر سے مسکرا رہا تھا۔

وہ کھکھلا کر ہنس دی۔

"مجھے آپ کی آنی نہیں بننا۔ بہن یا دوست ٹھیک رہے گا۔" بے تحاشا ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"چلو اب تم پڑھو۔" ہم پھر ملتے ہیں۔

"ٹھیک ہے فرینڈ بھائی۔"

سر ہلاتے اسنے جانے کی اجازت دی۔ پھر واپس دوبارہ کتاب کی طرف متوجہ ہوئی۔

وہ جاچکا تھا۔ اب وہاں تھوڑا فاصلے پر چاکلیٹس کا ادھ کھلا پیکٹ رکھا تھا اور وہ پوری دلجمعی سے رجسٹر کی طرف متوجہ اس سوال کو مکمل کرنے میں لگی تھی جو اس کے آنے کے باعث ادھورا رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا اب ہم کچھ دیر کے لیے بھی بات نہیں کر سکتے؟"

جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ خفا سا ہوا۔

اس کی آنکھوں میں خفگی کا تاثر دیکھ کر اس لڑکی کی آنکھیں پھیلیں۔ وہ چند قدم چل کر اس کے سامنے

آئی۔ پھر تھوڑا مزید آگے ہوئی، عین اس کے سامنے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم بات کر سکتے تھے، لیکن آپ نے اعتماد قائم ہونے سے پہلے ہی کھو دیا۔" اس کا لہجہ زخمی ہوا۔

"آپ مجھے دس منٹ تو دے ہی سکتی ہیں۔" اس نے التجا کی۔

کئی سال پہلے وہ اسکی امید تھا، وہ اسے برا نہیں لگتا تھا لیکن اب اچھا بھی نہیں لگتا۔

اور مومنوں کی امیدیں نہیں مرتیں۔ وہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی کیا وہ اسے مایوس کر دے، وہ جو کبھی واحد امید تھا۔

"کبھی میں نے آپ کے دو منٹ چاہے تھے اور آپ نے مجھے بدلے میں رپورٹ کروا دیا۔" دھیمے لہجے میں دکھ در آیا۔

"میں وضاحت کر سکتا ہوں۔"

"بعض چیزیں وضاحتوں اور معافیوں سے واپس نہیں آ جاتیں، کیوں کہ ان کا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔"

لیکن زنجبیل احمد لوگوں کو سننے سے انکار نہیں کیا کرتی۔

وہ واپس مڑی۔ ایک دفعہ پھر برگد سے تھوڑا دور وہ نیچے بیٹھ چکی تھی۔

کچھ دور وہ بھی گھاس پر بیٹھا تھا۔

"ان دنوں مجھے بہت فیک میلز اور ڈی ایمز رسیو ہوتے تھے۔ بزنس کو بڑھانے کے ساتھ میں مختلف پسماندہ ملکوں میں ڈیولپمنٹ ورک بھی کر رہا تھا۔"

تمہارا میسج ادھورا پڑھا تھا اور میرے اسسٹنٹ نے account report کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر چیز کے لیے ایم سوری۔" اسنے سر جھکایا۔

اس دفعہ وہ واقعی نادم تھا۔ اسے حیرت ہوئی سامنے بیٹھے شخص کو کیسے یاد ہے۔

"سوائے لاہور لے جانے کے، میں نے آپ کو اس سب کے لیے معاف کیا۔"

"وہ آپ کا ذاتی فیصلہ تھا۔ مجھے اس سب کے لیے آپ سے امید لگانے جیسی غلطی نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اس کا دوپٹہ بالوں سے زرا سا سر کا یا تھا۔

کیا میں اس کی وضاحت بھی کر سکتا ہوں؟ دھیمسا کہتے اسنے ساتھ بیٹھی لڑکی پر نظریں ٹکائی۔ وہ اچھی کیوں لگ رہی ہے؟

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے دس منٹ ختم ہوئے۔"

"اب آپ جائیں گے یا میں جاؤں؟"

وہ وقت کی واقعی بہت پابند تھی۔

www.kitabnagri.com

گہری سرمئی آنکھیں نرم تھی جانے کیوں وہ نرمی سا ہی تاثر دیتی تھی۔ ٹھنڈک کا سا تاثر یا پھر سامنے بیٹھے شخص کو ہی ایسا لگتا تھا۔

"میں ایک اینجیو پرورک کرنے لگا ہوں۔ یہاں ہم سکول بنائیں گے اور دیگر ترقیاتی کام بھی کریں گے۔"

Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ کی مدد چاہیے۔ آپ میرے ساتھ کام کرنا چاہیں گی؟
سامنے بیٹھے شخص کی بات سنتے اسے حیرانی ہوئی تھی۔
"اینجیوز، اس کے فاؤنڈر آپ ہوں گے یا ڈونر؟"

"وہ میری اینجیو ہوگی۔ اس کا ڈونر اور فاؤنڈر میں ہی ہوں گا۔"

اسنے چونکتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ چہرے کے تاثرات وہ اب بدل چکے تھے۔
وہ اٹھی۔ بیگ ایک دفعہ پھر کندھے پر تھا۔

"اگر میرے لوگوں کی بھلائی نہ ہوتی تو میں کبھی آپ کے ساتھ کام نہ کرنا چاہتی۔"

لیکن میں یہ کروں گی۔ مجھے نہیں پتا یہ سب آپ کیوں کر رہے ہیں۔ آپ کا مقصد کیا ہے۔ پہلے ہمیشہ
میں جاتی تھی لیکن کوئی پہلی بار میرے پاس آکر یہ سب کہہ رہا ہے، انکار مجھ سے کبھی نہیں ہوگا۔
"جن کو میں نے خواب دکھائے تھے، میں کبھی بھی ان سے دستبرداری کا نہیں کہہ سکتی، یہ تکلیف دیتا
ہے۔"

www.kitabnagri.com

وہ کہہ کر چلی گئی۔ اسے جانا ہی تھا۔

وہ کیوں اچھی لگنے لگی ہے۔ اتنی اچھی کے زمانوں سے تھکی سبز آنکھیں ان سرمئی آنکھوں کی نرمی سے
پر سکون ہو جایا کرتی تھیں۔

وہ مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گھرا بھی پہنچی تھی۔ باہر ہلکا اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔ کسی خیال کے تحت آتے ہی اسنے سب سے پہلے کتاب سے چٹ نکالی۔ وہ غیر مانوس سے الفاظ تھے۔
گوگل ٹرانسلیٹر کھولتے وہ وہی الفاظ ٹائپ لگی۔
تحریر واضح ہوئی۔ اسے واضح ہی ہونا تھا۔
وہ جرمن زبان کے الفاظ تھے۔۔۔۔۔

"Es tut mir leid, wenn dir weh tut. Ich entschuldige mich."

ترجمہ:- "آپ کا ہرٹ ہونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ معاف کر دیں۔"
اس سے آگے بہت ہلکا سا اے لکھا تھا، جسے وہ پہلے نہیں دیکھ پائی تھی۔ وہ اب غور سے دیکھنے پر واضح ہوا تھا۔

تو یہ چٹ اور پھول وہ رکھ کر گیا تھا۔ لیکن وہ گھر کب آیا۔
وہ شل تھی۔۔۔۔۔ ساکت سی۔۔۔۔۔

نظر بار بار پھسل کر اس جملے پر جاتی، پھر پلٹتی پھر واپس اسی چٹ پر جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کا ہرٹ ہونا تکلیف دیتا ہے۔" اس کے ہونٹ پھڑپھڑائے۔
وہ چٹ ہاتھ سے پھسلنے لگی تھی۔

شام کے وقت قبرستان میں صرف گزرتے پرندوں کا شور تھا۔ وہ پرندے جو یا تو گھروں کو لوٹ رہے تھے یا وہ جن کے گھر قبرستان میں موجود جھاڑی نما درختوں پر تھے۔ قبرستان میں ان پرندوں کا شور تھا کیوں کہ انسان قبرستانوں کا رخ کم ہی کیا کرتے ہیں۔
وہ دھیمی چال چلتا ہوا ان ہی دو قبروں کے سامنے آکر کررکا تھا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔
دعا کے لیے اٹھتے اس کے ہاتھ رکے، وہاں کوئی اور بھی تھا جو اس سے پہلے موجود سر جھکائے کچھ پڑھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

قدموں کی آہٹ پر اس آدمی نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا۔
"آپ۔۔۔" اس کے لبوں سے ہلکی آواز میں نکلا تھا۔

وہ بوڑھا آدمی مسکرایا اور دوبارہ پہلے والی حالت میں آگے دیکھ کر کچھ پڑھنے لگا۔ وہ بھی ان کے ساتھ خاموشی سے نیچے بیٹھا گیا۔ آج بھی اسے لباس کی پرواہ نہیں ہوئی، یا شاید اب ہوتی ہی نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد۔۔۔!

"آپ صالح احمد ہیں؟"

"اگر نام پوچھ رہے ہو تو یہی کہتے ہیں۔"

میں۔۔۔! اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل کرتا، وہ بولے۔

"عالیاء شاہ جہاں ہو۔"

تو وہ اسے پہلے دن سے ہی پہچان گئے تھے۔

میرا نام انہیں کیسے پتا اسے حیرت نہیں ہوئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اب وہ قبروں سے تھوڑا فاصلے پر لیکن کچی زمین پر ہی بیٹھے تھے۔
اس کچی زمین کی کچی مٹی پر بیٹھنا نہ اس نوجوان نے اپنی شان کے خلاف سمجھا تھا اور نہ ہی اس سمندر
کے جتنا علم رکھنے والے شخص نے۔
"اس دن آپ مجھ سے پہلے یہیں آئے تھے نا۔" آپ کا کون ہے یہاں؟ بہت آہستگی سے اس نے سوال
کیا تھا۔

"میں یہاں موجود ہر ایک کے لیے آتا ہوں۔" "ان کے لیے بھی جن کا کوئی نہیں ہوتا اور ان کے
لئے بھی جن کے سب ہوتے ہیں۔"

لیکن وہ ایک لمحے کے لیے رکے، میں تمہاری ماں کے لیے خاص کر آتا ہوں۔
ماں کے نام پر اس کا دل زخمی ہوا۔

"کتنا وقت لگ جاتا ہے نا، والدین کو دوسروں کے منہ سے مردہ سن کر قبول کرنے میں۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ ان کی شاگردہ تھیں اور انہیں آج بھی یاد تھیں۔ بعض دفعہ وفا استاد بھی وفا نبھایا کرتے ہیں۔ انہیں بھی شاگردہ جایا کرتے ہیں۔ لیکن ان کا رشتہ تو ایک استاد سے بھی بڑھ کر تھا۔

"یہاں قبرستان اتنے ویران سے کیوں لگتے ہیں؟"

"یہاں دفن لوگوں کے لیے آنے والے بے غرض ہوتے ہیں، بے غرض لوگ دنیا میں کم ہوتے جا رہے ہیں۔"

"جو آتے ہیں وہ محبت میں آتے ہیں۔ اور جو نہیں آتے وہ بے روح ہوتے ہیں۔ روح والوں کو پیاروں کی یاد کھینچتی ہے بیٹا۔"

وہ بوڑھا آدمی بہت حقیقی جملے بولتا تھا۔ یہاں آنے کے بعد وہ ریزرو نہیں رہ پایا تھا جانے کیوں لیکن اسے لگا وہ بدل رہا تھا۔

"تمہیں محبت ہے اپنے والدین سے، تم ان کو یاد کرتے ہو، پھر یہاں تمہاری بے چین روح تمہیں کھینچ لاتی ہے۔"

www.kitabnagri.com

"قبروں کو لاوارث نہیں چھوڑنا چاہیے، گھر کے مردوں کو آنا چاہیے۔ جو لاوارث چھوڑتے ہیں پھر وہ بھی لاوارث چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ مردہ لوگ تو کچھ مانگتے بھی نہیں، بس دعا یا خدا کا کلام ہی ان کے لیے ہمارا تحفہ ہوتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

اس روز وہ دوسری ملاقات تھی، لیکن اس میں آشنائی ایسے لگ رہا تھا جیسے سالوں پہلے کی ہو۔ سالوں کی اجنبیت کو دنوں کی آشنائی نے سمیٹ کر دور پٹخا۔
اس دن زندہ لوگوں سے دور دو قریبی لیکن اجنبی انسانوں نے مرچکے لوگوں کا ذکر کیا تھا۔
وہ جن کا ذکر ختم ہوتا جا رہا ہے، جنہیں یاد کرنا لوگ چھوڑ رہے ہیں۔

اسے پاکستان آئے ایک مہینے سے زائد عرصہ ہو گیا تھا۔
ہری پور میں ہائی سکول کی عمارت پر کام شروع ہو چکا تھا۔ شہر سے بلوائے گئے کاری گردن رات محنت کر رہے تھے۔

وہاں کے لوگ خوش تھے۔ قسمت بدلنے کی امید لیے وہ واقعی خوش تھے۔

ہاں کوئی اور بھی تھا جسے وہ بہت اچھا لگتا تھا کسے؟

سونام احمد کو، وہ اس کی اچھی دوست بن رہی تھی۔ چھوٹی سی لیکن اچھی دوست۔
سونام کے ساتھ اس کی دوستی اور مضبوط ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی وجہ سے سونا احمد کالوگوں کو کھونے کا خوف بھی کم ہو رہا تھا۔ اور یہ عالیار کے مسلسل سمجھانے اور بی بی ماں کے اہمیت دینے کا اثر تھا۔ وہ اکثر اس کے ساتھ بیٹھا گھنٹوں باتیں کیا کرتا یا اس کی سنا کرتا۔ اس کی اکثر باتوں پر اسے دار یا یاد آ جاتی اور وہ ہنس دیتا۔

وہ سونا کو سنا کرتا تھا۔ عالیار شاہ جہاں کو لوگوں کو سننا پسند ہے کیوں کہ دنیا میں دوسروں کو سننے والے کم ہوتے جا رہے ہیں۔

زنجبیل ماں کے ساتھ سونا کو لینے آج حویلی آئی تھی۔

امینہ احمد اور بی بی ماں اندر تھیں، سونا اپنا سامان سمیٹنے میں مصروف۔

وہ حویلی میں لگے سفید گلابوں کے درمیان کھڑی تھی۔ مہرون رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس، ہم رنگ دوپٹہ نفاست سے اوڑھے، اپنے ہاتھوں سے پھولوں کو چھوتے، ان کی نرمی کو جھک کر محسوس کرتی وہ لڑکی ارد گرد سے بے نیاز تھی۔ شاید وہ پھول پودوں کو دیکھتے ارد گرد سے بے نیاز ہو جایا کرتی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس نے اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا۔ ہوانے لڑکی کے دوپٹے کو سر سے سرکانے کی کوشش تھی، جسے اس نے ایک ہاتھ سے دوبارہ صحیح کیا تھا۔ ہوا اس کے ساتھ اکثر ہی ایسا کرتی تھی۔ اسے کچھ دن پہلے کا منظر یاد آیا، بوڑھا برگد اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی لڑکی۔

Posted On Kitab Nagri

جانے مہرون رنگ اتنا خوبصورت تھا یا اسے پہن کر وہ رنگ مزید خوبصورت ل ہو گیا تھا۔ اس کی مسکراہٹ صبح کے وقت پھولوں پر گرتی شبنم جیسی ٹھنڈی اور پرسکون تھی۔ وہ اب ان پھولوں کی طرف بڑھ رہا تھا، جن کو وہ چھو کر محسوس کر رہی تھی۔

کچھ تھا اس میں جو اسے عام انسان سے خاص کرتا تھا۔ اسے دیکھ کر ہر دفعہ وہ اپنے اندر ایک نیا احساس جنم لیتے محسوس کرتا۔ وہ ہجوم میں ہو تو خاص سی لگے، جانے اسے وہ اتنی اچھی کیوں لگنے لگی تھی۔ وہ اسے روشنی لگ رہی تھی سکون یا صبح کی تازہ ہوا اسے نام دینے میں مشکل ہوئی۔

"آپ ان سفید پھولوں سے زیادہ اچھی ہیں۔"

"جی" آواز سنتے وہ پیچھے مڑی اور حیرانی سے اسے دیکھا۔

سیاہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر کے ساتھ سلپر پہنے وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔ یوں جیسے وہ اٹھنے کے بعد بغیر چینج کیے یہیں آیا ہو۔

"آپ ان سفید پھولوں سے زیادہ اچھی ہیں۔" اسنے الفاظ کو دوبار ادوہرایا۔

لڑکی کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔ جنہیں دیکھتے وہ مسکراہٹ دبا گیا۔ وہ ایسے جملوں سے غیر آرامدہ ہو سکتی تھی۔ اور عالیار شاہ جہاں کو ہر گزیہ منظور نہ تھا کہ اس کی موجودگی سامنے کھڑی لڑکی کو غیر آرامدہ کرے۔

آپ سکول کی عمارت دیکھنے نہیں آئیں۔۔۔۔۔؟" حالانکہ اسے بنتے دیکھنا آپ کا خواب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے چہرے کے بدلتے تاثر کو دیکھتے اسنے اپنا جملہ بدلاتھا۔

باتوں کو نئے رخ کی طرف موڑنے کا فن اسے آتا تھا۔ آہ اس کی موضوعات بدلنے کی عادت۔
"میرے خواب کو تعبیر ملی، آپ کا شکریہ۔"

وہ رخ موڑے کھڑی تھی۔ یوں کے جاتی سردیوں کی ہلکی دھوپ اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔ شاید سورج کی کرنوں کی اس چہرے سے خاصی آشنائی تھی جو وہ ہر دفعہ اس پر پڑتے سنہرا کرنے لگتیں۔ سامنے کھڑے ہو کر ان کرنوں کو روکنے کی خواہش دل میں جاگی۔ لیکن وہ خواہش حق کے درجے تک نہیں پہنچی تھی۔

کتنی خوش نصیب ہے یہ جو اس چہرے کو چھو کر محسوس کر رہی ہیں۔

"آپ کس اخبار میں لکھتی ہیں؟" سوال پھر مختلف تھا۔

"آپ کو کیسے پتا میں اخبار میں لکھتی ہوں؟"

"نانو نے بتایا تھا کہ آپ لکھتی ہیں۔"

www.kitabnagri.com

"میں آپ کا مستقل ریڈر بننا چاہوں گا۔"

مسکراہٹ نے ہونٹوں کو چھوا، دھوپ کی وجہ سے اسنے آنکھیں سکیڑی۔ مسکراتے ہوئے سر مئی آنکھیں چھوٹی ہوئیں تھی۔

"لیکن ریڈر بن جاتے ہیں، ان کو بنایا تو نہیں جاتا۔"

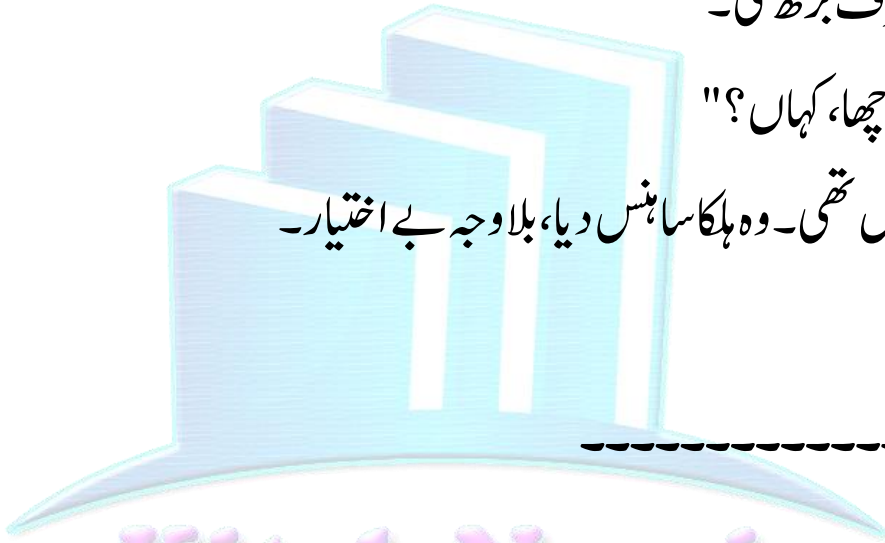
Posted On Kitab Nagri

"کیا پتا میں آپ کو پڑھوں اور مجھے پسند آئے پھر میں بھی مستقل ریڈرز میں آجاؤں۔"
مجھے نہیں میرے کالمز کو، تھہر کر نا لازمی سمجھی گئی۔
اس کی تصحیح پر مقابل کی آنکھیں روشن ہوئیں۔ اور وہ کھل کر مسکرا دیا۔
"میں کل ضرور آؤں گی۔"

وہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"اس نے یہ نہیں پوچھا، کہاں؟"

اس کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ہلکا سا ہنس دیا، بلاوجہ بے اختیار۔



دن بدن بلند ہوتی عمارت دیکھ کو وہ گھر سے روز دیکھا کرتی چمکتی ہوئی روشن آنکھوں سے، لیکن آج
قریب سے دیکھنے پر اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔ اس کا خواب تھا یہاں اس عمارت کو بننے دیکھنے وہ خواب جو
اس نے کئی راتیں جاگ کر دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر خواب دیکھنے والے کے ہاتھ میں اسکی تعبیر نہیں ہوتی۔ بعض خواب آپ دیکھتے ہیں لیکن ان کی تعبیر اللہ کسی اور کے ذریعے دکھاتا ہے کیونکہ وہ کسی اور کے ہاتھوں لکھی جا چکی ہوتی ہے۔ لیکن انسان پھر بھی خوشی محسوس کرتا ہے۔"

تعبیر جس کے ذریعے ہو وہ خواب تو اس کا ہی تھا اور پورا ہورہا تھا۔

"آپ مجھ سے پہلے یہاں موجود ہیں۔ رائٹ۔۔۔۔۔!"

وہ اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر آ کے رکا تھا۔

وہاں بے شمار درخت تھے اور وہ دونوں ان ہی میں سے ایک کے سائے میں کھڑے تھے۔

دو ایک جیسے لیکن مختلف۔۔۔ انسان۔

"جی، میں آپ سے پہلے آچکی ہوں۔"

وہ ابھی بھی سامنے دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں خوشی تھی۔ نرمی تھی یا ہمیشہ کی طرح سکون کا تاثر وہ فرق نہ کر سکا۔ سارے تاثرات مکس سے تھے۔

وہ کوئی بہت بلند عمارت نہیں تھی۔ چھوٹی لیکن اسکول کے حساب سے پوری تھی۔ اسے بنانے کے لیے کئی مزدور کام کر رہے تھے۔ مقامی لوگوں کو کام کی وجہ سے روزگار بھی ملا تھا۔

عمار تیں روز روز نہیں بنتیں اس لیے انہیں ایک ہی دفعہ اچھے سے تعمیر کروانا چاہیے۔

"آج بھی اخبار کا نام نہیں بتائیں گی؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ سوال تھا یا تصدیق کہنا مشکل ہوتا۔

"The Asia news" میں زنجبیل احمد کے نام سے ہر جمعرات کو کالم چھپتا ہے، آپ پڑھ سکتے ہیں۔

اسنے ملک کے صف اول اخبار کا نام لیا تھا۔ وہ بہت معتبر ادارہ تھا۔

"میں نے آپ کو کبھی وہاں نہیں دیکھا۔" اسنے حیرانی سے پوچھا۔

"آپ اس دفتر میں کام تو نہیں کرتے۔ پھر مجھے کیسے جانتے۔"

وہ اب اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"The Asia News" کا ہیڈ اسمت شاہ میر دوست ہے۔ ہماری ہونیورسٹی ایک تھی۔ اور برلن میں

گھر بھی ساتھ ساتھ ہی تھے۔ چند ایک بار وہاں کام سے جا چکا ہوں۔

لڑکی کے چہرے پر حیرانی در آئی۔

"اوہ، تب ہی آپ اس دن اتنے ریلیکس تھے۔"

"آپ پاکستان پہلے آچکے ہیں۔ مجھے اندازہ تھا لاہور کا پانی پیے بغیر اس کے راستوں کے بارے میں

زیادہ کوئی نہیں جان سکتا اور Asia news کا دفتر بھی لاہور میں ہی ہے۔"

حیرانی اب ختم ہو چکی تھی۔ اس کی جگہ گہری سنجیدگی نے لے لی۔

"میں لوگوں پر ڈیپنڈ نہیں کرتا، مجھے اپنا کام اپنے طریقے سے کرنا محبوب لگتا ہے۔ کیونکہ میرے

کنٹیکٹس میرے لیے کافی ہوتے ہیں۔ اور آپ میرے کنٹیکٹس میں اس وقت نہیں آتی تھیں۔"

Posted On Kitab Nagri

میں اکثر پاکستان آتا تھا، لیکن مجھ میں یہاں آنے کی ہمت نہیں تھی۔ جب تک نانو نہ بلا تیں میں شاید کبھی نہ آتا لیکن میں نے ان کی پکار کا ہمیشہ سے انتظار کیا تھا۔ مجھے شروع سے پتا تھا ایک دن میں یہاں آؤں گا کیوں کہ آپ جتنا مغرب میں رہ لیں، اگر آپ مشرقی ہیں تو مشرق آپ کو اپنی طرف ضرور کھینچتا ہے۔

"جہاں تک لاہور ساتھ لے جانے کی بات ہے تو آپ کو ساتھ لے جانا میرا فیصلہ نہیں تھا۔ وہ نانو اور آپ کا اپنا تھا۔ اتنے دن آپ نے مجھے الزام دیا اور میں نے کچھ نہیں کہا لیکن آپ اپنے فیصلہ کے لیے مجھے مسلسل الزام نہیں دے سکتیں۔"

میری غلطی اتنی تھی کہ میں نے آپ کو انتظار کروایا۔

وہ ساکت ہوئی۔ بغیر پلکیں جھپکائے اس کی طرف دیکھتی منجمد سی۔

"ایم سوری، اس انتظار کے لیے۔" اس نے دونوں ہاتھ کھڑے کیے۔

"آپ غصہ ہیں، میں نے آپ کو نہیں سنا تھا۔" ٹھیک ہے، اس کے لیے میں پھر سے معافی مانگتا ہوں۔

"لیکن میں لوگوں کو سنتا ہوں۔ مجھے انہیں سننا پسند ہے۔ عالیار شاہ جہاں سننے سے انکار نہیں کیا کرتا۔"

اس کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی، پلکیں لرزیں، اتنے دن وہ خود کو فریب دے رہی تھی۔ وہ تو واقعی اپنی مرضی سے ساتھ گئی تھی، اسے وہ زبردستی ساتھ نہیں لے گیا تھا۔ وہ دلوں میں بغض رکھنے

Posted On Kitab Nagri

والوں میں سے نہ تھی۔ لیکن وہ چار سال پہلے پیش آنے والا چھوٹا واقعہ اس کی گرد ہلکی سی کہیں چبھتی تھی۔

"مجھے اپنے کو لیگ کوڈا کو منٹس دینے تھے، لیکن میں نے اس کے بار بار آنے والے میسجز کو نظر انداز کیا۔" بی بی ماں کی خاطر اپنے کام پر، آپ کے کام کو ترجیح دی۔ لیکن آپ مجھ پر ڈیپنڈ نہیں تھے۔ آپ کو بتانا چاہیے تھا کہ آپ کا کام پہلے ہو چکا ہے۔ اس طرح میرا وقت ضائع ہونے سے تو بچ جاتا۔

"میں واقعی میں اس کے لیے شرمندہ ہوں۔" اسنے آہستگی سے کہا۔

"میں ان دنوں لاہور یونیورسٹی میں گئی تھی، انگلش لینگویج میں ماسٹر کرنے، مجھے علم کی اہمیت کا شروع سے ادراک تھا۔ ہری پور کے کچے روڈ اور ان پڑھ بچے دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی تھی۔ میں نے خواب دیکھا، میں نے اس خواب پر محنت کی تھی۔ جب شہر کی لڑکیاں آرام سے اپنی یونیورسٹی لائف انجوائے کر رہی ہوتی تھیں اس وقت زنجبیل اپنے خواب کے لیے خوار ہو رہی تھی۔"

ہم حکومت کو ٹیکس دیتے ہیں، ہمارے دیہات کے لوگ فصلیں اگانا بند کریں تو شہر کی عوام بھوک سے مر جائے۔ ہم اس ملک کا ستر فیصد تھے عالیار، لیکن ہمارے لوگ ان کے پاس پینے کو صاف پانی نہیں ہے۔ بچے پڑھانے کو سکول نہیں ہیں۔ بیمار ہو جائیں تو علاج کے لیے ہسپتال نہیں ہے۔ ہسپتال دور ہیں اس لیے سسک کر راستے میں ہی ہم مر جاتے ہیں۔ کیا اس ملک پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے؟

Posted On Kitab Nagri

ملک کا آدھے سے زیادہ خزانہ ہماری دولت سے بھرتا ہے لیکن کوئی ہماری ترقی کے لیے کیوں نہیں آتا؟ ہمیں ترقی نہ دیں ہمیں ہمارے حقوق دیں۔ ہمارے بنیادی حقوق، وہ حقوق جو ارض پاک کہ ہر دیہاتی کا بھی حق ہیں۔ حکومت نے ہمیں شہروں اور دیہاتوں میں تقسیم کر کے بڑی نا انصافی کی ہے۔

"میں یہ آپ سے پتا ہے کیوں کہ رہی ہوں، اس لیے کہ آپ کو بھی اندازہ ہو اس تکلیف کا جو میں نے تب محسوس کی جب آپ نے میری آخری امید بھی ختم کر دی تھی۔"

میں نے سوشل ورک شروع کیا تھا۔ پھر ایک دن حویلی میں، آپ کی تصویریں دیکھیں، مجھے لگا آپ یہاں پر ڈیولپمنٹ میں میری مدد کر سکتے ہیں۔ میں نے بی بی ماں سے آپ کے بارے میں بہت پوچھا تھا۔ لیکن وہ آپ کو یہاں نہیں بلانا چاہتی تھیں۔

بہت مشکل سے میں نے آپ سے کنٹیکٹ کیا لیکن وہ امید ٹوٹ گئی۔

کہہ دینے کی باری زنجبیل احمد کی تھی اور اسے آدھی باتیں دل میں دبا کر رکھنے کی عادت نہ تھی۔ اگر وہ کلیئر کر رہا تھا تو اسے بھی کہنا تھا۔

www.kitabnagri.com

"یہ میرے لوگ ہیں۔ میں لاکھ شہر جا کر پڑھوں یا رہوں لیکن میری پیدائش یہیں کی ہے۔"

"ہری پور سے وفا میری گھٹی میں ہے۔"

میں نے تین سال یہاں کے لوگوں کے لیے شہر میں دھکے کھائے، پھر کہیں جا کر ہائی سکول منظور ہوا۔ لیکن اس کے لیے بھی حکومتی ارکان میں موجود کچھ کالی بھیڑوں نے مجھ سے رشوت طلب کی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کے بارے میں بی بی ماں سے سنا تھا۔ اس وقت مجھے اتنا نہیں معلوم تھا کہ آپ پاکستان کیوں نہیں آتے۔

میں نے آپ کو بہت مشکل سے تلاش کیا تھا اور بدلے میں آپ نے مجھے رپورٹ کر دیا۔
حق کہنے والوں کو میٹا زیادہ دیر ٹکٹے نہیں دیتا۔ اس روز میرا وہ account ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔۔۔۔۔

اس نے ساتھ ہی آن لائن websites کے لیے آرٹیکلز لکھنا شروع کیے تھے۔ مسلسل کی جانے والی پوسٹس جو کہ اکثر غرہ اور کشمیر کے حق میں ہوتیں ان کی وجہ سے پہلے بھی اس کا account بند ہونے کے قریب تھا۔ لیکن عالیار کے اسسٹنٹ کی رپورٹ نے اس کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکی تھی۔ وہ رکی نہیں تھی بلکہ اب بھی بول رہی تھی۔

"لیکن اگر آپ ایک دفعہ یہاں کے لیے آواز بلند کرتے، میری بات سن لیتے تو وہ سب شائد نہ ہوتا۔ سکول کا خواب ادھوار رہ گیا۔"

ادھورے خوابوں کی وجہ سے زندگیاں ادھوری سی رہ جاتی ہیں۔ وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے اسے بولتے سن رہا تھا۔ وہ جو بھی بولتی جا رہی تھی بس ساتھ والے شخص کو اسے سننا اچھا لگ رہا تھا۔

وہ اس کے ساتھ اب ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔ اس گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے پر تقریباً پانچ سالہ بچہ باہر نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

بابی۔۔۔۔۔!خوشی سے نہال ہوتا وہ بچہ زنجبیل سے لپٹا۔

"حسین تم ٹھیک ہو۔" بہت محبت سے اس نے حسین کے گال پر بوسہ دیا۔ وہ بچہ صاف تھا لیکن اس کے کپڑے بہت پرانے سے تھے۔

"زنجبیل بابی اندر آجائیں۔"

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے، وہاں صرف دو کمرے تھے۔ جن سے پس ماندگی عیاں تھی۔

"حسن اور زاہرہ کہاں ہیں؟" ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا گیا۔

"حسن بیمار ہے اور زاہرہ دوائی کا پتا کرنے گئی ہے۔"

وہ لیٹے ہوئے حسن کی طرف آئی۔ اس کے بستر پر بیٹھتے سر پر ہاتھ پھیرا۔ نرمی سے محبت سے۔

"تم ٹھیک ہو جاؤ گے، میرے پیارے حسن۔"

حسن نے آنکھیں کھولیں پھر ہلکا سا مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ آنکھیں دوبارہ بند کر لیں۔ اس کا بخار کم ہو رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ واپس پلٹی۔

انجان آدمی کو دیکھ کر حسین دلچسپی سے آگے ہوا۔

"یہ کون ہیں، زنجبیل بابی؟"

"یہ بی بی ماں کے بیٹے ہیں، یہ ہی یہاں سکول بنا رہے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"ولایت والے؟" بچے نے بہت اشتیاق سے اسکی طرف دیکھا۔

"ہاں، وہی ولایت والے۔"

حسین آگے آیا۔ عین عالیار کے عین سامنے۔

"آپ سڑک بھی بناؤ گے نا؟" سڑک کا پوچھتے اس کا لہجہ عجیب سا ہوا تھا۔

"حسین یہ سڑک بھی بنائیں گے۔" وہ دوبارہ ایک نظر سوئے ہوئے حسن پر ڈالتے بولی تھی۔

"تم بھائی کا خیال رکھو۔ میں دوائی بجھوادوں گی۔ اور ہاں آج گھر رہنا، پڑھائی سے چھٹی سمجھو۔"

میں پھر آؤں گی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"چلیں" اسنے عالیار کو دیکھتے کہا۔ وہ اس سب کے دوران خاموش سا کھڑا تھا۔ ارد گرد کا جائزہ لیتا ہوا۔
تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پھر سے واپس اسی جگہ پر آکھڑے ہوئے تھے، درختوں کے نیچے۔
یہ بچہ اپنے گھر میں تیسرے نمبر پر ہے۔ اس دن بارش بہت ہوئی تھی۔ سڑک کچی تھی، اور اس کی ماں
وہ پریگنٹ عورت تھیں۔ اس دن وہ کسی کام کے لیے باہر نکلیں تھیں۔ کچے راستے کی وجہ سے ان کا
پاؤں پھسلا تھا۔ کچی زمین پر انہیں بہت پکی چوٹیں آئی تھیں۔ کچی زمینیں بعض دفعہ بڑی پختہ سی
چوٹیں دے جاتی ہیں۔
www.kitabnagri.com
کچی سڑک اور بارش کے باعث وہ شہر کے ہسپتال وقت پر نہیں پہنچ پائیں اور راستے میں تڑپ تڑپ کر
مر گئیں۔

میرے اندر سے ان کی موت کی تکلیف نہیں جاتی۔ تب سے حسین کو انتظار ہے کہ اس سڑک کو کوئی
پکا کرے گا۔ اسے لگتا ہے اگر سڑک پکی نہ ہوئی تو سب کی مائیں اس کی ماں کی طرح مرجائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ماں کے مرنے پر ہونے والی تکلیف سے واقف ہیں نا۔ جب مائیں مرجاتی ہیں تو ساری کائنات رکتی سی محسوس ہوتی ہے۔ اور دل سے رستاخون روح کو ازیت کے گہرے سمندر میں دھکیلتا ہے۔" ماں نہیں لیکن باپ اور بھائی اور باپ میں نے بھی کھویا ہے۔ اپنوں کو کھونے سے ہونے والی تکلیف بہت بری تکلیف ہوتی ہے۔

"یونو۔۔۔، ہری پور کے ٹراماٹزڈ بچے۔"

بہت پوچھا اس نے مجھ سے کہ کون سڑک بنائے گا۔ پھر ایک دن بی بی ماں یہاں آئیں تو اس نے یہی سوال ان سے کیا۔

تب انہوں نے آپ کا نام لیا تھا۔

اس دن پہلی بار مجھے آپ کو جاننے کا تجسس ہوا تھا۔

"یہ گاؤں کے دکھی لوگ ہیں عالیار، غیرت مند، ان کو نہیں پتا سرکار ان سے کیا کچھ چھین کر کھا رہی ہے۔ سرکار کو بس شہر نظر آتے ہیں ہم نہیں۔ شہر شہر ہی ہوتے ہیں لیکن ملک کے شہری تو ہم بھی ہیں۔ بہت نہ سہی لیکن تھوڑا بہت تو ہم بھی ڈیزرو کرتے ہیں۔"

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل اس لڑکی کو بولتے ہوئے سن رہا تھا۔ آج اسے اپنا آپ اس کے سامنے بہت چھوٹا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی اتنا خاص کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنا pure اور انسانیت کے لیے مخلص۔ آج جہاں دنیا کی ہر تحریر اپنے آپ کو اوپر رکھنے کا پیغام دیتی ہے وہ لڑکی اپنا کیریئر چھوڑے انسانیت کو اوپر رکھ چکی تھی۔

"میں باقاعدہ صحافی نہیں ہوں، لیکن یہاں پاکستان کی اچھی بات ہے، آپ صحافی نہ بھی ہوں لیکن اچھا لکھنا جانتے ہوں تو آپ لکھ سکتے ہیں۔"

"مجھے لگتا تھا کہ ایک دن میں اتنی مشہور کالم نگار بنوں گی کہ سرکار کو ہری پور نظر آجائے لیکن شاید اب اس کی نوبت نہ آئے۔"

"اور آپ کو ایسا کیوں لگا؟"

کیوں کہ۔۔۔ وہ رکی اور براہ راست سبز آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑیں۔
کیوں کہ۔۔۔۔۔ "مجھے لگتا ہے آپ سب نہیں لیکن بہت کچھ فکس کر لیں گے۔ اور یہ کہ میں اب آپ پر اعتماد کرنا چاہتی ہوں۔"

سرکار کو ہم نظر نہیں آئے اور نہ ہی آئیں گے لیکن اب ہری پور کے پاس آپ ہیں۔

اس کی دھڑکن مس ہوئی، سرمئی آنکھیں قید کرنے والی تھیں۔ ان کی نرمی مقابل کی زمانوں کی تھکن زائل کرتی تھی۔

اس لڑکی کا عظم اسے عظیم بناتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کچی زمین پر درختوں کے سائے میں کھڑے، سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتے اسے اپنے دل پر کچھ پکاسا
نقش ہوتے محسوس ہوا۔

وہ اور بھی کچھ کہ رہی تھی لیکن کانوں میں صرف۔۔۔۔۔

"اور یہ کہ میں اب آپ پر اعتماد کرنا چاہتی ہوں۔" گونج رہا تھا۔

"اور یہ کہ میں اب آپ پر اعتماد کرنا چاہتی ہوں۔"

ہر طرف۔۔۔۔۔!

اس لڑکی کی غلط فہمی ختم ہو رہی تھی۔ کیوں کہ وہ کہہ رہی تھی۔

"اور یہ کہ میں اب آپ پر اعتماد کرنا چاہتی ہوں۔"



www.kitabnagri.com

وہ نانا، سونا اور امی آج کتنے دنوں بعد ساتھ رات کا کھانا کھا رہے تھے۔

اسے آسودگی محسوس ہوئی۔

کھانے کے بعد نانا اور ماں کو اسنے چائے دی۔ سونا اسکے انتظار میں ہی تھی۔ تاکہ وہ آئے اور وہ بتانا

شروع کرے۔

Posted On Kitab Nagri

"نانا آپ کو پتا ہے میں نے عالیار کو دوست بھی بنایا ہے اور اس نے کہا ہے وہ میرا دوست پلس بھائی ہے۔" اب میرے پاس نیا دوست ہوگا، زنجبیل اچھی بات ہے نا۔۔۔۔۔

سونا کی بات بہت غور سے سنتی زنجبیل مسکرائی اور کندھے اچکائے۔ یوں تاثر دیا بھلا میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

اور امی، بی بی ماں نے ناشتے کے لیے جب مجھے ان کی کرسی پر بیٹھایا، تو وہ یوں حیران ہوئے۔

وہ آنکھیں چھوٹی کر کے ساتھ نکل بھی کر رہی تھی۔

"سونا، اچھے دوستوں کی پیٹھ پیچھے ان کی نکل نہیں اتارا کرتے، ہاں ان کی اچھی باتیں بتا سکتے ہیں۔" یہ الفاظ نانا کی طرف آئے تھے۔

اچھا نانا، اب نہیں کروں گی۔

"سب سنین اب میں اچھے والی بات کے ساتھ مزے والی بات بتاتی ہوں۔"

"انہوں نے کہا میں بی بی ماں کی بیٹی ہوں تو ان کی آنی ہوئی۔۔۔۔۔"

زنجبیل نے بمشکل اٹھتے قہقہے کا گلہ گھونٹا۔ نانا اور امی کو مسکراتے دیکھ کر وہ اور پر جوش ہوئی۔

"لیکن انہوں نے آفر کی یا تو دوست پلس آنی یا پھر دوست پلس بہن، میں نے دوسرا والا چنا۔" خود ہی کہہ کر وہ خود ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگی۔

"اور اگر میں یہ ساری باتیں اسے بتاؤں، تو؟"

Posted On Kitab Nagri

امی۔۔۔۔۔! وہ کراہی۔

ناناجی، یہ چیٹنگ ہوئی نا۔ "سب کے راز ہوتے ہیں اور راز انسانوں کو رکھنے آنے چاہیے۔"
وہ اب سمجھدار بننے لگی۔

اور انصر، انصر بھائی نے بہت کوشش کی لیکن ان کی دوستی مجھ سے زیادہ عالی بھائی سے نہیں ہوئی۔
اب وہ اس کے لیے عالی ہو گیا تھا۔ اور ہاں عالی بھائی کہنے کو انہوں نے بولا ہے کہ میں کبھی کبھی اس نام
سے بھی بلا سکتی ہوں۔

"نانا، میں تو نام بگاڑتی ہی نہیں۔"
اسنے دوبارہ نانا کی طرف دیکھا۔

"سونا، اب بس بھی کرو یار۔" کب سے دبی مسکراہٹ اب ہنسی میں بدل چکی تھی۔
"اسے بولنے دوزنجیل۔"

نانا کہہنے پر وہ چپ ہوئی۔

"اف مجھ سے سب وہاں پہلے جیسا پیار کر رہے تھے، کنیز خالہ بھی۔ اور اب مجھے لگ رہا ہے واقعی میری
وجہ سے مجھے کوئی نہیں چھوڑے گا۔"
مسکراتے چہرے سکڑے تھے۔

"بلکل ہماری سونا کو کوئی اسکی وجہ سے نہیں چھوڑے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

پہلی تصدیق ماں اور نانا جی کی طرف سے آئی تھی۔
اس کے بعد وہ کس کی ہوگی۔ یہ بتانے کی تو ضرورت نہ تھی۔

مطمئن ہوزنجبیل؟" وہ اس سے کیا سننا چاہتے تھے۔
نانا، وہ اچھا آدمی ہے۔ کل میں اسے حسن، حسین اور زاہراہ کے گھر لے گئی تھی۔
"اس کی آنکھیں ہری پور سے دغا کرنے والی آنکھیں نہیں ہیں۔" کیونکہ رنگ جھوٹ نہیں بولتے۔
"تو تم اس سے مطمئن ہو، اعتماد بھی کرنے لگی ہو۔"
"ہاں میں ان پر اعتماد کرنا چاہتی ہوں۔"
"کئی سال پہلے تم نے اس کے خلاف بہت کچھ کہا تھا۔" نانا نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی تھی۔
آج سے تین سال قبل وہ ایک رات اسی وقت ان کے بستر پر بیٹھی رو رہی تھی۔
شادان کے بعد وہ ان کی دوسری شاگردہ تھی جو ان سے بہت سوال کیا کرتی تھی۔ لیکن تب جب
جواب کی تلاش ہو، دماغ الجھا اور دل خاموش سا ہوتا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نانا، میں نے بہت مشکل سے ہائی سکول کی گرانٹ نکلوائی تھی۔ آپ کو پتا ہے کس قدر کنٹیکٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرکار کے کتنے ذلیل لوگ ہوتے ہیں جن کی منتیں کرنی پڑتی ہیں۔" ایک صرف ایک بار وہ بولتا تو ہم ہری پور والوں کے نصیب بدل جاتے۔ کیا یہ اس ملک کا نہیں ہے۔"

"نصیب اللہ بدلتا ہے زنجبیل، انسان نہیں بدلتے۔ انہوں نے تاسف سے کہا تھا۔

میں پھر سے زیر و پر ہوں، نانا جی۔

"مجھے دیکھ کر گلی میں بچے کھیلتے ہوئے رک جاتے ہیں۔ سکول کا پوچھتے ہیں۔"

"میں کیا جواب دوں، میں نے یہاں کے لوگوں کو خواب دکھائے تھے، اب انہیں کیسے کہوں کے بچوں یہ سکول یہاں نہیں بن سکتا، چلو خواب سے جاگ جاؤ۔" سب ختم ہو گیا، نانا۔

بہت عرصے بعد صالح احمد نے اسے روتے دیکھا تھا۔ وہ بہت کم روتی تھی۔ وہ ان کی مضبوط بیٹی تھی۔

سکا لرشپ پر بڑے اداروں میں پڑھنے والی ہری پور کی پہلی بیٹی۔ چھوٹی سوچ کے حامل لوگوں کے ساتھ بڑی سوچ رکھنے والی ان کی اولاد کی بہادر اولاد۔"

"رومت جبیل، اللہ سب ٹھیک کر دیں گے۔"

نانا اسے بہت کم جبیل کہتے تھے بہت کم۔۔۔

یہ اس کی مرضی ہے اگر وہ کچھ نہیں کرنا چاہتا تو اس کا ذاتی فیصلہ ہے اور دوسروں کے ذاتی فیصلوں کا احترام کیا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے خواب تمہارے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان کی تعبیر اللہ نے کسی اور کے ہاتھوں لکھی ہو۔"

تم سے پہلے اور بھی وڈیرے اور جاگیر داروں کے بچے ہیں جو ارد گرد کے چھوٹے علاقوں میں رہتے ہیں۔ ان کے پاس وسائل بھی ہیں لیکن دیکھو یہ خواب تم نے دیکھا اور وہ غفلت میں رہے۔ غفلت میں پڑھنے والے غافل پیچھے رہ جاتے ہیں۔ تم غفلوں میں تو نہیں شامل۔

"خدا تم سے راضی ہو گا، مجھے یقین ہے ایک دن سب پھر سے دوبارہ ہو گا، تم کامیاب ہو گی۔" نانا سے کافی دیر سمجھاتے رہے۔

"نانا، وہ بڑی حویلیوں میں رہنے والے لوگ ہیں جو موسم کی چھٹیاں گزارنے ہری پور اور اس جیسے دیگر علاقوں میں اپنے اے سی لگے کمروں میں آتے ہیں۔"

وہ باہر نکل کر کسانوں کی بچوں کا حال پوچھنے میں کیوں وقت ضائع کریں گے۔ اس کے پاس ہزار دلیلیں ہوتی تو نانا کے پاس امید کے ہزاروں جگنو۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

موجودہ وقت میں وہ خوشی سے کہہ رہی تھی۔
"ترجیحات بدل جاتی ہیں، نانا۔" عالیار نے ملک چھوڑا، اپنے ساتھی چھوڑے وہ بہت پر جوش ہے۔
"آپ اس سے ملے ہیں؟"

"ہاں، لیکن دونوں دفعہ قبرستان میں ملاقات ہوئی۔" فاتحہ پڑھنے آیا تھا۔

آپ نے پہچانا کیسے۔۔۔۔۔؟ سوال کرتے ہوئے اسے کچھ اور بھی یاد آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نانا لوگوں پر بلا وجہ کے تبصرے نہیں کرتے۔"

"سبز آنکھوں اور حلّیے سے۔" وہ مسکرائے۔

پہلی دفعہ گلّی سا لگا تھا۔ اچھا لڑکا ہے۔ لوگوں پر جلد اعتماد نہ کرنے والا۔ روشنی ملنے پر اندھیرے کو بھی یاد رکھنے والا۔

"مطلب آپ کو اس سے مثبت انرجی محسوس ہوئی تھی؟"

"ایسا ہی ہے، امید ہے وہ ہری پور کے لیے بہت کچھ کرے گا۔"

نانا، اس نے مجھے مدد کے لئے کہا ہے۔

"میں اس سکول کے لیے اسے انکار نہیں کر سکی۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"اتناسب آسانی سے سنبھال پاؤ گی؟"

"سونے کے سکول والوں سے میری شروع میں ہی بات ہو چکی تھی۔ انہیں پیپر تک استاد کی ضرورت تھی تو میں چلی گئی۔"

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)



"میری پہلی ترجیح ہمیشہ سے ہری پور کے بچے تھے، ہیں اور رہیں گے۔"

وہ فیصلہ کر چکی تھی۔

"مجھے یہ خدا کا مزید شکر گزار بنانا ہے زنجبیل کہ تم میری اولاد کی اولاد ہو۔"

وہ مسکرا دی۔

نانا کے الفاظ خوبصورت تھے لیکن وہ صرف لفاظی نہ تھے۔

وہ لڑکی قابل فخر ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دفتر میں آرام دہ کرسی سے ٹیگ لگائے وہ سامنے کمپیوٹر پر چلتی مختلف سلائیڈز دیکھ رہی تھی لیکن بے تو جیہی کے ساتھ۔ وہاں دکھائی دیتے ڈیزائنز میں کسی نے تبدیلیاں کی تھیں جو اس کی بے زاری کی وجہ بن رہیں تھیں۔

اس کے کان میں جدید فیشن کے ایئر پوڈز تھے جن سے آتی آواز پر وہ مسلسل جواباً بول رہی تھی۔ وہ قطر کی کسی مشہور آرکیٹکٹ کمپنی کے نمائندے کی آواز تھی۔ جس سے فائل ڈیل کرنے کیلئے اسے باس نے کہا تھا۔ اس کی عربی اچھی تھی۔ وہ مسلسل عربی میں ہی بول رہی تھی۔
الودائی کلمات کہتے اسنے کال منقطع کر دی۔ اب اس کا رخ باس کے آفس کی جانب تھا۔ ہیل کی ٹک ٹک کی آواز وہاں کام کرنے والے افراد کو اپنے ایصاب پر مسلسل برستے ہتھوڑے کی مانند لگ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی۔
سامنے بیٹھا آدمی اسے دیکھ کر سیدھا ہوا۔ وہ نیا باس کوئی ترک لگتا تھا۔
مر حبادار یا مہوا۔۔۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

"مرحبا نہیں بولو، جب اس کمپنی کو اسی فیصد کنٹریکٹس میرے ڈیزائنز کی وجہ سے ملتے ہیں تو اس میں کیوں تبدیلی کی گئی۔"

اکھڑا آواز میں کہتی وہ لڑکی بہت غصے میں لگ رہی تھی۔

کالم ڈاؤن داریا، "مجھے لگا تمہیں پسند آئے گا۔" وہ جیک نے میرے کہنے پر تبدیل کیا تھا اور صرف ایک دو جگہ سے۔"

"ایک آرکیٹیکٹ کے ڈیزائن میں تبدیلی کر کے تمہیں لگتا ہے اسے خوشی دو گے۔ وہ آگے ہوتے غرائی۔ سرخ بال کندھوں سے آگے کی طرف ہوتے لہرائے تھے۔"

"اسے خوشی نہیں ہوگی یونس ایمرے، یہ اس کے لیے خوشی نہیں موت ہوگی، اس کے لئے انسلٹ کے ساتھ زلت ہوگی۔ بطور آرکیٹیکٹ یہ تمہیں نہیں بھولنا چاہیے۔"

"اوکے اوکے" اس آدمی نے دونوں ہاتھ کھڑے کیے۔

"تم اپنے ڈیزائن کے ساتھ ہی کام کر سکتی ہو۔" یوں جیسے اب بات ختم کرو۔

"تھینک یو مسٹر ایمرے، وہ میں پہلے ہی اس کمپنی کے ساتھ فائنل کر چکی ہوں۔"

چند معمولی تبدیلیوں سے ہم اپنے محبت اور محنت سے بنائے گئے نقشے بھول تو نہیں جاتے۔

"میں قطر کے لیے ریڈی ہوں۔"

دوانگلیوں سے وکٹری کا نشان بنا کر دکھاتے وہ آفس سے باہر نکل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے باس کی کرسی پر بیٹھا آدمی ششدر تھا۔ اسے پہلے ہی اوپر سے وارن کیا گیا تھا کمپنی کے فائدے کی خاطر اس لڑکی کو برداشت کرنا ہو گا۔
"کیا تھی یہ لڑکی؟" اس نے کراہ کر آنکھیں میچیں۔
خیر اب کچھ عرصے کے لیے تو وہ جاہی رہی تھی۔

انصر اور وہ آج چہل قدمی کے لیے باہر نکلے تھے۔ موسم ہلکا ابر آلود تھا۔ ایک توہری پور میں بارشیں بہت ہوتی ہیں۔ ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے انسان کو ٹھٹھرنے پر مجبور کر دیں۔ فضاء کئی نئے جزیبوں سے سرشار تھی۔

جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اس کے ساتھ تنگ سی پگڈنڈی پر چل رہا تھا۔
"انصر تم نے کبھی کوئی خواب دیکھا ہے؟" وہ انصر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔
"آپ کے نزدیک خواب کیا ہوتے ہیں؟" انصر نے بھی جواباً سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"خواب وہ ہوتے ہیں جو جاگتی آنکھوں سے دیکھے جاتے ہیں، جو سو رہے ہوں تو جھنجھوڑ کر جگائیں، جو تحریک دیں، خود کو پورا کروانے کے لیے جان لگانے پر مجبور کریں، خواب انسانوں کو زندہ رکھتے ہیں۔ خواب عظمت کو چھونے پر مجبور کر دیا کرتے ہیں۔"

"جیسے زنجبیل باجی کا خواب۔" انصر نے جوش سے کہا۔

اس کے قدم رکے۔ لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔ وہ نام سنتے ہی چہرے پر نرم سا تاثر در آیا۔

"ان کا خواب کیا ہے؟"

"سارے ہری پور کو تعلیم دلوانا ان کا خواب ہے۔ میں ان کے پاس تھوڑا عرصہ پڑھنے گیا تھا۔ لیکن اپنی تعلیم کے لیے انہیں واپس شہر جانا پڑا تو میری تعلیم ادھوری رہ گئی۔"

اس کا جواب سنتے اسنے دوبارہ پوچھا۔

"انصر، تمہارا خواب کیا ہے، تم نے زندگی میں کیا خواب دیکھا؟"

پاس سے گزرتے لوگوں کے سلام کا وہ رک کر جواب دیتا پھر دونوں آگے چلنے لگتے۔

"مجھے خواب دیکھنا اچھا نہیں لگتا۔" وہ سر جھکائے بولا تھا۔

کیوں۔۔۔۔۔؟ اسنے حیران سے ساتھ چلتے لڑکے کو دیکھا۔

"مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔ ہم غریب لوگ ہیں خواب تو بڑے لوگ دیکھتے ہیں۔ پھر وہ ہی پورا کر سکتے

ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"خواب سب کے ہوتے ہیں انصر، امیر، غریب، چھوٹا یا بڑا ہونا آپ کو خواب دیکھنے سے نہیں روکتا۔ انسان کے مقاصد بلند ہونے چاہیں۔" بلند مقاصد اور بڑے خواب زندگی میں ہوں تو مزہ آتا ہے۔ پھر ان کو پورا کرنے کے لیے محنت کی جاتی ہے۔

"اگر ہم مضبوط ہوں تو ہماری ایمانداری اور محنت ان خوابوں کی تعبیر کو ہمارے سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔"

"تمہیں پتا ہے انصر خواب کون نہیں دیکھتا؟"

انصر نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔ یوں جیسے پوچھ رہا ہو، کون؟
"مردہ آنکھیں اور مردہ دل رکھنے والے لوگ خواب نہیں دیکھا کرتے۔"

"کیا تم مردہ روح ہو؟"

انصر نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

"زندگی میں پہلی دفعہ ہری پور آکر مجھے یقین ہوا ہے کہ مثبت خوابوں کے پیچھے لگائی جانے والی توانائی اور محنت کبھی ضائع نہیں ہوتی، بعض دفعہ کہیں نا کہیں سے وہ محنت تعبیر کی صورت لوٹ آتی ہے۔"

"آپ کا خواب پورا ہوا۔۔۔۔۔؟" اس کی بات کے جواب میں اچانک انصر نے پوچھا۔

"ہاں بہت سے خواب پورے ہوئے اور کچھ نہیں بھی ہوئے۔"

"اور جو نہیں ہوئے؟"

Posted On Kitab Nagri

"انصر سارے خواب پورا ہونے کے لیے بھی تو نہیں ہوتے۔ کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ پورا ہو جائیں تو زندگی کا سارا چارم ہی نگل لیں۔" کئی دفعہ آپ کچھ خوابوں کو صرف جی رہے ہوتے ہیں۔
"اور اگر وہ ٹوٹ کر بکھر جائیں تو۔۔۔۔۔؟" ایک دفعہ پھر وہ لڑکا بہت عجیب سے انداز میں سوال کر رہا تھا۔

"اگر خواب ٹوٹ کر بکھر جائیں تو پھر انسان جیتا نہیں ہے وہ بس باقی رہتا ہے، باقی رہنے اور جینے میں بہت فرق ہے۔" دھیمی آواز میں کہتے وہ دوبارہ چلنے لگا۔

ارد گرد کھڑی فصلیں ہوا کی دوش پر جھومنے لگیں۔ وہاں بکھرا سبزہ فرحت بخش تھا۔

"آپ نے وہاں سب کچھ چھوڑ دیا۔ اور ہم لوگوں کے لیے یہاں کام کر رہے ہیں۔"

"کیا یہ آسان ہے؟" پہلے آپ بی بی ماں سے ملنے بھی کبھی نہیں آئے۔" وہ جھجھکتے ہوئے بولا۔

"آسان کچھ بھی نہیں ہوتا انصر، وہاں میرے دوست تھے، میرا کام تھا، زندگی کا آدھا سکون میرے

لیے برلن سے تھا۔ لیکن کبھی نا کبھی اصل کی طرف آپ کو لوٹنا ہوتا ہے۔"

اور میں یہاں لوگوں کے لیے کچھ نہیں کر رہا، میں یہ سب اپنے لیے کر رہا ہوں۔

انصر اور عالیار میں اب اجنبیت نہیں رہی تھی۔ وہ دونوں اکثر ایسے ہی ٹہلتے ہوئے باتیں کر لیا کرتے تھے۔

"اب یاد نہیں آتی وہاں کی؟" آہ انصر کا معصومانہ سوال۔

Posted On Kitab Nagri

"بعض شہر اور وہاں کے لوگ ہمیشہ اچھی یادوں میں رہتے ہیں۔ جرمنی اور برلن بھی اچھی یادوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"

وہ مختلف اخبارات تھے جن میں نمایاں طور پر سب سے اوپر "The Asia news" کے شائع ہونے والے پرانے اخبارات رکھے تھے۔ مسلسل پچھلے دو گھنٹوں سے وہ اس میں شائع ہونے والے ایک ہی مصنفہ کے آرٹیکلز اور تجزیے پڑھ رہا تھا۔

زیادہ تر وہ سرکار پر تنقید اور انسانی حقوق پر مبنی تھے۔ ہاں کچھ میں فلسطین، شام، کشمیر، کنگو اور سوڈان میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور وہاں جاری نسل کشی کے بارے میں بہت تفصیل سے لکھا گیا تھا۔ تقریباً وہ وہاں چھپنے والا ہر آرٹیکل پڑھ چکا تھا۔

تحریر چاہے چھوٹی ہو یا بڑی وہ لکھنے والے کی سوچ کا پتا دیتی ہے۔ اور وہ اس لڑکی سے مزید متاثر ہوا تھا۔ اخبارات لپیٹ کر اس نے سائیڈ پر رکھے اور اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد تیار ہو کر وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ آج جیکٹ کیمل کلر کی تھی اور جو گر وہ بھی ہلکے بھورے تھے۔ لباس میں اس نے آج بھی سیاہ جینز کے ساتھ سیاہ ہی شرٹ پہنی تھی۔

نانو کے ساتھ بیٹھتے ہوئے وہ فریش تھا۔ ریلیکس، آرام دہ سا۔۔۔!

"ہمارے بچے کا کام کہاں تک پہنچا۔۔۔؟" وہ مسکرا کر پوچھنے لگیں۔

ہری پور نے تھکا تو نہیں دیا۔

ہری پور نے تو نہیں شائد کوئی اور تھکائے۔ وہ ہولے سے بڑبڑایا۔ آواز اتنی آہستہ تھی کہ وہ واضح سن نہیں پائیں۔

"کیا ہوا؟" ہم سمجھے نہیں۔

کچھ نہیں نانو۔ میں تھکنے والوں میں سے تو نہیں۔ "زندگی کا ایک حصہ بہت عجیب طریقے سے صرف اپنے لیے جیتے گزارا ہے۔ لیکن اب کچھ کام میں دوسروں کے لیے بھی کرنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن اب کیا تم صرف ایک سکول چلاؤ گے؟" نانو اس کے لیے متفکر تھیں۔

"وہ صرف ایک سکول ہی تو نہیں ہے نانو، وہ خواب دیکھنے والوں کے لیے تعبیر ہوگا، امید کے جگنو رکھنے والوں کے لیے معجزہ ہوگا، وہ ہری پور کے بچوں کے لیے روشن مستقبل ہوگا۔" کرنے کو تو اور بھی بہت کچھ ہے لیکن اس میں وقت لگے گا۔

بہت امید سے کہتے وہ چپ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"زنجبیل سے آج کل بہت مل رہے ہو۔" ایسا تمہاری باتوں سے لگا۔ وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتے ہے۔
وہ دبی سی مسکراہٹ سے بولیں۔

"بہت تو نہیں لیکن کم کم ملا ہوں۔ لیکن وہ بہت الگ سی ہیں۔"
سکول کی عمارت کو دیکھنے کے لیے وہ ایک دفعہ آئی تھیں۔

"آج میں ان کے گھر جا رہا ہوں، آپ چلیں گی ساتھ۔۔۔۔۔؟"

"وہ ایسی ہے۔" ہمیں حویلی میں کچھ کام ہیں۔ تم جاؤ، ہم پھر چلیں گے۔

اوکے نانو۔۔۔۔۔! وہ اٹھا، ان کے پاس آکر رکا اور ان کا گال چومتے پیچھے ہوا۔

اس کے جانے کے بعد بھی وہ مسکرا رہی تھیں وجہ۔۔۔۔۔؟

وجہ عالیار کی آنکھوں میں زنجبیل کے نام پر آنے والی روشنی تھی۔

وہ روشنی کچھ کہتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آسمان شفاف تھا، دن روشن سا، جواب اپنے آخری پہر کی طرف رواں تھا۔ دروازہ ہلکا سا وا تھا۔ اس
کے ہاتھ لگانے سے وہ مزید کھل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت دنوں بعد وہ نظر آئی تھی۔ لیکن ارد گرد سے بے نیاز ہمیشہ کی طرح پھولوں کے وسط میں بیٹھی ہوئی۔ اس لڑکی کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ آہ کتابوں سے ابسیڈ لڑکی۔ کیا اس کی کتاب نے میری چٹ حوالی کر دی۔ سوچ کو جھٹکتے وہ آگے بڑھا تھا۔

"Jedes Mal, wenn ich dich sehe, siehst du sogar schöner aus als vorher"

بے ساختہ اس کے منہ سے الفاظ نکلے تھے۔

"Jedes Mal, wenn ich dich sehe, siehst du sogar schöner aus als vorher"

وہ چلتا ہوا اس کے پاس جا کر رکا تھا۔ قدموں کی آہٹ پر وہ لڑکی چونکی۔ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ پھر وہ مسکرائی۔

"آپ؟"

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)



کتاب نیچے رکھتے وہ کھڑی ہوئی۔

جی میں۔۔۔ وہ دلکشی سے مسکرایا۔

"آپ کتابیں بہت پڑھتی ہیں، زنجبیل۔"

وہ اس سے کچھ قدم فاصلے پر رکا تھا۔

جی، "میں کتابیں بہت پڑھتی ہوں، عالیار۔" اسی کے انداز میں جواب دیتی وہ مسکرائی۔

اسے مسکراتے دیکھ کر پھر اسے کچھ یاد آیا۔

Posted On Kitab Nagri

شبّنم کے شفاف قطرے۔ وہ جو صبح کے وقت پھولوں پر پڑتے ہیں۔ وہ جو آنکھوں کو پر سکون کرتے ہیں۔ شبّنم کے وہ قطرے پھولوں پر گرتے ہی تازگی بڑھا دیتے ہیں۔
وہ اچھی مسکراہٹ تھی، پیاری یا ہمیشہ کی طرح سامنے والے شخص کو لگی تھی۔
"کتابیں راز اگل دیتی ہیں۔ پھر بھی آپ انہیں پڑھتی ہیں۔"
"کتابیں صرف اتنا لگتی ہیں جتنا انسان انہیں اجازت دیں۔" آپ کو غلط فہمی ہے کتابیں راز نہیں بتایا کرتیں وہ تو امین ہوتی ہیں۔

"آپ پھولوں اور کتابوں سے اتنی ابسیڈ کیوں ہیں؟"
اسنے ہاتھ بڑا کر سرخ گلاب کو چھوا۔ جس کی خوشبو نے دونوں کے گرد حصار سا باندھا تھا۔
"کتابیں اچھی دوست ہوتی ہیں سمجھاتی ہیں، کہتی ہیں، سکھاتی ہیں۔ سنتی ہیں۔ کتابیں رونے والوں کو ہنسا سکتی ہیں۔"

موضوع کتابوں کا نکلتا تو لمبی بحث ہوتی اسے پھولوں کا پوچھنا چاہیے۔
"اور پھول؟"

"پھولوں کے ساتھ زندگی سہل نہ بھی ہو تو مجھے سہل لگتی ہے۔ کتابیں اور پھول معصوم ہوتے ہیں۔"
اسے جواب اچھا لگا تھا۔

"میں نے آپ کے آرٹیکلز پڑھے ہیں۔ آپ بہت تلخ لکھتی ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"حقیقت تلخ ہوتی ہے، سچ چبھتا ہے، اور چبھن وہ جھوٹے انسانوں کو نہیں پسند ہوتی، اب جن کو چبھن ہوتی ہے ان کے لئے میں کیا کر سکتی ہوں۔

"عالی بھائی" سونا خوشی سے چلاتی اسکی طرف آئی۔
دونوں کی گفتگو رک گئی۔

سونانے بند مٹھی والادایاں ہاتھ آگے بڑھایا اور اسی طرح عالیار نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔
"آپ کب آئے؟"

دس منٹ پہلے۔۔۔۔۔! ریسٹ وایج دیکھتے اسنے ہنستے ہوئے سونا کو بتایا۔
پھر اندر کیوں نہیں آئے۔۔۔۔۔؟
"تمہاری زنجبیل نے اندر آنے کا کہا ہی نہیں۔"

وہ شرمندہ ہوئی۔ واقعی اسے کہنا چاہیے تھا۔

ایم سوری۔۔۔۔۔! پلیز اندر چلیں۔
www.kitabnagri.com

میں مذاق کر رہا تھا۔ بمشکل اس نے مسکراہٹ دبائی۔ وہ اس لڑکی کو کم از کم شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ ویسے ہی بارعب سی اچھی لگتی تھی۔
آج وہاں کوئی نہیں تھا، سوائے ان دو بہنوں کے۔
آئی کہاں ہیں؟ ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"امی اور نانا کام سے شہر گئے ہیں۔" جواب سونا کی طرف سے آیا تھا۔

اوہ۔۔۔!" پھر مجھے چلنا چاہیے۔"

نہیں عالیار بھائی رک جائیں۔ امی ناراض ہو جائیں گی۔ آپ اندر آئیں میں تو گھر ہوں نا۔

"اوکے" اسنے کندھے اچکائے اور آگے بڑھا۔

سونا اور وہ کتابوں سے بھری الماری کے سامنے موجود تین کرسیوں میں سے دو پر برجمان ہوئے۔

"آپ چائے لیں گے؟"

"اگر آپ پلانا چاہیں گی تو ضرور۔"

عجیب انسان ہے۔ وہ سر جھٹکتی کچن کی طرف بڑھی۔

بازو میز پر رکھتے وہ آگے ہوئی اور اشتیاق سے پوچھا۔

"آپ نے مجھے مس کیا۔۔۔۔۔؟"

"میں اور نانو دونوں تمہیں بہت مس کرتے ہیں۔ وہاں سے آنے کے بعد تم دوبارہ آئی ہی نہیں۔ ویسے

اگر تم ساتھ آنا چاہو تو ہم بہت فن کریں گے، سونا۔"

"ابھی کچھ دن پہلے تو آئی ہوں۔ ویسے بھی میری بہن ابھی گھر میں اکیلی ہے۔" اسنے خفگی سے کہا گویا وہ

فن کا لالچ نہ دے جب اسنے آنا نہیں۔

اوکے لیڈی۔۔۔۔۔! جو آپ کی مرضی، ہم سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی اچھی اردو۔۔۔۔۔!"

اسنے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو بس دیکھ لو۔

"ایک بات بتاؤں۔" وہ سر اس کی طرف مزید جھکاتے بولی۔

"ضرور بتاؤ۔"

"آپ ہماری امی سے ملنے آئے ہیں، آپکی ماما اور امی بیسٹ فرینڈز تھیں۔"

"وہ اچھی دوست تھیں مجھے معلوم ہے اور میں آنٹی کے علاوہ اپنی دوست سے بھی ملنے آسکتا ہوں۔"

اسنے مصنوعی خفگی دکھائی۔

"اچھا اب خفا مت ہوں۔" میں بہت پر جوش ہوں کیا واقعی میں یہاں ہائی سکول بن جائے گا۔۔۔۔؟

"بن جائے گا نہیں، چھوٹی لڑکی بن چکا ہے۔" اس نے کھڑے ہوتے ریک سے کوئی کتاب نکالی تھی۔

"جب میں چھوٹی تھی تو زنجبیل کہتی تھی، میں میٹرک اس کے بنائے سکول میں کروں گی۔" اسنے

یاسیت سے کہا۔

www.kitabnagri.com

کتاب اسنے ساتھ پڑی چھوٹی میز پر رکھی۔ یوں جیسے اسے صرف دیکھنا ہی مقصود تھا، یا کچھ اور۔۔۔۔؟

"تو اس سے کیا فرق پڑھتا ہے، سونا۔ تم نہیں تو تمہارے بعد ہری پور کے اور بھی بچے ہوں گے۔ وہ

پڑھیں گے یہاں۔ کم از کم تم پڑھ تو رہی ہو۔"

چائے۔۔۔! وہ اور بھی کچھ کہتا لیکن

Posted On Kitab Nagri

بڑھا ہوا کپ اور سامنے کھڑی لڑکی۔۔۔۔۔

وہ اس کی موجودگی میں ہمیشہ بہت کچھ فراموش کرنے لگا تھا، جانے کب سے، جانے کیوں۔

وہ کپ تھا کر سونا کے ساتھ تیسری کرسی پر ٹکی، عین اس کے سامنے۔۔۔ مقابل

سونا چائے نہیں پیتی تھی۔ وہ اٹھی۔

"آپ سب سے ہماری ملاقات پھر ہوگی۔"

اللہ حافظ۔۔۔۔۔!

کہتے وہ چھپاک سے اندر کی طرف غائب ہو گئی۔

اسے اپنی ادھورے خاکے مکمل کرنے تھے۔ ہاں آج کل اسے مختلف چیزوں کے سکیچز بنانے کا شوق سرچڑا تھا۔

"آپ کو پہلی دفعہ یہاں پر سکول بنانے کا خیال کب آیا؟" پہلے گھونٹ کے ساتھ پہلا سوال۔

وہ چائے واقعی اچھی بناتی تھی۔ خوش زائقہ سی۔ داریا کے ساتھ وہ عرب قہوے ٹرائے کر لیتا تھا لیکن

چائے۔ وہ پاکستان میں اسی گھر سے دوسری دفعہ چائے پی رہا تھا۔

"بعض لوگ اور جگہیں وہ اتنی پیاری لگتی ہیں کہ آپ وہ سب کرنے لگتے ہیں جو پہلے نہیں کرتے، ہاں

وہ بھی جو پسند نہیں ہوتا۔

کیا واقعی ہری پور کی زنجبیل احمد عالیار شاہجہاں کو پیاری لگنے والی تھی یا پھر وہ لگ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کچھ عرصہ شروع میں شہر سے ہی پڑھا ہے لیکن بابا اور بھائی کی وفات کے بعد ہمیں واپس گاؤں آنا پڑا۔"

نانا مجھے بہت دور سکول چھوڑنے جاتے تھے، کبھی وہ نہیں ہوتے تھے تو میری کلاسز مس ہو جاتی تھیں، مجھے پڑھنا اچھا لگتا تھا لیکن بارش کے بعد کچھ راستہ اتنا خراب ہو جاتا کہ سفر کرنا محال ہوتا۔ تا نگہ بھی بعض دفعہ بارش کے بعد گزر نہیں پاتا تھا۔ تب خیال آیا یہاں بھی سکول ہونا چاہیے۔ ہمارے گاؤں کی اتنی آبادی ہے کہ یہاں ہائی سکول کھولا جاسکتا تھا۔

ہری پور کی بارشوں نے مجھے بہت خوار کیا ہے، وہ چپ ہوئی۔
بارشیں خوار بھی کرتی ہیں۔ اسے حیرت ہوئی۔

یہ قصہ پھر سہی۔ "آپ بتائیں عمارت تو مکمل ہونے والی ہے۔ مجھے لگتا ہے ہم وہاں تھوڑا بہت ہی سہی لیکن ابھی سے پڑھنا شروع کر دیں۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ لیکن ہمیں اس کے لیے اور بھی اساتذہ کی ضرورت ہوگی۔"
"ابھی تو نہیں لیکن آگے چل کر ہو سکتی ہے۔"

پرسوں سے ہم اس پر کام شروع کر سکتے ہیں "لیکن آپ تو لکھتی ہیں اور نانو بتا رہی تھیں، آپ اپنے نانا کے مدرسے میں بھی پڑھاتی ہیں۔" یہ سب آپ میج کر لیں گے۔ وہ فکر مند ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ بچے اب پڑھنے کے لیے سکول آئیں گے۔ اور لکھاری عموماً رات کو لکھا کرتے ہیں۔" وہ مسکرا دی۔
۔ گویا لکھاریوں کے متعلق اس کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہ رہی تھی۔
"آپ کا مستقبل شہر میں اچھا ہو سکتا تھا۔"

"میرا مستقبل ہری پور سے ہے۔ یہاں کچھ اچھا کروں گی تو مجھے لگے گا ہری پور میں باقی سب کے ساتھ
میرا مستقبل بھی اچھا ہو گیا ہے۔"

وہ لڑکی مکمل لیکن مدھم بولتی تھی۔
زنجبیل کی چائے کا کپ ختم ہو چکا تھا۔ اسی چھوٹی میز پر کتاب کے قریب اس نے اپنا خالی کپ رکھا۔
گڈ۔۔۔! عالیار نے بھی کپ واپس رکھا تھا، اسی جگہ کتاب کے قریب چھوٹی میز پر۔ ہاں پہلے رکھے
جانے والے کپ سے تھوڑا فاصلے پر۔

"ہم پھر ملیں گے۔" وہ مسکراتے ہوئے کرسی پیچھے کرتے اٹھا۔

"انشاء اللہ۔۔۔!" وہ بھی جواباً مسکرائی۔
www.kitabnagri.com

"مجھے چائے بالکل نہیں پسند لیکن یہاں کی چائے واقعی بہت اچھی تھی۔"

اس کے تبصرے پر وہ ہلکا سا ہنس دی۔

شبّہم کے قطرے۔۔۔۔۔ وہ سر جھٹکتا نظریں پلٹتا مڑا تھا۔

اس کے جانے کے بعد وہ بھی باہر آئی۔ دونوں کپ واپس کچن میں رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

کرسی اور اس پر الٹی رکھی اپنی کتاب جسے وہ اس کے آنے سے قبل پڑھ رہی تھی، اسے اٹھایا اور واپس اندر آتے، میز پر رکھا۔ اس کتاب کے ساتھ اس کی نظر دوسری کتاب پر بھی پڑی۔ میز پر نیلی جلد والی کتاب ابھی بھی رکھی تھی۔ وہ جانتی تھی اسے کس نے اٹھایا ہوگا۔ اسے ریک میں واپس رکھنے کے لئے اسے اٹھایا۔

پچھلی دفعہ کی طرح وہاں سے پھر کچھ پھسل کر گرا تھا۔
کیا تھا وہ؟

وہ سفید چٹ تھی اور اس پر لکھے غیر شناسا سے الفاظ۔
وہ الفاظ غیر شناسا سہی لیکن وہ زبان اب غیر شناسا نہیں تھی۔
وہ پچھلی تحریر سے مختلف تھے۔

"Jedes Mal, wenn ich dich sehe, siehst du sogar schöner aus als
vorher."
www.kitabnagri.com

"کیا ہے اس کا مطلب؟" اس نے چٹ واپس کتاب میں رکھی۔ اور کتاب واپس اس کی جگہ پر۔
یہ یہاں اسنے کب رکھی۔ ہاں شاید وہ جب چائے کے لیے کچن میں گئی تھی۔
اسے کچھ عجیب سا لگا تھا، لیکن برا نہیں۔ عجیب انسان ہے یہ۔
اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نبلی جلد والی کتاب اپنے اندر موجود چند الفاظ کو کسی خزانے کی طرح سمیٹے اس کی پشت کو تکتی رہ گئی۔

وہ بیڈ پر نیم دراز سا لیٹا تھا۔
دھیمی چال چلتی، وہ اسکے ساتھ بستر پر بیٹھیں۔
"تھک گئے ہو گے۔" نرمی سے اسکے بھورے بالوں کو پیشانی سے پیچھے کرتے وہ بولیں تھیں۔ وہ بال
انہیں کسی کی یاد دلاتے تھے۔
"ایسا ہی سمجھ لیں۔" جمائی لیتے اسنے اپنا سر انکی گود میں رکھا۔
"وہاں جرمنی میں لڑکیاں کیا بہت اچھی تھی؟"
ان کے سوال پر وہ ہنس دیا۔ ہلکا سا۔
"سب کا نہیں پتا لیکن ایک تو واقعی بہت اچھی ہے لیکن وہ جرمنی سے نہیں ہے۔" خیال کے پردے پر
کچھ لہرایا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھی ہے یا بس تمہیں اچھی لگتی ہے؟"

"لڑکیاں بری نہیں ہوتیں نانو اور وہ واقعی بہت اچھی ہے۔"

"اگر میں کبھی سالوں بعد بھی برلن جاؤں تو مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے وہ موجود ہوگی۔" آپ ملیں

گی تو بھول نہیں پائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ کچھ لوگ اس قدر اچھے ہوتے ہیں کہ وہ خود کو بھولنے نہیں دیتے، انہیں بھولایا ہی نہیں جاسکتا۔"

صرف دوست ہے یا؟ وہ جس انداز سے اسکا ذکر کر رہا تھا انہیں تعجب ہوا۔
"نانو ہر رشتہ وہ نہیں ہوتا جو آپ سمجھ رہی ہیں، ہم صرف اچھے دوست ہیں۔" اسنے بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔

"زنجبیل بھی تمہیں اچھی لگتی ہے نا؟"
بات کرتے ہوئے وہ اچانک ان کے پوچھے گئے سوال پر رک سا گیا۔ حیران نظریں ان کے چہرے پر ٹکیں۔

"یہ کیسا سوال ہے؟"
"میں نے تمہاری آنکھوں کا رنگ اس کے نام پر بدلتے دیکھا ہے اور رنگ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔"
"اگر اچھی لگتی ہے تو اس میں کچھ برا نہیں ہے۔"
www.kitabnagri.com
نانو، ان کا ہاتھ اسنے سینے پر رکھا۔

"وہ حقیقتاً بہت اچھی ہیں۔ میں نے زندگی میں تقریباً ہر قومیت کی لڑکی دیکھی ہے۔ لڑکیاں بری نہیں ہوتیں نانو، لیکن وہ کچھ زیادہ ہی اچھی لگنے لگی ہے۔ اس کی سوچ وہ اتنی منفرد ہے کہ پہلے میں کبھی ایسی سوچ کے حامل کسی شخص سے ملا ہی نہیں۔ خود غرضی کے دور میں وہ بے غرض سی لگتی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

لیکن ان کا مجھے اچھا لگنا یہ اہمیت نہیں رکھتا۔ اہم یہ ہے کہ کیا میں بھی انہیں اچھا لگتا ہوں۔
"مطلب واقعی اسے پسند کرنے لگے ہو۔"

اس کی آنکھیں دوبارہ بند ہوئیں۔

"لیکن شاید میں انہیں اچھا نہیں لگتا۔" ہم کسی پر زبردستی مسلط نہیں ہو سکتے، نانو۔ دھیمی آواز میں اداسی گھلی تھی۔

"تم اتنے پیارے ہو کہ اسے برے لگ ہی نہیں سکتے۔"

ایک آنکھاوا کی۔ لب شرارات سے دوبارہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"یہ تو آپ کو لگتا ہوں، اب وہ آپ کی نظر سے مجھے دیکھے تو یہ میں پسند نہیں کروں۔"

اس کا مطلب سمجھتے وہ ہنس دیں۔ بالوں کو ہلکا سا کھینچا۔ "بگڑ رہے ہو۔"

"ابھی تو سنورنا شروع ہوا ہوں۔" آہستگی سے کہتے ان کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔

"کل سکول کا پہلا دن شروع ہو گا، ہم دعا کرتے ہیں اللہ اس میں علم کی برکت ڈالے۔ جو کام ہم، ہمارا

بیٹا اور شوہر نہ کر سکے وہ تم نے کیا۔"

شکریہ نانو، لیکن میں بھی آپ سب سے ہوں۔ "ہر شے کا ایک مقرر وقت ہوتا ہے، اس سے پہلے

انسان کچھ نہیں کر سکتا۔"

چاند کی مدھم ٹھنڈی روشنی نے کھڑکی سے ان پر خود کو نچھاور کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بھوری عمارت شان سے کھڑی تھی، وقار سے، فخر سے۔ وہ اس کا سالوں پہلے دیکھا گیا خواب تھا۔ ہری پور کے بچوں کے لیے اچھے سکول کا خواب، اپنے گاؤں کے بچوں کو پڑھانے کا خواب، وہ خواب آج تکمیل کو پہنچا تھا۔ آٹھ ماہ ہوئے تھے اس شخص کو انکی زندگیوں میں آئے اور کتنا کچھ اچھا ہو گیا تھا۔ ان گزرے مہینوں میں موسموں کے ساتھ اور بہت کچھ بدل سا گیا تھا۔ حسن، حسین اور زاہرہ کے لیے سڑک بنوانے کا خواب، وہ بھی کبھی پورا ہو جائے گا۔ وہ نانا کے ساتھ کھڑی تھی۔ بھاگتے دوڑتے بچوں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں نم تھیں۔ زندگی کتنی تیزی سے بدل گئی تھی۔

کچھ فاصلے پر عالیار پودے لگا رہا تھا۔ اسنے اپنی شرٹ کے کف لنکس پیچھے کی طرف موڑ رکھے تھے۔ اور اس کے ہاتھ مٹی سے لتھڑے تھے۔ سونا کے ہاتھ میں پانی سے بھرا برتن تھا۔ وہ پودے کو اپنے ہاتھوں سے مٹی میں دباتا، سونا پانی ڈالتی اور پھر وہ آگے بڑتے، یہی عمل دہراتے، ایک اور پودہ لگتا۔ وہاں جگہ پہلے سے کھودی گئی تھی۔

"میں نے کہہ تھا جلیل، خدا مایوس نہ ہونے والوں کو کبھی خالی ہاتھ نہیں چھوڑتا۔"

Posted On Kitab Nagri

"اس نے اس لڑکے کے دل میں کچھ دیکھا اور اسے نیکی کرنے کی توفیق دی۔ اپنا کاروبار، ملک، دوست چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔ دنیا کچھ بھی کہے لیکن خدا نے اسے تمہارے خواب کی تعبیر کے لیے بھیجا ہے۔"

"میں اس کے لیے خود کو خدا کا مزید شکر گزار پاتی ہوں، نانا۔" وہ واقعی سمجھ گئی تھی ہمارے بعض خوابوں کی تعبیر اللہ نے دوسروں کے ہاتھوں ہی لکھی ہوتی ہے۔

اس نے اپنی آنکھوں میں پگھلتی نمی کو صاف کیا۔ بھوری عمارت کے دروازے سے ہر بچے کے لیے کھلے تھے۔

آج پہلا دن تھا، بچوں کے ساتھ اندر کچھ سیٹنگ کرنے کے بعد وہ اب نانا کے ساتھ باہر سکول کے صحن میں بیٹھی تھی۔

نانا کو وہ اپنے ساتھ لے آئی تھی۔

دور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا تھا لیاں سونا کو کچھ کہہ رہا تھا اور وہ خاموشی سے سر ہلا کر انکار کر رہی تھی۔

لیکن وہ دونوں اس کے انداز سے سمجھ گئے تھے کہ وہ کس چیز سے انکار کر رہی ہے۔

"نانا، آپ کو لگتا ہے وہ پودا لگائے گی؟"

وہ پودے نہیں لگاتی۔ پودوں کو پانی دینا انہیں چھو کر محسوس کرنا یہ الگ ہے۔ پودے لگانا، پھر امید سے ان کے بڑنے کا انتظار کرنا، یہ اس سے الگ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ آج لگائے گی، زنجیل۔" اسنے اگر تمہارے بعد نیا دوست بنایا ہے تو یہ واضح ہے، وہ ٹھیک ہو رہی ہے۔

نانو اور وہ ان ہی کی طرف متوجہ تھے۔ آوازیں واضح نہیں تھی۔ لیکن انداز وہ واضح تھا۔
"تم پودے نہیں لگاتی، کیوں؟" حیرانی ہی حیرانی۔

"مجھے لگتا ہے اگر میں پودے لگاؤں گی تو وہ بڑے نہیں ہوں گے، مرجھا جائیں گے۔" اپنی وجہ سے مرتے ہوئے پودے مجھے دکھ دیتے ہیں۔ اس کا سر نفی میں ہل رہا تھا۔
"تمہیں غلط لگتا ہے، دیکھو جب ان پودوں کو پتا چلے گا کہ انہیں اتنی پیاری لڑکی نے لگایا ہی، وہ کتنا خوش ہوں گے۔"

"میں نہیں لگا سکتی نا۔" وہ اب بھی مسلسل انکار میں سر ہلارہی تھی۔

"سونا، انسان کو زندگی میں اپنے نام کا ایک پودا تو لگانا ہی چاہیے۔ وہ پودا جب کہ جب انسان اس دنیا میں نہ رہے، وہ پھر بھی اس کے نام پر لوگوں کو سایہ دے۔" دوسروں کو سایہ دینے والا درخت ہر کوئی نہیں لگا پاتا، کیا تم وہ ایک درخت لگانے والوں میں سے نہیں بننا چاہو گی جو تمہارے بعد تمہارے نام پر لوگوں کو سایہ دے۔" وہ کہہ کر خاموش ہوا۔ وہ اس سے زیادہ اسرار بھی نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن۔۔۔۔۔ مسلسل نفی میں ہلتا سر رکا۔ وہ آگے ہوئی۔ ہاتھ بڑھا کر عالیار شاہجہاں کے ہاتھ سے پودا لے لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ، عالی بھائی۔" دوسروں کو سایہ دینے والے ایک درخت کے لیے میں یہ پودا ضرور لگاؤں گی۔
ایک آنسو ٹوٹ کر گرتا ہوا، گیلی مٹی میں جذب ہو گیا۔

وہ پودے کوزمین میں دبا کر اب اس کے گرد مٹی ڈال رہی تھی۔ بلا آخر کئی سال بعد وہ اپنے نام کا ایک
پودا لگانے میں کامیاب ہوئی تھی۔

ہمیں پودوں کے مرجھانے، یا مرجانے سے ناامید تو نہیں ہونا چاہیے، امید کی روشنی، دعا کا پانی اور
حفاظت کی لگن وہ پھر سے انہیں ہرا کر دیتی ہے۔

دور سے ان کی طرف دیکھتی زنجبیل احمد کی آنکھوں میں حیرانی تھی۔
کیا واقعی اسنے پودا لگایا۔ یعنی سونا، وہ ٹھیک ہو رہی ہے۔

البتہ ساتھ بیٹھے بوڑھے شخص کی سرمئی آنکھوں مسکرا رہی تھیں۔ ان میں حیرانی نہ تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ان کے ساتھ بیٹھی تھی۔ پھولوں اور پودوں سے تھوڑا پرے باورچی خانے کے سامنے صبح سے رکھی
کرسیوں پر۔

جاتی سردیوں کی ہلکی دھوپ بارش کے بعد بھلی معلوم ہوتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"والد، آپ زنجبیل کے کام سے خوش ہیں۔"

وہ ان چہرہ تکنے لگیں۔

کتنے کمزور ہوتے جارہے ہیں والد، دل میں خیال ابھرا۔

"میں خوش ہوں، اس نے انسانیت کے صفحے پر درج پہلا لفظ سمجھ لیا۔ صرف اپنے لیے جینے کی بجائے

اسنے سب کے لیے جینے کو ترجیح دی۔"

وہ لاہور رہتے ایک اچھی نوکری کرتی، یا اپنے اخبار کہ دفتر میں ہیڈ بن جاتی تو یہ اس سے کم خوشی دیتا جو

وہ آج ہے۔

"آپ تھک جاتے ہوں گے والد، آپ کو آرام کرنا چاہیے۔" مدرسے کے لیے اب اور امام رکھ

لیں۔۔۔۔۔! وہ گرتی صحت دیکھتے فکر مند تھیں۔

"خدا کا کلام خدا کے بندوں تک پہنچانے سے بھلا کوئی تھکتا ہے۔"

امامت اب بھی شیخ کرواتے ہیں۔ گھر دل نہیں لگتا، اس لیے مسجد جانا اچھا لگتا ہے۔ (کئی سال پہلی شیخ

ان کے جانے کے بعد اس مسجد میں آئے تھے۔)

"یہاں شادان کا بیٹا آتا ہے؟"

کچھ کہتے ہوئے وہ ایک دم چپ ہوئیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد دھیرے سے بولیں۔

"آتا ہے والد، وہ اچھا بیٹا ہے، لیکن شادان بھی باقی سب کی طرح جلدی چلی گئی۔"

Posted On Kitab Nagri

افسردگی لہجے سے جھلکتی محسوس ہو رہی تھی۔

"انسان اپنے مقدر نہیں بدل سکتا۔ تم نے بھی تو ایک بیٹا اور شوہر کھویا ہے، وہ مقدر کا لکھا دکھ تھا، اسے آنا ہی تھا۔"

"بھلا مقدر میں لکھے دکھوں کو کون ٹال سکتا ہے؟"

دعا۔۔۔۔۔

وہ خدا جو اسے لکھتا ہے آزمائش کی صورت پھر وہ بدل بھی دیتا ہے ان کے لئے جو مانگتے ہیں دعا کی صورت۔

چہرہ پہلے سے مزید افسردہ ہوا۔ آنکھیں سرخ سی ہونے لگیں۔

"وہ آج زندہ ہوتا تو کتنا بڑا ہوتا۔" حسرت سی حسرت تھی۔

"میں نے ایک اولاد کو کھونے کے ڈر سے دوسری اولاد کو یاد کرنا بھی چھوڑ دیا۔"

وہ دکھی ہوئیں۔

www.kitabnagri.com

"ہر وقت روتے اور اداس رہتے ہوئے مر جانے والوں کو یاد نہیں کیا جاتا۔ وہ تمہارے دل میں ہمیشہ

سے موجود ہیں بیٹی۔ یہ مت کہو کہ یاد نہیں کرتی۔ جو بھولے ہی نہ انہیں یاد کیا کرنا۔

"سونا ٹھیک ہو رہی ہے، اس کے لیے پریشان ہونا چھوڑ دو۔"

ان کی بیٹی کے دل میں اگر کوئی خدشہ تھا تو وہ بہت نرمی سے نکال چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

دو ہفتے بعد:-

اس صبح وہ وقت سے پہلے سکول آئی تھی۔ بچوں کی تعداد ابھی پچاس ہی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ آہستہ آہستہ وہاں ارد گرد علاقوں سے بچے بھی آئیں گے۔

وہ آخری کلاس لیکرا بھی فارغ ہوئی تھی۔ چھٹی میں چند منٹ رہتے تھے۔ چہرے سے تھکاوٹ عیاں تھی۔ آفس سے اپنا سامان سمیٹتے ہوئے اسے گھر جانے کی جلدی بھی تھی۔

سبز میز پوش پر سب سے اوپر اسکی فائل پڑی تھی۔ بغیر زیادہ دھیان دیے اسنے اسے اٹھایا اور جانے کے لیے مڑی۔

ہلکی نیلی جیکٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ دروازے کے سامنے ایستادہ تھا۔

اس کے مڑنے پر وہ مسکرایا۔

"میں آپکا انتظار کر رہا تھا۔"

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟"

شیور! وہ بھی جواباً مسکرائی۔

"وہ میں کچھ دن یہاں آپ کے ساتھ پڑھانا چاہتا ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"کیا واقعی؟" وہ حیران ہوئی۔

جی، مادام "دونوں بازوؤں اب سینے پر بندھے تھے۔

"تو آپ کون سا سبجیکٹ پڑھائیں گے، اردو مطالعہ پاکستان، تاریخ یا جیو گرافی؟"

اڈتی مسکراہٹ کو دبائے اسنے پوچھا۔

"جب ہمارے سکول کے بچے تاریخ اور مطالعہ پڑھنے کے لیول تک پہنچ جائیں گے، تب میں ضرور آپ

کے ساتھ انہیں یہ پڑھانا چاہوں گا۔"

لیکن ابھی کے لیے کوئی آسان سا سبجیکٹ بتادیں۔" اس نے کان کھجایا تھا۔

"اگر آپ کاشیڈول متاثر نہ ہو تو کل سے آپ انگریزی پڑھا دیجیے گا۔"

"جو پرنسپل کا حکم" اس نے کندھے اچکائے۔

"ویسے اگر آپ برا نہ منائیں تو کیا آپ کی فیورٹ جگہ پر میں بھی کبھی آسکتا ہوں؟" بہت

معصومیت سے پوچھا گیا۔

www.kitabnagri.com

"وہ جگہ میری فیورٹ ہے لیکن پراپرٹی آپکی ہے۔" اور اگر آپ اجازت مانگ رہے ہیں تو، ہاں آپ

کبھی کبھی وہاں آسکتے ہیں۔

"لیکن اس سے پہلے آپ کو یہاں سے ہٹنا ہو گا۔" اسنے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی تک یوں ہی دروازے میں ایستادہ تھا اور وہ ہاتھ میں فائل لیے اس کے سامنے جانے کے لیے
تیار کھڑی لڑکی۔۔۔۔۔اف

بغیر شرمندہ ہوئے وہ سامنے سے ہٹ گیا۔
وہ سر جھٹکتی، مسکراہٹ دبائے آگے بڑگی۔

تحریر اخبار کو ای میل کرنے کے بعد وہ اب پر سکون تھی۔
کرنے کو کچھ نہیں تھا۔ اسے فائل یاد آئی جو آج سکول سے ساتھ لائی تھی۔ ہاتھ بڑھا کر اسے ساتھ
رکھی چھوٹی میز سے وہ فائل اٹھائی۔
پہلا ورک کھولا۔

وہی سفید چٹ، وہی زبان، لیکن مختلف الفاظ۔۔۔۔۔

"Einige Menschen sind so lieb, dass sie wie ein Teil von uns
scheinen."

Posted On Kitab Nagri

یہ تیسری دفعہ تھا۔ وہ کافی دیر اسے غور سے دیکھتی رہی۔ پھر اسے واپس اسی فائل میں رکھا۔ دماغ کو الفاظ نے الجھا دیا تھا۔

وہ اس چٹ رکھنے والے کے بارے میں متحسّس کیوں نہیں۔ کیوں کہ وہ جانتی تھی اسے یہاں کس نے رکھا ہو گا۔

سر سنگل بیڈ کی پشت سے لگاتے ایک نظر ساتھ کچھ دور سوئی سونا پر ڈالی۔ اس کے چہرے پر معصومیت سے ساتھ سکون کا تاثر بہت بھلا لگ رہا تھا۔

سوچ پھر بھٹکی، زہن میں وہ آیا۔

وہ خود پر حیران ہوئی، آخر مجھے برا کیوں نہیں لگ رہا۔

چاہنے کے باوجود بھی وہ پہلی دفعہ کی طرح ان الفاظ کو گوگل نہیں کر پائی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بہت ضعیف ہو چکے بوڑھے برگد نے آج بھی ہمیشہ کی طرح اسے اپنی چھاؤں سے نوازا ہوا تھا۔ اس احساس سے بے نیاز ہو کر کے اس لڑکی کو اسکے سائے کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نہر کے بہتے پانی پر نظر جمائے اپنے دونوں پاؤں اس کے تخی بستہ پانی میں ڈالے خاموش سی بیٹھی تھی۔

پانی کا نرم سا بہاؤ اپنی طرف متوجہ کرنے والا تھا۔ ٹھنڈی ہوا اسے پر سکون کر رہی تھی۔
آج بھی وقت ڈھلتی شام کا تھا۔ سورج کی نارنجی کرنیں اپنا عکس ہمیشہ کی طرح نہر کے شفاف پانی پر ثبت کیے ہوئے کچھ اس کے چہرے پر بھی پڑ رہی تھیں۔

شام ڈھلنے سے پہلے کا یہ وقت، دور کھڑا بوڑھا برگد، اور نہر کا یہ شور پوری دنیا میں اگر کوئی سکون کی جگہ ہے تو اس کے لیے یہی تھی۔

"آپ کو یہ جگہ اس قدر کیوں پسند ہے؟"

مانوس آواز پر اسکی پانی پر جمی نظروں کا رخ بدلا۔ جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا وہ بہت دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

شائد وہ جیکٹس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اسنے نظریں بدلیں۔ رخ واپس نہر کی طرف کیا۔

"آپ نے کبھی کبھی کا پوچھا تھا لیکن آپ آج ہی آگئے؟"

سبز لباس میں وہ اسے آنکھوں کو سکون دیتے سبزے کا حصہ ہی لگی تھی۔

"شائد آپ کی طرح مجھے بھی یہ جگہ اچھی لگنے لگی ہے، اور یہ بھی ہو سکتا اب شائد آپ مجھے اکثر یہاں دیکھیں۔"

Posted On Kitab Nagri

ویسے آپ کو یہ جگہ اس قدر کیوں پسند ہے؟ سوال پھر دوہرایا گیا۔
"کچھ چیزیں اور جگہیں بس اچھی لگ جاتی ہیں، اور بعض دفعہ انسان کو ان کے اچھے لگنے کی وجہ تک معلوم نہیں ہوتی۔" مجھے بھی بس یہ اچھی لگتی ہے۔ وہ آہستگی سے بولی تھی۔
وہ شخص نہیں جانتا تھا کہ کبھی اس کی ماں اس بوڑھے برگد سے اپنی اداسی بانٹا کرتی تھی۔ کاش وہ جانتا ہوتا۔

"اور کچھ انسان، ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟"
وہ اس سے دو تین فٹ کے فاصلے پر بیٹھ چکا تھا۔ پاؤں جو گرز کے باعث اس کی تقلید میں اسنے پانی میں نہیں ڈالے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

اس لڑکی کو اس کی موجودگی، پاس بیٹھنا غیر آرامدہ نہیں کرتا تھا۔
انسان مطلب۔۔۔۔۔؟ وہ کم فہمی سے دیکھتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔
"بعض چیزوں اور جگہوں کی طرح بعض انسان بھی تو بس اچھے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ انسان کو
ان کے اچھے لگنے کی وجہ تک معلوم نہیں ہوتی۔"
وہ اسے اسی کے الفاظ کچھ اضافے کے ساتھ لیکن مختلف انداز میں لوٹا رہا تھا۔
"ہاں، ایسا بھی ہو سکتا ہے۔" اسنے سر ہلاتے تصدیق کی تھی۔
"آپ کو کبھی کوئی بہت اچھا لگا ہے، میرا مطلب کبھی کوئی اجنبی؟"
"یہ کیسا سوال ہے؟" وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈھلتے سورج کی کچھ کرنیں اس کے چہرے کے نیم رخ کو بہت ادب سے چھو رہی تھی۔ وہ آنکھیں
سکیڑے اسی کی طرف متوجہ تھی۔ پوری طرح سے۔

"بہت آسان سا ہی سوال ہے، آپ کو کبھی کوئی اجنبی اچھا لگا؟"

وہ اس سے کیا پوچھنا چاہتا تھا۔

"اجنبی مسافر ہوتے ہیں اور مسافروں کے ساتھ وقتی سفر ہوتا ہے، وہ اچھے لگیں یا نہ لگیں اس سے کیا
فرق پڑتا ہے۔"

"لیکن بعض دفعہ اجنبیوں کے ساتھ ساری زندگی سفر کا ٹاپا پڑ جائے تو۔۔۔۔۔"

"آپ آج عجیب سی باتیں کر رہے ہیں، جو مجھے زیادہ سمجھ نہیں آرہیں۔"

اس کے انداز پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"اچھا چھوڑیں یہ بتائیں، آپ اپنی سرکار کو پسند کیوں نہیں کرتیں؟" بہت غیر محسوس انداز میں اس نے
موضوع بدلا تھا۔ آہ اس کی موضوعات بدلنے کے عادت۔

"آپ کو اتنا یقین کیوں ہے کہ میں سرکار کو پسند نہیں کرتی۔"

"آپ کی تحریریں بولتی ہیں۔ کیا اب بھی آپ اقرار نہیں کریں گی؟"

وہ ہلکا سا ہنس دی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے پہلے بھی انکار نہیں کیا تھا، سرکار اچھے کام کرے ایسے کام جو ان کو اچھا سمجھنے، اور پسند کرنے پر مجبور کر دیں تو میں بھی ان کو پسند کرنا شروع کر دوں گی۔ ان کی تعریف میں میرا قلم بولے گا۔ لیکن آپ انجان نہیں ہیں شاید آپ مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ وہ اپنے مفاد سے ہٹ کر کچھ نہیں کریں گے۔"

"پھر آپ اپنی سرکار کو ناراض کر دیں گی۔"

"وہ راضی کب ہوئے ہیں، اب بھی ہو جائیں فرق نہیں پڑتا۔"

"ایک سوال میں آپ سے کروں۔"

"جی ایک سوال آپ مجھ سے کر سکتی ہیں۔"

"آپ کو یہاں سکول بنانے کا خیال کیسے اور کب آیا؟"

"جب پہلی دفعہ انصر کے ساتھ ہری پور کی کچی سڑک پر سفر کرتے یہاں پہنچا تھا، اس دن بہت کچھ ذہن میں آگیا تھا۔" مجھے شروع سے سوشل ورک پسند رہا ہے لیکن بزنس پڑھنے کے باوجود میں اس میں حصہ لیتا تھا۔ اب بزنس سے دل بھر گیا۔

آپ نے بزنس پڑھا ہے، پھر اتنی آسانی سے چھوڑ کیسے دیا۔" کہتے ہیں بزنس خون میں شامل ہو جاتا ہے۔"

اس کے اس انداز پر وہ ہنس دیا۔ وہ مدھم سی، زخمی سی ہنسی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کہ میں شروع سے جانتا تھا سب کچھ چھوڑ کر مجھے پاکستان واپس آنا ہے، اس لیے بزنس میرے خون میں زیادہ شامل نہیں ہوا۔"

اسے اس طرح ہنستے دیکھ کر اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"جانے ہر دوسرا انسان اتنا دکھی کیوں ہے۔"

"اس سے پہلے کہ سورج مکمل غروب ہوتا اسے واپس جانا تھا۔"

"مجھے چلنا چاہیے۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ پھر سے مسکرایا۔ "پھر ملیں گے۔"

ان دونوں کا رخ مخالف سمتوں میں تھا۔

مغرب کی سمت مدھم ہوتے افق کی کرنیں جو نہر کے پانی پر پڑ رہی تھیں وہ مزید مدھم ہوئیں۔ بوڑھے برگد کی لمبی شاخوں نے ان کے چلے جانے کے بعد بھی کئی پل ان کی موجودگی کے احساس کو محسوس کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ آسمان کی وسعتوں میں اڑتے پرندوں پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ آنکھوں میں گہری نمی اور چہرے پر اداس لیے وہ کافی دیر سے اوپر آسمان کی وسعتوں میں دیکھتے جانے کیا کھوج رہا تھا۔ یوں جیسے کچھ قیمتی کھوسا گیا ہو جس کی تلاش اب مقصود ہو۔ حویلی کا باغ بھی اسے آج اسے خوشی نہیں دے پا رہا تھا۔ دل کی اداسی نے ہر چیز کو اداسی کے لبادے میں لپٹا پایا۔

"میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟"

آواز پر اسے جھٹکے سے پیچھے دیکھا۔

اس کے چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشانات تھے۔

"تم روتے رہے ہو، انصر۔"

"جی" انکار کا فائدہ نہ تھا۔ چہرہ صاف کرتے اسے سر جھکا لیا۔

"اگر زیادہ رونا چاہتے ہو تو رولو۔" کندھے پیش کرنا شاید اسے پسند تھا۔

"نہیں، اب میں قبول کر چکا ہوں۔" مزید نہیں رونا چاہتا۔ اسنے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔ چہرے سے

آنسوؤں کے نشانات صاف ہو چکے تھے۔ اب وہاں زخمی سے تاثرات بکھرے تھے۔

"دکھ کہہ لینے سے تکلیف تھوڑی کم جاتی ہے۔ کیا تم اپنی تکلیف کم کرنا چاہو گے؟"

اس کی آواز مدہم تھی، یہ بولنے والا انصر پچھلی ہر ملاقات سے مختلف لگ رہا تھا۔ اسنے کہنا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری منگیتر تھی وہ، سارا بچپن ہم نے ساتھ گزارا، اس کے کہنے پر میں نے پوری آٹھ جماعتیں پاس کی تھیں، پانچ اپنے سکول سے اور تین زنجبیل باجی سے پڑھ کر پرائیویٹ۔" لیکن اس نے اپنے دس جماعت پڑھے ہوئے ماموں کے بیٹے سے شادی کر لی۔ دو سال ہو گئے اس کی شادی کو، لیکن یہ محبت کبخت میری جان ہی نہیں چھوڑتی۔ یہ تکلیف کبھی کم نہیں ہوتی۔ اسے کوس کر بھولنا چاہتا ہوں۔

"اس محبت کو گلے کا طوق نہیں بنانا چاہتا میں، لیکن یہ کبخت میری جان نہیں چھوڑتی۔ جتنا بھولنے کا سوچتا ہوں وہ مجھے اتنا ہی یاد آتی ہے۔" بہت منٹیں کی تھیں میں نے لیکن وہ نہیں مانی۔ "اپنی جوانی کی نہیں تو بچپن کی لاج رکھ لیتی۔"

"محبت کیا اتنی جلدی بدل جایا کرتی ہے؟" بہت اداسی سے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ہلکی نمی پھر سے جھلک رہی تھی۔

چہرے پر سنجیدہ سے تاثرات لیے وہ اسے سن رہا تھا۔ وہ کوئی بہت مختلف کہانی نہیں تھی۔ وہی پرانی ہر معاشرے میں پائی جانے والی کسی ناکام محبت کی داستان۔

"اس نے تمہیں انکار کیا تھا انصر، ہاں ٹھیک ہے وہ تمہارے بچپن کی دوست اور منگیتر تھی، لیکن اس نے تمہیں انکار کیا تھا اور تم آج بھی وہ انکار سینے سے لگائے بیٹھے ہو۔"

"ایک مرد کو ہر حال میں عورت کی طرف سے آنے والے انکار کو قبول کر لینا چاہیے یہ عزت نفس کا تقاضہ ہوتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"جن سے ایک دفعہ محبت ہو جائے پھر ان کا دلوں سے نکلنا مشکل ہی ہوتا ہے لیکن وقت کے ساتھ اگر انسان واقعی میں سچے دل سے کسی کو بھولنا چاہے، محبت کے زخم سے heal یعنی تندرست ہونا چاہے تو وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔" دنیا میں ناممکن کچھ بھی نہیں۔ ہاں پر آپ کسی کو مسلسل یاد کرتے ہوئے، اسے بھولنے کی خواہش نہیں کر سکتے۔"

جو سچ میں آپ کو چاہتے ہیں یا جن کی چاہت میں صدق ہو وہ چھوڑا نہیں کرتے۔ اور جو چلے جاتے ہیں وہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان کے دیے زخموں کو کھرچ کر نکال باہر پھینکنا چاہیے۔ بھولنے کی خواہش لئے یاد کرنے سے بھلا کون بھولتا ہے۔

اور وہاں بیٹھے دو سالوں بعد محمد انصر کو ادراق ہوا کہ وہ تو کبھی بھولنا چاہتا ہی نہیں تھا۔ اسے یہ ادھوری محبت کا زخم ساتھ رکھنے کی عادت تھی۔ کوسنے دے کر یاد عائنیں دے کر اسے وہ یاد رہتی تھی، اور اسے بس اسے یاد رکھنا تھا۔

"سنو انصر، دنیا کے ہر معاشرے میں ایسے کئی لوگ جو اپنی ناکام محبتوں کو بھولنا چاہتے ہیں، موو کرتے آگے بڑھنا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں کر پاتے، پتا ہے کیوں؟"

انصر کا سر بے اختیار نفی میں ہلاتا تھا۔

"کیوں کہ ایسے لوگ دل سے سچے نہیں ہوتے، دور کہیں اندر وہ اپنے محبوب کی یاد کو سینے سے لگائے ہوتے ہیں اور جو دل سے سچا نہ ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔"

Posted On Kitab Nagri

"کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے شرط ایمانداری ہے اور ایمانداری وہ سچائی سے حاصل ہوتی ہے۔"

"نیت، یہاں سے اصل کہانی شروع ہوتی ہے۔ جن کی نیت میں کھوٹ ہو وہ کامیاب نہیں ہو پاتے۔ میں نے اکثر ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جو یک طرفہ محبت سے جب تھک جائیں تو پھر کہتے ہیں ہم یہ محبت بھولنا چاہتے ہیں لیکن اپنے قول کے برعکس وہ مسلسل اپنے محبوب کا پیچھا کرتے ہیں۔ جب آپ سوشل میڈیا پر یا پبلک پلیز پر اپنے محبوب کی صرف ایک جھلک دیکھنے کے لیے تیار ہو کر بیٹھنا چھوڑ دیں گے تو پہلا قدم اٹھائیں گے۔ دنیا میں مختلف قسم کی محبتیں ہوتی ہیں کسی کو کسی سے زیادہ محبت ہوتی ہے، کسی کو کم لیکن انصریاد رکھنا انسان کا انسان سے عشق ہمیشہ زوال کو چھوٹا ہے۔ ہر شے توازن میں ہی اچھی لگتی ہے۔"

اسے پھر سے یاد آیا تھا کچھ۔ دوست کے دوست کی شادی جو قریبی گاؤں میں تھی۔ وہ اس آس پر وہاں گیا تھا کہ وہ بھی وہاں آئے گی۔ اور تب اس پر وہ ثابت کرے گا کہ وہ اس کے بغیر خوش ہے لیکن محبوب کو رقیب کے ساتھ خوش دیکھ کر اسے تکلیف ہوئی تھی اور وہ وہاں سے واپس آ گیا تھا۔

وہ وہاں اس کی ایک جھلک دیکھنے گیا تھا۔

باقی سب صرف خود کو بہلانے کے بہانے تھے۔

"بے وفائی کرنے والے اتنے سکون سے کیسے رہتے ہیں، ان کا دل نہیں کانپتا۔"

Posted On Kitab Nagri

ایک آخری قطرہ جو کب سے آنکھ کے کونے میں اٹکا تھا، پگھل کر نیچے گرا۔

"ایک بات یاد رکھنا انسان کا کیا لوٹ کر ایک دن اسکے پاس ضرور آتا ہے۔ یقین جانو نیکی ہو یا برائی وہ پلٹ کر ضرور آتی ہے۔ اگر کوئی بے وفائی کرتا ہے تو وہ زندگی میں کسی نہ کسی صورت اس کی طرف پلٹ کر واپس ضرور آتی ہے۔

وہ بہت مدھم آواز میں چہرے پر نرم سے تاثرات لیے بول رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی الفاظ پر دل ایمان لے آئے۔ وہ الفاظ بنجر سے دل کو ہرا کرنے والے تھے۔ نیت سارا کھیل یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ اس کی نیت بھی دور اندر کہیں بھولنے کی کبھی تھی ہی نہیں۔ زرد چہرے کے تاثرات اب بدل چکے تھے۔

"میں آج آپ کے سامنے اقرار کرتا ہوں، ہاں واقعی میں نے کبھی اسے بھولنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ اس کے لئے میں دل سے سچا نہ تھا، لیکن۔۔۔۔۔ گردن میں گٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

لیکن میں اب یہ چاہتا ہوں، واقعی میں یہ تکلیف دیتا ہے۔ لیکن بھولنا چاہتا ہوں۔

"اور اگر انسان سچائی سے ارادہ کر لے، نیت کو درست کر لے تو پھر چاہے وہ کسی ناکام محبت کو بھولنا ہو، ناکامی کو قبول کرنا ہو، یا بڑے خواب کو پانے کی جستجو ہو یقین جانو اسے کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"

کیوں کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"جس دن تمہاری نیت اور تمہارا دل سچائی تسلیم کرتے واقعی بھولنا چاہے گا، اسی دن تندرستی کی طرف تمہارا پہلا قدم ہو گا۔" اس کے لہجے میں خلوص تھا۔ وہ انصر کو بہت سالوں سے نہیں جانتا تھا لیکن پچھلے آٹھ ماہ میں وہ اسے عزیز ہو گیا تھا۔ بہت سی چھوٹی باتیں وہ اکثر بڑے دل سے کر لیا کرتے تھے۔

"کیا اب تم ٹھیک ہو؟" ایک ہاتھ سے اسکی پشت آرام سے سہلائی۔ تسلی سے۔

"جی بھائی" وہ مسکرایا۔ یہ مسکراہٹ مختلف تھی، مغموم سی، زخمی سی۔

زندگی سے بہت کچھ نکالنے کے لئے بڑا دل کرنا پڑتا ہے۔ بڑے جتن لگتے ہیں۔

"اب تم اندر جاؤ۔" نانو کسی سے تمہارا پوچھ رہی تھیں۔ زیر لب مسکراہٹ دبائے اسنے اندر کی طرف اشارہ کیا۔

انصر تیزی سے اٹھ کر اندر کی جانب بھاگا۔

دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکا، گردن واپس موڑی اور بلند آواز سے کہا۔
"شکر یہ بھائی"

www.kitabnagri.com

وہ اندر چلا گیا۔ دروازہ ابھی بھی ہلکا سا ہل رہا تھا۔

چہرے پر نرم سا تاثر لیے دروازے کی طرف سے اسنے گردن واپس موڑ لی۔ نظریں بھٹک کر پھر سے اس خالی جگہ پر گئیں۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے انصر بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنے ہی لوگ ہیں جو بظاہر ہنستے، مسکراتے نظر آتے ہیں لیکن اندر سے وہ ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں اور ہر انسان کے ٹوٹنے کی وجہ مختلف ہوتی ہے۔"

اس کا دل محمد انصر کے لیے بہت اداس ہوا۔

"خدا اس کے دل کو سچی شفاء کرے۔" دل سے دعا نکلی تھی۔

"نانا، انسان انجانے میں شرک کیسے کرتا ہے؟" حالانکہ وہ تورب کو مانتا ہے۔ پھر بھی وہ اتنے سارے خدا کیوں اور کیسے بنالیتا ہے؟

سوال پچھلے کچھ دنوں سے الجھا رہا تھا۔ سلجھن کی چاہ صالح احمد کے پاس کھینچ لائی۔

"شرک کرنے والے ہر انسان کا خدا مختلف ہوتا ہے، زنجبیل۔"

"وہ کیسے؟" وہ ہمیشہ کی طرح پر تجسس ہوئی۔

"لوگ شرک انجانے میں بھی کر جاتے ہیں، جبیل۔" اگر غور کرو تو یہ بہت واضح سا ہے۔ ہم خدا کو مانتے ہیں یہ ہمارا دعوہ ہے۔ خدا اس پوری کائنات کو چلا رہا ہے کوئی مسلمان اس سے انکار نہیں کرے

Posted On Kitab Nagri

گا لیکن جب مشکل آتی ہے تو آج کا انسان سب سے پہلے خدا کے پاس نہیں جاتا۔ وہ لوگوں کے پاس جاتا ہے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"کسی انسان کے پاس مدد کے لیے جانا غلط نہیں ہے لیکن مسبب السباب خدا کی بجائے اس کے بندوں کو سمجھتے ہوئے ان سے رجوع کرنا شرک ہے۔" خدا ہے، اگر لوگ اس پر ایمان رکھتے تو مشکلات آنے پر وہ سب سے پہلے اس مشکل کشا کے پاس جاتے۔ خدا کو مان لینے کا دعویٰ کرنا کافی نہیں ہے۔ آپ کو دل سے اس کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔"

"اور انسان کو کیسے پتا چلے کہ اس نے واقعی میں دل سے خدا کو ماننے کا اقرار کر لیا ہے؟" وہ اس کے مزید سوال پر مسکرائے تھے۔ تھوڑی پرہاتھ جمائے وہ دلچسپی سے پوری طرح ان کی طرف متوجہ تھی۔

"جب پیسوں کی ضرورت پڑے تو سب سے پہلے ہم میں سے بہت سے لوگ کیا کرتے ہیں، وہ کسی دوست یا رشتے دار کے پاس جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنا خدا انجانے میں اسے بنا چکے ہوتے ہیں اور انہیں پتا بھی نہیں چلتا۔"

"دوست یا رشتے دار سے مدد مانگنا غلط نہیں ہے لیکن اس طرح خدا کو ہم پیچھے چھوڑ رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ کہ رب تو وہ ہے۔ سب سے پہلا حق اس کا ہے تو سب سے پہلے اس کے پاس کیوں نہیں جاتے۔ ہر دفعہ کیا دنیاوی خداؤں کا دروازہ پہلے کھٹکھٹانا ضروری ہوتا ہے۔"

اور اسے یاد آیا تھا جب وہ کالج میں ہیڈ گرل تھی تو فنڈز کے سارے پیسے اس کے پاس جمع ہوتے تھے۔ ایک دن ہاسٹل کی کسی لڑکی کو بہت ضرورت تھی اور اس نے وہ پیسے اس لڑکی کو دے دیے تھے، غلط تو

Posted On Kitab Nagri

تھا لیکن اسکی مجبوری سن کر وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔ اور فنڈز اسے ہفتہ کو جمع کروانا تھا تب تک وہ لڑکی بھی واپس کر دیتی۔ لیکن اگلے دن کالج میں کلاس انچارج نے کہا کہ ہفتے کی بجائے وہ پیسے کل جمع کروائے۔ تب وہ بہت پریشان ہوئی تھی۔ لڑکی نے بھی دو دن بعد کا وعدہ کیا تھا۔ تب اس نے کسی سے مانگنے کی بجائے سب سے پہلے خدا سے مانگنے کو ترجیح دی تھی۔ اسے شدید خوف تھا کہ اگر پیسے نہ ملے تو سب کے سامنے اس کا ایجنج کیا رہ جائے گا۔

وہ خیانت کار نہیں کہلوانا چاہتی تھی۔ حیرت انگیز طور پر نانانے اس کا خرچہ اور فیس وقت سے پہلے بھیج دی تھی جو اسے فنڈز کے نام پر جمع کروادی تھی۔ اور اگلے ہی روز اس لڑکی نے بھی پیسے واپس کر دیے تھے۔ اس دن وہ بہت روئی تھی خدا کی اپنے لیے محبت کو سوچ کر اور تب سے وہ ہمیشہ سب سے پہلے خدا سے مانگا کرتی تھی۔"

انسانوں نے سب سے پہلے خدا کو پکارنا چھوڑ دیا ہے، جلیل۔"

"مسبب السباب صرف خدا کی ذات ہے۔"

www.kitabnagri.com

"خدا کے علاوہ جب جب لوگوں کو پکارا جاتا ہے تو ناکامی ہی ملتی ہے۔ اگر کھانے کو نہیں ہے تو پہلے خدا سے مانگو۔"

"جب ہم ہر مصیبت میں شرک سے پاک ہو کر خدا سے ہی مانگیں گے تو وہ کیسے خالی ہاتھ لٹائے گا۔" جو بھی چاہیے انسانوں سے پہلے خدا سے مانگنا سیکھو پھر یقین جانو وہ دے گا اور ضرور دے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

موضوع سے ہٹتے وہ دعائے آچکے تھے۔ ان کی باتیں ایسی ہی ہوتی تھیں۔ اگر ایک موضوع شروع ہوتا تو اس سے کئی نئے موضوعات نکلتے۔

وہ نانا کی پسندیدہ تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا۔ شادان کے بعد وہ واحد تھی جو آئے روز نئے موضوعات لے آتی، سوال کرتی، جواب سنتی اور بعض دفعہ گھنٹوں بحث کرتی لیکن وہ بحث کم ہی کیا کرتی تھی کیوں کہ نانا کے جواب مطمئن کر دیا کرتے تھے۔

سکول کے ساتھ وہ زمینوں کے معاملات بھی اکثر دیکھ لیتا تھا۔ سب تو نہیں لیکن بہت کچھ ہری پور میں اس کی بدولت بدل رہا تھا۔ زندگی کسی حد تک بدل چکی تھی۔
آج کافی دنوں بعد وہ اور نانو صالح احمد کے گھر آئے تھے۔

"میرے تحفے اچھے ہیں لیکن عالیار بھائی اگلی دفعہ آپ لاہور جائیں تو مجھ سے پوچھ لی جیے گا۔" سونانے تنبیہ کی۔

"اوکے فرینڈ۔" اس نے سر کو خم دیا۔

"آپ کی چائے" زنجبیل ہاتھ میں دو کپ پکڑے باہر آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج ہلکی چلتی ہوئی خنک ہو ابری نہیں لگ رہی تھی۔ وہ سونا کے ساتھ ان کے پودے دیکھ رہا تھا اور اب وہ دونوں نیچے ہلکی سی اگی گھاس پر بیٹھے تھے۔

"شکریہ۔۔۔۔۔" اسنے کپ تھام لیا۔

"آپ کے نانا بہت امیزنگ ہیں۔" سوپور مین۔ چہرے پر مدھم مسکراہٹ لیے، ہاتھ میں کپ تھامے، نظریں سامنے فاصلے پر بیٹھی لڑکی پہ ٹکی تھیں۔

"شکریہ، ان کی طبیعت خراب تھی اور وہ آپکے آنے سے پہلے سو گئے، ورنہ ضرور ملتے۔"

"اٹس اوکے" پھر کبھی سہی، اس نے کندھے اچکائے۔

سونانے نیچے گرا پھول اٹھایا۔ وہ سفید گلاب تھا۔ "زنجبیل، یہ میں نے نہیں توڑا لیکن دیکھو خود سے گر گیا۔"

بے اختیار چائے کا کپ اسنے سائیڈ پر رکھتے، سونا کے ہاتھ سے وہ سفید گلاب لے لیا۔

وہاں سفید پھول باقیوں کی نسبت کم کھلتے تھے۔

آہ۔۔۔۔۔! سرد آہ خارج کرتے ہوئے اسنے پھول کو دکھ سے دیکھا تھا۔

"آپ اتنی اداس کیوں ہو رہی ہیں؟"

آپ کو تو پھول پسند ہیں، پھر اگر یہ نیچے گرا ہوا ملا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"بات یہ نہیں کہ یہ نیچے گر املا ہے، بس جب پھولوں کو کوئی شاخ سے جدا کرے تو مجھے تکلیف سی ہوتی ہے۔"

"لیکن یہ تو شائد ہوا کی وجہ سے خود گرا ہے۔ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے وہ حیران ہوا۔"

ایک گرے ہوئے پھول کے لیے کون اداس ہوتا ہے۔

"ہو سکتا ہے یہ ہوا کے باعث گرا ہو لیکن اب یہ کچھ وقت بعد مر جھانا شروع ہو جائے گا پھر یہ سوکھ جائے گا۔ شاخ سے جدائی اسے موت کا تحفہ دے گی۔"

"اصل سے جدا ہونے کے بعد موت ہوتی ہے۔" اس کے لہجے میں اداسی گھلی تھی۔

اس کی منطق نے اسے مزید حیران کیا۔

سونا پھول کے دکھ پر بور ہوتی اٹھی، اندر امی اور بی بی ماں کی طرف چلی گئی۔ اب وہ دونوں تنہا بیٹھے تھے۔

پھول ہاتھ میں تھامے وہ ابھی تک اداس سی تھی۔

"اگر اسی طرح آپ پھولوں کے گرنے پر دکھی ہوتی رہیں تو دنیا کے سارے پھول نہ چاہتے ہوئے آپکے کے سامنے گرنا شروع ہو جائیں گے۔"

کیا مطلب، سرمئی آنکھوں میں نا سمجھی کا تاثر در آیا۔

"کوئی خاص مطلب نہیں۔" تھوڑا آگے ہوتے، اس نے زنجبیل کے ہاتھ سے پھول لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے ساتھ مل کر ساری زندگی کے لیے پھولوں کی حفاظت کرنا چاہیں گی۔"
پھول دوبارہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے عالیار کی آنکھوں میں سارے جہاں کی روشنیاں سمٹ آئیں
تھیں۔

"مطلب۔۔۔۔۔؟"

"کیا آپ میرے ساتھ مل کر میرے ساتھ مل کر ہمیشہ کے لیے سکول سنبھالیں گی؟"
وہ ہنس دی۔ "خاصی عجیب باتیں کرتے ہیں آپ۔ سکول تو میں سنبھال رہی ہوں۔"
آپ کو لگتا ہے میں یہ سب چھوڑ سکتی ہوں۔ اگر لگتا ہے تو بہت غلط لگتا ہے۔
"مجھ سے شادی کریں گی، زنجبیل؟" سبز آنکھوں کی چمک سنہرے موتیوں کو مات دے دے۔ وہاں
سارے جہان کے رنگ جھلک رہے تھے۔

وہ ساکت ہوئی۔ زبان نے ہلنے سے انکار کیا، سرمئی آنکھیں سارے جہان کی حیرانی خود میں سموئے
سامنے بیٹھے شخص پر جم گئیں۔
www.kitabnagri.com

"آپ رونا چاہیں گی تو آنسو صاف کر کے کندھا دوں گا، ہنسنا چاہیں گی تو ساتھ ہنس بھی لوں گا۔ بولنا
چاہیں گی تو اگلے پچاس سال تک سنوں گا اور خاموش رہنا چاہیں گی تو میں آپ کی خاموشی کو محسوس
کرتے زندگی گزارنا چاہوں گا۔

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی، زنجبیل؟"

Posted On Kitab Nagri

گیارہ مہینے پہلے وہ ملے تھے۔ اس سے کئی سال پہلے کبھی اسے سامنے بیٹھے شخص سے زندگی میں ایک دفعہ ملنے کی چاہ کی تھی لیکن وہ چاہ پوری نہیں ہوئی تھی۔

وہ آیا تھا تو کچھ امیدیں اور خواب جو وہ کئی سالوں سے دیکھ رہی تھی وہ پورے ہوئے تھے۔ اللہ نے اس کے ہاتھوں سامنے بیٹھی لڑکی کے خواب کو تعبیر دی تھی۔ جس سے اس نے خیر کی توقع چھوڑی تھی وہ اس کے لیے خیر لایا تھا۔

"وہ آنکھیں دیکھتی تھی تو ان سے الجھن نہیں ہوتی تھی۔ وہ ساتھ بیٹھتا تھا تو اسے غیر آرامدہ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ وہ بات کرتا تھا تو اس کا دل سننے کو خود بخود تیار ہو جاتا تھا۔ کئی سال پہلے وہ اچھا تھا پھر اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا لیکن ہری پور اس کی واپسی کے بعد وہ اس کے لیے برا محسوس نہیں کرتی تھی۔ ہاں اب وہ شاید اس کے لیے دوبارہ اچھا بن گیا تھا۔

آسمان پر اڑتے پرندے، اس کے اور نانا کے پرندے، اس کے اور سونا کے پرندے وہ بھی اس کا جواب سننے کے لیے آسمان کی وسعتوں میں اڑتے ہوئے آج وقت سے پہلے اس گھر کے اوپر رے تھے۔ عین دیوار پر بیٹھے وہ بھی جواب کے منتظر تھے۔

لیکن اس سب کے باوجود۔۔۔۔۔ اس کے ہلکے میں کچھ اٹکا تھا۔

"ہم دونوں مختلف ہیں۔ میں، میں ایسا نہیں کر سکتی، یہ سب بہت عجیب ہے۔"

وہ سر جھکا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا وہ مختلف تھے۔۔۔۔۔؟

"آپ اچھی لگتی ہیں، آپ سے محبت ہو رہی ہے۔ شاید کچھ وقت بعد یہ مزید بڑھے لیکن میں اس سے ہمیشہ خوف زدہ رہا ہوں۔"

میں ماضی نہیں دہرانا چاہتا لیکن آپ آزاد ہیں اگر آپ انکار کریں گی تو بھی میں احترام کروں گا۔ میں آپ کا ہر حال میں احترام کروں گا۔"

جیسے اس لڑکی کا احترام اس پر فرض تھا۔

میری زندگی عجیب سی ہے۔ جس میں، میں نے بس کھویا ہی ہے۔

دور کہیں اندر سے آواز آئی تھی، "آپ مل جائیں گی تو یہ جو اتنا کچھ کھونے کا شکوہ زندگی سے ہے، وہ ختم ہو جائے گا۔"

وہ پالینے کی خوشی سے نا آشنا شخص وہاں سے اٹھ چکا تھا۔

سفید پھول سفید لباس والی لڑکی کے قریب نیچے پڑا تھا۔ لیکن اپنی موجودگی کا تاثر چھوڑے وہ جا چکا تھا۔

"البحن کا شکار ہو، زنجبیل" اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے انہوں نے نرمی سے پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماں" وہ آنکھیں موندے ہوئی تھی۔ چہرہ خلفشار کا شکار لگتا تھا۔
"تمہاری بچپن سے عادت تھی جب والد سے کچھ شیئر نہیں کر پاتی تھی تو اسی طرح میرے پاس آتی تھی۔"

"کل اسنے کہا وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔" لیکن۔۔۔ آنکھ سے آنسو بے اختیار گال سے پھسلتا
گریبان میں جرب ہو گیا۔ کتنے عرصے بعد وہ اداس سی لگ رہی تھی
بعض لیکن ادھورے چھوڑ دیے جاتے ہیں تاکہ اگلا خود سمجھ جائے اور وہ سمجھ گئی تھیں۔
بالوں میں چلتی انگلیاں ایک لمحے کو تھمیں، ایک لمحے بعد وہ پھر سے رواں ہوئیں۔
"تم اسے پسند کرنے لگی ہو؟"

بغیر کسی جواب کے انہوں نے سوال کیا۔

وہ خاموش رہی۔ یوں جیسے بولنے کو کچھ نہ ہو۔

"جانتی ہوں، تم اسے پسند کرنے لگی ہو۔"

www.kitabnagri.com

تم انکار کرو گی تو وہ کہیں اور شادی کر لے گا۔ کیوں کہ تم دونوں کو کبھی نا کبھی کہیں نا کہیں تو شادی کرنی
ہو گی۔ لیکن پتا ہے زنجبیل نقصان تمہارا ہو گا، مرد جلد موو آن کر جاتے ہیں۔

"یہ سکول پھر سڑک یا لوگوں کی بھلائی کے جو خواب انہیں دکھاتی رہی ہو، اگر تم ان سب کو آگے

ساتھ لیکر نہ چل سکی تو کیا سکون سے رہ لو گی۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اچھا ہے مجھے اس سے ویسی ہی محبت ہے جیسے شادان سے تھی۔

اس نام پر انہیں بہت کچھ یاد آتا تھا لیکن شاید یادوں کے زخموں پر کھرند لگے زمانے ہوئے۔

بعض یادوں کے زخموں پر کھرند لگے زمانے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے تکلیف نہیں ہوتی بس وہ کبھی کبھی یاد آجایا کرتی ہیں۔

"اگر واقعی میں تمہارا دل ہاں کہتا ہے تو اسے نہ مت کرو، زنجیل۔" دل بڑے مشکل سے جڑتے ہیں۔

وہ ایک روائتی ماں کی طرح نصیحتیں نہیں کر رہی تھیں۔ انداز میں نرمی لیے وہ اسے سننا چاہتی تھیں۔

"امی، میں بس الجھی ہوئی ہوں۔ ہم دونوں اتنے مختلف ہیں پتا نہیں ساتھ چل پائیں گے بھی یا نہیں۔"

"بعض دفعہ دو مختلف انسان زیادہ اچھے سے زندگی ساتھ گزارتے ہیں۔" جو انسان اپنا ملک،

دوست، خواب سب چھوڑ کر ایک بوڑھی نانو اور چند پسماندہ لوگوں کی بھلائی کے لیے ان ہی کے پاس

رہنے کہ ترجیح دے وہ غلط نہیں ہو سکتا۔"

وہ اٹھی اور آلتی پالتی کے انداز میں ان کے سامنے بیٹھی۔ "بی بی ماں کیا سوچیں گی۔" وہ پریشان تھی۔

"وہ آج اسی حوالے سے بات کر رہی تھیں۔"

وہ راضی ہیں لیکن خود سے پوچھو اور سوچو تم کیا چاہتی ہو، دل کیا کہتا ہے۔ دل اور دماغ کیا فیصلہ کرتے

ہیں۔"

وہ کسی اچھے مہربان دوست کی طرح سمجھا رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اب آرام کرو۔" اس کا گال تھپ تھپا کر وہ اٹھ گئیں۔

ان کے جانے کے بعد وہ کسی خیال کے تحت بستر سے تیزی سے اٹھی۔

کچھ لمحات بعد اس کا سامنے مختلف الفاظ پر مبنی چھوٹی چھوٹی چٹس رکھی تھیں۔ اور ہاتھ میں موبائل تھا وہ شا کڈ سی بیٹھی تھی۔

نظریں سکرین پر جمائے وہ حیران تھی بہت حیران۔ وہ انہیں پھینکتی بھی نہیں تھی۔ پڑھتی بھی نہیں تھی۔

کیوں کہ اسے لگتا تھا الفاظ اسے قید کر لیں گے اور آج وہ ہو گئی تھی۔

Einige Menschen sind so lieb, dass sie wie ein Teil von uns scheinen."

ترجمہ:- کچھ لوگ اتنے پیارے ہوتے ہیں اتنے کے وہ ہمیں اپنے وجود کا حصہ لگتے ہیں۔

"Jedes Mal, wenn ich dich sehe, siehst du sogar schöner aus als vorher."

ترجمہ:- ہر دفعہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں آپ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت لگتی ہیں۔

"Ein bestimmter Geist, den ich erlebt habe"

Posted On Kitab Nagri

"ایک خاص روح جو میں نے دیکھی
وہ ان الفاظ کو گوگل کر چکی تھی۔
کیا وہ شخص پاگل تھا۔۔۔۔۔؟

اگلا پورا ہفتہ خاموش سا تھا۔ وہ دونوں آپس میں کام کی بات کر لیتے تھے لیکن کسی نے بھی ایک ہفتہ پہلے
گزری اس شام کا ذکر نہیں کیا تھا ملاقات بھی کم ہوتی تھی وہ بہت مصروف سا ہو گیا تھا۔
موبائل پر ہونے والی میسج بپ کی وجہ سے کچھ سمجھاتے وہ ایک لمحے کے لیے رکا۔
انہماک میں خلل پڑا لیکن سر جھٹکتے گفتگو دوبارہ وہیں سے شروع ہوئی۔
نیازی کے چہرے پر آمادگی کے ساتھ مطمئن سے تاثر تھے۔ گفتگو ختم کرتے وہ اپنی گاڑی کی طرف
بڑھا۔

بونٹ سے ٹیگ لگائے سر سری نظر اطراف میں ڈالی۔ سبزہ آنکھوں کو بھلا معلوم ہو رہا تھا۔ آج ہری
پور کا موسم صاف تھا۔ بادل کہیں دور جا سوائے تھے۔ تاحد پھیلے وسیع کھیت، پرندوں کا شور۔ کونل کی کو
۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جیکٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اسے آن کیا۔ بہت حیرانی سے اسے سکرین پر نظر آتے نوٹیفیکیشن کو دیکھا تھا۔ انگلیوں نے تیزی سے اسے پریس کیا۔

گہری سانس لیتے اسے واٹس ایپ چیٹ کھولی۔ ان دونوں کے پاس ایک دوسرے کے نمبرز تھے لیکن فون پر بات کبھی نہیں ہوئی تھی۔

میسج دیکھ کر اسے حیرت کا دوسرا شدید جھٹکا لگا۔

اڑتے پرندوں کا شور تھم گیا۔ ہوائیں ساکت ہوئیں۔ سارے منظر دھندلے سے پڑے گئے۔ وہاں چند الفاظ تحریر تھے۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔!

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"میں آپ کے ساتھ مل کر ہری پور کے لوگوں کے لیے آسانی کا ذریعہ بننا پسند کروں گی۔"
وہ صرف الفاظ نہیں تھے۔

مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا۔ وہ مزید گہری ہوئی۔ آنکھیں پہلے سے زیادہ روشن نظر آنے لگیں۔
وہ واقعی صرف چند الفاظ ہی تو نہ تھے۔

"آپ مل جائیں گی تو یہ جو زندگی سے اتنا کچھ کھونے کا شکوہ ہے، ختم ہو جائے گا۔"
آپ مل جائیں گی تو۔۔۔۔۔

موبائل واپس جیب میں ڈالتے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نانو" کھانا کھاتے ہوئے وہ رکا۔

آپ کو کچھ بتانا تھا۔

نوالہ توڑتے ان کا ہاتھ بھی رکا۔ "بتاؤ۔"

وہ کہہ رہی ہیں میں آپ کے ساتھ مل کر ہری پور کے لوگوں کے لیے آسانی کا ذریعہ بننا پسند کروں گی۔"

چہرے پر سارے زمانے بھر کی خوشی تحریر تھی۔ اور آنکھیں وہ مسکرا رہی تھیں۔ وہ آنکھیں زندگی سے شکوے ختم کرنے والی تھیں۔

اس کے چہرے کی طرف دیکھتے وہ مسکرا دیں۔ "ہمیں پتا تھا وہ مان جائے گی۔"

"وہ ایک موتی ہے عالیار، ایک خاص مرورید، اپنی چمک نہ کھونے والا حالات چاہے جیسے بھی ہوں، وہ کھونے کے بعد بھی صابر رہنے والوں میں سے ہے۔"

"ہم خوش ہیں عالی، لیکن اس سب سے پہلے ہم اپنے بیٹے سے ملنا چاہتے ہیں۔"

چچ اٹھاتا اس کا ہاتھ تھما تھا، کچھ تھا جو آنکھوں میں بدلا سا تھا۔

رنگ ہاں ان آنکھوں کا رنگ ہی تو بدلا تھا۔ خوشی سے دکھ اور تاسف کی طرف۔

"آپ وہاں جانا چاہتی ہیں؟" وہ سوال نہیں تھا تصدیق تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں، ہم تمہارے ساتھ جانا چاہتے ہیں۔"

"ہمیں لے جاؤ عالیار، ہم کچھ بوجھ بانٹنا چاہتے ہیں۔" چہرے کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔ وہاں زخمی سے تاثرات پھیلے تھے۔

وہ چاہ کر بھی نہ پوچھ سکا، کہ نانوقبروں سے بوجھ کیسے بانٹے جاتے ہیں؟
"ہم ضرور چلیں گے۔"

"لیکن پیپر ورک میں کچھ دن لگیں گے۔" سہولت سے کہتے اسنے کرسی پیچھے دھکیلی۔
اس کے اٹھتے قدموں پر نظر جمائے، بوڑھی آنکھوں میں نمی لیے وہ کہیں کھوسی گئی تھیں۔
کسی یاد میں کسی ادھورے قصے میں۔



پیپر ورک میں زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی کچھ اس کے تعلقات اور کچھ جرمن نیشنلٹی کی وجہ سے جلد ہی سب فائنل ہو گیا تھا۔

وہ سر جھکائے سڑک کنارے چل رہی تھی۔ اونچی پونی ٹیل گردن پر جھول رہی تھی۔ ہاتھوں میں کچھ گروسری کا سامان تھا۔ آج ویکینڈ تھا۔ فٹ پاتھ پر لوگوں کا رش معمول سے زیادہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایئرپوڈز سے آنے والی آواز اسے ارد گرد سے تھوڑا غافل کیے ہوئے تھی۔

"کیا تم سرپرائز دو گے۔ ناکرو، یار۔۔۔"

اگلی طرف کی بات سن کر وہ مسکراہٹ دبائے مزید تیز تیز چلنے لگی۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو۔" مجھے سرپرائز سے چڑھے۔ "اس لڑکی نے خفگی سے کہا۔

"اچھا، دونوں کتنے دن رکو گے؟"

"دس دن" شاید یہی کہا تھا مقابل نے۔

"یہ تو بہت کم ہیں۔"

"دیکھو، میں اپنے باس سے دس دن کے لیے آف لے لوں گی۔ تمہیں یاد ہے جب تم جانے لگے تھے،

ہم نے یہاں کی ہر جگہ پر آوارہ گردی کر کے یادیں تازہ کی تھیں، اب پھر ماضی دہرائیں گے۔"

اس کی بات سن کر دوسری طرف کوئی زور سے ہنسا تھا۔

وہ اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے پہنچ چکی تھی۔ لاک کھولتے وہ اندر داخل ہوئی۔

"اب تم نے سرپرائز کا سسپنس ڈال ہی دیا ہے، تو اس دفعہ میری طرف سے بھی تمہیں کچھ خاص

سرپرائز کے طور پر ملے گا۔"

کچن کاؤنٹر پر شاپر زرکھ کر اس نے ہاتھ جھاڑے۔

"آف کورس، میں لینے آؤں گی۔"

Posted On Kitab Nagri

انٹرنیٹ۔۔۔۔۔،

اب وہ مقابل سے اسکی روانگی کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

گہرے بھورے رنگ کی سکول عمارت کے سامنے وہ قطار میں لگے درختوں میں سے ایک کے نیچے کھڑے تھے۔

شائد کئی ماہ قبل بھی وہ اسی درخت کے نیچے کھڑے تھے۔ چھٹی کی وجہ سے سکول کی عمارت تقریباً خالی ہو چکی تھی۔

"امید ہے میری غیر موجودگی میں آپ سب آسانی سے سنبھال لیں گی۔" لہجے میں گہرا یقین تھا۔
"انشاء اللہ! فکر مت کریں۔" یہاں کوئی پروہلم نہیں ہوگی۔ لڑکی نے اس کے یقین پر گویا مہر ثبت کی تھی۔

ہلکی ہوا بار بار اس کے دوپٹے کو سرکانے کی کوشش کرتی لیکن اس لڑکی کے دوپٹے پر جمے ہاتھوں کے باعث وہ شکست سے دوچار ہوتی۔

"آپ انٹرویو کے لیے نہیں جائیں گی؟"

Posted On Kitab Nagri

اخبار میں لکھے اس کے کالز اب بہت مشہور ہونے لگے تھے، کسی مقامی چینل میں اسے انٹرویو کے لیے بلایا گیا تھا۔

"نہیں" یک لفظی جواب۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں، کیوں؟"

"جی، آپ پوچھ سکتے ہیں۔"

"تو آپ بتادیں، کیوں؟"

"کیوں کہ جب مجھے اور ہری پور کو ان کی ضرورت تھی وہ ہمارے لیے کبھی نہیں بولے۔" اور نہ ہی کبھی وہ کسی اور ہری پور کے حقوق کے لیے بولیں گے۔ ان کو صرف اپنا مفاد عزیز ہے۔ مجھے کسی کی TRP کے لیے اپنی صبح نہیں خراب کرنی۔

اس کا جواب سنتے وہ ہلکا سا ہنس دیا، دھیماسا۔

"خاصی عقل مند ہیں، آپ۔"

www.kitabnagri.com

وہ بھی سر جھٹک کر ہنسی تھی ہلکا سا، دھیماسا بالکل اسی کی طرح۔

"خود کو بے وقوف کہنا بے وقوفی ہوگی۔ ہاں، میں خود کو عقل مند کہلوانا پسند کروں گی۔"

"مجھے آپ کی پسند عزیز ہے۔" اس کی آنکھوں میں نرم سا تاثر ابھرا تھا۔

ایک لمحے کے لیے وہ اسے دیکھتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ۔۔۔"

"آپکو برلن شائد بہت عزیز ہے۔"

برلن بھی اور اس سے جڑے لوگ بھی۔

لوگ، مطلب؟ استفہامیہ انداز۔۔۔۔۔

"کیوں کہ برلن میں میری سب سے اچھی دوست داریا مہوا ہے۔"

"آپ کے دوست بھی ہیں۔" لڑکی کے چہرے پر دلچسپی تھی۔

"زیادہ نہیں، بس چند ایک اور ان میں سب سے خاص وہ ہے۔" وہ شائد پہلے بھی اسے اپنی دوست کے

بارے میں بتا چکا تھا۔ "انٹر سٹنگ۔۔۔"

"آپکو برا نہیں لگا۔"

مجھے برا کیوں لگے گا، چہرے پر حیرت در آئی۔

"میں نے سنا تھا ایشیائی لڑکیاں اس طرح برا منا جاتی ہیں۔"

www.kitabnagri.com

اس کا اشارہ سمجھتے وہ ہنس دی۔

"مجھے ایشیائی لڑکیوں کا نہیں پتا لیکن آپکی اپنی زندگی ہے، اپنا اچھا برا آپ جانتے ہیں، میں کیوں

اعتراض کروں گی۔"

وہ چند قدم آگے ہوا۔ براہ راست سرمئی آنکھوں میں جھانکا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے اس لیے پوچھا، کیوں کہ ہم آگے چل کر زندگی شیر کرنے والے ہیں، ایشیائی لڑکی۔"
گندمی چہرے پر سرخی پھیلی۔
"کیا وہ شرماتی بھی تھی؟"

"مجھے آپکی پرسنل لائف سے کوئی مسئلہ نہیں، کیونکہ ہم ایک دوسرے کی زندگیوں کو اپنی ترجیحات میں قید نہیں کریں گے بلکہ اپنی ترجیحات کے ساتھ زندگی ساتھ گزارنے والے ہیں۔"
سامنے کھڑے شخص کو اس کا جواب پسند آیا تھا۔
"مجھے جانا چاہیے۔"

بیگ کی سٹرپ کندھے پر درست کرتے وہ جانے کے لیے مڑی۔
"زنجبیل" پکارنے اس کے بڑتے قدموں کو روکا تھا۔

"جی" وہ اس طرح مڑی کہ اس کا نیم رخ واضح ہوا۔
"میں آپ کو مس کروں گا۔" کیا آپ میرا انتظار کریں گی؟

اس کے چہرے کا رنگ پھر تیزی سے بدلا۔
وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر اس کی سرمئی آنکھوں میں بھی نرم سا تاثر ابھرا۔
"میں آپ کا انتظار کروں گی۔"

بغیر پورا مڑے، اسی نیم رخ پر کھڑے کہہ کر وہ چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

فرینک فرٹ ایئرپورٹ، جرمنی:-

ایک ہاتھ میں نانوکا ہاتھ تھامے دوسرے ہاتھ سے وہ ٹرائی بیگز گھسیٹ رہا تھا۔
اس کا چہرہ پر سکون تھا۔ آنکھیں روشن اور ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے۔
پورے ایک سال بعد وہ واپس برلن آیا تھا۔ اس کا برلن۔
"عالیار" ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر سرخ بالوں والی لڑکی چلائی تھی۔
سفید جینز پر سرمئی لمبا کوٹ پہنے اس کے ہاتھوں میں پھولوں کا بکے تھا۔
قریب آتے وہ خاتون کی طرف بڑھی۔ ان سے گلے ملتے اس نے پھول بوڑھی خاتون کو تھمائے۔
پھر رخ عالیار شاہجہاں کی طرف کیا۔
www.kitabnagri.com
ایک سال گزر گیا۔ زندگی میں کئی مراحل آئے لیکن وہ پھر سے سامنے تھے۔
"کیسے ہو عالیار؟" ایک سال بعد بھی ان آنکھوں کا تاثر ویسا ہی تھا، پر خلوص سا۔
چہرے پر مدھم نرم سی مسکراہٹ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں، اور تم بھی بالکل ٹھیک لگ رہی ہو۔" شرارت سے کہتے اسنے نانو کی طرف دیکھا وہ دلچسپی سے اسی لڑکی کو دیکھ رہی تھیں۔

"نانو، یہ میری بیسٹ فرینڈ داریا مہواہیں، مصر سے۔"

پھر رخ نانو کی طرف کیا۔

"اور داریا، یہ میری نانوہیں۔"

تعارف کا مرحلہ ختم ہوا مل وہ پہلے ہی چکی تھیں۔

سواب تینوں کا رخ پارکنگ کی طرف تھا۔

سامان پیچھے شفٹ کر کے وہ داریا کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔ نانو پیچھے آرام دہ حالت میں بیٹھی تھیں۔ ایئر پورٹ کی بانسبت ان کے چہرے پر اب اداسی تھی۔

وہ بہت خاموشی سے آنکھیں موندیں ہوئے تھیں۔

"میرے اپارٹمنٹ یا تمہارے گھر؟" اسنے سوالیہ ابرو اٹھایا۔

"گھر ہی چلو، نانو بہت تکھی ہوئی ہیں۔"

"اوکے" اسنے کندھے اچکاتے ہوئے کار کا رخ بدلا۔

Posted On Kitab Nagri

سبزے سے ڈھکا ہوا وہ گھر ہمیشہ کی طرح آج بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ کارڈرائیوے میں رکی۔ وہ اتر کر پچھلی طرف نانو کے پاس آیا۔ دروازہ کھولتے انہیں اترنے میں مدد دی۔
نینسی گاڑی کی آواز سن کر کر باہر آئی تھی۔

"خوش آمدید سر" نینسی نے آگے بڑھ کر بیگ تھامے۔ اپنے آنے کی اطلاع وہ پہلے ہی کر چکا تھا۔
"میں پھر آؤں گی۔" آج ویکیشن اپرو کے ساتھ ہی آفس کا کام مکمل ہو جائے گا۔ ترک باس بہت کھڑوس ہے، سو مجھے جانا ہو گا۔" اسنے گاڑی سے اترے بغیر کھڑکی کے پاس کھڑے عالیار سے کہا۔
اٹس او کے داریا، "تھینک یو فور دی سروس۔۔۔"
ہمم ہمم اسنے سر کو خم دیا۔ یوں جیسے شکریہ فخر سے قبول کیا ہو۔ الوداع کہتے گاڑی واپس موڑی۔
وہ نانو کے ساتھ اندر کی جانب بڑھا۔

وہ بہت خاموش سی تھیں۔ ایک عجیب سی ویرانی نے ان کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔
"نانو یہاں بیٹھیں۔" اس نے لاؤنج میں رکھے صوفے کی طرف اشارہ کیا پھر خود بھی ساتھ بیٹھ گیا تھا۔
نینسی کو اس نے کافی کے ساتھ چائے لانے کا کہا۔ وہ کافی نہیں پیتیں وہ جانتا تھا۔
"ابراہیم کے کمرے میں چھوڑ دو، عالی۔" بہت ہلکی آواز میں انہوں نے کہا۔
"آپ تھکی ہوئی ہیں نانو۔"

"تھکاوٹ دور ہو جائے گی، ہمیں لے چلو۔"

Posted On Kitab Nagri

انہیں اس گھر میں آئے چند منٹ ہوئے تھے، اپنی تھکن کی پرواہ کیے بغیر وہ اپنے بیٹے کے کمرے میں جانے کا کہہ رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ کہہ نہ سکا نانا بھی مت جائیں وہاں، مزید تھک جائیں گیں۔
ایک دفعہ پھر ان کا ہاتھ تھامے وہ اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔
بابا اور جیسمیں ماما کا کمر اسنے کبھی بند نہیں کروایا تھا۔ ان کی کچھ چیزوں کے ساتھ وہ کمرہ آج بھی ویسا
ہی تھا جیسا جب وہ رہتے تھے تو ہوتا تھا۔
دروازے پر پہنچتے وہ رکیں۔



"تم تھک گئے ہو گے۔" جاؤ، کافی پیو۔
بغیر کچھ کہے وہ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گیا۔
انہیں اس وقت تنہائی کی طلب تھی۔

دروازہ دھکیلتے، ان کے ہاتھ کپکپائے تھے۔
کمرہ صاف تھا، اتنا صاف جیسے اسے کبھی کسی نے استعمال ہی نہ کیا ہو۔
وہاں بہت سی تصویریں لگی تھیں جیسے ان کی حویلی میں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بعض لوگ تصویروں کے سہارے اپنے قریبی لوگوں کو اپنے پاس رکھنا پسند کرتے ہیں، ہاں جن کے ساتھ آپ رہ نہ پائیں ان کی تصاویر ہی سہی۔"

ابراہیم اور شادان کی تصاویر۔۔۔۔۔،

شادان اور شاہ جہاں کی شادی کی تصاویر

عالیاء شاہ جہاں اور جیسمین آغا کی تصاویر۔

وہ نیچے کارپٹ پر بیٹھتی چلیں گئیں۔

آخری ملاقات کے الفاظ کی گونج کانوں میں آج بھی پہلے دن کی طرح درد بن کر گونجتی تھی۔

ہاتھ بڑا کر تصویر اٹھائی۔ پلو سے اس پر موجود نادیدہ گرد صاف کرنے لگیں۔ آنسو بوڑھی آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تصویر پر پھیل سے جاتے۔

"ہم کچھ نہیں بھولے، ہماری محبت جھوٹی نہیں تھی۔" ہمارے خوف نے مار دیا۔ جدائی کی مار بہت بری ہوتی ہے۔

www.kitabnagri.com

"اتنی جلدی ماؤں کو چھوڑ کر کون جاتا ہے، میرے بچے۔"

کافی ختم کرتے اسنے کپڑے میں واپس رکھا۔ پاس رکھی دوسری ٹرے اٹھائی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

آہستگی سے دروازہ دکھیلے وہ اندر داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"نانو" ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وہ تیزی سے ان کی طرف آیا۔

وہ ابھی تک نیچے بیٹھی، تصویر سے سینے سے لگائے ہوئے تھیں۔

اسنے ان کے ہاتھ سے تصویر لیتے پرے رکھی۔ ان کا ہاتھ پکڑے بیڈ پر لایا۔

"پریشان مت ہو، ہم ٹھیک ہیں۔" آواز میں زمانوں کی سی تھکن تھی۔

"یہ چائے پی لیں، پھر ہم کھانا کھائیں گے۔" نانویار، بہت بھوک لگی ہے۔

اسنے بے چارگی سے کہا۔

"کھا لیتے کھانا۔" چائے کا کپ پکڑتے وہ بولیں۔

"کافی اور سینڈوچ لے چکا ہوں۔" نینسی کو آپ نے واپس بھیج دیا تھا۔

"اب دو گھنٹے بعد میں آیا ہوں اور اس سے پہلے آتا تو آپ مجھے بھی بھیج دیتیں۔"

"اچھا۔۔۔۔۔!"

وہ کچھ دیر خاموشی رہیں پھر انہوں نے کپ پرے رکھا اور پہلا نوالہ توڑ کر عالیار کے منہ میں ڈالا۔

اب وہ دونوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔

"وہ تمہاری دوست دوبارہ نہیں آئی۔"

برتن ایک سائیڈ پر کرتے انہوں نے پوچھا۔

"وہ نہیں آئی، اسے کچھ کام تھارات کو شائد آئے۔"

Posted On Kitab Nagri

"زنجبیل کو خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دے دینا۔" ہم سونے لگے ہیں، پھر کل ملاقات ہوگی۔

"آپ یہی سوئیں گی۔۔۔؟"

"ہم یہی سونا چاہتے ہیں۔"

"اوکے" آپ آرام کریں۔ مجھے کچھ کام ہے تو باہر جا رہا ہوں۔ آپ کو کچھ بھی چاہیے ہو تو انٹرکام سے

نینسی کو بلا لیجیے گا۔

"ٹھیک ہے۔"

وہ جانتا تھا ناناو اتنی جلدی نہیں سوتیں۔ وہ شاید اس کمرے میں تنہا جا گنا چاہتی تھیں۔
اس لیے وہ مزید کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آفس کا دروازہ جھٹکے سے کھلا تھا۔

"گڈ آفٹرنون، یونس ایمرے۔"

گڈ آفٹرنون، داریا!

کرسی سنبھالتے اسنے فائل میز پر رکھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا قطر والا پروجیکٹ بہت اچھا رہا۔" فائل پر سرسری نظر ڈالتے یونس ایمرے نے اسکی طرف دلچسپی سے دیکھا۔

تھینک یو، یونس ایمرے۔ "میں نے یہ پروجیکٹ مکمل کر دیا ہے۔" اگلے دس دن میں ویکیشنز پر جا رہی ہوں۔

"آپ کی ویکیشنز اچھی گزریں، فران۔"

(جرمن میں خاتون کو فران کہتے ہیں)

شکریہ مسٹر بے، "امید کرتی ہوں، اگلے دس دنوں کے لیے کوئی غیر متوقع کال نہیں آئے گی۔" باقی کچھ ورک فرام ہو م ہے وہ ہو جائے گا۔

"کیا اب میں جاسکتی ہوں۔۔۔۔؟"

جی، آپ جاسکتی ہیں۔ "اور امید بھی کر سکتی ہیں کہ کوئی غیر متوقع کال نہیں آئے گی۔"

وہ اب فون پر کسی سے ترک میں کچھ کہہ رہے تھے۔

اور باہر نکلتے وہ بڑبڑا رہی تھی۔

"اب ترک زبان بھی سیکھنا پڑے گی ورنہ یہ انسان بہت تنگ کرنے والا ہے۔"

اس کی یونس ایمرے سے بالکل نہیں بنتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ کام مکمل کرتے اور ویکیشنز اپروہوتے کافی دیر لگ گئی تھی۔
اپارٹمنٹ آکر اسنے کافی بنائی۔ کپ ہاتھ میں لیے وہ لاؤنج میں قدرے آرام دہ حالت میں بیٹھی تھی۔
پاؤں اوپر کیے نظریں سکرین پر جمی تھی جہاں کوئی اینیمیٹڈ فلم چل رہی تھی۔
ریلیکس اور پرسکون انداز میں۔۔۔۔۔
گھنٹی کی آواز پر اسنے ٹی وی آف کیا۔
پاس رکھا موبائل اور کوٹ اٹھائے وہ باہر کی طرف لپکی۔

"دیر کے لیے معذرت، دوست۔"

نوار د کے انداز پر وہ مسکرا دی۔ پھر اسی کے انداز میں جواب دیا۔

کوئی بات نہیں، دوست۔"

www.kitabnagri.com

سفید پینٹ کے ساتھ سفید شرٹ پہنے جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اس کے دروازے پر کھڑا
تھا۔

"چلیں مادام۔"

"چلیں باس"

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک قدیم لیکن خوبصورت شاہراہ تھی۔ رات کے وقت جلنے والی روشنیوں سے منور شاہراہ برلن۔
اپنی خوبصورتی سے جکڑ لینے والے مناظر سے بھرپور شاہراہ برلن۔
سردی کے باعث سرخ بالوں پر بھوری اونٹنی ٹوپی تھی۔
"تمہاری نانو ٹھیک ہیں، وہ بہت اداس تھیں۔"

وہ ٹھیک ہیں داریا۔ "یہ فطری ہے اداس تو وہ ہوں گی لیکن وہ بہت بہادر ہیں۔"
"بعض دفعہ بہادروں کو بھی دل ہلکا کرنے کے لیے کوئی سہارا چاہیے ہوتا ہے۔" وہ اس وقت گھر میں
اکیلی ہوں گی۔ تم ان کو ساتھ لے آتے۔
"نینسی گھر پر ہی ہے اور نانو سو رہی تھیں۔"

"تمہیں بھی آرام کرنا چاہیے تھا۔" میسج دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی۔
عالیار نے کچھ دیر قبل میسج کیا تھا کہ وہ آرہا ہے۔

"تم جانتی ہو۔ میں سفر سے نہیں تھکتا، مسافت مجھے نہیں تھکا سکتی۔"
"تم ٹھیک ہو، عالیار۔۔۔۔۔؟"

سوال پر وہ ایک لمحے رکا۔ پھر مسکرایا دل سے۔ وہ سوال ایک بے ریا اور مخلص دوست کا تھا۔
"میں ٹھیک ہوں۔"

"تم کیسی ہو، داریا مہوا؟"

Posted On Kitab Nagri

"یونس ایمرے ترکی سے آئے ہیں، پچھلے چھ ماہ سے ان کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہوں، اور میں ان سے بہت تنگ ہوں۔"

"جلد اسے واپس ترکی جانا ہو گا یا مجھے واپس مصر۔" خفگی سے کہتی وہ سر جھٹکتے سامنے دیکھنے لگی۔
عالیاء کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"آہ داریا، مطلب تم بالکل ٹھیک ہی ہو۔" تو کیا کیا تم نے ایک سال میں؟
"ڈھیر سارے پروجیکٹس کے ذریعے کمپنی کے ساتھ مل کر ڈھیر سارا پیسا کمایا۔"
"اور تم نے کیا کیا؟"

سکول کا تمہیں پتا ہے۔" ساتھ میں زمینوں کی دیکھ بھال کر لیتا ہوں۔" بینک بیلنس ابھی اچھا ہے۔
مطلب اب تم ایک اچھے "Farmer" ہو۔
"کہہ سکتی ہو۔" اسے کندھے اچکائے۔

اور وہ وہی سڑک کنارے بیٹھ کر ہنسنے لگی۔
یہ مت کہو، بزنس پڑھنے والا بندہ پاکستان نے "Farmer" بنا ڈالا۔ مان جاؤ اب بہت ظالم ہیں تمہارے ملک کے لوگ۔"

"یہ ظلم میں نے خود کے ساتھ خود کیا ہے۔" "جرمن پولیس بہت بری ہے، اٹھ جاؤ ورنہ کسی جیل خانے میں ڈال آئیں گے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ جھر جھری لیتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اس میں کوئی شک نہیں جرمن پولیس بہت بری ہے۔"

وہ دونوں ساتھ ہوتے تو فلٹر فری ہوتے تھے۔ عالیار کو یقین تھا داریا کے آفس سے کوئی دیکھ لے تو صدمے میں چلا جائے۔

کیا وہ ایک اچھی اور اتنی بڑی آرکیٹیکٹ ہوتے ہوئے اس طرح سڑکوں پر بیٹھتی ہے۔ ہاں وہ بیٹھ جایا کرتی ہے، بلکل کسی انگلش بھکاری کی طرح، کیونکہ وہ زندہ دل داریا مہوا ہے۔

"دس دن بہت کم ہیں عالیار۔" اسنے اب کہ تھوڑا خفگی سے کہا۔

"ہم روز ملتے رہیں گے۔" اور پھر اگلے دس دن کے لیے تم پاک آجانا۔ جواب بھی فوراً آیا تھا۔

مشورہ کے لیے شکریہ۔۔۔۔۔!

"داریا، اگر تم یہاں پر خوش نہیں ہو تو مصر چلی جاؤ۔" کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تم اداس ہونے لگتی ہو۔

ایک وقت تھا جب تم الیگزینڈرا میں اپنے نام پر خوبصورت بلڈنگز بنانے کے خواب دیکھا کرتی تھی۔

"تم بھی تو خواب دیکھتے تھے، برلن میں بہت بڑے شاپنگ پلازوں کی چین کا خواب لیکن تم نے اس

خواب کو تکمیل کے قریب لے چھوڑ دیا۔" یہ زیادہ تکلیف دہ ہے۔

"میری بات اور ہے۔" اس کے چہرے پر زخمی سا تاثر پھیلا۔

"میں شروع سے جانتا تھا، مجھے ایک دن یہ سب چھوڑ کر جانا پڑے گا کیوں کہ یہ میرا اصل نہیں تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

تم مطمئن ہو، عالیار؟

"میں پر سکون ہوں۔" مجھے وہاں لوگوں کے لیے کام کر کے اچھا لگتا ہے۔

"یقین کرو داریا، اس دنیا میں واحد میں نہیں اور بھی کئی لوگ ہیں جو بہت کچھ چھوڑ کر اپنے لوگوں کی بھلائی کے لیے کام کر رہے ہیں۔"

اس نے محسوس کیا تھا وہ بہت دھیمابول رہا تھا، ٹھہر ٹھہر کر لیکن اتنے سالوں کا ساتھ تھا۔
کچھ تھا جو اس میں بدلہ تھا وہ پہلے سے تھوڑا مختلف لگ رہا تھا۔

ایک سال بعد بھی انہیں ایک دوسرے کو سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔ شاید وہ کئی سال بعد بھی ملتے تو ایک دوسرے کو سمجھنے میں کبھی مشکل نہیں آتی۔

ٹھنڈ پہلے سے بہت بڑی تھی۔

"اوکے، کل گھر آنا۔" اب مجھے جانا ہو گا۔
www.kitabnagri.com

اس روشن سڑک کنارے چہل قدمی کرتے دو گھنٹے گزر گئے تھے لیکن پتا ہی نہیں چلا۔
واپسی کے سفر میں میں بھی ان کی گفتگو جاری تھی۔ اب وہ بولتی جا رہی تھی اور وہ سنتا جا رہا تھا۔
سال بھر کی باتیں اور روبرو دوست۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سکول کی مصروفیات کے باعث وہ لکھ نہیں پائی تھی۔ لیکن آج اسے ہر حال میں وہ فائل PDF میل کرنی تھی۔

کام مکمل کرتے اسے موبائل سائیڈ پر رکھا۔ ایک نظر والے بستر میں سوئی سونا پر ڈالی۔ وہ گہری نیند سو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح گہرے پرسکون سے تاثرات تھے۔

اسنے کروٹ بدلی۔ آنکھیں بند کیں۔ سارے دن کی تھکن کے باعث وہ اب گہری نیند سونے والی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ نیند میں جاتی میسج ٹون نے اسے متوجہ کیا تھا۔ لیٹے ہی ہوئے اسنے ہاتھ بڑا کر موبائل اٹھایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عالیاء کا میسج۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا نے لگی تھی۔

"اسلام علیکم، کیسی ہیں، آپ، سکول، کتابیں اور پودے؟"

نیند سے بوجھل آنکھیں مکمل کھل چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

جواب لکھ کر اسنے موبائل ڈیٹا آف کیا۔ فون سائلنٹ پر کرتے دوبارہ تکیہ کے نیچے کیا اور آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

ویسا ہی پر سکون سا تاثر اب اس کے چہرے پر تھا جسے کچھ دیر پہلے سونا کے چہرے پر دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp_ 0335 7500595

وہ آج لیٹ تک جاگی تھی۔ عموماً رات بارہ تک سو جاتی تھی لیکن کام بہت زیادہ ہو جانے کے باعث آج وہ اتنی لیٹ تک جاگ جا رہی تھی۔

جو لوگ دوسروں کی زندگیاں پر سکون کریں، دیانت اور سچائی کی زندگی چنیں ان کے چہرے بے سکون نہیں ہوا کرتے۔

وہ ایسے ہی پر سکون سویا کرتے ہیں۔



اس جواب نے بھی ہزاروں میل کا سفر سیکنڈز میں طے کیا تھا۔

اس واٹس ایپ میسج کو دیکھ کر وہ بھی مسکرایا تھا۔

وعلیکم اسلام، الحمد للہ!

"پاکستان میں اس وقت شریف لوگ سوتے ہیں۔"

گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ اسنے دودفعہ اس پیغام کو پڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

جواب ادھار چھوڑتے اسنے موبائل آف کر دیا۔ برلن میں رات کے گیارہ ہوئے تھے۔
اور پاکستان سے جرمنی کا وقت تین گھنٹے پیچھے تھا۔ اسے لگا تھا شاید وہ جاگ رہی ہو۔
اسے غلط لگا تھا۔

ناشتے کے بعد وہ نانو کو ساتھ باہر لے آیا تھا۔ کل کی بانسبت آج وہ نارمل لگ رہی تھیں۔
اسنے صبح ان کی بات سونا اور زنجبیل سے کروائی تھی۔
پھر حویلی فون کر کے ساری خیریت اور دیگر معاملات پر کنیز فاطمہ سے تفصیلی گفتگو کے بعد اب وہ
قدرے پرسکون سی تھی۔
برلن کی بلند و بالا عمارتیں تیزی گزر رہی تھی۔ خوبصورت، بلند، چمکتی ہوئیں شہر برلن۔ کی تاریخی
عمارتیں۔

کچھ دیر بعد اس نے ریسٹورنٹ کے پارکنگ لاٹ میں اسنے گاڑی روکی۔ وہ دونوں باہر آئے۔
"آپ کو پتا ہے نانو میں ابراہیم بابا، جیسمین ماما، ہم تینوں ہر ویکنڈ پر یہاں آتے تھے صرف شنیزل،
(Schnitzel) کھانے۔ ہم تینوں کا مشترکہ پسندیدہ کھانا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرائیں۔ عالیار کی معیت میں آگے بڑھتے ایک طائر انا نظر ارد گرد ڈالی۔

شنیزل جرمینوں کا مشہور زمانہ مرغوب کھانا۔

وہ خوبصورت ریسٹورنٹ تھا۔ وہاں باہر کی بانسبت اندر ٹھنڈ نہیں تھی وہ گرم اور پرسکون تھا۔

خوبصورت رنگ برنگی روشنیوں سے مزین وہ کسی افسانوی کہانی کا حصہ لگتا۔

حالانکہ دن تھا لیکن سردی کے باعث اندر کا ماحول اس طرح محسوس ہوتا تھا جیسے رات میں ڈھیروں
روشنیاں جلادی گئی ہوں۔

وہ سرخ بالوں والی لڑکی چند قدم دور سے انہیں میز پر بیٹھی نظر آگئی تھی۔

وہ ہزاروں کے مجھے میں ہوتی تو بھی اپنے بالوں کی وجہ سے نمایاں نظر آتی۔ وہ بہت سرخ نہیں تھے بلکہ

قدرتی سرخی مائل گھنگھرا لے تھے جو اس کے عربی نین نقوش اور رنگت کی وجہ سے اس پر خوب جچتے

تھے۔ جیسے انہیں باقاعدہ اس رنگ میں ڈائی کروایا جاتا رہا ہوں۔ یوں کہہ سکتے ہیں، اس کی طرف دیکھنے

والے ہر شخص کی نظر سب سے پہلے اس کے بالوں کی طرف جاتی تھی۔

وہمَرَحَبًا۔۔۔۔۔! اسنے بوڑھی عورت کو گلے لگایا تھا۔

(یہ مَرَحَبًا عربیوں والا مَرَحَبًا تھا جس کے معنی ہیں خوش آمدید۔ اس کے برعکس ترک، مرحبا کا لفظ زیادہ

ترہello کے طور پر استعمال کرتے ہیں)

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔!" اس کے مَرَحَبًا کے جواب میں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔!" اسنے جھپٹتے ہوئے جواب دیا۔

وہ ہر نئے ملنے والے کو یہ عادتاً کہہ دیا کرتی تھی۔ اتنے سالوں مصر سے دور رہنے کے باوجود بھی یہ عادت نہیں چھوٹی تھی۔

عالیار نے پہلے کرسی نانوکے لیے کھینچی تھی پھر ان کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بیٹھا تھا۔

"اس سے کہو یہ کیسی ہے۔" نانوک نے اس کی طرف جھکتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا۔

"نانو داریا کی اردو اچھی ہے۔" اسنے مسکراہٹ دبائی۔

"اچھا، اردو بھی بول لیتی ہو۔ ماشا اللہ!"

"جی، اردو بھی بول لیتی ہوں۔ الحمد للہ!"

اسنے انہیں کے انداز میں لیکن اردو میں جواب دیا تھا۔

"گھر میں سب ٹھیک ہیں؟"

گھر کے نام پر ایک تاریک ساسا یہ تھا جو اس کے چہرے پر لہرایا تھا۔

"جی، سب ٹھیک ہیں۔" خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے آہستگی سے جواب دیا۔

"نانو، داریا کے والدین نہیں ہیں۔"

"اوہ۔۔۔۔۔!" انہیں ندامت ہوئی۔

"کوئی بات نہیں ہم بھی آپ کی والدہ جیسے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

اس کے ہاتھ کو انہوں نے ہاتھ بڑا کر تھا ما پھر محبت سے اس پر ہلکا سا دباؤ ڈالا۔

"شکریہ۔۔۔۔۔!" وہ نرمی سے مسکرائی دی۔

"آپ دونوں جاری رکھیں میں آرڈر کرتا ہوں۔"

"آپ مجھے تم کہہ سکتی ہیں۔"

انہوں نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

"یہاں کب سے ہو؟"

"مجھے آٹھ، نو سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہو گا۔" وقت کا شمار اس نے کئی سال پہلے چھوڑ دیا تھا۔

"عالیاء اور میں ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔ ساتھ ساتھ رہے ہیں۔"

"پھر تو کافی پرانی دوستی ہے؟"

"جی، ایسا ہی ہے۔ ہم کئی سالوں سے اچھے دوست ہیں۔"

"اور اچھے دوست ہمیشہ دوستیاں قائم رکھتے ہیں۔" تم مجھے نانو بھی کہہ سکتی ہو۔ وہاں اجنبیت پگھلنے لگی تھی۔

"بہت شکریہ۔۔۔۔۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کو اچھی لگی تھیں۔ گفتگو طویل ہونے لگی۔ نانو اس سے اس کے مصرعے بارے

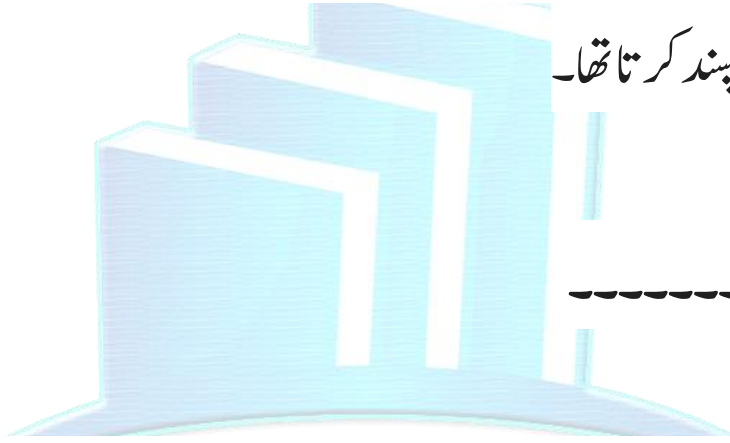
میں پوچھنے لگیں۔ اور وہ مصرعے بغیر تھکے گھنٹوں بول سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ویٹر آرڈر سرو کرنے لگا۔ کھانا آنے پر وہ دونوں چپ نہیں ہوئیں۔ پاکستان کی بانسبت باہر عموماً لوگ آرڈر سرو ہوتے دیکھ کر خاموش نہیں ہوتے۔

عالیار نے موبائل سائیڈ پر رکھا۔ نانو کے لیے اسے ہلکا پاکستانی فوڈ آرڈر کیا تھا۔ اور وہ وہی کھا رہیں تھیں۔ جبکہ داریا اور وہ رغبت سے Schnitzel کھانے لگے۔

باقی ریسٹورنٹس کی نسبت یہاں حلال اور حرام دونوں طریقوں سے Schnitzel تیار کی جاتی تھی۔ اس لئے وہ وہاں آنا زیادہ پسند کرتا تھا۔



انہیں اب سردی لگ رہی تھی۔ کافی دیر تک داریا کے ساتھ گوفٹگو کے بعد انہوں نے گھر چھوڑنے کا کہا تو وہ دونوں انہیں گھر چھوڑ کر واپس داریا کے اپارٹمنٹ آئے تھے۔
کولڈ کافی کپس ہاتھوں میں لیے، آج وہ باہر سیڑھیوں پر نہیں بلکہ اندر لاؤنج میں صوفوں پر برجمان تھے۔

ہیٹر کی وجہ سے اندر کا ماحول گرم تھا۔

"تم نے کہا تھا میرے لیے تمہارے پاس سر پرانز ہے۔" گھونٹ بھرتے اسنے آخری کال کا حوالہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہے، تو لیکن ابھی نہیں بتاؤں گا۔ جانے سے ایک دن پہلے تمہیں پتا چل جائے گا۔" مسکراہٹ دبائے اسنے شرارت سے کہا۔

"عالیار۔۔۔۔۔" اسنے تنبیہی ابرواٹھائے۔

"تم میری دوست ہو داریا اور نانو کے بعد میری فیملی میرے دوست ہیں جن میں سب سے خاص تم ہو۔" میں تم سے شیرکروں گا لیکن ابھی نہیں۔

"اور ہاں یاد آیا تمہیں بھی تو کچھ بتانا تھا نا۔"

"کیا میں واقعی میں تمہارے لیے خاص ہوں؟" اس کا سوال نظر انداز کرتے اسنے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"آف کورس ہم دوست ہیں اور دوست ہمیشہ خاص ہی ہوتے ہیں۔" اس کے لہجے پر بغیر دھیان دیے اسنے روانی سے کہا۔

شکر الک یا صدیق۔۔۔۔۔(تمہارا شکریہ دوست)۔

"مجھے زیادہ عربی نہیں آتی، یار۔" پچھلا ٹیکسٹ بھی گوگل ٹرانسلیٹر کی مدد سے پڑھا تھا۔ بیچارگی اس کے لہجے سے عیاں تھی۔

وہ زور سے ہنس دی۔ "او کے او کے۔"

"تم نے بتایا نہیں، تمہارا سر پر انز کیا ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"میرا بھی ارادہ بدل چکا ہے۔ اب جب تم بتاؤ گے میں بھی اسی وقت بتاؤں گی۔" شاہانہ انداز میں کہتے اسنے خالی کپ میز پر رکھا۔

"جو آپ کو ٹھیک لگے۔" اسنے کندھے اچکائے۔ گویا جیسے تمہاری مرضی۔

"ویسے آفس والوں نے اتنی چھٹیاں کیسے دے دیں تمہیں؟"

"قطر پر وجیکٹ اچھا رہا ہے۔" پورا سال میں صرف official off پر ہی آفس نہیں گئی۔

کمپنی کے نئے باس کا تمہیں نہیں پتا تھا، یہ مت کہنا۔ ex.boss تمہارے فرینڈ سرکل سے تھے۔



"پتا چل گیا تھا۔ لیکن سکول کی بلڈنگ میں اس وقت بڑی تھا۔"

"وہاں اتنے چھوٹے سے گاؤں میں تمہیں استاد کیسے ملے؟" مجھے بہت تجسس تھا۔



اس کے سوال پر وہ مسکرا دیا۔ کھل کر۔

"مجھ سے پہلے وہاں پر کوئی تھا جو سالوں سے ایک سکول کا خواب دیکھ رہا تھا۔" میں تو بس ذریعہ بنا ہوں



www.kitabnagri.com

داریا۔

"کون؟" وہ پر تجسس ہوئی۔

"وہ بہت اچھی ہیں، innocent, pure اسی گاؤں کی ہیں۔ میری ماما کی بیسٹ فرینڈ کی بیٹی، انہوں نے

کئی سال وہاں کے لوگوں کے لیے اپنے کمفرٹس چھوڑ کر محنت کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے دیکھا کہ اب اس کی آنکھوں کا تاثر بدلا تھا۔ وہاں کچھ مختلف سے رنگ جھلکے تھے۔ اس لڑکی کے بارے میں بتاتے ہوئے اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

کیا وہ کوئی بہت خاص ہے۔ نہیں یہ وہم ہے۔ پھر اسنے اپنے محسوسات کو وہم کا نام دیا۔
بھلا محسوسات بھی وہم ہوتے ہیں، احساسات کب سے فریب محسوسات میں بدلنے لگے۔
اور رنگ وہ تو کبھی جھوٹ نہیں کہتے۔ وہی رنگ جو اس کی آنکھوں میں جھلکے تھے۔

"وہ اتنی ایماندار، محنتی اور پر عظم ہے داریا کہ تم ملو گی تو امپریس ہو جاؤ گی۔"

"میں تو کم کم سکول جاتا ہوں لیکن وہ اتنے احسن طریقے سے بغیر ماتھے پر شکن لائے سارا دن بچوں کو پڑھاتی ہے، کسی کو مدد کی ضرورت ہو تو مدد کرتی ہے، تسلی کی ضرورت ہو تو دلا سہ دیتی ہے، کوئی ناامید ہونے لگے تو امید کی کرن دکھاتی ہے۔"

اس کی آنکھوں کا تاثر واقعی اس لڑکی کا زکر کرتے بدل گیا تھا۔ لیکن، لیکن اسنے سر جھٹکتے اسے وہم گردانا پسند کیا۔

www.kitabnagri.com

"تم بہت متاثر ہوئے ہو۔"

"کہہ سکتی ہو۔" اسنے کندھے اچکائے۔

"حکمت علی کیسا ہے؟"

یہ نام سنتے داریا کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ، آنکھوں میں خوشی کے تاثرات ظاہر ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"حکمت علی ٹھیک ہے، مصر نہیں گئی اس لیے وہ ناراض ہے۔" میرا بھائی آرکیٹیکٹ بن رہا ہے۔

"داریا، اس پر تمہارا شدید اثر ہو گیا ہے۔"

"میرا نہیں میرے بچپن کا، اب مصر میں داریا مہوا کے لئے بس حکمت علی ہے اور میں اس سے ملنے ضرور جاؤں گی۔"

چار سال ہو گئے ہیں۔ حکمت علی کی ناراضگی بنتی بھی تھی۔

وہ پچھلے چار سالوں میں مصر نہیں گئی تھی۔ حکمت علی کے بہت دفعہ اسرار کرنے کے باوجود بھی نہیں۔

"اب تمہیں جانا چاہیے۔" گیارہ بج رہے ہیں۔

"مجھے کچھ آن لائن کام کرنا ہے ورنہ باس صبح آفس پہنچنے کا نوٹس بھیج دیں گے۔"

"تم مجھے نکل جانے کہہ رہی ہو۔" اسنے مصنوعی خفگی دکھائی۔

اچھے سے جانتے ہو میں ایسا کبھی نہیں کہہ سکتی۔

"اوکے، اوکے" میز سے موبائل اٹھا کر اسنے جیکٹ کی جیب میں ڈالا۔

پھر گاڑی کی چابی اٹھائی اور دروازے کے طرف بڑھا۔

وہ جانتی تھی، ان میں اتنی انڈرسٹینڈنگ تھی کہ اس طرح جانے کا کہنے پر وہ کبھی برا نہیں مانے گا۔

اگر وہ کہہ رہی تھی کہ آفس ورک ہے تو پھر ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سکول کے روزمرہ کے کاموں سے فارغ ہوتے ہی آج وہ کافی دنوں بعد یہاں آئی تھی۔ سکول کے بہت سے معاملات وہ دیکھ لیتا تھا کیوں کہ اب گردنواح کے دیہی علاقوں سے بھی بچے پڑھنے آتے تھے، جن کی تعداد پہلے زیادہ ہو گئی تھی۔

عالیار اور بی بی ماں کو گئے آج تیسرا دن تھا۔
بوڑھے برگد کے موٹے تنے سے تھوڑا پرے بیٹھے اس کی نظریں نہر کے ٹھنڈے تخبستہ پانی پر جمی تھیں۔

لیکن وہ ٹھنڈے سے بے نیاز تھی۔

"کیا مجھے وہ یاد آ رہا ہیں؟"

خود سے سوال دہرانے پر وہ بے چین ہوئی۔

برگد نے اس کی سرگوشی کو احتراماً سنا تھا۔

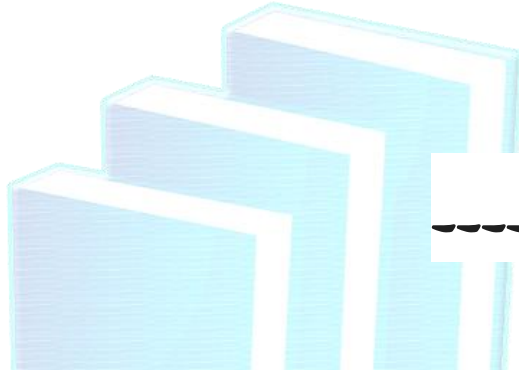
اس کے اس رات والے میسج پر عالیار معذرت کا میسج کیا تھا تو وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

مسلل درآتی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اس نے سبزے پر ہاتھ پھیرا۔

"ہاں! میں اقرار کرتی ہوں کہ میں انہیں مس کر رہی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

ایک دفعہ پھر اس نے ہلکی سرگوشی میں خود کلامی کی۔
"ہاں، میں اقرار کرتی ہوں مجھے اس کے لوٹنے کا انتظار ہے۔"
برگد سرشار ہوا۔ آسمان نے خوشی منائی اور سبزے نے اس اقرار پر آسودگی محسوس کی۔
کیا اس لڑکی کو عالیار شاہ جہاں سے محبت ہو رہی تھی۔
اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔۔



جرمنی میں مسلمانوں کی کثیر تعداد ہے لیکن اگر کوئی مسلمان دارفانی سے کوچ کرے تو دفنانے کے لیے قبر ملنا مشکل ہو چکا ہے۔ قبرستان میں جگہ کی کمی تھی لیکن 2008 کے بعد یہ مسئلہ مزید بڑ گیا تھا۔
آج تین دن بعد نانوں نے قبرستان چلنے کا کہا تھا۔
اور وہ پچھلے تین دنوں سے ان کی طرف سے اسی انتظار میں تھا۔
وہ چاہتا تھا، اپنا وعدہ نبھانا جو جانے سے پہلے وہ کر کے گیا تھا۔
"اس دفعہ وہ اکیلا نہیں آیا بلکہ نانوں کے ساتھ آیا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

گاڑی تھوڑا پیچھے روکتے اس نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا۔ گھوم کر پیچھے کی طرف آیا، ہاتھ پکڑے انہیں اترنے میں مدد دی۔ قدم ہاں قدم وہ بھاری محسوس ہو رہے تھے۔

روزنامہ جنگ میں چھپنے والے ایک آرٹیکل کے مطابق برلن کی انتظامیہ کے مطابق شہر میں مسلمانوں کے لیے چھ قبرستان ہیں لیکن اس وقت صرف ایک قبرستان میں جگہ باقی ہے، تاہم وہ بہت دور واقع ہے۔ ویب ڈیزائنر کا تاجانیپرٹ کا کہنا ہے کہ 10 برس قبل جب وہ رضا کار کے طور پر کام کر رہی تھیں تو ان کا اس مسئلے کے ساتھ واسطہ پڑا۔

’اپنے پیاروں کے لیے قبر ایک بنیادی انسانی ضرورت ہے۔ شہر میں قبر کی جگہ نہ ملنا بہت سارے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ کا تاجانیپرٹ نے اس سلسلے میں ایک مہم بھی شروع کر رکھی ہے۔ ان کو کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے، لیکن پھر بھی مسائل اپنی جگہ موجود ہیں۔‘

وہ دو قبریں تھی لیکن تھوڑا سا فاصلے پر۔ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالتے وہ آگے بڑھیں۔

”ہم دونوں کو جب جب آپ کی ضرورت تھی تب تب آپ نہیں آئیں۔ کسی حد تک شادان کے لئے تو میں موجود تھا لیکن میرے لئے کوئی نہیں تھا۔“

آگے بڑھتے ہوئے وہ کتبے کے پاس رکیں۔ پھر ہاتھ پھیرا اور وہیں نیچے بیٹھ گئیں۔

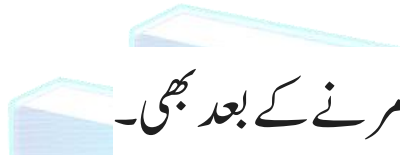
”میں دس سال کی عمر سے تنہا ہوں۔“

Posted On Kitab Nagri

ہم ہر رات تم دونوں کے سونے کے بعد کئی گھنٹے سرہانے بیٹھ کر تمہارے بالوں میں انگلیاں پھیرا کرتے تھے۔ تم یہ کیسے کہہ گئے کہ تم تنہا تھے۔ ہماری ہر دعا جب تم دونوں کے نام تھی۔

آپ نے مجھ سے محبت کا حق بھی چھین لیا تھا۔

وہ محبت تھی۔ ہمیں لگا بچپنا ہے۔ قاضی کی بیٹی اور تم بہت چھوٹے تھے۔ وہ نصیب میں نہیں تھی۔ ہوتی تو مل جاتی۔



نصیب وہ تھی جو آج بھی ساتھ ہے، مرنے کے بعد بھی۔

انہوں نے کتبے کے اوپر سر رکھا۔ وہ آج ہر شکوے کا جواب دے رہی تھیں۔ جو جواب کئی سالوں سے ان کے اندر جمے ہوئے تھے وہ آج پگھل رہے تھے کسی موم کی طرح۔

"آپ نے مجھے اور میری بہن کو ہمیشہ محروم رکھا۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔"

"ہم نے خود کو تم دونوں سے محروم کیا تو پھر خدا نے ہمیں ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا۔" اصل محروم تو ہم تھے۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595



"معافی" آنسو ان کی بوڑھی آنکھ سے پھسلتا گال کو بھگو گیا۔

Ki

نہ کرو معاف میرے پیارے بیٹے۔ انہوں نے کتبے بر بوسہ دیا تھا۔

فاتحہ پڑھنے کے بعد اسنے قدموں کو پیچھے ہٹایا اور دور کھڑے درخت جو کہ ہلکی برف سے ڈھکا تھا اس

کے تنے سے ٹیک لگا کر سر جھکا لیا۔ نانو، کو تنہا اپنی بات کہنے کا حق تھا۔

کل میں چلا جاؤں گا۔

خدا حافظ ماں!

شائد یہ آخری بار تھا جب اسنے ماں کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ واقعی آخری بار تھا۔

تم نے کہا تھا چلے جاؤ گے اور تم چلے گئے۔ کیا ہماری یاد نے ایک دفعہ بھی دل نہیں کریدا۔ اتنے ظالم بن گئے کہ دفن بھی اس مٹی میں ہو گئے تاکہ ہم ملنے نہ آسکیں۔

وہ لہجہ اس طرح کرب میں ڈوبا ہوا تھا کہ سن کر دل پھٹ جائے۔

"ہم اب آتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم دونوں صلح کر لیں۔"

تمہارا شکریہ جیسمین تم نے ہمیشہ حق ادا کیا۔ ہم جانتے ہیں اُس جہان میں بھی تم دونوں ساتھ خوش ہو گے۔ ان کی مخاطب دوسری قبر تھی۔

فضا میں گھٹن کا احساس بڑنے لگا۔ سردی خون جمادینے والی تھی۔

"ہم کہہ رہے ہیں تو ہم آتے رہیں گے۔"

الودائی نظروں سے دیکھتے وہ واپسی کے لیے مڑیں۔

"مجھے لگا آپ کچھ دیر اور ٹھہریں گی۔" آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ تھامتے اسنے آہستگی سے کہا۔

"اس سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے۔" ابھی گھر چلو۔

ان کا ہاتھ یوں ہی تھامے وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

قبرستان کی خاموشی اداسی میں لپٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نانا حقیقی کامیابی کیا ہے؟"

تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے وہ مکمل ان کی جانب متوجہ تھی۔

"تم کامیابی کسے سمجھتی ہو یہ اس پر منحصر ہے ہر انسان کے نزدیک کامیابی کا مطلب مختلف ہے لیکن ضروری نہیں جسے وہ کامیابی سمجھتا ہے وہ کامیابی ہی ہو۔ اصل کامیابی تو دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

دنیا نے اس کے مختلف معیار بنا رکھے ہیں۔

"تو کیا میں جسے میں کامیابی سمجھتی ہوں وہ واقعی میں حاصل ہونے کے بعد مجھے کامیابی لگے گی؟"

"ہاں تمہیں ایسا لگے گا۔" دنیا کے بہت دہرے معیار ہیں۔ "اچھا گھر، نوکری، اولاد اور اور بڑے

تعلقات اگر انسان صرف اسے کامیابی سمجھے تو وہ اس کی کامیابی ہوگی لیکن یہ حقیقی کامیابی نہیں ہے۔"

یہ اصل نہیں ہے یہ انسانوں کے اپنے بنائے معیار ہیں۔

"نانا، کیا یہ سب ایک انسان کی کامیابی نہیں ہے کہ اس نے جو چاہا وہ پالیا؟"

"یہ نعمتیں ہیں زنجیل اور نعمتیں اکثر آزمائش بھی بن جایا کرتی ہیں۔"

"میں تمہیں بتاؤں اصل کامیاب انسان کون ہوتا ہے۔" یعنی اصل کامیابی کس کے پاس ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ جو اولاد ہے یا نہیں ہے خدا سے مایوس نہیں ہوتا، رہنے کو گھر ہے یا نہیں وہ پھر بھی غمگین نہیں ہوتا۔ دولت کے انبار نہیں ہیں پھر بھی وہ ناشکر نہیں ہوتا،

اس کی امید، اس کا شکر، اس کا خدا پر اطمینان یہ سب اسے خدا سے راضی ہونا سکھاتے ہیں۔ پھر جب وہ خدا سے راضی ہو جاتا ہے تو خدا بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔" یہ ہے اصل کامیابی خدا کی رضا کو پالینا۔ پانے کے بعد اس پر صابر رہنا ایسے لوگ مروارید ہوتے ہیں۔

"دنیا کی کامیابی بہت معمولی اور عارضی سی ہے لیکن آخرت کی کامیابی یہ محنت سے اور بڑی ریاضت سے حاصل ہوتی ہے، زنجبیل۔" دنیا بہت چھوٹی ہے، بہت عارضی سی اس کی کامیابیوں سے دل نہیں لگایا کرتے، دل لگ جائیں تو پھر آخرت کی اصل کامیابی حاصل کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔"

"یہ سب اتنا مشکل کیوں ہوتا جا رہا ہے، نانا؟" ہم دنیا میں کامیابی کے لیے کوشش نہیں کریں گے تو، پھر ہم تو بہت پیچھے رہ جائیں گے۔
اس کی آنکھوں میں تعجب تھا۔

"دین اور دنیا الگ نہیں ہیں۔ دین کے مطابق دنیا کو لے کے چلو گی تو دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی ہاتھ میں تھما دی جائے گی۔" لیکن اس کے لیے محنت چاہیے ہوتی ہے۔ کچھ بھی بہت آسان نہیں ہوتا، شروع کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن "خدا اپنی راہ میں آنے والوں کے لیے آسانیاں بھی پیدا کرتا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت آہستگی سے بول رہے تھے۔ اور وہ سر جھکائے ہمیشہ کی طرح مکمل توجہ سے سن رہی تھی۔ ذہن کی ایک اور گرہ تھی جو کھل گئی تھی۔

اپنا سر ان کی گود میں رکھے اسنے ان کے دونوں ہاتھ تھام کر سینے پر رکھ لیے، بالکل کچھ دن پہلے کی طرح۔

"آپ کہہ لیں، نانو! جو کہنا چاہتی ہیں۔"

"کہہ دینے سے دل پر لگے زخم ختم تو نہیں ہو جاتے ہیں۔" انہوں نے یاسیت سے کہا۔

"ختم نہیں ہوتے لیکن دل پر سے بوجھ ہٹتا ہے اور زخموں سے رستی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔"

"جیسمین بہت اچھی عورت تھی۔ اس کے احسانات ہم کبھی نہیں بھولیں گے۔"

"نانو جیسمین ماما کے احسانات نہیں ہیں۔" ان کی پر خلوص محبت کو آپ احسان کا نام مت دیں۔"

"ہم سے وہ ملنے آتی تھی تو ڈھیروں تصاویر لاتی تھی۔" ہم گھنٹوں تم دونوں کی باتیں کیا کرتے تھے۔

پھر ایک دو دن بعد وہ واپس آ جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم کے جرمنی آنے کے بعد اگر سب سے پہلے ان سے کسی نے رابطہ کیا تھا تو وہ جیسمین آغا تھی۔ وہ عجیب سی لڑکی تھی۔ جب وہ اپنی تنہائی سے لڑتے ہوئے پچھتاؤں میں گھری تھیں، وہ انہیں گھنٹوں لمبی کالز کرتی۔ تحائف بھیجتی۔

وہ ان ماں بیٹے کے اختلافات پر بات نہیں کرتی تھی۔ وہ ہمیشہ ان کی سنتی تھی، اپنی کم ہی سناتی تھی۔ "نانو، انہیں بابا بھیجا کرتے تھے۔" جب وہ کالز کے بعد لاؤنج میں آتی تھیں تو گھنٹوں ہمیں آپ کے بارے میں بتاتی تھیں۔

"ہم یہ شروع سے جانتے تھے، وہ کہتی نہیں تھی لیکن ہم خاموشی سمجھ جاتے تھے۔"

"ایک بات پوچھوں آپ سے؟"

"پوچھو" ایک گہری سانس خارج کرتے انہوں نے کہا۔

"آپ کو میرا پاکستان آنا پسند کیوں تھا؟" بہت پہلے میرا دل کرتا تھا آپ سے ملنے کا لیکن جب بھی میں نے آنے کا کہا آپ نے انکار کیا۔

"میں خود آسکتا تھا لیکن ابراہیم بابا نے وعدہ لیا تھا کہ جب تک آپ نہ کہیں تب تک میں آپ کے پاس نہ جاؤں۔"

وہ شکوہ نہیں تھا۔ کئی سال پہلے دماغ میں آنے والے سوال کو بلا آخر کئی سال بعد اس نے پوچھ ہی لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم خود کو سزا دے رہے تھے، اپنی غلطیوں کی۔ وہ آگہی کے دن تھے، انہیں تنہا ہی گزارنا تھا، آگہی کے دن تنہا گزاریں جائیں تو اچھا ہوتا ہے۔" "تم ہمیشہ سے ہمارے دل کے قریب تھے۔ ہم کبھی تم سے غافل نہیں تھے۔"

"میں جانتا ہوں ہماری بات کم ہوتی

تھی، لیکن آپ میری پسند و ناپسند ہر چیز سے آگاہ تھیں۔" اسے حویلی میں اپنا کمرہ یاد آیا۔



"میں آپ کو بہت مس کرتا تھا، نانو۔" "ہم نے بھی تمہیں بہت یاد کیا۔ یہ تب کہتے جب بھول جاتے، جو بھولتے نہیں انہیں کیسے یاد کیا جائے۔"



"اچھا اٹھیں نا، میں آپ کو گھر دکھاتا ہوں۔" ایک دم اپنا سر ان کی گود سے اٹھاتے وہ کھڑا ہوا۔ پھر وہ ان کا ہاتھ تھامے ایک ایک چیز دکھاتا رہا۔ پرانے البمز، کچھ وہ ساتھ لے کر گیا تھا۔ کچھ یہیں تھے۔ گھر اس گھر میں گزری یادیں، ماضی اس نے بہت کچھ اس دن نانو کو بتایا تھا۔ اپنے بارے میں، ابراہیم بابا کے بارے میں، جیسمین ماما کے بارے میں۔

"تمہیں تمہارے بابا یاد نہیں آتے۔ کیا کبھی دل نہیں کیا وہ ہوتے؟" اچانک سوال پر وہ ساکت ہوا۔ "ابراہیم نے ماموں ہو کر باپ کر فرض ادا کیا تھا۔ اتنے سالوں بعد پہلی دفعہ کسی نے سوال کیا تھا۔ ایک لمحے کو اس کی سانس تھمی تھی۔"

Posted On Kitab Nagri

"ابھی آپ ہی نے تو کیا ہے یاد انہیں کیا جاتا ہے جو بھولیں۔ مجھے بھی وہ نہیں بھولتے یا شاید کبھی بھولے ہی نہ ہوں۔"

اور ماں، باپ کو کون بھولتا ہے؟"

"عالیار" اس سرانہوں نے سینے سے لگایا۔ جیسے وہ سمجھتی تھیں، سمجھتے ہوئے گلے لگایا۔ وہ ایک کمفرٹ ہگ تھا۔ پھر اسے خود سے علیحدہ کیا۔

"کبھی کبھی لگتا ہے ہم ایک بار پھر سے خود غرض ہو گئے تھے۔" اتنا سب کچھ چھوڑ کر تمہیں آنا پڑا ان کے چہرے پر افسردگی چھائی تھی۔ ملال سا تھا جو وہ محسوس کر رہی تھیں۔

"نانو، دیکھیں ایسا کچھ نہیں ہے میں جانتا تھا ایک دن واپس جانا ہے۔" مشکل تھا لیکن غلط نہیں۔ میں مطمئن ہوں۔

"میرے پاس آپ ہیں اور آپ کے پاس میں ہوں اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔"

نانو کے ہاتھ پر بوسہ دیتے اسنے پر سکون لہجے میں کہا۔

ہاں واقعی میں اس کے بہت سے دوستوں کو لگتا تھا وہ بے وقوفی کر رہا ہے۔ اتنا اچھا بزنس، شہرت سب چھوڑ کر جانا آسان نہیں تھا لیکن بعض فیصلے ایسے ہوتے ہیں جن پر انسان چاہ کر بھی خود کو عمل کرنے سے روک نہیں پاتا۔ اس کے ماں باپ کی وراثت بھی اسے مل چکی تھی۔ نانو اور بابا کا سب کچھ اسکے پاس تھا لیکن وہ اس سے خود کو کام کرنے سے روک نہیں پایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کبھی کبھی لگتا ہے کہیں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہ کر دیں ہم۔" وہ فکر مند سی تھیں۔

"ایسا بالکل نہیں ہے، نانو۔" آپ، پلیز پریشان نہ ہوا کریں۔" میں خوش ہوں، یار۔

اچھا چھوڑیں یہ سب،" آپ بتائیں آپ کو جرمنی کیسا لگ رہا ہے؟"

"کچھ خاص نہیں، اپنے ہری پور والی بات ان فرنگیوں کے ملک میں کہا۔"

انہوں نے اس کی ناک دبائی۔

اب یہ تو زیادتی ہوئی۔" بھلا کہاں آپ کا وہ چھوٹا سا گاؤں اور کہاں میرا برلن۔"

"ہمارے لیے ہری پور، ہری پور ہے۔ دنیا کا کوئی ملک، کوئی خطہ اس مٹی جیسا سکون نہیں دے سکتا

جہاں انسان نے پہلی سانس لی ہو۔" "پہلی سانس کے ساتھ پہلی ہوا اور مٹی کی خوشبو خون میں جا کر رچ

بس جاتی ہے اور خون میں شامل ہونے والی چیزوں کو جسم سے سارا خون نچوڑنے کے بعد بھی انسان

نہیں نکال سکتا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے" اس نے دونوں ہاتھ کھڑے کیے۔

"میں نے مان لیا کہ آپ کے ہری پور سے زیادہ پر امن، پرسکون خطہ دنیا میں کہیں نہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

جرمنی آئے آج انہیں چھٹا دن تھا۔ نانو پچھلے چار دنوں سے مسلسل قبرستان جارہی تھیں۔ وہ فاتحہ پڑھ کے دور درخت کے پاس کھڑا ہو جاتا اور وہ سرگوشیوں میں کچھ دیر ان خاموش آرام گاہوں سے باتیں کرتیں اور پھر واپس آ جاتیں۔

برلن ٹاور سے دور ایک شاہراہ کے قریب فٹ پاتھ پر کھڑے آسمان کی وسعتوں کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں انتظار کی جھلک تھی۔



دور سے وہ سرہلاتی موبائل پر کسی سے تیز تیز بول رہی تھی۔ آسمان کی وسعتوں سے نظریں ہٹا کر زمین کی طرف دیکھا تو وہ اس کے قریب آچکی تھی۔ موبائل بھوری جیکٹ کی جیب میں ڈالتے وہ اس سے چار قدموں کے فاصلے پر کھڑی تھی۔

"تم اس طرح فون پر بولتی ہو جیسے اگلا بہرہ ہے۔" مسکراہٹ اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

وہ کالز کم لیتی تھی لیکن عادتاً عربوں کی طرح فون کال پر اس کی آواز خود بخود بلند ہو جاتی تھی۔

"یہ والا واقعی بہرہ تھا۔" ورک فرام ہوم کے بعد بھی اسے چین نہیں ہے۔ کہا بھی تھا کوئی کال نہیں کریں گے۔ ویکشنز کے ساتھ گھر سے کام کروں گی لیکن آہ یونس ایمرے آہ۔"

لہجے کی خفگی نے اسے ہنسنے پر مجبور کیا تھا۔

"واقعی میں بہرہ ہی ہے نا۔۔۔۔۔" ہنستے ہوئے اس نے سر جھٹکا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس سے پہلے کہ میں تمہیں بہرہ کر دوں چلو یہاں سے۔" اس کا ہاتھ پکڑے اسنے پارکنگ کی طرف قدم بڑھائے۔

"میں آج تمہیں سر پرانز دینے والا ہوں۔" سو جگہ میری پسند کی ہوگی۔ اسنے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔

سبز آنکھیں معمول سے زیادہ چمک رہی تھیں۔

وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر برجمان ہوئی۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے، چلو، آج میرا اتنے دنوں کا انتظار ختم ہوگا۔"

ہم ہم۔۔۔! اسنے گاڑی سٹارٹ کی۔

کچھ دیر بعد اسنے کار "the spree"

"river" کے قریب پارک کی تھی۔

"مجھے پتا تھا یہ ہی جگہ بچتی ہے جہاں پچھلے چھ دنوں سے ہم نہیں آئے۔"

سیٹ بیلٹ کھولتے وہ اس سے پہلے باہر آئی تھی۔

کار لاک کرتے وہ اسکے ہم قدم ہوا۔

ہوانے اس کے بھورے بالوں کو چھوا تو وہ ماتھے پر بکھرنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گہرے نیلگوں پانی والا "spree river" تھا جو برلن شہر کے درمیان سے گزرتا آنے والے سیاحوں کی آنکھیں اور دل مسحور کر دیتا۔ لیکن آج آنے والے وہ دو انسان اتنی دفعہ وہاں آچکے تھے کہ ان کی آنکھیں اب مسحور نہیں ہوتیں تھی ہاں وہ مسحور کرتی تھیں۔

وہ دریا کم اور ایک خوبصورت جھیل زیادہ لگتا تھا۔ "Spree River" کے دونوں اطراف موجود بلند عمارات اور رات کے وقت ان کی روشنیاں منعکس ہو کر ایسا نظارہ پیش کرتیں کہ انسان کئی لمحات اسکی خوبصورتی میں کھو جائے۔

وہ دونوں چلتے ہوئے اس چاکلیٹ براؤن دیوار کے قریب رکے تھے جس کے سامنے باڑھ لگی تھی جو یہاں کھڑے ہونے والوں کو پھسلنے کے خطرے سے محفوظ رکھتی۔

"نیچے بیٹھیں، عالیار۔"

دور ایک بوٹ گزر رہی تھی۔

آج ٹھنڈ بہت تھی جس وجہ سے سیاح کم ہی تھے۔

سردی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ دونوں دیوار سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھ گئے۔

"تین چار دن بعد تم بھی چلے جاؤ گے۔ پھر جانے کب ملیں۔" وہ اداس ہوئی۔

آج بالوں کا کس کر جوڑا بندھا تھا، ان کی لٹیں چہرے کو تنگ کرنے سے کاش تھیں۔

عالیار نے ایک نظر اسکے چہرے کی طرف دیکھا، پھر گہری سانس لیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم ملتے رہیں گے اور میں آج اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت فیصلے کو تم سے شیئر کرنے لگا ہوں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

دونوں ہاتھ گالوں پر رکھے وہ اسے اشتیاق سے دیکھنے لگی۔ اسے واقعی اس سر پرانز کاشت سے انتظار تھا۔

"داریا، وہ مجھے شروع میں بس اچھی لگی تھی، جانے کب محبت ہو گئی۔ یوں لگتا ہے میری آنکھیں کئی زمانوں سے بے سکون تھیں۔ اسے دیکھا تو سکون آنے لگا۔"

"پہلے بے مقصد تھا، جب اسے سمجھا تو مجھے کئی مقاصد نظر آنے لگے۔"

وہ بوٹ رک چکی تھی۔

"Spree River" کانیلگوں پانی ساکت ہوا۔ اس کا دل ہزار ٹکڑوں میں بٹا تھا۔ سانس سینے میں اٹکنے لگی۔

رنگ کیا اسنے رنگوں کو غلط سمجھا تھا۔ اپارٹمنٹ میں اس رات عالیار شاہ جہاں کی آنکھوں میں آنے والے رنگ وہ غلط نہیں تھے۔ داریا مہوانے رنگوں کی پہچان کو وہم کی صورت جھٹکا تھا۔

بمشکل اس کے منہ سے سراسر اتی آواز نکلی تھی۔

"کون ہے، وہ؟"

"زنجبیل احمد۔" اس کی نظریں پانی پر جمی تھیں اور وہ آنکھیں خوشی سے معمور تھیں۔ اگر وہ داریا مہوا کے چہرے کی طرف دیکھتا تو سارے راز اس پر عیاں ہو جاتے۔ لیکن وہ اس چہرے کی طرف دیکھ ہی تو

نہیں رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ بیٹھی لڑکی کی توقعات کے برعکس اس کی آنکھوں سے جھلکتا عکس مختلف تھا۔ وہ عکس داریا مہوا کا نہ تھا۔

"کئی سال پہلے جب میں نے سوشل ورک سٹارٹ کیا تھا تو اس نے مجھے کنٹیکٹ کرنا چاہا، لیکن میری وجہ سے اسکی آنی ڈی بلاک ہو گئی تھی۔" پھر بھی وہ ضد میں نہیں آئی۔ "میرے ایکسیوز پر اس نے مجھے معاف بھی کر دیا۔ اس نے اپنے اچھے فیوچر کو اپنے لوگوں کے لیے چھوڑا۔" وطن سے محبت اور اس کے لوگوں کے لئے بھلائی یہ اسے میری نظر میں مزید معتبر بناتے ہیں۔"

اہل مصر اس چہرے کی طرف دیکھیں تو رو دیں۔ ہر چیز پس منظر میں چلی گئی۔ بس کہیں گونج رہا تھا تو، میری آنکھیں کئی زمانوں سے بے سکون تھیں اسے دیکھا تو سکون آنے لگا۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے؟" اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔ سارے رنگ پھیکے سے پڑتے محسوس ہوئے۔ Spree کی عظمت خاک ہوئی۔

وہ چھوٹی کشتی پھر سے چلنے لگی۔ اس میں اکا دکا سیاح تھے، ہوٹنگ کرتے، تصاویر بناتے، کشتی آگے گزر گئی۔ منظر پہلے جیسا ہو گیا۔ لیکن اس لڑکی کا دل وہ پہلے جیسا نہیں تھا۔ وہاں اب درد تھا۔ ازیت تھی۔

"وہ مجھے اتنی خوبصورت لگتی ہے کہ "Spree River" کی ساری روشنیاں اس کے سامنے بجھ جائیں۔ لیکن مجھے اس کی خوبصورتی نے نہیں بلکہ اس کے خوابوں نے اس کی اپنے لوگوں کے ساتھ

وفاداری نے متاثر کیا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہاں کے سارے رنگ پہلے ہی پھیکے پڑ چکے تھے۔ اس ٹھنڈ میں بھی اسے شدید گھٹن محسوس ہونے لگی۔

"جہاں ساری دنیا اپنے آپ میں گم ہے۔ خود کو سب سے اوپر رکھنے کی چاہ میں لوگ خود غرضی کی ہر حد عبور کر رہے ہیں، وہاں وہ مجھے واحد نظر آئی جسے اس سب کی چاہ نہیں ہے غرض کی دنیا میں بے غرض سی لڑکی۔"

"اس نے کہا وہ میرا انتظار کرے گی۔ کیا واقعی سب اتنی آسانی سے مل جاتا ہے؟"

اس کا دل کیا وہ چیخ کر بتائےں ہیں، کچھ بھی آسانی سے نہیں ملتا۔ اور محبت وہ بھی آسانی سے نہیں ملتی، بعض لوگوں کو ایفرٹس کرنے سے بھی نہیں ملتی۔

اسکی نظر اب اسکے چہرے کی طرف اٹھی تو وہ حیران ہوا۔ وہ شدید سرخ ہو رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو داریا؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ وہاں سے اٹھنے لگی۔

"مجھے اپارٹمنٹ چھوڑ دو پلینز، میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔"

وہ آگے بڑھی۔ قدم ڈمگانے لگے لیکن بھرم وہ نہیں ڈمگانا چاہیے۔

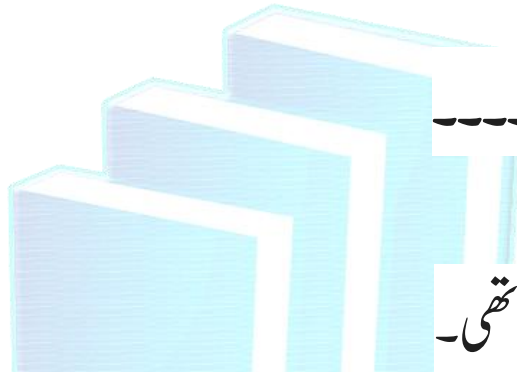
"ٹھیک ہے چلو"

وہ تیزی سے اس کے ساتھ گاڑی کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے ہاسپٹل چلتے ہیں، تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔" گاڑے ریورس کرتے اسنے کیا۔
"نہیں، مجھے ریسٹ کرنا ہے۔"

پلیز تیز چلاؤ۔۔ اس کا سر جھکا تھا۔ وہ سر اٹھا کر کم از کم آج سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔



کار اپارٹمنٹ سے کچھ فاصلے پر رکی تھی۔

وہ نیچے اتری۔ اسے سیٹ بیلٹ اتارتے دیکھ کر وہ گھوم کر دوسری طرف آئی۔ ہلکا سا کھڑکی پر جھکی۔
"میں ٹھیک ہوں پھر پھر ملتے ہیں۔" کہہ کر وہ تیزی سے اندر کی طرف بھاگی تھی۔

"اسے کیا ہوا۔" وہ حیران ہوا۔

پچھلے کئی سالوں میں اسنے پہلی دفعہ اسے اس طرح بیہوش کرتے دیکھا تھا۔

"ہو سکتا ہے وہ آرام کرنا چاہ رہی ہو۔"

کل دیکھتا ہوں اسنے گاڑی دوباری سٹارٹ کی۔

Posted On Kitab Nagri

شائد اسے آرام کرنا ہو تبھی اٹھ کر آگئی۔ وہ پریشان ہوا تھا لیکن اگر وہ آرام کا کہہ رہی ہے تو اسے اس کے پاس نہیں جانا چاہیے۔

اپارٹمنٹ کی سرد دیوار سے ٹیک لگائے وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ بیگ وہ پرے پھینک چکی تھی۔ موبائل جیکٹ کی جیب سے پھسلتا ہوا دور جاگرا۔ کئی خراشیں اس پر پڑی تھیں لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ جو اس کی زندگی سے پھسل گیا تھا اس کے آگے ہر چیز ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ آج اندر لگی آگ کو بجھانی کے لیے یہ سردی بھی ناکافی تھی۔
"کیا تم پاگل ہو؟"

"ہاں پاگل ہوں۔" حال ہی میں پاگل خانے والوں نے چھوڑ دیا ہے اور کچھ۔

"نہیں اور کچھ نہیں، بس یہیں کھڑی رہنا جب تک پاگل خانے والے آکر واپس لے نہ جائیں۔"

"تم سے مل کر اچھا لگا۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kital

تمہیں بھی اچھا لگا ہو گا وہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔

"جی مجھے عربی نہیں آتی اور آپ سے دوبارہ مل کر مجھے بالکل اچھا نہیں لگا۔" خدا حافظ!

کیا تھا وہ اتنے سالوں سے خود کو دیا گیا فریب۔

"تم اس طرح کیوں رویہ اپنا رہے ہو؟" جب میں واپس جاؤں گی تو کیا بیس سال بعد میں اپنے بچوں کو

یہ کہتی اچھی لگوں گی کہ

Posted On Kitab Nagri

"میری اُم کے ملک کے لوگ تہذیب سے آشنا نہ تھے۔"

ہم لڑکیاں اتنی نادان کیوں ہوتی ہیں؟

"انہیں تم یہ بھی بتا سکتی ہو تیسری ملاقات میں میری اُم کے ملک کے لوگ تہذیب اور شائستگی سے ملتے تھے۔"

"ہم دوست کب سے ہو گئے۔۔۔۔۔؟"

ابھی ساٹھ سیکنڈ پہلے جب میں نے کہا ہم دوست ہیں تو ہو گئے۔

وہ صرف دوست تو نہ تھا۔

وہ واقعی صرف دوست تھا۔

"میں اتنی نادان تو نہ تھی کہ دوستی اور محبت میں تفریق نہ کر سکوں۔ پھر میں نے خود کو دھوکا کیوں دیا۔

وہ آوازیں اسے کسی ہتھوڑے کی مانند محسوس ہو رہی تھیں۔ جو مسلسل دماغ پر برسے جا رہا ہو۔ وہ

آوازیں کہیں گونج نہیں رہیں تھیں۔ وہ اندر سے درد بن کر نکل رہیں تھیں۔

"کیا ہو تم میرا وہم، دوست، سراب، محبت یا کوئی فریب؟" اس کی آواز ہلکی اور چہرہ وہ سرخ سا تھا۔

وہ چیخ نہیں رہی تھی۔ وہ غم میں چیخنے والوں میں سے نہ تھی۔

کئی گھنٹے وہ اسی حالت میں بیٹھی رہی۔ خاموشی سے فرش کو تکتی ہوئی۔

اندر کی آوازوں سے لڑتی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

سرخ بالوں کا جوڑا کب کا کھل چکا تھا۔

وہ اطراف میں چہرے پر پھیلے تھے۔

"میرا سب سے اچھا دوست ہے وہ، اس کی دوستی مجھے ہر شے سے بڑھ کر عزیز ہے۔"

میں یہ کبھی نہیں کر سکتی۔ کبھی بھی نہیں۔ بار بار سر نفی میں ہلاتے وہ خود کو یقین دلا رہی تھی کہ۔۔۔۔۔

"میں اہل مصر ہوں، مجھے ٹوٹا دے منظور ہے لیکن ٹوٹی دوستی، ہر گز نہیں۔"

اس سے پہلے کہ وہ اسے پرپوز کرتی، وہ اسے پہلے ہی سب بتا چکا تھا۔

آنکھوں میں اڈتی نمی کو اس نے صاف کیا تھا۔

وہیں دیوار کے ساتھ سر ٹکائے اسنے آنکھیں بند کر لیں۔

بند آنکھیں، نیند سے خالی تھیں۔ اس کا دل تکلیف میں تھا۔ یوں جیسے وہ ہزار ٹکڑوں میں بٹا ہوا اور ہر

ٹکڑے سے خون کی بوندیں قطرہ قطرہ ٹپک رہی ہوں۔ حکمت علی کے بعد وہ واحد شخص تھا جس کو اسنے

دوست بنایا تھا۔ جو اس کی ہر غم میں ساتھ ہوتا تھا۔ جو اسے ہر خوشی میں یاد آتا تھا۔ جس سے وہ ہر بات

کہہ لیا کرتی تھی۔ وہ واحد شخص تھا جو اُم اور حکمت علی کے بعد اس دنیا میں غرض سے پرے خالص لگا

تھا۔ اور وہ واحد شخص تھا جو اسے ہر حال میں پیارا تھا۔ جانے کب دوستی محبت میں بدلی اسے یاد بھی نہیں

تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بس دوستیاں ٹوٹنی نہیں چاہیے، انہیں ہمیشہ قائم رہنا چاہیے۔ کیونکہ ٹوٹی ہوئی دوستیاں ٹوٹے ہوئے دلوں سے زیادہ تکلیف دیتی ہیں۔
اسے ٹوٹا دل منظور تھا لیکن ٹوٹی دوستی ہر گز نہیں۔



"بی بی ماں، آپ بہت یاد آرہی ہیں۔"
"ہم تمہیں یاد آرہے ہیں تو سونا بھی بہت یاد آتی ہے۔"
وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے سونا سے بات کر رہی تھیں۔ لیکن اس کے قصے ختم ہی نہیں ہو رہے تھے۔
"زنجبیل، ساتھ ہی ہے تو اس سے بھی بات کروادو۔"
"لیں کریں بات۔۔۔۔۔۔"
"اسلام علیکم، بی بی ماں! کیسی ہیں آپ؟"
وہ زنجبیل کی آواز تھی جسے لاؤنج میں داخل ہوتے اسنے سب سے پہلے سنا تھا۔
نانو ویڈیو کال پر بات کر رہی تھیں۔
وہ آہستگی سے ان کے پاس ہی صوفے پر آکر بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک سرسری نظر اس پر ڈالنے کے بعد وہ دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہوئیں۔

وعلیکم اسلام! ہم ٹھیک ہیں۔ "اللہ کا کرم ہے۔"

"تم کیسی ہو، بیٹی۔۔۔۔۔؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔"

"ماں کیسی ہیں تمہاری۔"

وہ نانو کے ساتھ تھوڑا فاصلے پر ترچھا بیٹھا تھا۔ موبائل نانو کے ہاتھ میں اس طرح تھا کہ سامنے والے کی تصویر اسے بھی دکھائی دے رہی تھی، لیکن اس کی دوسری طرف نہیں دکھائی دیتی۔

"وہ بھی ٹھیک ہیں۔ سو رہی ہیں ورنہ آپ کی بات لازمی کرواتی۔"

اسنے سیاہ دوپٹا اپنے چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔ یوں جیسے نماز کے انداز میں لپیٹا جاتا ہے۔ اتنے دن بعد ایک نظر اسے دیکھ کر اچھا لگا تھا۔

کوئی بات نہیں۔ "سونے دوا نہیں۔" www.kitabnagri.com

چند مزید باتوں کے بعد انہوں نے فون رکھ دیا۔

اب ان کا رخ اسکی طرف تھا۔

اتنی دیر سے آئے ہو، خیریت۔ اور وہ تمہاری دوست نے بھی تو آنا تھا۔"

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ تو اپنے اپارٹمنٹ چلی گئی۔"

Posted On Kitab Nagri

"اوہ، کیا ہوا اسے؟" وہ پریشان ہوئیں۔

"کچھ نہیں، بس کام کا بوجھ ہوتا ہے، اسے آرام کرنا تھا۔" کل تک وہ ٹھیک ہو جائے گی۔

"آپ کا دن کیسے گزرا۔۔؟"

"دن اچھا تھا، سردی بہت ہے باہر۔ تم بھی کم نکلا کرو۔۔۔"

"کم ان نانو، میں پچیس سال یہیں رہا ہوں۔ برلن کی سردی کی عادت ہے۔"

انہیں فکر مند ہوتے دیکھ کر وہ ہنس دیا۔

"ویسے بھی بس تین دن اور ہیں ہم یہاں پر۔ واپسی کی ٹکٹس پہلے سے ہی کنفرم ہیں۔"

"تین دن مزید ہیں۔" وہ حیراں ہوئیں۔

"آپ بھول گئیں، نو دن کے لیے ہم برلن آئے تھے اور دسویں دن واپسی تھی۔"

"آج چھ دن گزر چکے ہیں۔"

"اتنی جلدی گزر گئے یہ دن اور ہمیں پتا ہی نہیں چلا۔"

ان کے چہرے سے افسردگی جھلکنے لگی تھی۔ اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتیں اسے ہمیشہ کی طرح موضوع بدلنے کی کوشش کی تھی۔

"یار نانو، بہت بھوک لگی ہے۔" چلیں کھانا کھاتے ہیں۔ ان کا ہاتھ تھامے اس نے اٹھنے کا کہا تو وہ اٹھ

کھڑی ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے وہ آئے تھے نینسی کچن میں ٹیبل سیٹ کر دیتی یا وہ اور نانو کمرے میں کھانا ایک ساتھ کھالیا کرتے تھے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ صبح زندگی میں گزری ہر صبح سے مختلف تھی۔ رات وہیں دیوار سے ٹیگ لگائے کب اس کی آنکھ لگی وہ نہیں جانتی تھی۔ کافی دیر آنکھیں کھولے خالی الزہنی حالت میں وہ ارد گرد دیکھتی رہی۔ پھر اسنے پاس گرے ہوئے کیچر کو اٹھایا، بالوں کو جوڑے میں باندھا۔ چہرہ ابھی بھی زرد ہو رہا تھا۔ کافی پھینٹنے کے بعد اسنے چار چاکلیٹس اٹھائیں اور واپس لاؤنج میں آئی۔ کارپٹ پر گرے موبائل کو اٹھاتے وہ دیکھ سکتی تھی اس کی سکرین کچھ خراب ہو چکی تھی۔

"اتنی مسڈ کالز۔۔۔۔۔"

چہرے پر زخمی مسکراہٹ ابھری۔

"میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔ کل ویسے ہی سر میں درد ہونے لگا تھا اچانک سے، آج نہیں آ پاؤں گی۔"

"آفس کا ارجنٹ ورک ہے۔"

www.kitabnagri.com

میج رپلائے کرتے اسنے موبائل آف کر کے واپس صوفے پر پھینکا۔

چاروں چاکلیٹس۔۔۔۔۔ ہیوی کلریز،

کافی کپ کے بعد وہ پہلے سے کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔

یہ اس کا میکنزم تھا چیزوں سے بھاگنا، دکھ میں بے تحاشا میٹھا کھانا۔

Posted On Kitab Nagri

صوفے کے پشت سے ٹیک لگائے اسنے آنکھیں موند لیں۔ دل وہ تو ابھی بھی بے چین تھا۔
میں نے کیسے سمجھ لیا۔ یہ کیوں کر لیا۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ میں اسے نہیں کھوسکتی۔ میرا دل کیوں جل رہا
ہے۔ یہ تکلیف میری جان لے لی گی۔

میں نہیں مرنا چاہتی۔ میں جینا بھی تو نہیں چاہتی۔

آنسو ایک دفعہ پھر بہ رہے تھے اور سوچیں کسی ظالم ناگ کی طرح ڈس رہی تھیں۔
کافی دیر بعد اسنے آنکھیں کھولیں۔ آنسو صاف کیے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

اپارٹمنٹ لاک کر کے وہ قریبی پارک آئی تھی۔ وہ کل والے لباس میں ہی تھی لیکن بنا جیکٹ کے۔
سردی سے اس کا وجود بے نیاز تھا۔

واکنگ ٹریک پر بے تحاشا بھاگتے ہوئے کچھ بھی دماغ سے نہیں نکل رہا تھا۔

"ہم اچھے دوست ہیں۔"

"مجھے اسکی خوبصورتی نے نہیں اس کے خوابوں نے، اس کی اپنے لوگوں کے ساتھ وفاداری نے متاثر
کیا ہے۔"

"وہ مجھے شروع میں بس اچھی لگی تھی، جانے کب اتنی اچھی لگنے لگی کہ محبت ہو گئی۔ میری آنکھیں کئی
زمانوں سے بے سکون تھیں۔ اسے دیکھا تو سکون آنے لگا۔"

Posted On Kitab Nagri

تھک ہار کر وہ رک گئی۔ یہ ساتواں چکر تھا جو وہ لگا چکی تھی۔ گھٹنوں پر ہاتھ رکے۔ اسنے گہرے گہرے سانس لیے۔

دودن بس یہ دودن مجھے خود پر کنٹرول کرنا ہو گا۔

ایک دفعہ بات تو کرو کیا پتا وہ مان جائے۔ اندر سے ابھرتی آواز کو اسنے سختی سے جھٹکا تھا۔

"میں سیلف لیس نہیں بن سکتی"۔۔۔۔۔۔۔" مجھے اس کی خوشی کے ساتھ اپنی دوستی اور وقار عزیز ہے۔ "خود کلامی کے انداز میں کہتے وہ اب واپس اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بھاگنے لگی۔

وہ بھاگتی ہوئی لڑکی یہی تاثر دیتی تھی، جیسے مارنگ واک کی بہت شوقین ہو اور آج سارے برلن کی شاہراہیں اس کے قدموں تلے روندی جائیں گی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دودن بعد ان کی واپسی تھی۔ اور نانوں نے اسے کچھ گفٹس خریدنے کا کہا تھا۔
"Mall of Berlin" وہ ہمیشہ سے اسکا پسندیدہ تھا۔ بہت پہلے یہاں اس کے کنٹریکٹس ہوا کرتے تھے۔

اس مال کو دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔ وہ اداس مسکراہٹ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی اس کا خواب تھا کہ وہ برلن میں اس مال کو بھی اپنی چین میں شامل کرے۔ کچھ پروجیکٹس کے بعد اسے خود ہی دستبردار ہونا پڑا تھا۔ ہر چیز سے۔۔۔

اس مال کی چھت بہت عجیب سی تھی لیکن دیدہ زیب۔ درمیان میں اوپن لمبا ہال وے تھا۔ مال کے چار فلور تھے اور ایک وسیع فوڈ کورٹ۔

اس کا ارادہ دار یا کے ساتھ آنے کا تھا لیکن پھر اس کی طبیعت کا سوچ کر وہ خود ہی آگیا۔ لیکن اب اس کا میسج رسیو ہونے پر وہ آرام سے فوڈ کورٹ والی سائیڈ پر بیٹھا کافی پی رہا تھا۔

"میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔" آج نہیں آ پاؤں گی۔ آفس کاارجنٹ ورک ہے۔"

وہ میسج صبح کا تھا لیکن اس نے اب دیکھا تھا۔ رات اس نے کالز کی تھیں لیکن فون سوئچ آف آرہا تھا۔

"اگر آفس ورک ختم ہو گیا ہے تو تم مجھے برلن مال میں جوائن کرو۔"

یہ دس منٹ پہلے وہ اسے بھیج چکا تھا۔ سین کے بعد کوئی رپلائی نہیں آیا مطلب وہ آئے گی۔

دس منٹ مزید گزرے تو وہ اسے سیاہ لانگ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چہرے پر سیاہ ماسک لگائے

قریب آتی دکھائی دی۔ اس کا چہرہ کل کی نسبت مرجھایا ہوا تھا۔

اسے آنا تھا دیر سے ہی سہی لیکن وہ آگئی تھی۔ وہ اس شخص کو کم از کم انکار اب بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"ہائے" وہ میز سے دو قدم دور کی تھی۔ "سوری یار میں تھوڑا لیٹ ہوں۔"

"چلیں" تیز تیز کہتی وہ اسے تھوڑا عجیب لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ٹھیک ہو؟" پہلے کافی لے لو پھر چلتے ہیں۔"

"i am perfectly fine" بس چلو، "واپس جلدی جانا ہے آن لائن میٹنگ ہے" وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔

ہم ہم، چلو۔۔۔۔۔!

"لینا کیا ہے؟" اسنے تھرڈ فلور کا بٹن دباتے پوچھا۔

"کچھ گفٹس بس۔"

"اوکے" اسنے سر ہلادیا۔

"ایک بات پوچھوں داریا؟"

"ہاں بولو۔" موبائل پر کچھ دیکھتے وہ مصروف سے انداز میں بولی تھی۔

"کل تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن تم نے ابھی تک زنجبیل کے بارے میں کچھ کہا نہیں۔" مجھے

لگا تھا تم میرا سر پھاڑ دو گی، میں نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔" میں سچ میں حیران ہو رہا ہوں۔ وہ ہنس رہا تھا۔

موبائل پر چلتی اس کی انگلیاں ساکت ہوئیں۔ ایک ازیت کی لہر تھی جو جسم میں سرایت کرتی روح کو چیر گئی تھی۔

کتنی مشکل سے وہ خود پر کنٹرول کر رہی تھی اور اسنے پھر وہی سوال دہرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

شکر تھا سردی اور دھند کے باعث اسنے ماسک پہن رکھا تھا ورنہ یہ بھرم بھی جاتا۔

"نہیں، ایسی بات نہیں۔" میں کیوں ناراض ہوں گی۔" انفیکٹ i am so happy for you کہتے اس کے ہلکے میں کچھ اٹکا تھا۔

"تھینک یو صدیقی، (دوست)۔۔۔۔۔!"

لفٹ کی تھی۔ وہ دونوں باہر آئے۔

"یو آر ٹرولی ویلکم۔"

"وہ واقعی اچھی لڑکی ہوگی کیوں کہ اس کے پاس عالیار ہوگا۔" بہت نرمی سے کہتے گلاس وال دھیلے وہ اس کے ساتھ شاپ میں داخل ہوئی تھی۔

وہاں کافی شاپس گھومنے کے بعد اس نے کچھ جیکٹس اور چند پرفیومز لیے تھے۔

جیولری شاپ کے سامنے وہ رکا، پھر کچھ سوچتے ہوئے اسنے دروازہ پیش کیا۔

وہ خاموشی سے اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

www.kitabnag

ایک طائر نہ نگاہ ڈالنے کے بعد اسنے وہ بریسلٹ اٹھایا تھا۔

وہ بریسلٹ بہت خوبصورت، نفیس سا تھا۔ بہت باریک سی سفید ہیروں کی لڑیاں اس کے گرد لپی

تھیں، ان کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

"Its just perfect" ہے نا۔ اسنے تصدیق چاہی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتی تھی وہ بریسلٹ اسنے کیوں خریدا ہے۔ وہ دل میں اٹھتی درد کی لہروں کو دباتے وہ اسکے پاس آئی۔

منافق نہیں تھی لیکن پھر بھی کہتے ہوئے اسے شدید تکلیف محسوس ہوئی۔
"ہاں، یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن کیا تم نے پرائس ٹیگ دیکھا ہے۔؟"
پرائس ٹیگ دیکھتے وہ ہنس دیا۔

وہاں گیارہ ہزار ایک سو گیارہ یورو لکھا تھا۔ یعنی پاکستانی قریباً پچیس لاکھ۔۔۔۔۔
"داریا، میں اس کے لئے اس سے بھی زیادہ کچھ قیمتی خریدوں تو مجھے اچھا لگے گا۔ بعض لوگ اتنے قیمتی ہیں کہ ان کے سامنے باقی سب پرائس لیس سا لگتا ہے۔"

"ویسے میں اسے یہ بریسلٹ شادی والے دن دوں گا۔ اس سے پہلے وہ لے گی بھی نہیں۔"
پیکنگ اور پے منٹ کے بعد اسنے وہ بیگ تھاما۔

چند مزید چیزیں اسنے نانو کے لیے لیں پھر کچھ اپنی شرٹس لیتے انہیں تین گھنٹے مال میں بیت چکے تھے۔
وہ خاموش سی تھی لیکن اس کی خریداری میں بغیر کسی بغض کے پر خلوص مدد کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سارے بیگن پچھلی سیٹ پر رکھنے کے بعد وہ آگے آیا۔ اس کے لیے دروازہ کھولا اور پھر گھوم کر ڈریونگ سیٹ کی طرف آیا۔

وہ زخمی سا مسکرائی تھی۔ عالیار کی یہ عادت اسے پسند تھی۔ وہ اکثر ریسٹورانٹس میں خود سے پہلے اس کے لئے کرسی سیدھی کرتا تھا۔

سیٹ بیلٹ باندھتے وہ سوچ رہی تھی۔ کتنا کچھ بدل جائے گا جب وہ نہیں ہوگا۔
"تمہارے لیے میں پاکستان سے کچھ لایا تھا لیکن ایئر پورٹ جانے سے پہلے دوں گا۔" سیدھا دیکھتے اس نے کہا۔

وہ پرسوں واپس پاکستان جا رہا تھا۔
"یاد آیا تم نے بھی تو مجھے کچھ بتانا تھا۔ میں اپنا سر پرانز بتا چکا اب تمہاری باری ہے؟"
کھڑکی سے بھاگتے دوڑتے مناظر دیکھتے اس کا وجود زنجیر ہوا۔ اور نظر وہ کھڑکی پر جم سی گئی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ مدھم سا بولی تھی۔

"میں واپس مصر شفٹ کر رہی ہوں۔"

بے اختیار اس کا پاؤں بریک پر گیا۔

"حقیقت میں۔۔۔۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

وہ اتنے سالوں سے اسے جانتا تھا۔ وہ مصر سے اسکی محبت سے بھی واقف تھا۔ وہ جانتا تھا جیسے وہ واپس گیا ہے، ایک دن وہ بھی چلی جائے گی۔ یہ ان دونوں کی کہانی کا مشترکہ حصہ تھا واپس چلے جانا جیسے ازل سے طے تھا۔

"مجھے اچھا لگا لیکن اس طرح کیریئر چھوڑ کر جانا، مینج کر لو گی۔"

وہ کہہ نہ سکی جس کی سب سے زیادہ چاہ تھی وہ نہیں ملا تو دوسری کوئی چیز اب وقعت نہیں رکھتی۔
"تمہیں لگتا ہے کہ داریا مہوا جیسے آرکیٹیکٹ کو سر زمین مصر میں کیریئر بنانے میں مشکل ہو سکتی ہے۔" اسنے ابرو اٹھائے پوچھا۔

"میں جانتا ہوں تم سب مینج کر سکتی ہو۔" اسنے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی۔

وہ قدرے کم رش والی شاہراہ تھی ورنہ اس طرح اچانک گاڑی روکنے پر اب تک وہاں پولیس آچکی ہوتی۔

Kitab Nagri

اسلام علیکم!
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)



Kitab Na

آہ برلن پولیس۔۔۔۔۔

"آج ہمارے ساتھ کھانا کھالو۔۔۔۔۔؟"

"نہیں، میری میٹنگ ہے تم بس مجھے اپارٹمنٹ چھوڑ دو۔" www.

"شام میں آؤں گی۔"

"اوکے۔۔۔۔۔" اسنے کندھے اچکائے۔

یہ سارا وقت کس مشکل سے اسنے خود پر قابو پائے رکھا تھا وہی جانتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر وہ پہلے نہ بتاتا تو وہ اسے پرپوز کر دیتی لیکن وہ ایک خودار لڑکی تھی۔ عزت نفس کے ساتھ اسنے دوستی کو ترجیح دی۔ لیکن کچھ اندر رہ گیا تھا اور جو اندر رہ جائے وہ ساری زندگی چھپتا ہے۔

وہ یہ بھی جانتی تھی اب اگلے آنے والے کئی سال وہ ڈیج رہے گی۔ لیکن اس سب میں اسنے عالیار کو قصور وار نہیں سمجھا تھا۔ اس کی ماں پاکستانی تھی اور اسنے بہت سی ایشیائی لڑکیوں کی طرح دوستی کو دوستی سے آگے سمجھا تھا۔ یہ دکھ دنیا کے ہر دکھ سے بڑا محسوس ہو رہا تھا۔

"انسانوں کے لئے لاعلمی سزا بن جایا کرتی ہے۔" میری لاعلمی، یا جانے میری غلط فہمی نے میرا ہی دل مار دیا۔"

ضروری نہیں ہر پرواہ کرنے والا محبت بھی کرے۔ ضروری تو نہیں۔
ضروری تو نہیں۔۔۔

دل کے ہڑار ٹکڑے ہوتے سنا تھا، وہ کیسے ہوتے ہیں اب دار یا مہوانے محسوس بھی کر لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس صبح وہ جلدی ان کی طرف آئی تھی۔ ناشتہ بھی اس نے عالیار اور نانو کے ساتھ کیا تھا۔ اس دن ان تینوں نے ڈھیر ساری باتیں کی۔ ماضی کے قصے، شرارتیں، مستقبل کے پلانز ہر چیز پر باتیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

برلن کی ٹھنڈ سے بے نیاز وہ دونوں اس بوڑھے وجود کو بھی اپنے ساتھ گھماتے رہے۔ عالیار کو اپنے کچھ اور دوستوں، پرانے کلاس فیلوز سے ملنا تھا۔ نانو کو گھر چھوڑ کر وہ دونوں ان سب سے ملنے گئے تھے۔ "The Technical" یونیورسٹی کے کیفے سے کافی پیتے، گزرے وقت کو یاد کرتے، آنے والے وقت کو سوچتے وہ دونوں نہیں لیکن ایک ضرور خوش تھا۔

برلن کی سڑکیں ان دونوں کی آوارہ گردی کی گواہ ہوئیں۔ دیوار برلن نے اس دوستی پر فخر محسوس کیا تھا۔ آسمان نے ہلکی سفید برف گرانا اپنے لیے اعزاز سمجھا۔ "برلن تم ہم دونوں کو مس کرو گے۔" وہ سڑک کنارے چلائی۔ اسے چلاتے دیکھ کر وہ ہنس دیا۔

"داریا، ہم ٹین اٹیج لگ رہے ہیں، یار۔۔۔۔۔"

تو کیا ہوا۔ "یہ بھی اچھا ہے، بلکہ سب اچھا ہے۔" اسنے اسی کی طرح کندھے اچکائے تھے۔

اس دن وہ اس کے ساتھ برلن میں ہر جگہ گئی تھی۔ ان جگہوں پر بھی جہاں وہ اسکے پاکستان جانے سے پہلے گئے تھے۔

ٹھنڈی آئس کریم اسنے کھائی تو ساتھ عالیار کو بھی زبردستی کھلائی تھی۔

وہ دن خوبصورت تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ سرخ بال ہوا کی دوش پر لہراتے ہوئے بار بار چہرے پر آجاتے اور وہ ان سے بے نیاز لگتی۔

Posted On Kitab Nagri

گزرے دو دنوں میں کیا ہوا تھا یوں لگتا تھا وہ بھول چکی ہے۔ ہاں یاد تھا تو بس، آج وہ آخری دفعہ ساتھ پھر رہے تھے۔

آخری دفعہ۔۔۔۔۔

برلن کی سڑکیں تھک گئیں لیکن وہ نہیں تھکے تھے۔

"میں تمہیں بالکل مس نہیں کروں گی۔۔۔۔۔" اس کی گاڑی سے اترتے وہ چلائی۔

"لیکن میں مس کروں گا، ایرپورٹ ٹائم سے آنا۔" اس نے بھی جواباً چلا کر کہا۔ وہ دور ہو رہی تھی۔

"آؤں گی، میں ضرور آؤں گی۔" اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے وہ ایک لمحے کے لیے مڑی تھی۔



برف باری نے ہر شے کو سفیدی اوڑھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ سارا سامان وہ کار کی ڈگی میں شفٹ کر تھا۔

یہ گاڑی یہاں آنے کے بعد اسے خریدی تھی۔ کچھ دنوں کے لیے۔۔۔۔۔

"نینسی، دیکھو کچھ مس تو نہیں ہوا۔"

فکر مند لہجے میں کہا گیا۔

"میں سب پہلے سے ہی چیک کر چکی ہوں سر، آپ پریشان نہ ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہر چیز کے لیے شکریہ، نینسی۔"

ملازمہ نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا۔

وہ کچھ خاموش سی تھیں۔ لاؤنج میں صوفے سے ٹیگ لگائے وہ دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

کچھ دیر مزید نینسی سے بات کرنے کے بعد وہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"نانو ہم پہلے قبرستاں جائیں گے پھر وہاں سے ایئرپورٹ کے لیے نکلیں گے۔" سامان شفٹ کر چکا

ہوں۔" چلیں اب۔"

"ہاں، چلو۔" وہ ویسی ہی چپ تھی جو یہاں آنے کے بعد ان کی ذات سے کسی بھید کی طرح لپٹ گئی تھی۔

دروازہ کھولتے اسنے ہاتھ پکڑے پہلے انہیں بیٹھنے میں مدد دی۔

"الوداع نینسی۔"

"الوداع سر۔۔۔۔۔" وہ تھوڑا اداس سی تھی۔ کافی عرصے بعد ملاقات ہوئی تھی۔ جانے اب کب ہو۔

اس کی تنخواہ ہر مہینے وقت پر اسے موصول ہو جاتی تھی لیکن عالیار کے بعد نینسی کو بھی گھر عجیب لگتا تھا۔

وہ گھوم کر دوسری طرف آیا۔ اسٹیرنگ سنبھالتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔

"آدھے گھنٹے تک ایئرپورٹ ہم پہنچ جائیں گے۔" وہیں جوائن کر لینا۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف سے ابھرتی آواز کا اسنے جواب دیا تھا۔

اوکے اوکے۔۔۔۔۔!

پھر ایک دو اور کالز لے کر وہ نانو کی طرف متوجہ ہوا۔

ان کے بوڑھے چہرے پر زمانوں کی تھکن تھی لیکن کچھ اور بھی تھا کیا۔

آسمان نے بھی آج سفیدی کی صورت برسنا اپنا فرض سمجھا تھا۔

بہت آہستگی سے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسنے ہلکا سا دباؤ ڈالا۔ یوں جیسے اپنے ہونے کا احساس دلایا ہو۔

آج وہ درخت بھی تنہا سا تھا پچھلے کچھ دنوں کی طرح ان کا ہاتھ چھوڑ کر وہ دور جا کر اس درخت کے ساتھ لگ کر کھڑا نہیں ہوا تھا۔ سردی ایسی کہ رگوں میں خون جمادے۔

لانگ کوٹ اور دستانے اسنے نانو کو پہنا دیے تھے خود بھی وہ سیاہ پینٹ پر ہلکی گرے شرٹ کے اوپر سیاہ گرم اونی جرسی پہنے ہوئے تھے۔ لیکن برلن کی سردیاں کئی سال پہلے اسے اپنا چکی تھیں۔

"دیکھیں بابا میں نے اپنا وعدہ نبھایا۔" دل سے آہ سی بلند ہوئی۔ آنکھوں کی نمی نے منظر دھندلا سا کیا تھا۔ پھر اسنے گردن موڑی تو دعا کے لیے ان کے اٹھتے ہاتھوں کو دیکھا۔

"ہم نے آج خود کو ہر بوجھ سے آزاد محسوس کیا تو ایسا نہیں ہے، لیکن ہمارے مروارید تم سپرد خاک ہو چکے ہو۔" یہ ہمارا دل جلا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے کئی سال تک نہیں بلایا کیوں کہ ہم جانتے تھے وہ پاس ہو گا تو ہم تم سے ملنے کی خواہش کریں گے لیکن یہ خواہش کرنے کی ہمت کرنے میں کئی سال لگ گئے۔"

"تم ہمارے وہ مرورید ہو جو ہمیشہ چمکتا ہے۔ سمندر کی تہہ میں بھی اور ساحل کے کیچڑ میں بھی مرورید کو صرف چمکنا ہوتا ہے۔"

وہ ساکت سا ان کے لبوں سے ادا ہوتے الفاظ سن رہا تھا۔ ہلکی برف باری اب تیز ہونے لگی تھی۔

"دعا ہے کہ ہم اس جہاں میں ملیں تو ساتھ ہوں۔"

"ہم، تمہارے بابا، شادان اور ابراہیم۔۔۔"

وہ آج رو تو نہیں رہی تھیں لیکن ان کی آنکھیں نم تھیں، اس کی آنکھوں کی طرح۔ اتنی ہی گیلی کے منظر دھندلا جائیں۔

اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے انہوں نے اسے گلے سے لگایا تھا۔

اچانک سے۔۔۔ غیر متوقع طور پر، بھینج کر۔ اس کا دل بری طرح سے پگھلا تھا۔

"ٹھیک ہو تم۔" پھر ماتھے پر بوسہ دیا۔

"یہاں سے چلو، اب برف زیادہ گر رہی ہے۔"

اس کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی۔

وہ اس سے زیادہ دکھی تھیں لیکن وہ اسے پرسکون کرنا چاہ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں" واپسی کے لیے مڑتے ان کے دل بو جھل اور قدم بھاری ہوئے۔

اسے چھٹیاں ملیں تھیں لیکن کام کا برڈن اتنا تھا ان دنوں کہ اسے ورک فرام ہوم لینا پڑا تھا۔ وہ آج کبھی آفس نہ آتی اگر دبئی سے اچانک آئے کلائنٹس کے ساتھ میٹنگ فکس نہ ہوتی۔ آفس سے غیر متوقع کال آئی تھی۔ یونس ایمرے نے اسے مایوس نہیں لٹایا تھا۔

گاڑی وہ عالیار کے کہنے پر گھر ہی چھوڑ چکی تھی۔ ٹیکسی نے اسے ایئرپورٹ کے سامنے اتارا۔ فلائٹ میں ابھی کچھ وقت تھا لیکن بورڈنگ پاس میں دس منٹ بچے تھے۔



Kitab Na

"It was too urgent"

(یہ بہت ضروری تھا) تیز تیز چلنے کے باعث اسکی سانس ہلکی پھول چکی تھی۔

اٹس فائن! "یہ چابی رکھو جیکی کو دے دینا، میں نے کار اسے سیل کر دی ہے۔"

"اوکے" اسنے چابی تھامی اور نانو کے ساتھ بیچ پر آ بیٹھی۔

"میں آپ کو مس کروں گی، نانو۔" ان کا ہاتھ تھام کر اسنے اپنی گود میں رکھا، تھوڑا آگے سرک کر ان

کے ساتھ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

شکریہ۔۔۔۔۔!"ہم تمہارا انتظار کریں گے۔"

"عالیار کی شادی پر پاکستان آؤ گی نا؟"

دل میں درد کی لہر اٹھی تھی لیکن "میں پاکستان ضرور آؤں گی، نانو ویسے جس کی شادی ہو گی اس نے ایک دفعہ بھی کہنے کی زحمت نہیں کی۔"

اس کے لہجے سے جھلکتی خفگی۔۔۔۔۔

عالیار نے بہت حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ اتنی دوستی کے باوجود اس نے ایک دفعہ بھی اس سے پاکستان چلنے کو نہیں کہا تھا۔ اسے یقین تھا وہ نہیں آئے گی۔

"ہم بلا رہے ہیں نا، تو ہماری مہمان بننا۔"

"ہمارا وطن بہت پیارا ہے یہاں تو تمہارے ساتھ اتنا وقت نہیں گزرا۔"

انہیں ملال سا ہوا۔ وہ اتنی اچھی لڑکی تھی کہ کسی کے دل میں بھی جگہ بنا لے۔

دور سے ہوتی فلائٹ اناؤ سمٹ کی آواز پر وہ چونکی۔ تاریک ساسایہ اس کے چہرے پر لہرایا تھا۔

"آپ بہت پیاری ہیں، بلکل اُم کی طرح۔۔۔"

"اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔۔"

وہ اٹھنیں لگی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگتا تھا کہ وہ کوئی بہت سخت قسم کی عورت ہوں گی لیکن وہ ایسی نہیں تھیں۔ یا شاید اب نہیں تھیں۔

بار بار نشر ہوتے اعلانات روانگی۔۔۔۔۔رش،

لوگ، مناظر ہر شے دھندلی سی پڑ رہی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا داریا۔" بیگ کندھے سے لٹکائے سیاہ اونی شرٹ میں وہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ وہ اسے ہمیشہ سے ہینڈ سم لگتا تھا۔

وہ پوری طرح اسکی کی طرف متوجہ تھا۔ کاش وہ پورا بھی اسی کا ہوتا۔ دو دن سے خود پر کیا کنٹرول ختم ہوتا محسوس ہونے لگا۔

الوداع۔۔۔۔۔!"زندگی رہی تو پھر ملیں گے ورنہ کسی اور جہان میں سہی۔"

"اتنی جلدی نہیں مروگی، تم تو پاکستان آنے والی ہو۔۔۔۔۔"

گہری مسکراہٹ سے اسنے جتایا تھا۔ حق سے، دوستی سے۔

"میں آؤں گی، ضرور آؤں گی۔"

"اور تم یہ مت بھولنا داریا مہو کی زندگی میں تم بھی بہت خاص ہو۔"

"میں اس کے لیے خود کو اہل مصر کا شکر گزار پاتا ہوں۔" وہ جملہ اعزاز سمجھا گیا۔

الوداع کہتے وہ دور ہونے لگا۔ یہ الوداع پچھلے ہر الوداع سے مختلف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جانتی تھی اس ٹوٹے دل کی کرچیوں میں وارد ہونے والی اس تکلیف کے ساتھ اب تا عمر رہنا ہے لیکن ہر وقار والا انسان وقار کو محبت پر ترجیح دیتا ہے چاہے اسکا تعلق دنیا کے کسی بھی خطے سے ہو۔ آنکھوں سے پھسلتی نمی نے گالوں کو بھگوایا تھا۔

پھر اسنے انہیں خود سے بہت دور ہوتے دیکھا۔

آفسر کو پاسپورٹ دکھاتے کسی خیال کے تحت وہ مڑا تھا۔۔ کچھ عجیب سا تھا، بہت عجیب سا احساس۔ دور وہ کھڑی تھی ابھی تک انہیں کی طرف دیکھتی۔ پھر اسنے ہاتھ ہلایا تھا اور واپس مڑ گئی۔ وہ بھی آگے بڑھ گیا۔

"اُم کہتی تھیں، پردیسیوں سے دل نہیں لگایا کرتے، پھر دل باقی نہیں رہتے۔" اور وہ ہنس کر کہتی آپ کو تو با بابل گئے۔

بڑا ظلم کیا، میں نے اپنے ہی ساتھ۔۔۔۔۔

"میری یک طرفہ محبت اس قبر کا مانند ہے جس پر لگا کتبہ بے نام ہے۔"

آہ، "قلبی کسر قلبی۔۔۔۔۔"

میرے دل نے میرے ہی دل کے ٹکڑے کر دیے۔

دور اڑتے جہاز کو اسنے مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ جو مڑتے ہیں وہ باقی نہیں رہتے۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی جیکی کے حوالے کرتے وہ باہر آئی۔

سڑک کنارے چلتے قدم لڑکھڑانے لگے۔ آسمان نے مزید برسناس شروع کیا۔

شدید برف کی باعث پاؤں سرد ہو گئے۔

وہ وہیں سڑک کنارے برف کے ڈھیر پر بیٹھتی چلی گئی۔ ہمت ختم ہوئی۔ دودن گزر گئے۔ خود پر چڑایا گیا خول چٹھ گیا۔

"میری زندگی میں سب جانے کے لیے کیوں آتے ہیں؟" آسمان کی طرف دیکھتے اس سرخ بالوں والی لڑکی کا چہرہ کرب میں ڈوبا ہوا تھا۔

کھو دیا بس کھو دیا۔ ہر دل عزیز کو مجھے ہی کھونا پڑتا ہے۔ میں نے والد کو کھو دیا، ام کو کھو دیا۔ تمہیں بھی کھو دیا۔

www.kitabnagri.com

میرے دل کو سکون کیوں نہیں ہے۔ سینے پر ہاتھ رکھے اسنے دل کے مقام کو مسلا تھا۔ آنسو پھر سے پھسلنے لگے۔

"مجھے بس یہ دکھ ہے کہ میں نے خود کو بے وقوف پایا۔ میں نے اپنے ساتھ یہ نادانی کیسے ہونے دی۔"

خود سے شکوہ کرتے خود کو رونے دیا ورنہ یہ آنسو جم کر مار دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

اسے لگا پوری دنیا میں اب کوئی نہیں بچا تھا جس سے وہ دل کی کہتی، جس سے کہہ سکتی تھی، اسی سے کہنے کے قابل دل نے نہیں چھوڑا تھا۔

لیکن وہ بھول رہی تھی ابھی ایک انسان دنیا میں باقی تھا۔ وہ حکمت علی کو بھول رہی تھی۔
برف اس کے چہرے پر گرتے آنسوؤں کو صاف کر دیتی ایسے کہ وہ آنسو اور برف ایک سے ہو جاتے۔
ایک نظر آسمان پر ڈالتے اسے سر جھکا دیا۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔

"تم دوست ہو داریا اور نانو کے بعد میری فیملی میرے دوست ہیں جن میں سب سے خاص تم ہو۔"



"آف کورس ہم دوست ہیں اور دوست ہمیشہ خاص ہوتے ہیں۔"

کئی سالوں سے جو وہ ممکن ہے سوچ رہی تھی اب اچانک اس پر بھید کھلا، یہ تو کبھی ممکن تھا ہی نہیں۔
برف باری اور تیز ہوئی۔ رگوں میں خون جمنے لگا۔ لیکن ٹھہرتے وجود کے ساتھ وہ وہیں بیٹھی رو رہی تھی۔ ہچکیوں سے۔ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے۔

اس رات وہ وہیں برف میں دب کر مر جاتی اگر سر پر چھتری تانے وہ شخص نہ آتا۔
وہ جس سے اسے شدید چڑ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی سے آتی سورج کی کرنیں اس کے چہرے کو چھونے لگیں۔ کسمسا کر اسنے کروٹ بدلی اور آنکھیں کھولی۔ نظر سامنے لگے وال کلاک پر پڑھی تو وہ تیزی سے بیڈ سے اتر۔

فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ دوبارہ سو گیا تھا۔ اور اس وقت دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ اتنا وقت ہو گیا۔

سلیپز پہنتے، وہ ڈریسنگ روم کی طرف بھاگا۔ شلوار قمیض۔۔۔۔۔ کورڈ میں پریس بس وہی ایک سوٹ لٹکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید لیٹ ہوتا۔ اسی کو منتخب کرتے اسنے واش روم کا رخ کیا۔



فریش ہونے اور ناشتہ کرنے میں مزید ایک گھنٹا گزر گیا تھا۔

اور اب سکول کی عمارت کے سامنے گاڑی روکتے اس کے چہرے پر بے تحاشا چمک تھی۔

کار باہر روکتے اسے کچھ اور بھی یاد آیا تھا جو اسکی مسکراہٹ کے گہری ہونے کا سبب بنا۔

"میں آپ کا انتظار کروں گی۔" یہی کہا تھا اسنے اور یہی سنا تھا اسنے، جانے سے پہلے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بچے بھاگتے پھر رہے تھے۔

اسنے رسٹ واپس میں وقت دیکھا۔۔۔۔۔ سو ابارہ ہوئے تھے۔ تین مہینے ہو گئے تھے سکول کو شروع ہوئے

پہلے سے تعداد بڑھ گئی تھی اور دو لڑکیاں اب اور بھی تھیں جو وہاں پڑھاتی تھیں۔

وہ اسے دور سے ہی نظر آگئی تھی۔ سفید لباس میں پلر کے ساتھ ٹیک لگائے۔ ہاتھ سینے پر باندھے بچوں

کو انہماک سے دیکھتی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

سردی کے باعث اسنے سیاہ شال اوڑھ رکھی۔ بے اختیار اس کی نظریں اپنے لباس پر گئی وہ بھی سیاہ تھا۔ آہستگی سے قدم اٹھاتے وہ اس سے کچھ فاصلے پر آرکا۔ مانوس خوشبو پر وہ چوکتے ہوئے مڑی۔

وہ اس سے چند قدم دور کھڑا تھا۔ چہرے پر نرم سی مسکراہٹ لیے۔ اسلام علیکم! وہ متوجہ ہوئی تو اسنے سلام پہل کی۔

وعلیکم اسلام، "کیسی ہیں، آپ؟"

"میں ٹھیک ہوں۔"

وہ بھی مسکرا رہی تھی۔ سفید دوپٹے کے گرد لپیٹی سیاہ چادر۔ اسنے اسے مزید خود پر پھلایا۔ ہری پور میں آج ٹھنڈ بہت بڑھ گئی تھی۔

"مجھ سے نہیں پوچھیں گی کہ میں کیسا ہوں۔"

"نہیں" اس کے یک لفظی جواب نے اسے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

"آپ کو سکول کے بارے میں پریشان نہیں ہونا چاہیے تھا۔" کل ہی آئے ہیں اور آج آپ کو یہاں آنا

پڑا۔

اس کی بات نے اسے واقعی میں حیران کیا تھا۔ کیا وہ واقعی انجان تھی یا مزاق کر رہی تھی۔ لیکن اس

لڑکی کا چہرہ سادگی کا تاثر دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے سکول، سٹوڈنٹ اور ان کی ٹیچر کی سب یاد آرہے تھے۔" اس لیے میں نے سوچا سب سے پہلے یہاں آنا چاہیے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ایک لمحے کو اسنے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔ پھر سمجھ آنے پر چہرے کا رنگ بدلا۔ وہ گندمی سے ہلکا سرخ سا شائد ہوا تھا۔

کیا وہ واقعی اتنی آسانی سے سب کہہ دیتا ہے۔

بریک کا وقت ختم ہوا تھا۔ چوکیدار جو کہ سکول کا مالی بھی تھا وہ اب بچوں کو اندر بھیج رہا تھا۔ وہ سیدھا دیکھنے لگی۔

"آپ کچھ پوچھیں گی نہیں۔"

"مطلب، میں آپ سے کیا پوچھوں؟" اسنے سوالیہ ابرو اٹھائی۔

"آپ سے نہیں ہوگا۔ اندر چلی جائیں سردی بہت ہے۔"

وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔ بچے اندر جا چکے تھے۔ ہلکی ٹھنڈی ہوائ نے اس کے سر سے دوپٹہ سر کا یا تھا جسے وہ واپس ٹھیک کرتے کندھے اچکاتی کلاس روم میں چلی گئی۔ دور جاتی وہ لڑکی مسکرا رہی تھی۔ میں نے آپ کا انتظار کیا یہ وہ کبھی نہیں کہنے والی تھی۔

اپنے معمول کے حلیے سے برعکس سیاہ شلوار قمیض میں وہ واقعی اسے پہلے سے مختلف لگا تھا۔ شائد اچھا بھی۔۔ لیکن وہ اسے کبھی یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ ہاں میں نے تمہارا انتظار کیا اور تم مجھے برے نہیں لگتے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی تک اسی پلر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا جہاں کچھ لمحے قبل وہ کھڑی تھی سفید لباس پر سیاہ شال اوڑھے لڑکی۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد بھی فضا میں مانوس خوشبو وہ اب ابھی محسوس کر رہا تھا۔
اتنے دن بعد اسے دیکھنے پر اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ نظر آتی تھی اس کی آنکھوں کا تاثر خود بدل جاتا تھا۔۔ نرمی سے مزید نرمی کی طرف۔۔



کسی بچے کے چیخنے کی آواز نے اس کے حواس کو جھنجھوڑا۔
آنکھیں کھولے خالی الزہنی کی حالت میں وہ چھت کو گھورنے لگی۔ آواز پھر سے آئی تھی۔
وہ جھٹکے سے اٹھی۔

"میں کہاں ہوں؟" یہ پہلا سوال تھا جو اس کے ذہن میں ابھرا۔

پاس رکھا اس کا مفلر اور موبائل۔۔۔۔ اسنے جھٹکے سے انہیں اٹھایا۔

وہ کمرہ کسی ماہر آرکیٹیکٹ کا لگتا تھا۔ ہلکے رنگوں ے مزین۔ وہ اس کمرے پر زیادہ غور کرنے کی حالت میں نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آواز ایک دفعہ پھر سے ابھری اس دفعہ وہ کسی مرد کی دبی دبی ہنسی کی آواز تھی۔
وہ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگی۔

کمبل بیڈ سے نیچے گر چکا تھا۔

جھٹکے سے دروازہ دھکیلتے اسنے لاؤنج میں قدم رکھا۔

اگلے منظر نے اس کے قدموں کو زنجیر کیا۔

صوفہ الٹا سا تھا۔ روئی کے ٹکڑے لاؤنج میں برف گرنے کا منظر پیش کر رہے تھے۔ کارپٹ پر کوئی مرد

گرا تھا اور اس کے سینے پر چڑ کر بیٹھا بچہ گد گدی کر رہا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز نے ان دونوں کو متوجہ کیا۔

وہ بچہ شرافت سے پیچھے ہوا اور مرد تیزی سے اٹھا۔

"آپ" حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ آنکھوں میں سوال لیے وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔ اور پھر جھماکے

سے اسے کچھ یاد آیا۔

www.kitabnagri.com

برف کا ڈھیر۔۔۔ آنسو بہاتی داریا۔۔۔

"تم اٹھ گئی، کافی لوگی۔"

اسنے نارمل انداز میں سوال کیا۔ وہ بچہ بہت دلچسپی سے تھوڑی پرہاتھ رکھے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

سیاہ آنکھوں اور ترکش نین نقوش والا، یونس ایمرے کا بیٹا۔

Posted On Kitab Nagri

اس رات اسے بچانے یونس ایمرے آیا تھا۔ داریا مہوا کا باس یونس ایمرے جن سے اسے سخت چڑھ تھی۔

وہ نظریں جھکا گئی۔

"ایم سوری، میری وجہ سے تمہیں زحمت ہوئی۔" میں چلتی ہوں۔ بغیر نظریں ملائے اپنا مفکر اور موبائل ہاتھ میں تھامے وہ ایگزٹ ڈور کی طرف جانے لگی۔

"رکیں داریا، برف باری کے باعث اگلے دو گھنٹوں کے لیے روڈ بند ہے، مہربانی کریں کچھ دیر رک جائیں۔"



شائد وہ بہت مہمان نواز تھا۔ تب ہی اصرار کرنے لگا۔

برف باری کا سنتے اس کے قدم رکے۔ وہ واپس مڑی۔ گہری سانس لیتے ارد گرد دیکھا۔

وہ بچہ ابھی بھی ویسے ہی اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی پر ہاتھ جمائے ہوئے۔ ہیٹر کے باعث لاؤنج گرم تھا۔ لیکن وہاں کا منظر کسی شدید گزر چکی جنگ کا لگتا تھا۔ وہ خاموشی سے آکر سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔

وہ بچہ اس سے تھوڑا پرے نیچے کارپٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ گرمی ہوئی روئی کے ٹکڑوں کی شائد ویڈیو بنا رہا تھا۔ یونس ایمرے کچن کی طرف گیا تھا۔

وہ دس منٹ بعد ہاتھ میں ٹرے پکڑے باہر آیا۔ اس ٹرے کو داریا کے سامنے پڑی چھوٹی میز پر رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ بھی سوچنے کی پوزیشن میں نہ تھی۔

دو چاکلیٹس، دو کافی کے مگ اور تین سینڈوچز ٹرے اس کے سامنے تھی۔

وہ بچہ کارپٹ سے اٹھتے میز تک آیا۔ چاکلیٹ اٹھا کر ترکش زبان میں اپنے باپ سے کچھ پوچھتے واپس نیچے کارپٹ پر بیٹھ گیا۔

وہ دونوں انگریزی میں بات کر رہے تھے جبکہ وہ تھوڑی پر ہاتھ جمائے خاموش تھا یعنی اسے انگلش نہیں آتی تھی۔

"کافی کے لیے تھینک یو، یونس ایمرے۔"

خالی کپ اسے دوبارہ ٹرے میں رکھا۔

وہ کمپوز تھی۔ "cool، calm" یہی تاثر تھا اس کے چہرے پر۔

"اٹس اوکے، یہ میرا بیٹا ہے برات ایمرے۔"

"ہائے وین" اس بچے نے ہاتھ بڑھایا۔
www.kitabnagri.com

ہیلو، مومی ہاتھ کی نرمی سی انگلیاں اس کے ہاتھ سے ٹکرائیں تھیں۔

"برات کو انگلش نہیں آتی۔" بس کچھ ہی جملے یہ کہہ پاتا ہے۔ "مسکرا کر بتاتے ہوئے وہ اپنے بیٹے کی

طرف دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلی دفعہ اسے یونس ایمرے کی بھوری آنکھوں میں اتنی چمک دیکھی تھی۔ وہ اس کی فیملی کے بارے میں نہیں جانتی تھی۔ آفس کے باس سے ہٹ کر آج وہ اسے ایک child loving father لگ رہا تھا۔

اس بچے نے اب داریا کی طرف اشارہ کرتے ترک میں ہی پھر سے کچھ کہا تھا۔
"یہ کہہ رہا ہے، تمہارے بال اسے بہت پسند آئے ہیں۔"
وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

"میں شکر گزار ہوں۔" بچے کے گال کو نرمی سے چھوتے اسے اچھا لگا تھا۔
کیا اب وہ اس سے کل کے بارے میں بات کرے، مضطرب ہوتے اسے پہلو بدلا۔
"تم یہاں کمفرٹیبل نہیں ہو؟" وہ اس کی بے چینی بھانپ گیا۔
"اٹس فائن، مجھے اب چلنا چاہیے۔"
کافی پیتے اور وہاں کچھ دیر بیٹھ کر باتیں کرتے اسے احساس ہوا تھا اب واقعی چلنا چاہیے۔
"میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔"

"میں چلی جاؤں گی۔" وہ نرمی سے انکار کرتے ہوئے اٹھنے لگی۔
برات ایمرے کا ہاتھ پکڑے وہ بھی کھڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے پاس گاڑی نہیں ہے۔" شائد طبیعت بھی نہیں ٹھیک، اسے فیور سمجھ لیں بعد میں ریٹرن کر دیجیے گا۔

اسے مزید انکار کرنا عجیب لگا تھا۔ تو خاموشی سے سر ہلادیا۔

ان کا اپارٹمنٹ بہت خوبصورت تھا۔ لیکن لاؤنج کی حالت تھوڑی ابتر تھی۔ یونس ایمرے آفس میں نفاست پسند انسان مشہور تھے۔ لیکن لاؤنج کی حالت دیکھتے عجیب لگتا، بہت کچھ بکھرا پڑا تھا۔ باہر ملگجاسا اندھیرا تھا۔ اسے حیرانی ہوئی کیا وہ پوری ایک رات اور ایک دن سوتی رہی ہے۔ برات ایمرے اچھل کر پیچھے بیٹھا تھا۔ اسنے خاموشی سے اگلی نشست پر بیٹھتے سیٹ بیلٹ باندھا۔ "لوکیشن پلیز۔۔۔"

داریانے موبائل تھا مالو کیشن سیٹ کرتے ڈیش بورڈ پر واپس رکھا۔

موبائل پر وائس نوٹس سنتے برات کی شدید ہنسی نے اسے متوجہ کیا۔

جبکہ اس کا باپ وہ بالکل سیدھا دیکھتے ڈرائیونگ کی طرف متوجہ تھا۔

"حیران مت ہوں۔ اسنے وہ لاؤنج کی وڈیو اپنی grandmom کو بھیجی ہوگی۔ یہ دکھانے کے لیے کہ

میں بہت نفاست پسند ہوں۔" اور اب یہ دونوں یقیناً مجھ پر ہنس رہے ہیں۔

دلچسپی سے گردن ترچھی کیے وہ برات کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر برات نے

موبائل پرے رکھا۔ ہاتھ تھوڑی پر جماتے آگے ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"Really, Do you like me"?

(کیا واقعی تم مجھے پسند کرتی ہو؟)

"Yes" داریا نے محسوس کیا اس کی سیاہ آنکھیں جواب پر مسکرائی تھیں۔

پھر اس نے اپنے باپ سے کچھ کہا جو بہت توجہ سے ڈرائیو کر رہے تھے۔

"یہ کہہ رہا ہے تم بھی بہت اچھی لگی ہو۔ اب انگلش سیکھنا ہوگی۔" اور شکریہ نہیں کہوں گا کیونکہ میں

زیادہ پیارا ہوں اس لیے سب کو اچھا لگا۔"

گہری ہوتی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔ وہ واقعی دلچسپ بچہ تھا۔

آدھا گھنٹہ گزر چکا اب اس کا اپارٹمنٹ قریب تھا۔

سیٹ بیلٹ کھولتے وہ رکی۔

"ہر چیز کے لیے شکریہ، یونس ایمرے۔" وہ آج برا نہیں لگ رہا تھا۔

"بائے برات ایمرے" ایک دفعہ پھر گردن ترچھی کر کے اس نے ہاتھ ہلایا۔

"بائے قرمزی مہوا"

قرمزی ترک زبان میں سرخ کو کہتے ہیں۔

قرمزی پر اس نے سوالیہ نظروں سے برات کی جانب واپس دیکھا۔

"وہ تمہارے بالوں کی وجہ سے کہہ رہا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"اٹس اوکے، عموماً لوگ اس کے بالوں کو دلچسپی سے دیکھا کرتے تھے۔"

سر جھٹکتے اسنے دروازہ کھولا۔

"سنیں۔۔۔"

وہ جاتے ہوئے مڑی تھی۔

جی؟

"آپ مسکراتے اور لڑتے ہوئے زیادہ اچھی لگتی ہیں۔ روتے اور گرتے ہوئے تو بالکل نہیں۔"

گاڑی واپس بیک ہونے لگی۔

اس کے قدم زنجیر ہوئے۔ وجود ساکت ہوا۔

دور سیاہ کار نظروں سے اوجھل ہوئی۔

کیا وہ کچھ جانتا تھا یا جان گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہاں مانوس سا احساس بکھرا تھا۔

اسی پلر سے ٹیگ لگائے اسے کچھ منٹ ہی گزرے تھے۔ موبائل کی آواز نے اسے متوجہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نانو کی کال۔۔۔۔۔"

"اسلام علیکم نانو۔"

"وعلیکم السلام، کل ہم آئے ہیں اور آج نکل کھڑے ہوئے۔" اور وہ انصر کئی دفعہ پوچھ چکا ہے۔ آکر مل لو شاید اسے کوئی کام ہوگا۔

نانو کی خفگی بھری آواز نے اسے ہنسنے پر مجبور کیا "نانو، مجھے سفر کی عادت ہے، نہیں تھکتا۔" انصر سے کہیں مجھے فون کر لے۔

"اس کا فون خراب ہے۔ ٹھیک کروانے دے آیا تھا۔" اور سونا سے ملنے بھی جانا ہے۔"

"اس وقت ہو کہاں؟"

"میں ویسے بھی نکل ہی رہا تھا بس پہنچتا ہوں۔" موبائل بند کرتے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

انصر حویلی کے باغ میں کرسی سے ٹیک لگائے آرام سے گلابوں کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ہائے انصر" آگے بڑھتے اسنے انصر کو گلے لگایا۔ ایک لمحہ کو وہ جھجکا تھا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ عالیار کے گرد باندھ لیے۔

"میں تمہاری محبوبہ نہیں ہوں۔ اب پیچھے ہو جاؤ۔"

وہ شرماتے ہوئے وہ فوراً پیچھے ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"محمد انصر، کیا تم ٹھیک ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں۔" اس کی آواز گیلی ہوئی۔ "آپ کو بہت یاد کیا میں نے۔"

ایک لمحے کے لیے وہ حیران ہوا تھا، اس کی جزباتیت پر۔

"میں نے بھی تمہیں مس کیا، انصر۔"

اس کے اس طرح کہنے سے انصر کا چہرہ متمتایا تھا۔ بے یقینی اور خوشی کی ملی جلی کیفیت سے۔

"تمہیں کوئی کام تھا شائد، نانوں نے یہی کہا ہے۔"

نہیں، "بس آپ سے ملنا تھا، میں کب سے انتظار کر رہا تھا، آپ نظر ہی نہیں آئے۔"

وہ آگے ہوا، انصر کا ہاتھ پکڑا اور اندر بڑھا۔

"انصر، تمہارے لیے میرے پاس کچھ ہے۔" اپنے کمرے کے دروازے پر ہاتھ چھوڑتے اسنے کہا۔

انصر حیرانی سے صوفے پر جا کے بیٹھ گیا۔ "میرے لیے۔۔۔۔۔؟"

عالیار نے ایک بیگ نکال کر اس کی طرف کیا۔

www.kitabnagri.com

"کھولو۔۔۔۔۔"

"لیکن میں یہ نہیں لے سکتا۔" وہ سر جھکا گیا۔

"دوست دوستوں کو گفٹس دیتے ہیں انصر اور میں دوست بہت کم بناتا ہوں۔"

انصر نے جھکا ہوا سر بلند کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دوست یہ لفظ سنتے ہوئے وہ مسکرا دیا۔ پھر شرما تے ہوئے اسنے بیگ پکڑا۔
"ویسے سونا کو پتا چلا کہ میں نے اس سے پہلے تمہیں گفٹس دیے ہیں تو بہت بڑی جنگ ہوگی۔"
"انہیں کیسے پتا چلے گا؟"
"ہاں، ویسے یہ بھی صحیح ہے۔"
"مجھے چنچ کرنا ہے، پھر ملتے ہیں، انصر۔"
وہ واقعی الجھا ہوا تھا شاید لباس کی وجہ سے۔ اسے ان کپڑوں کی زیادہ عادت نہیں ہوئی تھی۔
"ٹھیک ہے، میں چلتا ہوں۔" بیگ ساتھ لیے وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھا۔
اس بیگ میں چند شرٹس اور پرفیومز تھے۔



"اسلام علیکم، نانو۔"
بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ کچھ پڑھ رہی تھیں۔
وہ اسی کرسی پر بیٹھا تھا۔ ایک سال پہلے جہاں اسے پہلی دفعہ برجمان دیکھا تھا۔
سر مئی آنکھوں والی لڑکی کو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی آواز پر آنکھیں کھلی، لب ہلکی مسکراہٹ میں واہوئے۔

وہ ٹراوڑ، شرٹ پہنے ہوئے تھا یعنی سونے کے لیے تیار۔۔

اسے کمرے میں ٹھنڈ کا احساس ہوا۔

"کچھ ضروری پوچھنا تھا پہلے سوچا خود سے جائیں، پھر تمہیں بلوالیا۔"

"آپ نے ٹھیک کیا، نانو۔"

باہر گہرا اندھیرا تھا۔ لیکن تارے آسمان پر چمک کر اس اندھیرے کو ہلکا کرنے کی کوشش میں تھے۔

ہاں شائد ان تاروں کے باعث تاریکی کم تو نہیں لیکن مدھم ہو جائے۔

نظریں کھلی کھڑکی سے ٹکرائیں۔ "اتنی سردی میں آپ نے کھڑکی کھلی رکھی ہے۔" وہ کرسی سے اٹھا،

کھڑکی بند کی، سفید پردے برابر کر دیے۔

"کیا یار نانو، ہیٹر کا کیا فائدہ جب کھڑکی کھلی رکھنی ہے، باہر کتنی ٹھنڈ ہے۔"

"شادان اور ابراہیم سردیوں میں دبے قدموں آتے تھے۔ اکثر جب دھند نہ ہوتی، تارے آسمان پر

نکلتے تو وہ بہن کا ہاتھ پکڑے یہاں آکھڑا ہوتا۔"

پردے کی ڈوریوں کو کستا اس کا ہاتھ ساکت ہوا۔

"دونوں کو لگتا تھا ماں سو رہی ہے۔ انہیں یہ جگہ پسند تھی، کھلی کھڑکی، کھڑکی سے نظر آتے وسیع

آسمان پر نکلے تارے، سامنے پھول پودے اچھا منظر ہے نا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ واپس کر سی پر آبیٹھا۔

"اور آپ ہمیشہ جاگ رہی ہوتی تھیں، ہے نا۔"

"جس عورت نے شوہر کو جوانی میں کھویا ہو، پھر بچوں کے ساتھ ساری زندگی بیوہ کے نام پر رہے وہ

ہلکے سے کھٹکے سے بھی جاگ جاتی ہے۔" یہ تو اپنے بچوں کے قدموں کی آواز ہوتی تھی۔

"میں جانتا ہوں نانو، آپ ان کو بہت مس کرتی ہیں۔" لیکن اس کی آواز میں نمی گھلنے لگی۔

"آپ یہ کیوں بھول جاتی ہیں میں ادھر ہوں آپ کے پاس، آپ کو یہ نہیں بھولنا چاہیے۔"

"یہ کتنا تکلیف دہ ہے آپ جانتی ہیں، جب آپ ہر بار ان کو یاد کرتی ہیں۔" مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

"ہم بھول نہیں سکتے، لیکن خود کو الزام دینا کیوں نہیں چھوڑتے، غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہیں۔" اس

کی آنکھ سے نکلا وہ آنسو نانو کے ہاتھ کی پشت پر گرا تھا۔

"بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ہوتا بس ساری زندگی کے پچھتاوے ہوتے ہیں۔"

"آپ میرے لیے کوشش تو کریں، آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتا۔"

"ٹھیک ہے پھر زنجبیل احمد سے شادی کر لو۔" ہمیں لگے گا کچھ حق ادا کر دیا ہے۔

اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"نانو میں نے اس سے کبھی انکار نہیں کیا۔ مجھے وہ اچھی لگتی ہے، اس کا اچھا لگنا بھی اب تو اچھا لگتا ہے۔"

"بے شک کل ہی لے چلیں بارات، مجھے کیا اعتراض ہو گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"ہمیں ڈر لگتا ہے، وہ بہت اچھی لڑکی ہے عالیار، اس کا سارا خاندان ہمارے دل کے قریب ہے۔" وہ کہہ نہ سکیں کہ انہوں نے جو برلن میں اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ وہ انہیں ڈرا گیا تھا۔ وہ سمجھ رہی تھیں کہ شاید عالیار شاہ جہاں اپنے فیصلے سے ہٹ جائے۔ جانے کیوں وہ لڑکی بھی انہیں اچھی لگی تھی اپنی سی لیکن اس کی آنکھوں میں عالیار کے لیے رنگ تھے اور رنگ وہ دھوکہ نہیں دیتے۔ پھر وہ رنگ یک طرفہ تھے۔ تھوڑی تسلی ہوئی۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی اس بارے میں بتایا تھا۔ میں اپنے فیصلوں سے پیچھے نہیں ہٹتا اور ان پر پچھتا تا تو بالکل نہیں۔"

"آپ کو نہیں پتا نا نو وہ نظر آتی ہے تو باقی سب نظر آنا بند سا ہوتا محسوس ہے، وہ ساتھ کھڑی ہوتی ہے تو سر پر آسمان اور قدموں کے نیچے زمین دونوں کے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ میں انہیں کیسا لگتا ہوں نہیں پتا لیکن انہیں برا نہیں لگتا یہ بھی پتا ہے"

"کل چلتے ہیں وہاں۔ ہمیں سونا سے بھی ملنا ہے۔"

"اوکے، کل ہی چلتے ہیں۔"

"انصر ملا تھا۔" بہت بار اس نے پوچھا تھا۔

"جی وہ ملا تھا۔" لیکن آپ اب اپنا خیال نہیں رکھتی اس نے خفا سے لہجے میں کہتے ان کے پاؤں پر کمبل درست کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم خیال رکھتے ہونا۔"

"اپنا خیال خود بھی رکھنا چاہیے۔ آپ لا پرواہی کیا کریں گی تو بیمار ہو جائیں گی، پھر پریشان بھی مجھے ہونا پڑے گا۔"

وہ کہہ نہ سکی کئی سال ہو گئے بیماری میں اکیلے رہنے کی عادت ہو گئی ہے۔ اب وہ ساتھ ہوتا ہے تو اچھا لگتا ہے۔ اس کا پرواہ کرنے کا اندازا نہیں کسی کی یاد دلاتا ہے۔

"جاؤ اب آرام کرو۔" کل اتوار ہے جلدی اٹھنا۔ فجر کے بعد سوتے ہی نہ رہنا۔

"ٹھیک ہے، نانو۔" نرمی سے کہتے وہ اٹھا۔

اور ان کے گال پر بوسہ دیتے کمرے سے نکل گیا۔



اتوار کی صبح کا ناشتہ وہ جلدی کر چکے تھے۔ سردی کا زور ٹوٹ رہا تھا شاید، اس لیے سورج کی ہلکی کرنیں بھلی لگ رہی تھیں۔

نانو کے ہاتھ میں دو بیگن تھے اور ایک اس کے ہاتھ میں۔ دروازہ سونانے کھولا تھا۔

بی بی ماں، وہ چیختے ہوئے ان سے لپٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"دودن بعد آپ کو میں یاد آئی۔" وہ خفگی سے اب پیچھے ہٹی تھی۔ جیسے اچانک دیکھنے پر اسے یاد آیا ہو۔
"کیا تم اتنی ناراض ہو کہ ہمیں اندر آنے کا بھی نہیں کہو گی؟"

"آجائیں" چہرہ نیچے جھکاتے وہ ایک طرف ہوئی۔ عالیار کے شرارتی انداز کو وہ سمجھی نہیں تھی۔
سونا احمد اپنا کام تم۔۔۔۔۔جملہ ادھوارا رہا۔ وہ برآمدے کے دروازے پر ہی رک گئی۔ اس کے ہاتھ
رنگوں سے لٹھڑے تھے۔ شاید وہ کچھ پینٹ کرتے ہوئے اچانک اٹھ کر باہر آئی تھی۔
"اسلام علیکم، بیبی ماں" وہ گلے نہیں لگی تھی۔ اس کے ہاتھوں پر لگے رنگ انکے کپڑے خراب کر
دیتے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"وعلیکم اسلام" ہم ٹھیک ہیں۔
وہ آگے آئیں، اس کا گال چوما۔ "تمہارے ہاتھوں پر رنگ لگے ہیں ہمارے ہاتھ تو صاف تھے۔ اللہ
تمہاری زندگی میں بھی رنگ لگائے۔"
اس کا چہرہ مسکراتے ہوئے سرخ ہوا تھا۔ وہ اکثر ایسی باتوں پر رنگ بدل جایا کرتا تھا۔ عالیار نے بہت
دلچسپی سے دیکھا۔ اسے وہ بدلتا رنگ اچھا لگتا تھا۔
"آئیں پلیز۔۔۔۔۔" وہ ان کو اندر لے آئی۔
www.kitabnagri.com
امینہ صالح انہیں دیکھتے مسکرائی تھیں۔
"اسلام علیکم، بیبی ماں" وہ ان کے گلے لگیں۔
سونا ویسے ہی سر جھکائے کھڑی تھی۔
"میں ہاتھ دھو لوں۔" زنجبیل کہتے ہوئے باہر نکلی۔
ہاتھوں میں رنگ لیے، ہنستی ہوئی وہ کتنی منفرد لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سوناتم مجھ سے تو نہیں ناراض نا، کیونکہ دوستوں کی غلطیاں معاف کی جاتی ہیں۔"

"جی" ہلکا سا جی کہتے وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"سوننا، یہاں آؤ۔"

وہاں دو تخت نما سی چارپائیاں تھیں جن پر چادریں بچھی تھیں۔

بی بی ماں امینہ صالح کے ساتھ وہیں بیٹھی تھیں۔ جبکہ وہ اور سونا تھوڑا فاصلے پر رکھی کتابوں سے بھری الماری کے ساتھ پڑی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

بی بی ماں کے بلانے پر وہ اٹھتی ان کے پاس آ بیٹھی۔

"ناراض ہو۔" وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھیں۔

"میں زنجبیل اور آپ سے ناراض نہیں ہوتی۔"

"مطلب اب نہیں ہو۔" وہ ان سے ناراضگی جتاتی تھی بس ناراض نہیں ہوتی تھی۔

ناراض ہونے اور ناراضگی جتانے میں فرق ہوتا ہے۔
www.kitabnagri.com

"دیکھو ہم کیا لائے تمہارے لیے۔" انہوں نے بیگ اس کی طرف کیا۔

"دیکھتی ہوں۔" وہ بیگ تھامے جوش سے اب اوپر ہوئی تھی۔ جو تانچے اتارتے چارپائی پر دونوں پاؤں

اوپر کیے۔

وہ ڈھیر سارے رنگ تھے، ایک جیکٹ، دو پرفیومز، چاکلیٹ پیکیٹس اور سنہرے ہیرے بینڈز۔

Posted On Kitab Nagri

"جیکٹ اور چاکلیٹس میری طرف سے ہیں۔ نانو مجھ سے زیادہ rich ہیں اس لیے باقی انکی طرف سے۔"

عالیار کے اس طرح کہنے پر وہ زور سے ہنسی تھی۔

"آپ دونوں کا شکریہ۔"

"یہ زنجبیل اور تمہارے لیے،" شاپنگ بیگ کو انہوں نے امینہ کے ساتھ رکھا تھا۔

"آپ ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہیں۔" ان سب کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ خفا ہونے لگیں۔

"سونا اور آپ کا الگ مسئلہ ہے لیکن زنجبیل کا آپ کو پتا ہے وہ غصہ کرے گی۔"

انہیں یاد تھا کچھ سال پہلے سونا کے لیے کچھ بہت مہنگے تحفے لائیں تھیں اور اس کے منع کرنے پر شدید

ناراض ہو گئیں۔ اسی ناراضگی کے باعث انکی طبیعت بھی خراب ہوئی تھی۔ لیکن پھر وقت کے ساتھ وہ

ان کی سونا سے گہری وابستگی کے باعث چپ ہو جاتی تھیں۔ ہاں زنجبیل کو اپنے لیے ان سے مہنگے تحفے

لینا پسند نہیں تھا۔ وہ اس کے لیے بہت کم کچھ لاتی تھیں۔

"کچھ نہیں کہتی، زنجبیل۔" تحائف محبت سے دیے جاتے ہیں۔ اور وہ محبتوں کی ناقدری کرنے والوں

میں سے نہیں ہے۔"

وہ چائے کے ساتھ کچھ دیگر چیزیں ٹرے میں لیے اندر داخل ہوئی۔

علیحدہ سے رکھے کپ کو اسنے اٹھایا اور عالیار کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کی کافی۔" آج وہ چائے نہیں لائی تھی۔
"شکریہ" اسے واقعی اچھی کافی کی طلب ہو رہی تھی۔
"سکول کیسا جا رہا ہے، زنجبیل؟"
"بہت اچھا، بیبی ماں۔"
"میں نانا کو بلاتی ہوں۔"

پھر صالح احمد اندر آئے تھے لیکن وہاں نہیں آئی۔

فون کال کی وجہ سے وہ اٹھ کر باہر آیا تھا۔ کال سنتے اس کی نظر وہاں گئی تھی۔
وہ اسے ہاتھ میں کچھ لیے نیچے بیٹھی نظر آئی۔ اس کی پشت عالیار کی طرف تھی۔
فون جیب میں رکھتے اس کے قدم اس لڑکی کی طرف بڑھے۔

وہ پرندہ تھا۔ جس کا ایک پر زخمی تھا۔ اور اس پر ندے کے پر پر کچھ لگا کر وہ اب اسے نرمی سے کچھ کہہ
رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو، خواہشات پالو گے تو نفس کے قیدی بن جاؤ گے یہ نانا کہتے ہیں۔" اب اڑ جاؤ، کیا تم اچھائی کا راستہ بھول گئے تھے، زخم کا مرہم تو ہو گیا، اب اڑ جاؤ۔ قید موت سے بری ہے پرندے، قید بری ہی ہے، چاہے وہ خواہشوں کی بھی ہو۔" وہ زخمی کبوتر تھا جس کا ایک پر خون آلود تھا۔

پل میں اڑان بھرتے وہ وہاں دور آسمان کی وسعتوں میں غائب ہو گیا۔

ہاتھ جھاڑتے وہ اٹھی تو اپنے پیچھے اسے کھڑا پایا۔

"آپ، یہاں۔۔۔۔۔"

"پرندوں کی کیا خواہشات ہوتی ہیں؟" میں آپ کی بات سے حیران ہوا ہوں۔ وہ دلچسپی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

کیا تھی یہ لڑکی کبھی انسانوں کے لیے پریشان ہوتی ہے تو کبھی پرندوں کے لیے فکر مند۔

"زیادہ نہیں پتا لیکن نانا جی کہتے ہیں جو پرندہ خدا کی طرف جاتا راستہ فراموش کر دے، وہ قید ہو جاتا ہے۔"

www.kitabnagri.com

"انسان بھی اگر خدا کی طرف جاتا راستہ فراموش کر بیٹھیں تو وہ قید ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب کی قید مختلف ہوتی ہے۔"

"آپ کے نانا بہت اچھی باتیں کرتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

"وہ باتیں نہیں کرتے عالیا، باتیں ہر کوئی کرتا ہے لیکن حق کوئی کوئی کہتا ہے۔ میرے نانا جی حق کہتے ہیں۔"

"کیا تم انہیں فولو کرتی ہو؟"

"ہاں میں ان کو فولو کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔"

وہ دونوں باہر کھڑے تھے، صحن کے عین بیچوں بیچ۔

"آپ ہمیشہ سے ایسی ہیں؟"

"ایسی مطلب؟" اسنے سوالیہ لہجہ اپنائے اسکی طرف دیکھا۔

Soft, Calm, Kind, innocent اس کے اس طرح کہنے پر وہ بے ساختہ زور ہنسی تھی۔ اس طرح ہنستی وہ اسے بہت کم نظر آئی تھی۔

"ان سب الفاظ کے لیے شکریہ۔۔۔" لیکن مجھے نہیں لگتا کہ میں بہت soft, kind, calm اور innocent ہوں یا آپ نے مجھے پھر غصے میں نہیں دیکھا۔

"آپ اپنے غصے سے مجھے ڈرا رہی ہیں۔"

"ڈرا نہیں رہی آگاہ کر رہی ہوں۔" وہ ابھی بھی ہنس رہی تھی۔ آپ نے کہا تھا آپ میرا انتظار کریں گی، کیا آپ نے میرا انتظار کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

سینے پر ہاتھ باندھے وہ پورا اس کی طرف گھوما۔ آنکھوں میں شرارت، لبوں پر مسکراہٹ، چہرے پر نرم سا تاثر لیے وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔ عالیار شاہجہاں۔۔۔

اس لڑکی کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلا تھا۔

"آپ کے چہرے کا رنگ جلدی بدل جاتا ہے، لیکن مجھے یہ اچھا لگتا ہے۔"

"Are you blushing"?

"نہیں تو" وہ مزید کچھ کہتی، لیکن سونا کو دیکھ کر خاموش ہوئی۔

زنجبیل، "امی لہجہ کا کہہ رہی ہیں۔" سونا نے اس کے قریب آکر سرگوشی کی۔

"آپ دونوں باتیں کریں۔ مجھے کچھ کام ہے۔"

وہ وہاں سے ہٹی تو اسے باقی سب پھیکا سا لگا تھا۔ وہ ساتھ کھڑی ہوتی تھی تو زندگی میں رنگ سے محسوس ہوتے تھے۔ اور جب نہیں ہوتی تھی تو ادھور سا محسوس ہوتا ہے۔

"ہم وہاں بیٹھتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

وہ اور سونا باہر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ وہاں باقاعدہ کرسیوں کے لیے جگہ نہیں تھی لیکن وہ جب بھی آتا اسے ایک، دو کرسیاں پودوں کے پاس رکھی نظر آتیں۔ شاید اس گھر کے مکینوں کو یہ جگہ بہت پسند تھی۔

"ایک بات بتاؤ سونا، کیا تمہاری بہن کو بہت غصہ آتا ہے؟" اس نے رازداری سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں تو، وہ تو بالکل غصہ نہیں کرتیں۔" آپ سے کس نے کہا؟"

"بس ایسے ہی مجھے لگا۔" اسنے کندھے اچکائے۔

مطلب وہ اس سے مذاق کر رہی تھی۔ مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"غصہ انہیں سال میں ایک یا دو بار آتا ہے لیکن جب آتا ہے تو پھر بہت برا ہوتا ہے۔"

"اور وہ کیسے؟"

"بس برا آتا ہے نا۔ آپ پر کبھی غصہ ہوں گی تو آپ کو پتا چل جائے گا۔"

اسکے چڑنے پر وہ ہنس دیا۔

"تم بالکل داریا کی طرح چڑتی ہو۔" ایسے سوالوں پر وہ بھی ایسے ہی ریکٹ کرتی ہے۔

"کون داریا؟" سوناد لچسی سے آگے ہوئی۔

"ایک بہت اچھی اور خاص دوست۔۔۔"

"مجھ سے بھی اچھی۔" اب اسنے تھوڑا اور سر مزید آگے کرتے پوچھا تھا۔۔

"سچی والا بتاؤں؟"

"ہاں، سچی والا بتائیں۔" اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ سب سے اچھی اور خاص دوست ہے کیونکہ ہر کسی کے پاس داریا جیسے دوست نہیں ہوا کرتے۔"

"لڑکیاں دوست نہیں ہوتی، گناہ ملتا ہے۔" وہ خفگی سے پیچھے ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے اس طرح کہتے دیکھ کر پھر سے ہنس دیا۔

"لڑکیاں دوست نہیں ہوتیں، یہ تو تم اب بتا رہی ہو، اس سے دوستی دس سال پہلے کر لی تھی۔ ہاں اب تم ختم کرنا چاہ رہی ہو تو پہلے پتا ہو تا تو سوچا جاسکتا تھا۔

"اب ایسی بات بھی نہیں ہے۔" وہ اتنی اچھی ہیں تو کیا میں ان سے مل سکتی ہوں؟

"ضرور مل سکتی ہو لیکن اس کے لیے تمہیں جرمنی جانا ہو گا۔"

"آپ اس کو یہاں بلو الیں۔۔۔۔۔؟"

"وہ یہاں آنا پسند نہیں کرتی۔"

"یہ کیا بات ہوئی اتنا اچھا تو ہے ہمارا ہری پور۔"

"آپ اسے کہیے گا کہ آپ نے نئی فرینڈ بنائی ہے۔۔۔ اور وہ meetup پلان کر رہی ہے، پھر وہ پاکستان

آجائیں گیں، دوستوں کو کون انکار کرتا ہے۔"

"میں اسے تمہارے بارے میں بتاؤں گا اور کہوں گا، میں نے نئی دوست بنالی ہے، اور وہ meetup

پلان کر رہی ہے، لیکن سنو سونا، بعض دفعہ دوستوں کو بھی انکار کر سکتے ہیں۔ دوستوں کی رائے کا

احترام کیا جاتا ہے۔ جب آپ کسی کام کو لے کر کفر ٹیبل نہیں تو دوستوں سے کہہ دینا چاہیے۔"

وہ کافی دیر تک اس سے داریا کے بارے میں پوچھتی رہی تھی۔ جیسے اسے اس ان دیکھی لڑکی سے

اچانک وابستگی ہو گئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"سونا، لنچ تیار ہے، اپنے دوست کو لے کر اندر آ جاؤ، تم بہت سرکھپا چکی ہو۔"
برتن ہاتھ میں پکڑے وہ وہاں سے گزر رہی تھی۔ اسے کام کرتے دیکھ کر مسکراہٹ دبائے اسے سونا کو
اندر چلنے کا کہا۔

لنچ میں اسے کافی کچھ بنایا تھا۔ شاید پاکستان میں لنچ ایسے ہی ہوتا ہے۔ وہ واقعی کھانا اچھا بناتی تھی۔
نانوبات کر چکی تھیں اور صالح احمد نے سوچنے کے لیے کچھ وقت لیا تھا۔
"زنجبیل نانا بلار ہے ہیں۔" وہ کام میں اس قدر گرم تھی کہ سونا کے آواز دینے پر بری طرح چونکی۔
"نانا بلار ہے ہیں۔"

لیپ ٹاپ پرے کرتے وہ اٹھی۔ جو تاپاؤں میں اڑتے وہ نانا کے کمرے کی طرف بڑھی۔
اپنے گرد لحاف پھیلائے وہ کسی کتاب کو پڑھنے میں مصروف تھے۔ کھٹکے پر کتاب پرے کی۔ مسکرا کر
اسکی طرف دیکھا۔
"آؤ، زنجبیل"

Posted On Kitab Nagri

وہ آہستگی سے قدم اٹھاتے ان کے پاس آئی۔ لحاف پرے کرتے وہ ساتھ ہوئی۔ سران کی گود میں رکھتے لحاف کو دوبارہ ٹانگوں پر پھیلایا۔

"آپ نے بلایا، نانا جی۔"

اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے انہوں نے سر پر ہاتھ رکھا۔

"تمہاری امی اور میری بچپن سے بہت بنتی ہے، لیکن آج وہ کہنے لگیں زنجبیل یہ بات کرتے ہوئے جھجک جائے گی۔ لیکن دل نہیں مانا۔" میں خود پوچھنا چاہتا ہوں۔

"کیا ہوا، نانا؟" ان کا سر پر رکھا ہاتھ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا تھا۔

"امیراں عباسی لے اپنے نواسے کے لیے رشتہ مانگا ہے۔ لیکن میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔"

ایک لمحے کے لیے اس نے نانا کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"آپ کو وہ کیسا لگتا ہے؟" ہلکی آواز میں کہتے وہ سامنے دیکھنے لگی۔ اسے ہر چیز سے بڑھ کا نانا کی رائے سننا پسند تھا۔

www.kitabnagri.com

"پہلی دفعہ وہ قبرستان میں دکھا، شادان کا بیٹا تھا برا نہیں لگا۔ پھر ایک دن میں نے اسے فجر کے لیے مسجد آتے دیکھا۔

فجر کے لیے سب نہیں جاگ سکتے، فجر کے لیے آنے والے چند ہوتے ہیں۔ وہ جن کی زندگیاں روشن

ہوں اور وہ ان چند میں سے ایک تھا۔ اس دن وہ بہت اچھا لگا۔"

Posted On Kitab Nagri

قبرستان میں اس سے کہا تھا کہ جن دعاؤں کے مفہوم معلوم نہ ہوں ان پر آمین نہیں کہتے۔ اس دن فجر کے لیے شائد وہ مسجد پہلی دفعہ آیا تھا۔

"کہنے لگا، مجھے جن دعاؤں کے مفہوم پتا نہ ہوں، ان پر آمین اب نہیں کہتا۔" اس کا ایمان غیر ملک میں بھی محفوظ رہا۔

"وہ برا تو نہیں ہے کیونکہ اس سے مثبت توانائی محسوس ہوتی ہے، تمہاری طرح۔" نانا اپنا جواب دے چکے تھے۔ وہ مسکرائی۔

گود سے سراٹھایا اور ان شانے پر ٹکا دیا۔

"ایک دن سکول سے اچانک کوئی لینے آگیا۔" گھر آئی تو سامنے دو جنازے تھے۔ ہر کوئی رو رہا تھا۔ پھر میں نے خود کو ان دو جنازوں کے پاس جاتے دیکھا۔ وہ ابو اور بھائی تھے۔ ان کی آنکھیں بند تھیں۔ میری بھی بند ہونے لگیں۔

سر پر آسمان اور قدموں تلے کی زمین وہ غائب ہوتے محسوس ہوئے۔ دل رکتا محسوس ہوا۔ اس وقت لگازندگی اب ختم ہو جائے گی۔

پھر اس ہجوم میں اپنی طرف بڑھتے، آپ نظر آئے، نانا۔ جب گلے لگایا۔ میری آنکھیں کھل گئیں۔ دل دوبارہ سے چلنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر پر آسمان اور قدموں تلے زمین واپس آتی محسوس ہوئی۔ ہجوم میں سے آنے والے آپ تھے، نانا۔" تب سے میری زندگی میں رہنے والے واحد مرد آپ ہیں۔

"آپ نہ ہوتے تو زنجبیل احمد بھی نہ ہوتی۔ امی کو غلط لگا۔ اگر زنجبیل کے لیے دنیا میں کوئی بچا ہے جس وہ کچھ بھی کہہ سکتی ہی تو وہ کوئی آپ ہیں، نانا۔"

"آپ نہ ہوتے تو یہ زندگی بہت بری ہوتی نانا، بہت بری۔" آنسو ان کا کندھا بھگونے لگے۔ اور وہ اس کے مسکراتے بھیکے چہرے کی طرف دیکھتے رہے۔

"مجھے زیادہ نہیں پتا وہ کیسے ہیں، مجھے اتنا پتا ہے نانا کہ آپ کی آنکھوں میں ان کے نام پر چمک آئی ہے۔ میں اس چمک پر بھروسہ کرنا چاہوں گی۔"

وہ بھی جواب دے چکی تھی۔

اس کے لیے زندگی کا مقصد واضح کرنے والے نانا تھے۔ وہ قرآن پاک اپنی ماں سے نہیں ان سے پڑھی تھی۔ دنیا میں اگر کوئی اسے ہر حال میں سمجھتا تھا وہ نانا ہی تھے۔

اگر کسی پر اسے ہر حال میں بھروسہ تھا تو وہ بھی نانا ہی تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ برلن کی سب سے مشہور کافی شاپ تھی۔ جو شدید برف باری کے باعث بند تھی۔ اس کافی شاپ کے سامنے باہر رکھے سنگی بیچ کی ایک سائیڈ برف سے ڈھک چکی تھی۔ دوسری بھی ڈھک چکی ہوتی اگر وہاں کوئی بیٹھانہ ہوتا۔ اسنے سرمئی لانگ کوٹ پہنا تھا۔ ہاتھوں پر چمڑے کے سیاہ دستانے تھے۔ ہلکی برف اس کے کوٹ اور بالوں پر بھی جمی تھی۔

اس کاریزائن لیٹر آفس آگیا تھا وہ بھی کوریروس کے زریعے۔

ہاتھ سے برف جاڑتے وہ بھوری آنکھوں والا مرد تھوڑا فاصلے پر اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ چونک کر اسکی طرف دیکھنے لگی۔

"ہائے۔۔۔۔"

"ہیلو۔۔۔" اس کی ہائے کے جواب میں اسنے آہستگی سے ہیلو کہا تھا۔ اس لڑکی کا چہرہ بے تاثر لگ رہا تھا۔ اتنی ٹھنڈ کے باعث وہ سرخ ساہور ہاتھا لیکن وہ لڑکی بے نیاز تھی۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟"

"کیوں؟"

وہ اس کی کیوں پر حیران ہوا۔

"آفس سے ریزائن کر دیا۔ kappler company کو تم کیسے چھوڑ سکتی ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

"اتنا ٹریول کر کے تم مجھے سے یہ پوچھنے آئے ہو، یونس ایمرے۔ جانتی ہوں تم سب کو کمپنی بہت پیاری ہے لیکن میں جرمنی چھوڑ رہی ہوں، اس لیے اب اس کے ساتھ مزید کام نہیں کر سکتی۔" وہ بے تاثر انداز میں کہتی سامنے جی برف کو تک رہی تھی۔

یہ وہ لڑکی نہیں لگ تھی جس وہ چھ ماہ پہلے آفس میں ملا تھا۔ اس داریا کی رنگت زرد تھی۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے تھے۔ لیکن سب سے بڑی بات وہ اب پرچوش نہیں لگ رہی تھی۔

"میں صرف کمپنی کے لیے نہیں آیا، داریا۔ دنیا میں ہارڈورکنگ اور بھی بہت سے لوگ ہوں گے، لیکن مجھے تمہارے لیے دکھ ہو رہا ہے۔"

"اتنا اچھا کیریئر، ریپوٹیشن کون چھوڑتا ہے۔" یہ تھوڑا پرسنل ہو گا لیکن اگر تمہارے ساتھ کچھ ذاتی مسائل ہیں تو تم انہیں حل کر سکتی ہو۔

وہ کہہ نہ سکی میری ذات بھی اب نہیں رہی کہیں وہ گم ہو گئی ہے، اب تو ہر جگہ، برلن کی ہر سڑک مجھے خود پر قہقہے لگاتی محسوس ہوتی ہے۔

"میں سب چھوڑ سکتی ہوں، کیریئر مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں ہے۔"

"اور ہاں یہ سب بہت ذاتی ہے۔" وہ تلخی سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

یونس ایمرے کو وہ اچھی لگی تھی۔ اچھی نرم دل، بہادر اور ایماندار انسان، پھر اس نے اس دن پہلی بار اسے برف پر بیٹھے روتے ہوئے دیکھا تھا۔ تب اسے بہت حیرت ہوئی یہ لڑکی بھی رو سکتی ہے، لیکن وہ

Posted On Kitab Nagri

جا کر اس سے وجہ نہیں پوچھ سکتا تھا۔ اسے بے ہوش ہو کر گرتے دیکھا تو وہ گاڑی سے اتر آیا۔ وہ ترک تھا اور ترک مہمان نوازی کے ساتھ رحم دلی کے لیے بھی مشہور ہیں۔ آج اسے بیچ پر مجسمہ بنے بیٹھے دیکھ کر جانے کیوں اس کی بھوری آنکھوں میں ہمدردی کا تاثر ابھرا تھا۔
وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔
لیکن اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟

اگلے دن وہ اسے The river-spree کے کنارے سے لگی نظر آئی تھی۔

وہ یہاں کسی سے ملنے آیا تھا۔ داریا کو دیکھا تو اس کی طرف بڑھا۔
"انسانوں کے بہت غم ہوتے ہیں، بہت سے دکھ اور زخم بھی، لیکن وہ جینا تو نہیں چھوڑتے۔"

اس کی آواز پر وہ مڑی۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی جیسے وہ رو رہی تھی۔

وہ واپس پانی کی طرف دیکھنے لگی تو وہ اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"وہ جینا چھوڑ دیتے ہیں، لیکن وہ زندہ رہتے ہیں۔ اور زندہ رہتے ہوئے جینا چھوڑ دینا ان کے بس میں

کہاں۔" اس کی آواز میں بھی نمی کا تاثر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری وائف کی ڈیٹھ ہوئی تو میں نے اپنے بیٹے کے ساتھ سروائیو کیا۔" مجھے لگاساری کائنات رک گئی ہے۔ سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔

"لیکن نہ کائنات رکی تھی اور نہ ہی کچھ ختم ہوا تھا۔ مشکل تھا لیکن وہ وقت گزر گیا۔ یہ وقت بھی گزر جائے گا۔"

"یونس ایمرے کیا بھولنا بہت مشکل ہوتا ہے؟" وہ اس کی طرف دیکھتے سوال کرنے لگی۔

"بھولنا اگر بہت مشکل ہے تو بہت آسان بھی ہے۔" سارہ مسئلہ ہی یہ ہے، داریا۔

"ہم بھولنے کی سوچ میں اس قدر گم ہوتے ہیں کہ حقیقت میں کچھ بھولنا ہے یہ تک بھول جاتے ہیں۔"

"اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟"

"ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ ہمیں لوگوں کو یاد رکھنے کی عادت ہوتی ہے، حقیقت میں تو ہم بھولنا نہیں چاہتے بس بھلا دینے کے سراب میں ہم خود کو گم کر لیتے ہیں۔"

وہ گہری باتیں کرتا تھا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے اپنا ملک یاد آتا ہے۔ میں واپس جانا چاہتی ہوں، لیکن جب تک کمپنی ریزائن نہیں ایکسپٹ کرے گی، میری ٹیکسٹس نہیں ہوں۔"

"کیا آپ مجھے فیور دیں گے؟"

"میں تمہیں ضرور فیور دوں گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں اس کے لیے احسان مند ہوں گی۔"

وہ اب مسکرا رہی تھی۔ لیکن یہ مسکراہٹ مختلف تھی، عجیب سی۔

"کیا مصر بہت پیارا ہے؟"

"بہت زیادہ، بھلا جس نے سرزمین مصر کو نہیں دیکھا اسے پھر کیا دیکھا۔"

کبھی وہ کہا کرتی تھی مصر، مصر عظیم ہے، مصر قدیم ہے۔ وہ اچھی حب الوطن تھی شاید۔ اس نے پہلی دفعہ داریا کو اس طرح اپنے ملک کے بارے میں فخر سے بتاتے دیکھا تھا۔

اتنا تو وہ بھی جان گیا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ ہوا ہے۔ لیکن وہ ذاتی تھا اور وہ اپنی ذات تک رکھنا چاہتی تھی۔

اور یونس ایمرے کو دوسروں کی ذاتیات کریدنا پسند نہیں تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حکمت علی، میں واپس آرہی ہوں۔"

وہ ویڈیو کال تھی لیکن اس نے اپنی طرف کا کیمرہ آف رکھا تھا۔ سامنے صرف ایک ہی چہرہ تھا۔ بھوری آنکھوں والے اٹھارہ، انیس سالہ لڑکے کا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکے کا چہرے بے یقین ہوا۔ آنکھیں حیرت سے چھوٹی ہوئیں۔

"تم مصر واپس آرہی ہو۔؟"

"ہاں، میں عظیم مصر واپس آرہی ہوں۔"

اس لڑکے نے دوبارہ کانوں کو مثلاً۔

"تو اہل مصر کو تیار رہنا چاہیے داریا مہوا واپس آرہی ہے۔"

"اور عالیار وہ برلن آیا ہوا تھا، واپس چلا گیا؟"

اسی سوال سے بچنے کے لیے وہ کیمرا آف کر چکی تھی۔ اس کے چہرے پر آتے تاثرات کو پڑھنا سامنے
سکرین پر نظر آتے لڑکے کو آتا تھا۔

"ہاں، وہ واپس پاکستان چلا گیا۔" فلائٹ کس دن کی ہے یہ مت پوچھنا بس تمہیں سر پر انرملے گا اور گھر
میں خود آجاؤں گی۔

"اوکے، نہیں پوچھتا لیکن وعدہ کرو تم آؤ گی؟"

چار سال ہوئے وہ مصر نہیں گئی۔ اور سامنے والے کو یقین تھا وہ وعدہ کرے گی تو آئے گی۔ وہ عہد نہیں
توڑتی۔

"بہت بے یقین ہو گئے ہو چلو اہل مصر عہد نہیں توڑتے۔"

"یہ عہد رہا میں تمہارے ساتھ الیگزینڈرا کے بیچ پر چہل قدمی کروں گی۔"

Posted On Kitab Nagri

"تم چلی گئی داریا تو کسی اور پر یقین کرنے کو دل نہیں مانتا۔" تم مجھے بھول گئی ہو۔
"میں اپنے حکمت علی کو نہیں بھولی۔"
کیا یہ سچ تھا۔۔۔؟

"تمہاری آواز عجیب سا ساز لگ رہی ہے۔ یوں جیسے کسی مصری موسیقار نے سارے پرانے ساز جمع کر لیے ہوں۔"

"کیا تم ٹھیک ہو؟"

وہ فکر مند ہوتے آگے ہوا۔ اور کیمرہ کیوں آف کیا ہوا ہے؟
وہ زور سے ہنس دی۔

"میں ٹھیک ہوں۔" کام کر رہی ہوں، اس لیے کیمرہ آف ہے۔ چلو پھر بات ہوگی۔ جلدی سے کال کاٹتے اسنے فون بند کیا۔

وہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی۔ فارغ سی، کرنے کو کوئی کام نہیں تھا۔

فون رکھتے گہری سانس لی۔

ساز، موسیقار، پرانے ساز

یہ حکمت علی، بھی نا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ان کی طرف سے ہاں کا پیغام آیا تھا۔

حویلی میں کئی سال بعد تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اس کے اور زنجبیل احمد کے نکاح کے تیاریاں۔
"نانو، آپ ڈیٹ فائنل کر لیں، داریا مصر شفٹ ہونے کا بتا رہی تھی۔" مجھے اسے انفارم کرنا ہو گا۔
اسنے نے مصروف سے انداز میں کہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"عالیار، تم کہہ رہے تھے اسے پاکستان نہیں پسند تو ہمیں اصرار نہیں کرنا چاہیے۔"

وہ نانو کے اس طرح کہنے پر حیران ہوا۔

"آپ نے اسے کہا تھا اور وہ مان گئی تھی۔"

"میں اسے جانتا ہوں نانو وہ آئے گی، اگر اسے عہد دیا ہے تو آئے گی وہ، داریا عہد نہیں توڑا کرتی۔"

کیوں کہ اسے آنے کا کہا تھا۔

وہ اسے کہہ نہ سکیں بعض لوگوں کی ہاں کے بعد بھی ان سے کچھ کہنے کو دل نہیں مانتا۔

وہ انہیں اچھی لگی تھی۔ شاید اسے یہ سب دیکھ کر تکلیف ہو۔

"پھر، ٹھیک ہے ایک ہفتے بعد کا کہہ دو۔" اب نکاح والے دن کا تو دعوت نامہ نہیں بھیجنا، وہ پہلے ہی آجائے گی تو اچھا ہے۔

"میں بھی یہ ہی سوچ رہا تھا۔"

اسنے سر جھٹکتے کہا۔ اور دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جرمنی سے دوبارہ واپس پاکستان آنے کے بعد وہ آج قبرستان آیا تھا۔
آج وہاں صالح احمد نہیں تھے۔ قبرستان کی خاموش ویرانی روح چیرنے والی تھی۔
"میں خوش ہوں بہت زیادہ اس نے سرگوشی کی۔" ماما، بابا سب ٹھیک ہو جائے گا، میری کہانی میں کوئی
ولن نہیں بنا۔" لیکن آپ یاد آتے ہیں، یار، بہت یاد آتے ہیں۔
"آپ کو پتا ہے ماما وہ بہت اچھی ہے، پتا نہیں کیوں لیکن وہ مجھے آپ کی طرح لگتی ہے۔ وہ باتیں کر رہی
ہو تو اکثر یوں لگتا ہے جیسے وہ کئی سال آپ کے پاس رہی ہے۔"
وہ شائد نہیں جانتا تھا زنجبیل احمد اور شادان عباسی صالح احمد کی شاگردہ تھیں۔ اس کی باتوں میں اگر
اسے اپنے بچن میں بولتی ماں کی سنی گئی باتوں کی دھندلی جھلک نظر آتی ہے تو وہ اسی ایک انسان کے
باعث ہے۔ اگر وہ زیادہ عرصہ ماں کے ساتھ رہتا تو اسے معلوم ہوتا وہ مماثلت ہلکی دھندلی نہیں ہے۔
بلکہ وہ گہری ہے۔ اس لڑکی سے اس ماں کی سوچ ملتی ہے۔ وہ واقعی میں اس کی ماما کی طرح Soft،
Innocent، kind ہی تھی۔
"ہم جلد شادی کر رہے ہیں، آپ دونوں خوش ہوں گے ناکوں کہ اب نانو اور میں بھی خوش ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

اسنے دونوں قبروں کے درمیان کچھ پودے لگائے تھے، وہ سبز تھے، کسی نے اس کے جانے کے بعد بھی انہیں روز پانی دیا تھا۔
ان پر اب ننھی کوئلیں نمودار ہی تھیں۔
وہ ان پودوں کو دیکھ کر مسکرایا۔ پھر فاتحہ پڑھنے کے لیے اپنے ہاتھ بلند کیے۔



برلن؛ جرمنی
ریزان لیٹر ایکسپٹ ہو گیا تھا۔ اور اس کی ٹکٹس کنفرم تھیں، ایک دن بعد کی۔
جب اسے عالیار کی میل رسیو ہوئی تھی۔
وہ نئے سرے سے اذیت کا شکار ہوئی۔ اسے عہد نبھانے آتے تھے، وہ زندگی میں ایک دفعہ زنجبیل احمد سے ملنا چاہتی تھی۔
اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے پڑھتے ہوئے موبائل سائیڈ پر رکھا۔
"میرے اپنے دل نے مجھے اداس کر دیا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

زندگی ایک خوفناک سا خواب بن گئی تھی۔ وہ سوچتی تھی اگر وہ اس سے بار بار رابطہ کرے گی تو ضبط کھو دے گی۔ ابھی کچھ وقت وہ خود کو دینا چاہتی تھی۔ روح میں چبھتی کرچیوں کو نکالنے میں کئی سال لگتے کیوں کہ یہ کرچیاں اسنے خود کو خود چھوئی تھیں۔

اسے برلن کی ہر سڑک پر اپنے ساتھ وہ ہنستا نظر آتا تھا، پھر وہ غائب ہو جاتا اور خالی سڑکیں اسے خود پر ہنستی محسوس ہوتیں۔ زندگی گویا رک سی گئی تھی یا شاید اس کے لیے اس زندگی کے رنگ پھیکے پڑ گئے تھے۔

مصر پہنچ کر دو دن بعد اسے پاکستان روانہ ہونا تھا۔ عالیار شاہ جہاں کے نکاح کے لیے، اس کی سب سے اچھی دوست کے طور پر وہ جا کر اس لڑکی سے ملنا چاہتی تھی۔

سامان پیک ہو چکا تھا۔ اپنے جوتے، کپڑے اور بیگز کی بڑی تعداد اسنے چیرٹی میں دے دی تھی۔

اپارٹمنٹ اس کا اپنا تھا، لیکن اسنے اسے بھی سیل کر دیا۔ یونس ایمرے کی مدد سے وہ جلد بک گیا تھا۔ وہ الودائی لٹچ پر گئی تھی یونس ایمرے اور برات کے ساتھ۔

کتنے مہینے وہ ان سے چڑتی رہی۔ اتنے برے بھی نہیں تھے وہ۔ یا شاید سارے باس آفس سے باہر برے نہیں رہتے۔

"داریا تم سب کچھ ایسے ختم کر رہی ہو جیسے دوبارہ کبھی برلن کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔" اپارٹمنٹ اور گاڑی بھی بیچ دی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کھل کر ہنس دی۔ زور سے۔ اتنا کہ ہنستے ہوئے اس کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔
کوئی بھی وہ ہنسی دیکھتا تو تورو دیتا۔ اس کی ہنسی کھوکلی تھی۔ بالکل کھوکھلی سی۔۔۔
"نہیں تو، میں تو ہر سال جرمنی آیا کروں گی۔ برلن کی سڑکوں پر بھاگوں گی اور سیاحوں کو برف کے
گولے ماروں گی۔"

اس کے اس طرح کہنے پر وہ بھی ہنس دیا۔

"تو کیا ہم دوست ہوئے؟"

اس کی ہنسی تھمی تھی۔

"میں اب دوست نہیں بناتی، یونس ایمرے تم میرے دوست نہیں ہو۔"

"ہاں برات ایمرے میرا فرینڈ ہو سکتا ہے۔"

اس نے ہنستے ہوئے برات کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور پھر وہ تینوں ہنس دیے۔

"کیا میں تمہیں ایئر پورٹ چھوڑ سکتا ہوں؟"

www.kitabnagri.com

"بالکل" اس نے سر ہلایا تھا، اونچی پونی بھی میں مقید سرخ بال بھی ہلکا سا جھولے تھے۔

وہ دوست نہیں تھے لیکن کچھ وقت کے لیے وہ اچھے ساتھی بنے تھے۔

"لیکن برات ایمرے کو بھی ساتھ لائیں گے۔"

"اوکے۔" ہم دونوں تمہیں سی آف کرنے آئیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

"ضرور، ضرور۔ مجھے اچھا لگے گا۔"

میرادل ٹوٹ چکا ہے اے سر زمین جرمن اس کی کرچیوں سے خون رس رہا ہے۔ اسے بھرنے کے لیے بہت وقت لگے یا شاید یہ بھرے بھی نہ۔

تمہاری فضاؤں کو یادوں کے بوجھ تلے دبے میں الوداع کہتی ہوں۔

"آج سے تم میرے لیے اجنبی ہوئے اور میں عہد کرتی ہوں اجنبیوں سے اب ہمیشہ دور رہوں گی، اجنبیوں سے جب اجنبیت ختم ہو جائے تو وہ عزیز ہو جاتے ہیں۔ اور بعض عزیز تکلیف دیتے ہیں۔"

آخری نظر اس اپارٹمنٹ پر ڈالتے وہ آگے بڑھ گئی۔

پھر کچھ دور جا کر رکی ٹیکسی میں سامان رکھتے وہ واپس مڑی۔

وہ سیڑھیاں اب بھی وہی تھیں۔ جہاں وہ دونوں گھنٹوں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔ شدید سردی میں باہر بیٹھ کر کولڈ کافی پیا کرتے تھے۔

اداس آنکھوں والی وہ لڑکی مسکرا دی۔

زندگی آگے بڑھ جائے گی۔ جانے نئے مالکان اس کے اپارٹمنٹ کا کیسے خیال رکھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ چلتی ہوئی ان دونوں کے پاس آرکی تھی۔

چہرے پر مسکراہٹ لیے۔

"ہر چیز کے لیے شکریہ یونس ایمرے، ترک برے نہیں ہوتے، داریا مہوانے رائے بدل لی ہے۔"

وہ بھی مسکرا رہا تھا۔

"میں نے بھی اپنی رائے بدل لی۔ اہل مصر اتنے بھی بد تمیز نہیں ہوتے۔"

وہ زور سے ہنس دی۔

کیا وہ اپنے باس کو بد تمیز لگتی تھی۔

"ہر گز نہیں۔"

پھر وہ جھکی اور برات ایمرے کے گال پر بوسہ دیا۔

"کبھی مصر آؤ تو اس سے عشق ہو جائے، میں تمہیں اپنا مصر دکھانا چاہوں گی۔" برلن تھکا دیتا ہے برات

بے تم مصر ضرور آنا۔

www.kitabnagri.com

وہ نا سمجھی سے اپنے باپ کے طرف دیکھنے لگا۔

پھر ان کے بتانے پر کہ داریا نے کیا کہا ہے اس بھی جواباً ترک میں پیغام پہنچایا۔

"میں قرمزی بالوں والی پیاری داریا کا مصر دیکھنا چاہوں گا۔"

انہیں الوداع کہتے وہ آگے بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس ایئرپورٹ کئی دفعہ آچکی تھی، کبھی عالیار کو رسیو کرنے، کبھی خود کسی فلائٹ کے لیے لیکن آج اس کی کیفیت مختلف تھی۔ سامنے پاسپورٹ چیک کرواتے اسنے ہر چیز کو اداس نظروں سے دیکھا۔ جانے زندگی دوبارہ برلن لائے بھی یا نہ۔

وہ دونوں کچھ دیر وہیں کھڑے رہے کہ دار یا مہوا پیچھے مڑ کر دیکھے اور اور وہ الودائی ہاتھ ہلائیں لیکن وہ نہیں مڑی تو وہ ایئرپورٹ سے باہر کی طرف بڑھے۔

یونس ایمرے کو وہ بہت اچھی لیکن عجیب لگی تھی، اسنے اسے کریدا نہیں تھا کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیوں سب چھوڑ رہی ہے۔ لیکن اسے پوچھنا اچھا نہیں لگا اور خود سے اس نے نہیں بتایا۔ ہاں شاید جب وہ کچھ سال بعد برلن آئے گی تو وہ اس سے پوچھے گا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

لیکن وہ برلن آئی تو۔۔۔
کیا وہ کبھی سالوں بعد برلن آئے گی؟
www.kitabnagri.com

"اب ہم شاید کبھی نہ ملیں۔"

"الوداع اے سرزمین برلن۔"

جہاز نے اڑان بھری، اونچائی پر۔ سرزمین برلن سے بلند ہوتا جہاز۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسنے اُم سے سنا تھا واپس مڑ کر دیکھنے والے لوگ پتھر ہو جاتے ہیں اسنے واپس مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔
مزید پتھر ہونے سے اسے خوف آیا تھا۔

اور سر زمین جرمن کی فضاؤں نے یہ دکھ اپنے سینے میں سموتے اس سرخ گھنگرا لے بالوں والی لڑکی کو
دکھ سے آخری دفعہ دیکھا تھا۔

آخری دفعہ۔۔۔ واقعی آخری بار۔۔۔۔۔

عظیم مصر کی سر زمین پر قدم رکھتے اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔ میں نے تمہاری فضاؤں کو الوداع کہنا چاہا
لیکن دیکھو میں پھر واپس آگئی ہوں۔

"اے شہر الیگزینڈرا، تو یہ ثابت ہوا تم مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہو۔" دونوں بازو کھول کر اسنے آسمان
کی طرف دیکھا۔

"میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں عظیم مصر، تم ہمیشہ مجھے اچھی یادوں میں یاد رہو گے۔"

"یہاں رہنا بھی چاہتی ہوں اور نہیں بھی، لیکن اُم کے بعد میں یہاں آئی تو میرا زخمی دل مزید زخمی

ہو جائے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنے آخری الفاظ یاد آئے۔ مصر میں اس کا گھر تھا۔ وہ اسے بچ نہیں سکی تھی۔ وہ ڈیڈ اور اُم کا گھر تھا۔ وہ اسے کسی اور کو نہیں دے سکتی تھی۔

برلن سے سرزمین مصر تک آتے اسے تھک جانا چاہیے تھا۔ لیکن اس کی روح تھکی تھی تو جسمانی تھکاؤ کا احساس ہی ختم ہو گیا۔

وہ چھوٹا سا گھر گرد آلود تھا۔ جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا پینٹ۔، جالوں سے گھری دیواریں۔

کیا وہ اس کا گھر تھا۔ ایک مشہور آرکیٹیکٹ کا گھر۔

بیگ درازے پر رکھتے اسے آستینیں پیچھیں کیں۔ پانچ گھنٹے لگے تھے لیکن وہ گھر اب پہلے سے بہتر اور صاف لگ رہا تھا۔

حکمت علی کھانے کی ٹرے اس کے سامنے رکھتے فرش پر بیٹھ گیا۔

"داریا تم واپس آگئی، مجھے پتا تھا تم یہیں آؤ گی۔" وہ اس پر نہیں ہنس رہا تھا لیکن اسے لگا وہ اسی پر ہنس رہا ہے۔

www.kitabnagri.com

"تم اتنے بڑے ہو گئے ہو لیکن ہینڈ سم آج بھی نہیں ہوئے۔" کھانے کی ٹرے اپنی طرف کرتے وہ بھی ہنس دی۔

"اس طرح مت ہنسو داریا مہوا، مجھے رونا آجائے گا۔"

وہ سامنے تھا وہ کیسے بھول گئی کہ اس کے چہرے کی زخمی ہنسی حکمت علی پہچان جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

منہ کی طرف نوالہ لے کر جاتا اس کا ہاتھ ساکت ہوا۔

وہ عراق سے تھے لیکن مصر میں کئی سالوں سے رہ رہے تھے۔ جنگ کے زمانے میں امن کے لیے مصر کا رخ کرنے والا عراقی خاندان۔

وہ شائد سات سال کی تھی، کوئی اور بچہ گھر میں نہیں تھا۔ اسے چھوٹے بچے پسند تھے۔ پڑوسیوں کی طرف آنا جانا تھا لیکن وہ پڑوسی اسے تب زیادہ اچھے لگنے لگے تھے جب ان کے ہاں چھوٹا بچہ پیدا ہوا۔ وہ اس سے سات، آٹھ سال چھوٹا تھا۔ ایک دن کا تھا تب اس کی گود میں آیا۔

کئی سال اس کی انگلی پکڑے وہ الیگزینڈرا بیچ پر جاتی رہی، پھر اسے سکالر شپ ملی تو وہ جرمنی سے چلی گئی لیکن وہ کبھی حکمت علی کی زندگی سے نہیں گئی تھی۔ حکمت چھوٹا تھا، کبھی کبھی اس کی اسے یاد بھی آتی تھی پھر مصروفیات نے سب بھلا دیا۔ زندگی آگے بڑھ گئی، کچھ لوگ پیچھے رہ گئے اور کچھ آگے بڑھ گئے زندگی کے ساتھ۔ لیکن وہ آگے بڑھ کر گئی تھی پھر پیچھے دھکیل دی گئی۔

"میں نے تمہیں بہت یاد کیا داریا مہوا، تم کتنی بری ہو اُم کے بعد تم نے مصر کا رخ نہیں کیا۔"

"کیا اہل مصر اب بے وفا ہونے لگے ہیں؟ وہ اب اپنے شہروں سے دغا کریں گے۔"

"میں تمہیں اور مصر کو بھول گئی تھی حکمت علی، بھولنے والوں کو سزا مل جاتی ہے۔"

وہ اس کے قد سے بڑا لگ رہا تھا۔ وہ آج بھی اسے ہمیشہ کی طرح یاد تھی۔ اس کی آنکھوں میں نمی پھیلنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا واقعی حکمت علی کو داریا مہوایا د تھی؟"

اسنے یاسیت سے پوچھا۔

وہ اس کا بھائی تھا اس کے بچپن کا دوست اور ساتھی۔ اُم سے وہ اکثر اس کا پوچھ لیا کرتی تھی۔ پھر وہ نہیں رہیں تو کچھ نہ رہا بس تھوڑا بہت رابطہ رہا۔

"والدہ نے کہا تھا میں ایک دن کا تھا جب داریا نے مجھے گود میں اٹھایا تھا، پھر گیارہ سال تک الیگزینڈرا بیچ پر وہ میرا ہاتھ پکڑے چلا کرتی تھی۔

"لیکن داریا مصر سے چلی گئی اور حکمت علی نے اس کے بعد دوست نہیں بنائے۔"

وہ رودی اس کے سامنے، پھر وہ دونوں گلے لگ کر رونے لگے۔

"مجھے معاف کر دو، میں نے خود کو جرمنی کی فضاؤں میں قید کر لیا تھا، پیارے حکمت علی۔" اس کے آنسو صاف کرتے وہ پیچھے ہوئی۔

"کیا اس قید سے تمہارا دم نہیں گھٹتا تھا؟"

www.kitabnagri.com

"پہلے ٹھیک تھی اب واقعی دم گھٹتا تھا، اس لیے واپس آگئی۔"

"تمہیں کیسے پتا کے میں آئی ہوں؟"

"پڑھ رہا تھا، پہلے زنگ آلود دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ پھر زور زور سے آوازیں آنے لگیں۔ والدہ نے

کھانا دیا اور کہا جاؤ تمہاری بہن آئی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ روتے ہوئے پھر ہنس دی۔

"آؤ میرے ساتھ کھانا کھاؤ، حکمت علی۔"

وہ دونوں کھانا کھانے لگے، ایک ٹرے سے۔

اور حکمت علی سوچ رہا تھا داریا مہوا کو کچھ ہو گیا ہے۔ وہ ایسے ہنستی نہیں تھی۔ جرمنی کے برلن نے مصر

کی داریا کے ساتھ کیا ہے؟

کیا؟؟؟؟



وہ واقعی بھول گئی تھی۔ اپنے بھائی کو، اپنے ایک اور دوست کو، حکمت علی کو۔۔۔

لیکن وہ اسے یاد تھی۔

www.kitabnagri.com

ہم ایسے ہی تو کرتے ہیں، نئی جگہوں پر نئے لوگوں کے ساتھ رہتے پرانے دوستوں کو بھول جاتے ہیں۔

آگے بڑجانا برا نہیں ہوتا، خود سے وابستہ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا بھی برا نہیں ہوتا، لوگ پیچھے رہ جاتے

ہیں لیکن اگر وہ دوست ہوں تو انہیں بھلایا نہیں کرتے۔

وہ حکمت علی کے ساتھ الیگزینڈرا بیچ آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں پاکستان جا رہی ہوں۔"

گہرے نیلے پانی میں اس نے پتھر پھینکا۔

حکمت علی کی آنکھوں میں شدید حیرانی آئی، پھر وہ ہنسنے لگا۔

"اب تم مزاق اچھے نہیں کرتی داریا، لیکن تمہارا دل رکھنے کے لیے میں پھر بھی ہنس رہا ہوں۔"

"اس کی شادی ہو رہی ہے۔ اور اس شادی میں شمولیت کے لیے، کل پاکستان جاؤں گی۔"

لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے تاثرات بدلے تھے۔ حکمت علی کے ہنستے چہرے پر دکھ کی گہری
پر چھائیاں لہرائیں۔

تو یہ تھا جو وہ برلن میں کھو کر آئی تھی۔

"مبارک باد دینے مت جاؤ، داریا۔"

تو وہ واقعی تکلیف میں تھی، اس کا دل اداس ہوا۔

"جانا تو ہو گا نا، میں اس کی سب سے خاص دوست ہوں، مجھے سب سے خاص موقع پر ہونا چاہیے۔"

"مت جاؤ، تمہیں تکلیف ہوگی، داریا۔"

"اب نہیں ہوتی، تکلیف ہی تو نہیں ہوتی۔" اس نے گردن موڑی اور اپنے ساتھ پتھروں پر بیٹھے حکمت
علی کو دیکھا۔

وہ واقعی بڑا ہو گیا تھا۔ ہلکی سی داڑھی نکل رہی تھی، وہ اب بچہ نہیں رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جھوٹ آج بھی اچھے نہیں بولتی۔" ہنستی ہو تو واقعی کسی پرانے موسیقار کے زنگ آلود گٹار جیسی آواز لگتی ہے۔ وہ خفا ہونے لگا۔

"میں ٹوٹ چکا گٹار ہوں، بکھر چکا ساز ہوں۔ ہاں میں نے مان لیا۔" اتنے دنوں سے میں کسی اپنے کو ڈھونڈ رہی تھی، وہاں کوئی نہیں ملا۔ دوست ہیں وہاں اچھے دوست لیکن ان میں کوئی اُم، عالیاں شاہ جہاں اور حکمت علی جیسا نہیں تھا۔ اس لیے کسی سے کہہ نہیں پائی۔"

اس کے ہلکے میں آنسوؤں کا گولا اڑکا تھا۔

"میں واپس تمہارے لیے نہیں آئی حکمت علی، بس اپنی تم سے کہنے آئی ہوں۔" شائد میں خود غرض ہو گئی ہوں۔ دیکھو میرے ہاتھ خالی ہیں۔" اس نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے چہرے کا سامنے کیں۔

"اس نے تمہیں چھوڑا داریا، وہ کتنا بد قسمت ہے۔" کیا کوئی لڑکی داریا مہوا سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے؟"

"ایسا نہیں ہے۔ سارا غم ہی یہی ہے، میں نے خود کو خود دھوکا دیا۔"

"دس سالوں سے ہم دوست ہیں۔ ہم آج بھی دوست ہیں لیکن میرے دل نے اس دوستی کو کسی اور رخ سے دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے خود کے ساتھ ظلم کیا۔ بہت ظلم۔"

"وہ بد قسمت نہیں ہے حکمت علی۔ یوں مت کہو، بس میری قسمت اچھی نہیں تھی کیوں کہ میری قسمت میں وہ نہیں ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

حکمت علی نے زندگی میں تیسری بار اسے روتے دیکھا تھا۔ پہلی بار وہ جرمنی جا رہی تھی اور رور ہی تھی۔ دوسری دفعہ وہ اُم کے انتقال پر مصر آئی تھی تب۔ اور آج کچھ سالوں بعد وہ پھر سے رور ہی تھی۔ نیلے پانی کے سامنے روتی ہوئی سرخ بالوں والی داریا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"داریا مہوا مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ پلیز واپس پہلے والی داریا بن جاؤ۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے رو دیا۔ اس کے غم میں روتا ہوا حکمت علی۔ ٹھیک ویسے جیسے وہ اس کے باپ کے مرنے پر اس کے غم میں روئی تھی۔

وہ بچپن میں اسکی کمفرٹ زون رہی تھی۔ آج اس کے لیے وہ کمفرٹ زون بن گیا تھا۔ داریا کے لیے۔۔۔

"آج آخری دفعہ اس کی اس حوالے باتیں کر رہی ہوں۔ پھر اس فریب سے میں خود کو آزاد کروالوں گی۔"

پھر واپس مصر کی داریا بن جاؤ گی۔" وہ مسکرا دی۔

"چلو پتھر پھنکتے ہیں۔" دیکھتے ہیں زیادہ آگے تک کس کا جاتا ہے، وہ اب پھر سے مسکرا رہی تھی، مغموم سا۔

کم از کم حکمت علی کے سامنے اسے اپنے چہرے پر فلٹرز نہیں لگانے پڑتے تھے، چاہے درمیان میں کتنے ہی سال آجاتے۔

وہ مسکراہٹ حکمت علی کو اچھی نہیں لگی تھی۔ اس میں زخمی پن، ٹوٹے دل کی کرچیاں اور دکھ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پہلا پتھر اسنے پھینکا تھا، وہ آگے تک گیا تھا۔

دوسرا پتھر الیگزینڈر ایچ میں حکمت علی نے پھینکا تھا۔ حکمت علی کا پتھر زیادہ آگے تک جا کر پانی میں گرا تھا۔ وہ جیت گیا۔

"تم جیت گئے۔" وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنس دی۔

"تمہیں لگا تھا جیسے بچپن میں تم مجھے جیتنا دیکھنے کے لیے جان بوجھ کر کر پیچھے پتھر پھینکتی تھی، میں بھی آج ویسے کر کے تمہیں جیتنے دوں گا۔"

"جیت کی چاہ نہیں رہی اب۔"

"تم اس دنیا کے سب سے برے لڑکے ہو۔ وہ خفا ہوئی۔

"تم اس دنیا کی سب سے اچھی لڑکی ہو۔" وہ ہنس دیا۔

پھر وہ پتھر پر کھڑی ہوئی، دونوں بازو کھولے، آنکھیں بند کیں اور زور سے چلائی۔

"اے عظیم مصر تمہاری داریا واپس آگئی ہے، اب یہ آزاد ہونا چاہتی ہے، ہر غم سے، دکھ سے۔ مجھے

خوش آمدید کہہ دو۔"

وہ بھی اسی کی طرح پتھر پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ آنکھیں بند کر لیں اور دونوں بازو واکیے۔ پھر زور سے

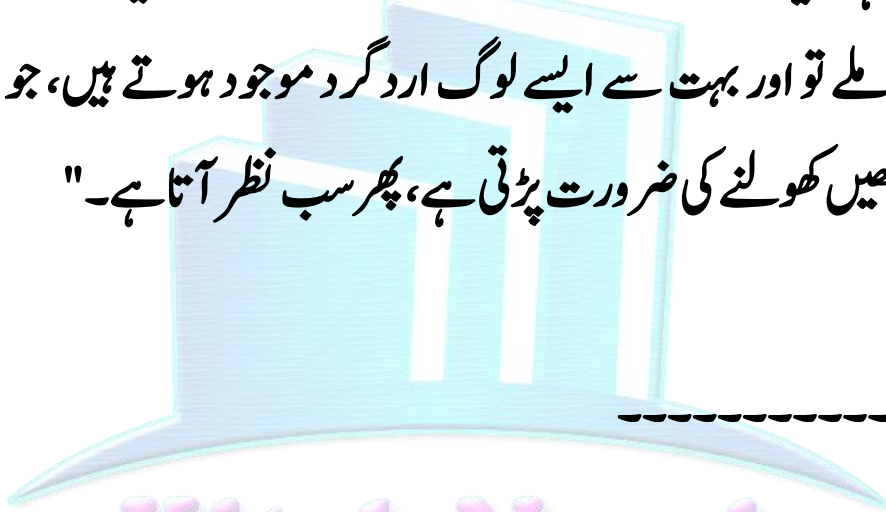
چلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم مصر کی معزز داریا کو خوش آمدید کہتے ہیں، سر زمین مصر کو اس پر فخر ہے، اور اسے اس فخر پر فخر ہے۔"

پھر وہ دونوں ہنستے ہوئے پتھروں پر لوٹ پوٹ ہونے لگے، کمر میں چبھتی ہلکی کنکریوں سے بے پرواہ ہو کر۔

"بس موو کرنا ہوتا ہے۔ یہ آسان نہیں ہوتا لیکن زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص نہ بھی ملے تو اور بہت سے ایسے لوگ ارد گرد موجود ہوتے ہیں، جو واقعی ہمارے لیے ہوتے ہیں، بس آنکھیں کھولنے کی ضرورت پڑتی ہے، پھر سب نظر آتا ہے۔"



"اب اتنا اچانک کیسے پوسٹ پون کروں سب۔"

"نہیں، ٹھیک ہے۔ تم فلائٹس چیک کرو اور دوبارہ بتاؤ۔"

وہ داریا تھی۔

کل عالیار اور زنجبیل کا نکاح تھا۔ اسے آج آنا تھا لیکن پاکستان آنے والی فلائٹ اچانک کینسل ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

موبائل کی دوبارہ گھنٹی بجی۔ اب وہ بتا رہی تھی اسے فلائٹ اگلے دن کی مل رہی ہے اور وہ کچھ بھی نہ کرے۔

وہ اسکے نکاح سے اگلے دن آئے گی۔

نانو کو مطلع کرتے وہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔ یہ ہفتہ بہت جلدی گزرا تھا۔ اسے زنجبیل سے اپنی گفتگو یاد آئی تو چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

وہ خوش تھا بے تحاشا خوش۔ نانو، سونا اور زنجبیل کو وہ شاپنگ کے لیے ساتھ لے گیا تھا۔ نانو سے ایکسیوز کرتے وہ باہر آئی، گہرے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کرنے لگی۔ پھر اس نے اسے پاس آکر کھڑے ہوتے دیکھا۔ وہ پریشان لگ رہا تھا۔

"کیا ہو، آپ ٹھیک ہیں؟"

"میں ٹھیک ہوں۔ زیادہ رش ہو تو میرا دم گھٹتا ہے۔ بہت رش میں جانا پسند نہیں ہے۔"

ویکینڈ کی وجہ سے آج واقعی مال میں رش تھا۔ پاکستان میں اکثر لوگ ویکینڈز پر شاپنگ کے لیے زیادہ جایا کرتے ہیں۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کر چکی تھی۔

"آپ منع کر دیتیں۔" اس کی آنکھوں میں ابھی بھی تفکر وہ دیکھ سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں، بس کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔"

"اچھا میری طرف دیکھیں۔"

"جی" اس کی آنکھیں سوالیہ ہوئیں۔

"میں آپ کے ساتھ ہوں، آپ کو کچھ نہیں ہوگا، آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا، رش بالکل نہیں ہے۔"

"کیا اب آپ کمفرٹبل ہیں؟"

وہ اس کے اس طرح کہنے پر نرمی سے مسکرائی۔

"آپ میرے ساتھ ہیں اور میں بالکل ٹھیک ہوں واپس اندر چلیں۔" اس نے شاپ کی طرف اشارہ کیا۔

نانو اور سونا اندر ہی تھیں۔ وہ جیولری شاپ تھی۔ وہ دیکھ سکتی تھی، سونا اور نیبی ماں کسی بات پر اب ہنس رہی تھیں۔

"چلیں" وہ اس کے لیے دروازہ د کھیل چکا تھا۔

اپنے کپڑے، اس نے کورڈ میں سیٹ کیے تھے جس کی ایک سائیڈ اب خالی ہو چکی تھی۔

کل وہ یہاں ہوگی، کمرے پر طائرانہ نظر ڈالتے وہ ایک دفعہ پھر مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

فلائٹ کیسنل ہو گئی تھی یعنی وہ اگلی فلائٹ لیتی تو شادی والے دن پہنچتی۔ اور اسنے وہی فلائٹ لے لی تھی۔

سفید لانگ شرٹ اور کھلے ٹراؤزر میں وہ اچھی لگ رہی تھی۔ یہ حکمت علی نے کہا تھا۔
"ویسے داریا ایک بات سمجھ نہیں آتی مجھے، ابھی دو دن پہلے جرمنی سے آئی ہو، اب پاکستان کی فلائٹ کیا سفر ہی کرتی رہو گی۔"

"پیارے حکمت علی، میں نے ابلائے کر دیا ہے، جلد تم داریا مہوا کے ہاتھ سے ڈیزائن کی گئی مصر کی بلند عمارتیں بننے دیکھو گے۔" اس لیے اب میں صرف سفر نہیں کر رہی۔

وہ دونوں ٹیکسی میں سوار تھے۔ حکمت علی اسے ciaro airport الوداع کہنے ساتھ آیا تھا۔
"اور وہ عمارتیں سب سے مشہور بننے والی عمارات ہوں گی۔" کئی سال پہلے اسے جنون تھا اہل مصر کو اپنی بنائی گئی عمارات سے حیران کرنے کا۔ ان کے چہروں کو حیرت سے مسرت میں بدلنے دیکھنے کا۔
اور اب کئی سال گزار کر آج وہ پھر اسی جنون سے بول رہی تھی۔
"مشہور ہونے کے بعد حکمت علی کو مت بھول جانا، اسنے تنبیہ کی تھی۔"

"نہیں بھولوں گی۔ کیوں کہ تم بھی بہت بڑے آرکیٹکٹ بنو گے۔ وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔
ٹیکسی رکی۔ ہاتھ میں بیگ پکڑے وہ اتری۔

"داریا تمہیں تکلیف ہو گی۔" جانے کیوں وہ رونے لگا تھا۔ آنکھیں نم ہوئیں۔ دل بار بار بھر آنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا وجود زنجیر ہوا۔ آگے بڑھتے قدم رک گئے۔

"تکلیف میں برداشت کر لوں گی۔ دوستوں کو ہاں کرنے کے بعد نہ کرنا، داریا نہیں آتا۔"

"اور اگر تم اسی طرح روتے رہے تو اہل مصر کی ساری لڑکیاں تم پر ہنسنا شروع کر دیں گی۔"

اس کی بات نظر انداز کرتے وہ پھر سے بولا۔

"تم اتنی ریلیکس ہو، وہ شادی کر رہا ہے۔"

حکمت علی کا دل دکھ رہا تھا، وہ لڑکی اسے عزیز تھی، پہلی دفعہ انگلی پکڑ کر ساتھ چلنے والا عزیز ہی ہوتا ہے، پہلا قدم اٹھانے میں مدد دینے والا یاد بھی رہ جایا کرتا ہے۔ والدہ کہتی ہیں، وہ چھوٹا تھا تو تین سال کی عمر تک چل نہیں پایا، سب کو لگا معذور ہے لیکن داریا سکول سے آنے کے بعد روزانہ کے گھر آتی، اس کے دونوں ہاتھ پکڑتی اور ساحل کی ریت پر چلانے کی کوشش کرتی، پھر ایک دن وہ چلنے لگا تھا۔ ہاتھ چھوڑ کر۔۔۔

"دوستوں کی شادیوں پر خوش ہوتے ہیں، میں بھی خوش ہوں۔ وہ پھر ہنس دی۔"

"میں نے کہا تھا میرے سامنے اس طرح مت ہنسا کرو۔" وہ بھی پھر سے خفا ہوا۔

"میں اس طرح صرف تمہارے سامنے ہنستی ہوں۔ کیوں کہ اب جینا چاہتی ہوں، حکمت علی۔"

ہنستے ہنستے آنکھیں نم ہوئیں، وہ نمی کو پی گئی۔ لیکن حکمت علی نے وہ نمی دیکھ لی تھی۔

"پاکستان سے واپس آنا تو داریا مہوا بن کر آنا، ورنہ مت آنا۔" وہ ابھی تک خفا سا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جلد واپس آؤ گی نا؟" اسنے یقین دہانی چاہی۔ عہد چاہا، وہ عہد نبھانے والوں میں سے تھی۔ لیکن پھر بھی دل عجیب سا ہو رہا تھا۔

"میں واپس آؤں گی۔ ہم دوبارہ ساحل کی ریت پر ریت سے ہی گھر بنائیں گے۔ ہم الیگزینڈرا بیچ کے نیلے پانی میں پتھر پھینکیں گے، اور میں جیت جاؤں گی اب، تم میرے ہاتھ سے ڈیزائن کی گئی عمارات کو بننے دیکھ کر فخر محسوس کرو گے۔"

وہ مسکرا رہی تھی، لیکن حکمت علی سے عہد نہیں کر رہی تھی، واپسی کی بس یقین دہانی کر رہی تھی۔

"میں تمہاری انگلی پکڑے دوبارہ سے چلنا سیکھنا چاہوں گا۔"

یعنی اس دفعہ تمہیں چلنا سکھاؤں گا۔

"ٹھیک ہے، پیارے حکمت علی"

"الوداع" حکمت علی سے ملتے اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا تھا۔

وہ اپنا سامان لیتے آگے بڑھی۔ دل بو جھل سا ہوا۔

پھر کچھ آگے جا کر وہ رکی، ہاتھ بلند کیا اور مسکرائی۔

"انتظار کرنا حکمت علی میں آؤں گی، عہد نہیں ہے یہ۔" اسے چلاتے دیکھ کر مسافر رکے، حیرت سے

سرخ بالوں والی پاگل لڑکی کو دیکھا اور آگے بڑھ گئے۔

حکمت علی بھی الوداع کے لیے ہاتھ ہلاتے ہنس دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ روتے ہوئے ہنس دیا۔ پہلے ہلکا سا پھر زور سے۔

سرخ کامدار جوڑے پہنے وہ دلہن کے روپ میں تھی۔ صالح احمد اور امینہ صالح کی آنکھیں نم تھیں۔ وہ بھی آنکھوں میں نمی لیے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

جہاز نے سرزمین مصر سے پرواز بھری، سیٹ بیلٹ باندھتے، اسنے آنکھیں موند لیں۔ سفید شلوار قمیض کے ساتھ سیاہ واسکٹ پہنے وہ مختلف لگ رہا تھا۔ خوبصورت اور ہینڈسم۔ یہ نانو کی فرمائش تھی اور اسنے اس کا احترام کیا تھا۔ آئینے میں خود کو دیکھتے اس کے لب مسکرا اٹھے۔ ہاتھ بڑا کر ریسٹ وایج اٹھائی۔

میں اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ سکتی ہوں۔ اتنا حوصلہ ہے مجھ میں، لیکن یہ دوستی اس کو میں ختم نہیں کر سکتی، اس کے ساتھ والی سیٹ پر کوئی ٹورسٹ عورت بیٹھی تھی، جو مسلسل تصاویر بنا رہی تھی، اپنی حالت میں گم سی۔۔۔۔۔

خود پر پرفیوم چھڑکتے اسنے ایک آخری نظر کمرے پر ڈالی۔ کچھ گھنٹوں بعد سے وہ اس کے ساتھ ہوگی۔ اس کی سبز آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

جہاز بلند سے بلند ہوتا گیا۔ اسے بلندیاں پسند تھیں۔ وہ سوچ رہی تھی زندگی اتنی عجیب کیوں ہے۔ وہ سب کیوں نہیں ملتا جو ہم سوچتے ہیں یا جو ہم چاہتے ہیں۔ شاید یہی زندگی ہے، زندگی کے ٹرانکلز بہت مشکل ہیں۔

نکاح سادگی سے مسجد میں ہونا تھا۔ اور کھانے کے لیے پورے گاؤں کو مدعو کیا تھا۔ ہر شخص کے چہرے پر ان دونوں کے لیے نیک تمنائیں تھیں، وہ تھے ہی بہت اچھے، اور ہمدرد۔۔۔ لیکن کوئی یہ نہیں جانتا تھا ہمدرد اور اچھا بننے کے لیے بھی قربانیاں دی جاتی ہیں۔ مسائل سے لڑ کر مضبوط بنا جاتا ہے۔ وہ نانا کا ہاتھ پکڑے، مسجد میں داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ ڈھکا تھا۔ حنائی ہاتھ ہلکے کپکپا رہے تھے۔ کچھ لمحے بعد لڑکے والوں کے آنے کا شور بلند ہوا۔ سفید شلوار قمیض پہنے وہ انصر اور نانو کے ساتھ چلتا ہوا اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔ دل زور سے دھڑکا تھا۔

اسکے کپکپاتے ہاتھوں پر نظر پڑی تو وہ مسکرا دیا۔ جہاز کو ایک جھٹکا لگا تھا۔ مسافروں کی چیخیں بلند ہوئیں۔ ایئر ہوسٹس نے سب کو پرسکون رہنے کا کہا۔ لیکن وہ اپنے خیالوں میں گم رہی۔

"میں اب اپنی زندگی جی لوں گی، وقت کے ساتھ یہ درد کم ہوتا جائے گا۔ سچے دوستوں کو ہمیشہ دوست ہی رہنا چاہیے۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے دیکھ نہیں سکتی تھی، اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ لیکن وہ اس کی موجودگی، بیٹھنا اور اپنی طرف دیکھنا محسوس کر چکی تھی۔ کیا وہ مجھے کنفیوز کر رہا ہے؟

میں نے ایک عرصہ خود کو دھوکے میں رکھا، ہم لڑکیاں دنیا کے کسی بھی خطے سے ہوں، غلط فہمیاں پالنے کی بہت شوقین ہوتی ہیں۔ شور اب مزید بلند ہوا تھا، لیکن اس نے آنکھیں بند ہی رکھیں۔ جیسے ہر چیز سے بہری ہو گئی ہو۔

نکاح کے لیے گواہان آگے ہوئے۔ قاضی اس کی طرف بڑھا۔
لیکن۔۔۔۔۔ لیکن اب مزید نہیں، میں اپنی زندگی، اپنے خواب جیوں گی۔ حکمت علی نے کہا ہے مصر کو مجھ پر فخر ہونا چاہیے، اس کے نام پر وہ مسکرائی۔

آہ میرا پیارا حکمت علی۔ جہاز کو ایک اور جھٹکا لگا، چنچیں بلند ہوئیں، ساتھ بیٹھی عورت قرانی آیات زور زور سے پڑھ رہی تھی۔ جھٹکے سے وہ اس سے ٹکرائی تو اس نے آنکھیں کھول لیں۔

کچھ چیخ رہے تھے، کچھ رورہے تھے اور کچھ صدمے سے گنگ تھے، جہاز کے انجن میں آگ لگ چکی ہے۔ ایئر ہوسٹس کی سرگوشی نے اس کے جسم سے خون نچوڑ لیا تھا۔ ابھی تو اس نے سوچا ہے وہ جینا چاہتی ہے۔

بس ابھی تو اس نے سوچا تھا۔۔۔۔۔

قاضی نے نکاح نامے پر اس کے دستخط لیے، پھر وہ سب لڑکے کی جانب بڑھے۔

Posted On Kitab Nagri

نکاح ہو گیا۔ دعا کے لیے سب کے ہاتھ بلند ہوئے۔

آگ بھڑک اٹھی تھی۔ اس کی آنکھیں رونے لگیں، یہ زندگی اس کے بغیر عذاب ہوگی یہ کچھ دن پہلے اسنے کہا تھا۔ یہ زندگی اس کے بغیر بھی گزر رہی جائے گی پھر اسنے مان لیا تھا۔

جہاز پائلٹ کے کنٹرول سے باہر ہوا۔ تیزی سے قلابازیاں کھانے لگا۔

مبارک باد کا شور اٹھا۔ بی بی ماں نے روتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

وہ اس کا کپکپاتا ہاتھ پکڑ رہا تھا۔ اس کا شوہر اس کا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ تھامے اپنی انگلیوں سے سہلانے لگا تھا۔ جہاز کے ٹکڑے فضا میں بکھرنے لگے، چیخیں تھم چکی تھیں۔ اسنے خود کو بلندی سے گرتے محسوس کیا۔ بلندی نے اس کا احترام نہیں کیا تھا۔

میں ایسے تو نہیں مرنا چاہتی تھی۔ آنکھوں سے پھسلتی نمی۔ موت کا خوف۔۔۔ موت کسی کی پسندیدہ نہیں ہوتی۔

اس کا وجود کسی گہری کھائی میں گرا۔ جسم کو زوردار جھٹکا لگا۔ سانسیں اٹکنے لگیں۔ جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں۔

تکلیف سے روح جسم سے کھینچنے لگی۔ سر زمین پاکستان اسے راس نہیں آئی تھی۔

"میں ایسے نہیں مرنا چاہتی یہ آخری خیال تھا، یہ ہی آخری خیال ثابت ہوا۔

اسکی گردن ڈھلک گئی۔ روح نکل چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور سرخ بال کھائی میں مٹی اور کیچڑ سے لتھڑ چکے تھے۔ شاید کوئی آتا تو پہچان لیتا ان بالوں سے۔۔۔۔۔
شاند

کئی ہڈیاں اس وجود کی ٹوٹ چکی تھیں۔ اس کھائی کی پانی اور کیچڑ کے باعث مٹی نرم تھی۔ کئی ٹکڑوں میں بٹنے کی بجائے اس کے مردہ جسم کی کئی ہڈیاں ٹوٹی تھیں۔

"میں واپس آؤں گی، ہم دوبارہ ساحل کی ریت پر ریت سے ہی گھر بنائیں گے۔"

"ہم الیگزینڈرا بیچ کے گھرے نیلے پانی میں پتھر پھینکیں گے، اور میں جیت جاؤں گی اب، تم میرے ہاتھ سے ڈیزائن کی گئی عمارات کو بننے دیکھ کر فخر کرو گے۔"

وہ مسکرا رہی تھی، حکمت علی سے عہد نہیں کر رہی تھی، واپسی کی بس یقین دہانی کروائی گئی۔

"میں اس طرح صرف تمہارے سامنے ہنستی ہوں، کیوں کہ اب جینا چاہتی ہوں حکمت علی۔"

بہت کچھ زندگی میں ہماری مرضی سے نہیں ہوتا۔

موت۔۔۔۔۔ خاموشی۔۔۔۔۔ اندھیرا۔۔۔۔۔ گہری کھائی۔
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رخصتی کے وقت وہ روایتی دلہنوں کی طرح روئی نہیں تھی۔ بلکہ اس کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی۔

وہ یہاں کئی سالوں سے آرہی تھی۔ اسے بڑے گھروں کی خواہش نہیں تھی۔ اس کی طبیعت میں سادگی تھی۔

پھر اس نے محسوس کیا وہ اس کا ہاتھ تھامے قدم اٹھا رہا تھا۔

وہ ۲۵ فروری کا دن تھا۔ اس کی زندگی کا سب سے حسین دن۔۔۔۔۔

ان دونوں نے پہلا قدم ایک ساتھ حویلی میں رکھا۔ وہ بہت زیادہ تیار نہیں ہوئی تھی لیکن پھر بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔ چہرے سے گھونگھٹ ہٹ چکا تھا۔

اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ شائد وہ شرمسار ہی تھی۔

اور وہ، وہ دلچسپی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بھائی آپ کا فون گاڑی میں رہ گیا تھا۔ کوئی بہت کالز کر رہا ہے۔" انصر نے فون اسکی طرف بڑھایا۔

وہ حویلی کے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے تھے۔ بی بی ماں نے اپنے کچھ زیورات منگوائے تھے۔

"ایماد کی بیس کالز" وہ حیران ہوا۔

ایماد اس کا جرمنی میں کلاس فیلو تھا۔ اس کا گھر اسلام آباد میں تھا۔ تو داریا کو رسیو کرتے ہوئے اس نے

ساتھ لانا تھا۔ کیوں کہ ولیمہ ایک دن بعد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کے وہ کال بیک کرتا، گھنٹی پھر بجنے لگی۔

"ہاں ایما دبولو۔" آہستگی سے کہتا وہ دور ہوا۔

"دار یا دوست ہے عالیار کی، بہت اچھی ہے۔" ہم بھی ملے تھے۔

بی بی ماں کے بتانے پر پر وہ مسکرائی۔ وہ ایک دو دفعہ پہلے بھی اس کے بارے میں بتا چکا تھا۔ لیکن دوستی کتنی گہری ہے وہ نہیں جانتی تھی۔

دوسری طرف کی بات سنتے اس کے ہاتھ بے جان سے ہوئے۔ فون پھسل کر نیچے گرا۔

ساری کائنات گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"بس وہ نہ جائے۔۔۔۔۔زندگی میں سے وہ نہ جائے۔"

"عالیار تم ٹھیک ہو۔" زنجبیل بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئی۔ کپکپاتے ہاتھوں سے اسے زنجبیل احمد کا بازو پکڑا تھا۔

"کیا ہوا؟" نانو نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھر ا جو زرد ہو رہا تھا۔ وہ دونوں بہت پریشان لگ ہونے لگی تھیں۔

"نانو، پلین کریش ہو گیا ہے۔ بدقت بتاتے وہ صوفے کی طرف بڑھا۔" اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ جاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ساکت ہوئیں۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ "داریا، اس فلائٹ سے تو وہ آرہی تھی۔" وہ بے یقینی سے اس کی طرف دیکھنے لگیں۔

زنجبیل نے جھکتے ہوئے اس کا موبائل فون اٹھالیا۔ کارپٹ کے باعث وہ ٹوٹا نہیں تھا بلکہ اس کی سکرین پر معمولی خراشیں آئی تھیں۔

"عالیار" اس نے اس کا کپکپاتا ہاتھ تھاما۔

"مجھے جانا ہو گا۔ وہ میرے لیے پاکستان آرہی تھی۔" پلیز آپ دعا کریں وہ ٹھیک ہو، وہ ٹھیک ہی ہوگی۔
"وہ ٹھیک ہوگی عالیار، ریلیکس۔" زنجبیل جانتی تھی وہ ٹھیک نہیں ہوگی۔ وہ بھی جانتا تھا۔
"مجھے جانا ہے ابھی۔ وہ اٹھنے لگا۔"

"میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔" وہ منع کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔
وہ بھاگتے ہوئے اوپر آئی لباس بدلا اور اب اس کا ہاتھ تھامے وہ کار کی طرف بڑھ رہی تھی۔
بی بی ماں شل سی لاؤنج میں بیٹھی تھیں۔ بے یقین سی۔۔
اسنے آگے بڑھتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"میں ڈرائیو کر سکتی ہوں۔" وہ خاموشی سے سیلٹ بیلٹ باندھتے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔
وہ نارمل ہوتا تو حیران ہوتا۔ وہ گاڑی چلا سکتی ہے۔ کار چلانا کب سیکھا؟۔ لیکن وہ نارمل نہیں تھا۔ اسے تکلیف ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

موبائل اب اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔
بہت پہلے اس نے لاہور میں شوقیہ ڈریونگ سیکھی تھی۔ لیکن خود کی گاڑی نہیں تھی۔ وہ اسے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ اس حالت میں وہ اسے گاڑی چلانے نہیں دے سکتی تھی۔
وہ اب کپکپاتے ہاتھوں سے مختلف نمبرز مل رہا تھا۔ گاڑی اسلام آباد موٹروے پر تیز رفتار سے بھاگنے لگی۔

ایماد نے اسے ویڈیو سینڈ کی تھی۔ پلین قریب ہی کسی علاقے میں ہی گرا تھا۔ لینڈ ہونے سے کچھ لمحات قبل۔

وہ وڈیو اتنی خوفناک تھی کہ اس نے موبائل ڈیش بورڈ کی طرف پھینک دیا۔ سرکھڑکی سے ٹکائے وہ اسے بہت بے چین لگا۔ گاہے بگاہے وہ اس پر بھی نظر ڈال لیتی تھی۔
ہسپتال کے پارکنگ لاٹ میں گاڑی پارک کرتے وہ اترنے لگی۔
لیکن وہ اس سے پہلے اتر کر اندر کی طرف بھاگا۔ ایماد کو بے چینی سے ٹھلتا وہ دور سے دیکھ چکا تھا۔
"ایماد، دار یا ٹھیک ہے نا۔" اسے بلاؤ میں آچکا ہوں۔ وہ کہاں ہے؟

Posted On Kitab Nagri

"وہ نہیں ملی۔" بہت سی ڈیڈ باڈیز مل چکی ہیں۔ لاشیں بہت جلی ہوئی ہیں۔ فرانزک رپورٹس میں سے ابھی تک اس کی کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ وہ حادثہ دوپہر بارہ بجے مارگلہ ہلز کے قریب ہوا تھا۔ آبادی سے دور۔ اس کا موبائل آف تھا۔ اسے دیر سے پتا چلا تھا۔

"آرمی سرچ آپریشن کر رہی ہے۔ تم پریشان نہ ہو، اس کی باڈی مل جائے گی۔" اسنے ایماد کا ہاتھ پرے جھٹکا۔

"باڈی کیوں، وہ زندہ ہوگی۔" تم دیکھ لینا وہ زندہ ہوگی۔ شاید وہ خود کو یقین دہانی کروا رہا تھا۔

"پلیز ایماد، تمہارے بابا آرمی سے ہیں۔ تم مجھے اس جگہ لے جاؤ جہاں یہ سب ہوا ہے۔" وہ پہلی دفعہ اسے یوں بکھرا سا دیکھ رہی تھی۔ وہ واقعی اس کی اچھی دوست تھی۔ اسے دکھ سا ہوا۔ کیا ہر بار اس شخص کی زندگی سے ہی سب کو جانا ہوتا ہے، ماں باپ کو دوستوں کو۔

وہ ایماد کے ساتھ حادثے والی جگہ آیا تھا۔ وہاں ابھی بھی بہت رش تھا۔ کوئی مسافر زندہ نہیں بچا تھا۔ لاشیں بری طرح جل چکی تھیں۔ ریسکیو ٹیم کو جیسے ہی کوئی ڈیڈ باڈی ملتی وہ اسے فوراً فرانزک کے لیے آگے بھیجتے۔

ملکی اور غیر ملکی میڈیا کے نمائندے، پولیس، آرمی، ریسکیو، لوگوں کا ہجوم تھا۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے زرد پڑتی شام میں اس ہجوم کو چیرتی آگے بڑھی۔

جلی ہوئی ہڈیوں کی بوفضا میں ابھی تک رچی ہوئی تھی۔ ایماد کی وجہ سے انھیں کسی نے نہیں روکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کا ہاتھ تھامے زور سے چلایا تھا۔ لیکن وہ داریا نام کی صدالوٹ کر اسی طرف آئی۔
وہ نہیں آئی، وہ جو اس کی واحد دوست تھی۔ وہ جس سے اسے بہت محبت تھی۔ اس پر
آشکار ہوا تھا وہ تو اسے بہت عزیز تھی۔ بھلا زندگی داریا کے بغیر کوئی زندگی ہوگی۔
ہر رشتے سے ہمیں محبت ہوتی ہے، لیکن جب تک وہ پاس ہو بعض دفعہ احساس نہیں ہوتا۔
دوستوں کا جانادلوں کو ویران کر جاتا ہے۔ وہ چھوڑ جائیں تو تکلیف ہوتی ہے، دل تڑپتا ہے لیکن وہ مر
جائیں تو ساری دنیا ویران ہو جاتی ہے۔ ساری کائنات رکتی محسوس ہوتی ہے۔ سارے انسان دھندلے
سے پڑھنے لگتے ہیں۔ دوست بس دوست ہی تو نہیں ہوتا ہے۔ وہ، وہ خاندان ہوتا ہے جو اپنوں سے
پہلے ہر مشکل میں سینہ تان کر آگے کھڑا ہوتا ہے۔ زندگی کے آدھے رنگ دوستوں کے سنگ ہی تو
محسوس کیے جاتے ہیں۔
"عالیار بس کرو، وہ نہیں ملی۔" وہ چیخ چیخ کر تھک چکا تھا۔ اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے زنجبیل
کی آنکھیں نم ہوئیں۔
www.kitabnagri.com
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

اسے اس لڑکی کی موت پر دکھ ہو رہا تھا وہ جو اس کے شوہر کی سب سے اچھی دوست تھی۔
اسے اس طرح داریا کے لیے چلاتے، روتے دیکھ کر وہ زنجبیل احمد نہ ہوتی تو حسد کر بیٹھتی۔ لیکن
اسے صرف دکھ محسوس ہو رہا تھا۔ حسد جیسے جڑبوں سے وہ آشنا نہیں تھی۔
وہ ایک گہری کھائی تھی۔ جس کے دہانے پر وہ تھک ہار کر بیٹھ گیا۔ ریسکیو ٹیمیں اپنے کام میں مصروف
تھیں لیکن وہ بس داریا کو دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ یہ نہیں مان رہا تھا کہ جلی ہوئی لاشوں میں سے کوئی اس کی
بھی ہو سکتی ہے۔ کیا داریا مہوا اس طرح جل سکتی ہے۔

"عالیار، کیا پتا وہ زندہ نہ رہی ہو۔ اندھیرا پھیلنے لگا ہے۔ ہمیں مزید رپورٹس دیکھنے کے لیے چلنا ہو گا۔"

Posted On Kitab Nagri

"یہ مت کہو وہ زندہ نہیں ہے، یہ بہت تکلیف دہ ہے۔" وہ بے جان قدموں سے چلنے لگا تھا۔
آگے بڑھتے قدم رکے۔ کسی خیال کے تحت اسنے مڑ کر دیکھا۔ کھائی کی طرف۔
کچھ تھا وہاں۔

"لیکن کیا؟"

ملکے سے سرخ بالوں کی جھلک۔

اپنا بازو اس کے ہاتھ سے نکالتے وہ واپس بھاگا، "داریا۔۔۔"
زنجبیل دیکھ سکتی تھی۔ وہ کسی لڑکی کی لاش تھی جو گدے پانی میں پڑی ہوئی تھی۔ جس کے سرخ بال
مٹی اور کیچڑ کے باعث عجیب سے ہو رہے تھے۔

اسے اس سے زیادہ دیکھنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ وہ اس سرخ بالوں والی لڑکی کو صدیوں بعد بھی
دیکھتا تو پہچان جاتا۔ تھکے سے انداز میں وہ وہیں کنارے گر گیا۔

اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ یعنی وہ بے جان تھی۔ چہرے پر مٹی اور جلنے کے مدہم نشانات تھے۔
زنجبیل نے اس کے کپکپاتے بازو کو تھاما۔

اس کا دل درر سے پھٹ رہا تھا۔

"وہ زندہ نہیں ہے، عالیار۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اب رو نہیں رہا تھا۔ اسے اب رونا چاہیے تھا۔ اس لڑکی کو اس حالت میں دیکھ کر زنجبیل رونے لگی تھی۔

ریسکیو ٹیمز ان کی طرف بڑھیں۔ وہاں ڈیڈ باڈی دیکھ کر وہ اب اس طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ وہ وہیں بیٹھا تھا جم کر، اپنی جگہ سے ہلاتک نہیں تھا۔

"میں پاکستان ضرور آؤں گی نانو۔۔۔۔۔"

اس کے جسم کی تقریباً ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں۔ لیکن حیرت انگیز طور پر وہ زیادہ جلی نہیں تھی۔

"عالیاد اور اس سے جڑی ہر شے کو میں ہمیشہ مس کروں گی۔"

اسٹریچر پر لٹاتے ہوئے اس کے کیچڑ لگے سرخ بالوں کو اس نے پھسل کر نیچے گرتے دیکھا۔

"اور تم یہ مت بھولنا دریا کے دوستوں میں تم سب سے خاص دوست ہو۔"

وہ سٹریچر اس کے سامنے سے دھکیلتے ہوئے ریسکیو اہلکار آگے بڑھے۔

"الوداع، زندگی رہی تو پھر ملیں گے ورنہ کسی اور جہان میں سہی۔"

وہ الوداع واقعی میں آخری الوداع تھا۔ پھر دنیا کے کسی بھی ایئر پورٹ پر وہ نہیں ملیں گے۔

زندگی ہی تو نہیں رہی تھی۔ وہی ختم ہو گئی تھی۔ وہ ایسے کیسے جاسکتی ہے۔

ایماد اور زنجبیل اسے ہسپتال ساتھ لائے تھے۔ ڈیڈ باڈی کو مصر واپس بھیجنے کی اس نے سفارش کی تھی۔

اور وہ خود بھی ساتھ جانے کا کہہ رہا تھا۔ زنجبیل اس کے ساتھ آنا چاہتی تھی۔ لیکن اس نے منع کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں کہ فلائٹ ایک ہی مل رہی تھی۔

وہ داریا کی مصر سے محبت جانتا تھا۔

وہ اہل مصر تھی اور اسے اہل مصر کے ہاں ہی دفن ہونا تھا۔

وہ نیوز نہیں دیکھتا تھا۔ لیکن اس دن جانے اسے کیا سوچھی کہ وہ ٹی وی آن کر کے بیٹھ گیا۔ الجزیرا عربی چینل کی وہ جرنلسٹ تھی جو کسی حادثے کا ذکر کر رہی تھی۔ اسنے توجہ دیے بغیر بوریت محسوس کرتے ٹی۔ وی آف کر دیا۔

"حکمت علی" والدہ اپنے کمرے سے چلائیں۔

وہ اٹھ کر ان کی طرف گیا۔

والدہ عرب اور ترک ڈراموں کی شوقین تھی لیکن خبریں وہ بھی اسی کی طرح کبھی کبھار سن لیتی تھیں۔ یہاں بھی کسی حادثے کی تفصیلات بتائی جا رہی تھیں۔

اس کی نظریں والدہ پر نہیں تھیں، بس اسنے ایک نظر سامنے دکھائے جانے والے مناظر پر ڈالی تھی سر سری سی۔۔۔۔۔

والدہ بھی ناکتنی جزباتی ہو جاتی ہیں۔

"والدہ، حادثات ہوتے رہتے ہیں۔" وہ خفا ہوتے باہر جانے لگا۔ اسنے بھلا کیا کرنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"حکمت علی" وہ اس کی طرف بڑھیں، اس کے ہاتھوں کو تھاما، پھر زور سے اسے گلے لگایا۔

"والدہ، آپ ٹھیک ہیں۔" شائد وہ زیادہ جزباتی ہو رہی تھیں۔

"حکمت وہ حادثہ جہاز کے ساتھ ہوا ہے، اور جہاز مصر سے روانہ ہوا تھا۔" وہ رونے لگیں اور وہ نا سمجھی سے سر پیچھے کرتے انہیں دیکھنے لگا۔

"داریا بھی اسی فلائٹ سے گئی تھی۔" وہ بتاتے ہوئے پھر سے رونے لگیں۔

"کوئی نہیں بچہ حکمت، جہاز جل گیا ہے۔" داریا۔۔

ماں کے گرد باندھے اس کے دونوں ہاتھ نیچے گرے، آنکھیں صدمے سے گنگ ہوئیں، اور وجود

ساکت ہوا۔ www.kitabnagri.com

والدہ مزید کیا کہہ رہیں، سننے سے اسکے کان بہرے ہوئے۔ لاشعوری نے شعور تک کا سفر کیا۔

وہ تیزی سے پیچھے ہٹا، والدہ سے دور ہوتے وہ بھاگ کرٹی۔ وی کے سامنے گیا۔

وہاں پر اب تصاویر دکھائی جا رہی تھیں، حادثے کی۔ جہاز کے جلے ہوئے پرزوں کیں۔ فضاء میں

رچے دھوئیں کی۔

درمیان میں سکرین آگئی تھی۔ درمیان میں سر حدیں آگئیں۔ نہیں درمیان میں موت آئی تھی۔

وہ اٹھارہ، انیس سالہ لڑکا نیچے بیٹھتا گیا سر پر ہاتھ رکھے چیختے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب جھوٹ ہے میری داریا نہیں مر سکتی۔" لیکن وہ تو مر گئی تھی۔ والدہ نے اسے روتے دیکھا، آواز کے ساتھ۔ وہ بے آواز آنسو نہیں تھے۔

والدہ کا دل درد سے پٹھنے لگا، حکمت علی کے بہن بھائی اس کے ارد گرد کھڑے تھے۔ وہ بھی رو رہے تھے لیکن اس سے زیادہ نہیں۔

والدہ دیکھ رہی تھیں وہ والد کے مرنے پر رویا تھا بالکل ایسے ہی، لیکن پھر کئی سال بعد آج پھر سے وہ ویسے ہی رو رہا تھا۔ سر پر ہاتھ رکھے، آواز کے ساتھ۔ آنسوؤں کے ساتھ روتا ہوا حکمت علی۔۔۔۔۔ والدہ اس کے پاس نیچے بیٹھیں، اس کے بھائی نے ٹی۔ وی کو بند کر دیا تھا۔ وہ سب اس کے ارد گرد نیچے بیٹھے تھے لیکن وہ اس کے آنسو صاف نہیں کر سکتے تھے کیوں کہ حکمت علی چپ نہیں کرنے والا تھا۔ ساری کائنات باقی تھی۔ وقت آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کی سانسیں بھی چل رہی تھیں۔ پھر حکمت علی کی داریا، وہ کہاں تھی؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مصر کی زمین پر اسے تابوت کے ساتھ قدم رکھا۔ اہل مصر سنیں تو انہیں اس دوستی پر فخر محسوس ہو لیکن ان کے دل وہ اس درد پر پٹھ جائیں۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اسنے حکمت علی کے ساتھ خود کو کسی قبرستان میں پایا۔ وہ وہاں سے ہٹتے ہوئے دور کھڑا ہو گیا۔

داریا مہوا کو مٹی کے سپرد کرنے کا حوصلہ اس میں نہیں تھا۔ گورکن نے بیلچہ بلند کیا۔ تابوت پر پہلا ڈھیر مٹی کا پڑا۔ پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر آخری۔

اسنے گورکن کے ساتھ حکمت علی کو قبر پر مٹی ڈالتے دیکھا۔ آنکھیں جلنے لگیں۔ یوں محسوس ہوا جیسے دل سے خون رسنے لگا ہو۔ بیلچہ پھر بلند ہوا۔ قبر مٹی سے اونچی ہونے لگی۔

وہ دور کھڑا دیکھتا رہا۔ www.kitabnagri.com

"کیا لوگوں کا ساتھ اتنی جلدی ختم ہو جاتا ہے، زندگی کے سفر میں تنہا چھوڑ کر دوست اتنی جلدی کیوں چلے جاتے ہیں، انہیں معلوم دوستوں کا جانا آدھے رنگ لے جاتا ہے، انہیں نہیں معلوم دل بے آباد، بنجر سے ہو جاتے ہیں۔"

وہ قبر پر پانی چھڑک رہے تھے۔ پھر اسنے حکمت علی کو پھول رکھتے دیکھا۔ سرخ پھول وہ اسے خون جیسے لگے، سرخ پھول انہیں دیکھ کر اسے زندگی میں کبھی اتنا دکھ نہ ہوا تھا جتنا آج ہوا۔

اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ چہرہ کوئی بھی دیکھتا تو کہہ اٹھتا کچھ قیمتی کھو گیا ہو۔ کچھ قیمتی واقعی کھو گیا تھا کبھی نہ ملنے کے لیے۔

وہ کوئی سنہرا مروارید تھا جو مٹی نے واپس خود میں سمو لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آہ۔۔۔۔۔

وہ حکمت علی کے ساتھ داریا کے گھر آیا تھا۔ اس کا سامان ویسے ہی پڑا تھا۔ جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔ بادشاہی مسجد کے ڈیزائن پر پتھر سے بنی وہ چھوٹی عمارت اسے ٹیبل پر نظر آئی۔ اسے چھوتے اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ وہ برلن میں داریا کو دیا گیا اس کی طرف سے آخری تحفہ تھا۔

"آپ نے واپس آج شام کو ہی چلے جانا ہے؟" حکمت علی اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔" سر اثبات میں ہلایا۔

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے حکمت علی، داریا اور میں دس سالوں سے دوست ہیں، اس سے بڑھ کر وہ میرا خاندان تھی۔"

بہت پہلے ایک دفعہ اس نے کہا تھا اگر کبھی اسے کچھ ہو جائے تو اس کی پراپرٹی ہاف چیرٹی میں دی جائے اور باقی حکمت علی کو۔ اس وقت یہ سنتے میں ہنس دیا۔ اب ہنسی نہیں آتی۔ وہ یاد آئے تو رونا آتا ہے۔

لیکن آنسو جم سے جاتے ہیں۔

حکمت علی کا رنگ زرد پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں شام کو واپس چلا جاؤں گا۔ زندگی رہی تو ہم پھر ملیں گے۔ مجھے امید ہے تم اس کی بات مانو گے"

"مانو گے نا۔" اس نے تصدیق چاہی۔

"میں مانوں گا، ہر بات کو مانوں گا، وہ واحد ہے جسے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔" وہ پھر سے رونے لگا تھا۔

"اس طرح مت رو۔ وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔" ایک لمحہ کو وہ رکا اور سر جھٹکا۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتی تھی، تمہارے رونے سے اسے تکلیف ہو گی۔"

بغف دفعہ یہ تھی کہنا بھی کتنا برا لگتا ہے۔

"ہم اچھے دوست تھے۔ اس جیسا دوست کبھی اور نہیں ملے گا، مل ہی نہیں سکتا۔"

وہ نہیں ہے تو یوں لگتا ہے مصر میں کچھ نہیں رہا۔

"کیا آپ اس سے بہت محبت کرتے تھے؟" بہت عجیب سے لہجے میں حکمت علی نے سوال کیا۔

"ہر رشتے میں کہیں نا کہیں محبت ہوتی ہے، وہ واحد تھی جس کے ساتھ میں نے بہت کچھ شیئر کیا ہے، خواب، خیال، تعبیر۔ وہ نہیں ہے تو لگتا ہے میرے پاس بہت کچھ نہیں رہا۔"

"ہم ساتھ ہنسے ہیں تو بہت دفعہ ساتھ روئے بھی ہیں۔ اگر یہ محبت ہے تو ہاں مجھے اس سے بہت محبت ہے۔"

دوستوں سے محبت ہوتی ہے حکمت، دوستیاں محبت سے ہی بنتی ہیں، پھر وفا سے ہی چلتی ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

حکمت علی کا وجود ساکت ہوا۔ پلکیں جنبش سے بے پرواہ ہوئیں۔ نظریں سامنے بیٹھے سبز آنکھوں والے لڑکے پر جم سی گئیں۔
اگر یہ محبت ہے تو ہاں مجھے اس سے بہت محبت ہے۔

دل پر بوجھ لیے اس نے سر زمین مصر کو الوداع کہا تھا۔ اب کبھی وہ مصر آئے گا تو کوئی داریا مہوا ساتھ نہیں ہوگی۔
"کیا وہ کبھی مصر آئے گا؟"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)



"عالیارناشتہ۔۔۔" اس کے مہندی لگے ہاتھوں میں ٹرے تھی۔

وہ کل شام گھر پہنچا تھا۔ اور آتے ہی بس سو گیا۔ شائد وہ خود سے بھاگ رہا تھا۔

فریش ہو جائیں۔ کمبل بیڈ سے ہٹاتے اسنے ٹرے سائیڈ پر رکھی تھی۔

شائد وہ پہلے سے ہی جاگ رہا تھا۔ www.kitabnagri.com

اسنے زنجبیل کا ہاتھ تھاما۔ وہ پلٹتے ہوئے رکی، اس کی طرف دیکھا اور واپس بیٹھ گئی۔

عالیار نے اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکایا۔

وہ اس کا ہاتھ سہلانے لگی۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔؟" اسنے آہستگی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہی تو نہیں ہوں، زنجبیل۔"

"وہ پاکستان کے لوگوں کو پسند نہیں کرتی تھی۔ اس کی زندگی میں کئی مسائل تھے۔ پھر ہم دوست بن گئے۔"

"وہ میرے ساتھ روئی ہے اور میں اس کے ساتھ ہنسا ہوں۔"

وہ ہلکی آواز میں بول رہا تھا۔ شاید وہ کہنا چاہتا تھا۔ اور زنجبیل وہ اسے سننا چاہتی تھی۔

"زندگی بہت اچھی نہیں تو بری بھی نہیں لگتی تھی۔ وہ بہت اچھی تھی۔" کئی سال ہم ایک شہر میں رہے ہیں، ایک جگہ سے پڑھے ہیں۔ برلن، جرمنی اور مصر میرے لیے اس کے بغیر ویران ہو گئے۔

"دوست اتنی جلدی۔ کیوں چلے جاتے ہیں؟" "میری زندگی میں آنے والا ہر شخص کیوں چلا جاتا ہے؟"

آج اس طرح کہتے وہ اسے بالکل سونا کی طرح لگ رہا تھا۔ شاید ان دونوں کو خوف تھا لوگوں کو کھونے کا۔

www.kitabnagri.com

اپنا ہاتھ اس کے کندھے کے گرد لپیٹتے وہ تھوڑے آگے ہوئی۔

"عالیاء، ہر انسان کا دنیا میں آنے کا ایک مقصد ہوتا ہے جسے پورا ہوتے ہی اسے واپس جانا ہوتا ہے۔" ہمیں اسے قبول کرنا ہو گا۔ میں آپ کا دکھ سمجھ سکتی ہوں، یہ بہت تکلیف دہ ہے۔ لیکن دکھ انسان کو پراسس کرنا پڑتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ نہیں تو اس کے حق میں دعا کر دیں۔"

"اگر میں اسے پاکستان آنے کا نہ کہتا تو وہ زندہ ہوتی، وہ میرے لیے پاکستان آرہی تھی۔ یہ گلٹ مجھے سکون نہیں لینے دے رہا۔"

وہ گلٹ میں تھا۔ www.kitabnagri.com

"اسے پاکستان آنا تھا۔ یہ سب اس کا مقدر تھا۔" "آپ مقدر سے نہیں لڑ سکتے۔ مجھے یقین ہے وہ بہت اچھی جگہ ہوگی۔"

"اس جیسا آرکیٹیکٹ کوئی نہیں ہو سکتا اسے عمارتوں کا شوق تھا۔ اسے بلندیاں پسند تھیں، بلندیوں کی طرف سفر کرنا عزیز تھا۔ جہاز کی بلندی نے اسے موت کا تحفہ دیا۔" مجھے یہ سوچ کر تکلیف ہوتی ہے جب وہ گری ہوگی، اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹی ہوں گی۔ وہ کتنے درد میں ہوگی۔ میں اس کا سب سے اچھا دوست تھا اور میں ہی اس کے پاس نہیں تھا۔

پوری دنیا میں وہ مجھے دوبارہ نظر نہیں آئے گی۔

وہ جانتا تھا اب کبھی کوئی برلن کی دیوار سے لگے اس کا انتظار نہیں کرے گا۔ اب کبھی وہ جرمنی کی سڑکوں پر اس کے ساتھ نہیں دوڑے گی۔ وہ کبھی برلن آئے گا تو خوش آمدید کہنے کوئی نہیں آئے گا۔ الوداع کہتے دوبارہ ملنے کا کوئی نہیں کہے گا۔

Posted On Kitab Nagri

زنجبیل ساتھ تھی وہ محبت ہے، بیوی ہے، سکون ہے عالیار شاہ جہاں کا لیکن داریا وہ کمفرٹ تھی اور اب بس وہ نہیں تھی۔

وہ اس کا ہاتھ سہلار ہی تھی۔ اسے کسی دلا سے کی واقعی ضرورت تھی۔
ناشتہ، وہ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

حکمت علی الیگزینڈرا بیچ کے کنارے پتھر پر بیٹھا تھا۔ اسی پتھر سے کچھ فاصلے پر جہاں چند دن قبل وہ ساتھ بیٹھی تھی۔

آسمان ابر آلود تھا۔ اس کی آنکھیں آج بھی نم تھیں۔ گہرے نیلگوں پانی پر نظریں جمائے وہ آہستگی سے کوئی پتھر پھینکتا تو ارتعاش سا پیدا ہوتا، لہریں بنتی اور پھر غائب ہو جاتیں۔

"میں اسے نہیں بتا سکا کہ داریا کو اسے محبت تھی، بہت چاہنے کے باوجود بھی نہیں بتا سکا۔" وہ چلا گیا ہے واپس۔۔۔۔۔ لیکن میں تو اب خالی ہاتھ ہوں اور خالی دل ہوں داریا، اسنے ساتھ والے پتھر کو دیکھتے خود کلامی کی۔"

Posted On Kitab Nagri

"جس شخص سے تم نے محبت کی تم نہیں بتا سکی، تم نے دوستی کو چن لیا، دوستی کو قربان نہیں ہونے دیا۔ میں تمہارا ساتھی تھا، بھائی تھا، دوست تھا، داریا۔ میں بھی کم صرف نہیں بن سکا۔" جو تم نے دل میں رکھا اور ساتھ لے گئی وہ میں بھی دل میں رکھنے پر مجبور ہوں۔

کاش میں اسے بتا سکتا وہ صرف تمہارا دوست نہیں تھا، مجھ سے یہ بھرم نہیں توڑا گیا، داریا۔ چاہنے کے باوجود بھی نہیں۔ www.kitabnagri.com

"اب نہیں ہوتی، تکلیف ہی تو نہیں ہوتی۔" اسے کا جملہ یاد آیا۔ وہ غلط کہتی تھی اسے واقعی تکلیف ہوتی تھی۔

"میں واپس تمہارے لیے نہیں آئی حکمت علی، بس اپنی تم سے کہنے آئی ہوں۔ شاید میں خود غرض ہو گئی ہوں۔"

میں تو بھائی تھا، تم کہتی رہتی اور میں سننا رہتا۔ میں تمہاری باتیں سنتے ہوئے نہیں تھکتا تھا۔ اسنے گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھیں لیے۔

www.kitabnagri.com

"وہ بد قسمت نہیں ہے، بس میری قسمت اچھی نہیں تھی۔"

وہ سب بد قسمت ہیں جن کے پاس داریا مہوا جیسا کوئی نہیں۔

وہ روز جاتا تھا اس قبر پر ایک سرخ پھول رکھنے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے چھوٹے بھائی نے پوچھا، آخر کب تک وہ داریا کی قبر پر پھول رکھنے جاتا رہے گا، اب اسے واپس یونیورسٹی جانا شروع کرنا چاہیے۔

حکمت علی تب تک داریا مہوا کی قبر پر پھول رکھنے جاتا رہے گا، جب تک سرزمین مصر کے تمام پھول ختم نہیں ہو جاتے۔ www.kitabnagri.com

"تم اس دنیا کے سب سے برے لڑکے ہو۔ وہ خفا ہوئی۔"

"تم اس دنیا کی سب سے اچھی لڑکی ہو۔ وہ ہنس دیا۔"

"تم اس دنیا کی سب سے اچھی لڑکی ہو، داریا بس کہیں سے واپس آ جاؤ۔ حکمت علی کے پاس اور دوست بھی تو نہیں ہیں۔ بادل زور سے گرے تھے۔"

"مشہور ہونے کے بعد حکمت علی کو مت بھول جانا، اسے تنبیہ کی تھی۔"

"پیارے حکمت علی، میں نے اپلائے کر دیا ہے، جلد تم داریا مہوا کے ہاتھ سے ڈیزائن کی گئی مصر کی بلند عمارتیں بننے دیکھو گے۔"

www.kitabnagri.com

بارش کے ساتھ وہ بھی رونے لگا۔ وہ اس زندگی میں تو اب کبھی داریا کی ڈیزائن کی گئی عمارات نہیں دیکھ سکے گا۔

"میں اس طرح صرف تمہارے سامنے ہنستی ہوں کیوں کہ اب جینا چاہتی ہوں، حکمت علی۔"

پاکستان سے واپس آنا تو داریا مہوا بن کر آنا، ورنہ مت آنا۔ "وہ ابھی تک خفا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں شرمندہ ہوں، تم جیسی بھی ہو، بس آجاؤ۔ اتنے سال تم یہاں نہیں تھی، لیکن کہیں اسی دنیا میں موجود تھی۔ میں اب کہاں تلاش کروں۔ یہ سفر تو بے کار ہے۔

اس پر آشکار ہوا، وہ اس کی رازدار، دوست، بہن، فیملی سب تھی۔ باقی سب آج بھی تھے لیکن کوئی اس جیسا نہیں تھا۔"

"میں واپس آؤں گی، ہم دوبارہ ساحل کی ریت پر ریت سے ہی گھر بنائیں گے۔ ہم الیگزینڈرا بیچ کے نیلے پانی میں پتھر پھینکیں گے، اور میں جیت جاؤں گی اب، تم میرے ہاتھ سے ڈیزائن کی گئی عمارات کو بننے دیکھ کر فخر کرو گے۔ وہ مسکرا رہی تھی۔

آواز فضاء میں دھواں کی مانند تحلیل ہوئی۔

"تم نے عہد نہیں کیا۔ کاش میں تم سے عہد لیتا، پھر شاید ہم ساتھ ہوتے۔"

"میں تمہاری انگلی پکڑے دوبارہ سے چلنا سیکھنا چاہوں گا۔"

"ٹھیک ہے، پیارے حکمت علی۔"

www.kitabnagri.com

بارش مزید تیز ہو رہی تھی۔ خیالات کا ریلا تھا، اور ہر خیال کا جواب بھی۔ وہ اسی برستی بارش میں بمشکل قدم جمائے کھڑا تھا۔ یوں کہ زرا سا لڑکھڑاتا تو سیدھا پانی میں جا گرتا۔ اور وہ گہرہ نیلا پانی اسے نکل جاتا۔

Posted On Kitab Nagri

دونوں بازو اسنے پھیلائے۔ سر آسمان کی طرف بلند کیا تو بارش نے اس کے چہرے کو بھگونا شروع کر دیا۔ www.kitabnagri.com

"پوری دنیا سن لے، تمہارے حصے کی عمارتوں کو میں ڈیزائن کروں گا۔ سارا جہان جان جائے سر زمین مصر تمہارے بغیر اداس ہے۔

بازو کھولے چہرہ اوپر کیے وہ چلایا تھا، درد سے تکلیف سے۔ برستی بارش نے اس کے آنسوؤں کو اپنے پانی میں شامل کر لیا۔"

زندگی گزر جائے گی حکمت علی کی بھی لیکن اس زندگی میں داریا مہواتو نہیں ہوگی، وہ تو اب ہو ہی نہیں سکتی تھی۔



ہری پور کا کچھ راستہ پکی سڑک میں بدل گیا۔ سڑکیں پکی ہو جائیں بس انسانوں کے دل وہ پکے نہیں ہونے چاہیں۔

زندگی کا سفر جاری تھا، اسے جاری رہنا تھا۔ وہ زنجبیل اور نانوں کے ساتھ خوش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انصر اور سونا اس کے نئے دوست تھے لیکن کبھی کبھی اسے وہ بہت یاد آتی تھی، وہی سرخ گھنگھرا لے
بالوں والی لڑکی۔۔۔۔۔www.kitabnagri.com

کسی بات پر ہنستے ہوئے، لاؤنج سے گزرتے بادشاہی مسجد کی چھوٹی عمارت کو دیکھ کر۔ جسے وہ مصر سے
آتے ہوئے اسے ساتھ لایا تھا۔ اس کا دار یا مہوا کو دیا گیا آخری تحفہ۔۔۔۔۔

ریڈن برگ گیٹ کے پاس کھڑے وہ زنجبیل کی تصویر بنا رہا تھا۔ پورے دو سال بعد وہ جرمنی آیا تھا۔
وہ کبھی نہ آتا لیکن زنجبیل کے اخبار کی طرف سے کوئی ایونٹ تھا جو اسے لازمی اٹینڈ کرنا تھا۔

ریڈن برگ گیٹ، the spree river، برلن وال، سب آج بھی موجود تھے۔ لیکن بس وہ نہیں
تھی۔ اس کے چہرے پر زخمی سا تاثر پھیل گیا۔

زنجبیل بہت اچھی تھی، زندگی آسان تھی کیوں کہ وہ ساتھ تھی لیکن دور کہیں اندر آج بھی ایک کاش
تھا۔ www.kitabnagri.com

کاش وہ اسے پاکستان آنے کا نا کہتا۔
www.kitabnagri.com

تصویر کھینچتے وہ مسکرایا اور موبائل اسے واپس کیا۔

"اچھی بنائی ہے۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔

"لیکن آپ تصویر سے زیادہ اچھی ہیں۔"

وہ ہنس دی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے اس بریسلٹ کی اصل قیمت آج تک نہیں بتائی۔" وہ اس بریسلٹ کو نہیں اتارتی تھی۔ اس کی ہلکی سفید لڑیاں اور ان کی چمک وہ آج بھی آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی۔ وہ اس سوال پر ہنس دیا۔

"ایک سو گیارہ یورو بتایا تو تھا۔"

"ایک سو گیارہ یورو، وہ سر جھٹکتے پھر سے ہنس دی۔

آپ مجھے تم کیوں نہیں کہتے؟"

"آپ مجھے آپ کیوں کہتی ہیں؟" اس نے بھی وہی سوال دہرایا۔

ابکہ وہ دونوں ایک ساتھ زور سے ہنس دیے۔

ہاں اس دفعہ واقعی کوئی اسے خوش آمدید کہنے فرینکفرٹ ایئرپورٹ نہیں آیا تھا۔ schnitzel کے آرڈر پر کسی نے منہ نہیں بنایا تھا۔

دوست بھی تو مرورید کی طرح ہوتے ہیں، وہ جن سے زندگی چمکتی ہے۔ ایسے چمکتے ہوئے مرورید جن سے زندگی کے آدھے رنگ قائم رہتے ہیں۔

"پھر دوست اتنی جلدی کیوں چلے جاتے ہیں؟"

مرورید کو پڑھنے کے بعد ایک لمحے کے لیے سوچیے گا ضرور کیا آپ بھی کسی کے لئے مرورید ہیں؟ کیا کوئی آپ کے لئے بھی مرورید ہے؟

Posted On Kitab Nagri

مروارید کیوں لکھا گیا ہے؟

ختم شد

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)